

مفصّل
تاریخ جنگ روم و یونان

سنہ ۱۸۹۷ع

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سنہ۱۸۹۷ع اسلامی تاریخ مین وہ مبارک سال ہی جسکے بابرکت دور مین سلطنت عثمانیہ کی لاجنبت بنیاد پاے اقدس نے ایسے سنگلاخ چٹان پر رکھی ہی جسکو نہ اندرونی سازشون کے خطرناک طوفانی جھونکے کوئی صدمہ پہونچا سکے نہ متعصب عیسائی سلطنتون کے بیرونی حملون کی خوفناک اور انقلاب انگیز لہرین اوسکے حق مین مضر ہوسکین جب شیردل عثمان ذیشان نے سنہ۱۲۹۹ع مین اول مرتبہ اپنا ظفر نصیب پھریرا سرزمین اناطولیا پر اوڑایا اوسی فتحمند غازی کی اولاد آج سنہ۱۸۹۷ع تک جسکو پورے چھ۶ سو برس کا عرصہ گزرتا ہی اپنے موروثی سریر خلافت اسلامی اور اورنگ سلطنت عثمانی پر جلوہ گر ہی۔ تاریخ عالم دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ ایسی کے سلطنتین قایم ہوئین جنپر ایکہی نسل اور ایکہی خاندان کے بادشاہون نے چھ۶ سو برس ایکہی تخت پر جلوس کیا اور ایسا کون دارالسلطنت ہے بروسا اور قسطنطنیہ کی طرح آفات ارضی سے ایک عرصہ بعید اور مدت مدید تک محفوظ اور مامون رہا ہو۔ اور ایسی کونسی نسل ہے جس مین چھ۶ سو برس کے زمانہ مین باوجود عیش و کامرانی کوئی انقلاب عظیم واقع ہوا ہو۔ خلافت عباسی نے اگرچہ کئی صدیان نبھادین لیکن خلیفہ مامون رشید کے بعد جو سلطنت عظمیٰ کا حال ہوا وہ پوشیدہ نہین۔ ملک ہندوستان مین

سنہ ۱۲۰۶ء سے لیکر سنہ ۱۸۵۷ء تک جو آٹھ سو برس کا زمانہ ہے اور جس عرصہ مین تخت ہندوستان مسلمانون کے قبضہ اقتدار مین رہا کتنے شاہی خاندان جہانگیری اور جہانداری مین ناکام اور کس کس نسل کے ہاتھ مین یکے بعد دیگرے عنان حکومت آتی جاتی رہی آج اگر غلامون کا خاندان برسر حکومت ہے تو کل خلجیون کے نام کا سکہ خطبہ جاری ہے صرف تیس برس اس خاندان کو سلطنت کرنا نصیب ہوئی تھی کہ تغلق خاندان دعویدار تخت ہوا اور اوس کے آٹھ بادشاہ سو برس تک تخت دہلی پر متمکن رہے علی ہذا سید اور لودی خاندان سے گزر کر سلسلہ حکمرانی مغلون کے ورثہ مین پہونچا اور یون کہنے کو تین سو برس تک سارا ہندوستان زیر نگین رہا لیکن سچ پوچھئے تو لایق اور جلیل القدر بادشاہ چھ سے زیادہ نہ پیدا ہو سکے سلطنت جس شے کا نام ہے وہ عالمگیر کے دم کے ساتھ ختم ہو گئی اور پھر جو بادشاہ ہوے وہ عیش و عشرت مین پڑکر ننگ خاندان ہی نہ ہوے بلکہ اپنی نالایقی سے سو برس کی قلیل مدت مین اوس تناور اور عظیم الشان درخت کو جڑ سے اوکھاڑ پھینکا جس کا تخم سلطان محمود غزنوی نے ۱۷ اکا سیا حملون کی لاثانی کوشش کے بعد خاک ہند مین لگایا تھا۔ پس ان عبرتناک مثالون کے غور کرنے اور نیز دیگر ممالک ایشیا اور یورپ کے تاریخی حالات پر نظر تعمق ڈالنے ... پر مخالفین جسقدر بھی رشک و حسد کرین بجا ہے اور اہل اسلام خداوند کریم کی شکر گزاری جس درجہ تک اظہار مسرت کرین زیبا ہے۔ خدا کی قدرت ہے کہ سلطان عثمان کی اولاد مین ... وہ ایک سے ایک بڑھ چڑھ کر ہوتا رہا ہے۔ باپ سے جو کام رہگیا وہ لایق اولوالعزم ... تمام کر لیا۔ دو سلطانون نے اپنی تمام زندگی قسطنطنیہ کے مسخر کر دینے مین صرف کر دی لیکن ناکامیون سے ہمت نہ ہارے۔ یہانتک کہ تیسرے سلطان یعنی سلطان محمد الغازی نے اپنی شجاعت اور جوانمردی سے قسطنطنیہ سا محفوظ اور مشہور شہر جو ایک مدت سے مشرقی سلطنت رومۃ الکبری کا دارالسلطنت اور دین مسیحی کا بڑا بھاری مذہبی مرکز چلا آتا تھا لے کر ...

اور اوسکے بعد ہر سلطان نے سلطنت کے توسیع کرنے مین حتی المقدور کوشش کی۔ حالانکہ اس عرصہ
مین سلطنت نے طرح طرح کے انقلاب دیکھے بارہا اسکی مخالفت پر یورپ کے سلاطین نے اتحاد قایم کیا اوسکے
جزیرون کو سو سو طرح ورغلایا پھسلایا۔ اوسکے فرمانبردار باشندون کو فساد پر آمادہ کیا۔ وفادار فوجون کو
بغاوت کے لئے بھڑکایا۔ عیسائی رعایا کے دلمین تعصب مذہبی کا زہر پلایا غرض سو سو طرح کی حکمت عملی سے
پہونچایا۔ اسکی مالی حالت کو خراب اور تباہی کو برپا کرنے کی کوشش مین کوئی دقیقہ اوٹھا نہ رکھا لیکن
فضل الہی سے ہمیشہ اس سلطنت عظمیٰ کی دہل شاہان یورپ کے دلمین ایسی بیٹھی ہی کہ کبھی اونمین سے ایک یا
دو نے محض اپنے بوتے پر تاب مقاومت نپائی بلکہ جب انتظام کیا ہی کیا کہ سب کے سب متفق ہو کر اس
سلطنت کی طرف نظر بد سے دیکھین لیکن چونکہ مختلف یورپین طاقتون کے باہمی تعلقات ایک
دوسرے کے نقیض ہوتے ہین۔ اس لیئے کسی سلطنت کو محض حکمت عملی کے زور سے اس سلطنت کو نقصان
پہونچانے مین کامیابی نہوسکی۔ اور نہ جب تک کہ روس برطانیہ اعظم کی روزانہ ترقیات اور افزونی جاہ و
جلال کو دیکھ دیکھ کر اوسکی طرف حاسدانہ نگاہ رکھنا موقوف کرے۔ جب تک کہ جرمنی اور فرانس مین سلسلہ
عداوت جاری ہے۔ جب تک کہ بیلنس آف پاور کے مسئلہ سے سلطنت ٹرکی کی خیالی تقسیم قابل اطمینان انجام
نہوسکے اور جب تک کہ ملک شام اور قسطنطنیہ کا قبضہ ہر سلطنت اپنے لئے تجویز کرتی رہیگی اوسوقت تک
ممکن نہین کہ سلطنت عثمانیہ کا بال بھی بیکا ہو اور چونکہ برابر اسی طرح چھ سو برس گذر چکے ہین اسلیئے آیندہ
بھی مشکل ہے کہ سچا اتفاق اور پکا اتحاد سلاطین یورپ مین قائم ہوسکے۔ خصوصاً اوسوقت مین اس سلطنت
نقصان پہونچانا اور بھی زیادہ مشکل کام ہی جبکہ زمانہ کا رنگ دیکھ کر اوسنے بھی رنگ بدلنا شروع
کردیا ہے وہ سائنس جدیدہ سے فائدہ اوٹھانے لگا ہی وہ فوجی عزت و وقار مین یورپ کی افواج سے
کم نہین بلکہ برابر ہے۔ اسکی مالی حالت پہلے سے بدرجہا بہتر ہی اوسکے ہر صیغہ بحری و بری مین برابر نمایان
ترقی کا سلسلہ جاری ہے اسکا امید ہی کہ رومانیہ سرویہ بلگیریا بوسنیا ہرزگوینا مانٹی نیگرو یونان
الجیریا اور ٹیونس کے نقصانات کا معاوضہ اوسکو ملیگا اور جلد ملے گا +

Balance of Power

جنگ سے پیشتر سلطنت عثمانیہ کی نسبت اہل یورپ کا خیال

۱۱- اپریل ۱۸۹۷ء سے پیشتر یہ ایک معمولی بات تھی کہ ترکون کے شاہنشاہ اور ترکون کی قوت اور ترکی انتظام مالی و ملکی پر ہزار ہزار طرح کی تہمتین رکھی جاتی تھین "سک تریش" یعنی "مرد علیل" تو اونکا عام خطاب تھا جو بسمرک کی زبان سے تمام یورپ سالہا سال سے اونکو عطا کر چکا تھا- بغاوت آرمینیا کے نتائج اور عیسائی باغیون کی سزا یافتگی کی وجہ سے بعض عیسائیون نے محض مذہبی دیوانگی سے جو جوش نا خیال حضرت سلطان المعظم کی شان مین دور بیٹھے بیٹھے کین اور جو کچھ ناگفتہ بہ خیالات اور جو جو ناشایستہ کلمات ہز امپریل مجسٹی کی جناب مین بعض متعصب لوگون نے اپنی زبان سے نکالے وہ ضرور یورپی شایستگی اور مغربی تہذیب کے لحاظ سے ایک شرمناک اور نازیبا الفاظ ہین جنکی یاد با غیرت اور خوددار جنٹلمینون اور معزز شریفون کے لیے ایک مدت دراز تک سوہان روح بنی رہے گی- قاتل ظالم- سفاک- خونخوار عظیم- قصاب سیرت- سنگدل- "عبدل" کوئی ایسا لفظ نہین جو ایک عادل باخدا سلطان کے حق مین استعمال نہ کیا گیا ہو-

کون سلطان؟ امیر المومنین خلیفۃ المسلمین! جسکی ذات سے ۲۴ کروڑ مسلمانون کا روحانی تعلق قایم ہے- کون بادشاہ؟ حامی دین مصطفےٰ جو بمقابلہ اپنے ہم مذہبون کے عدل پسند- اور فرمانبردار غیر مذہب رعایا کے حق مین کہین زیادہ ملایم ہی جو اسلام کا حامی اور اہل اسلام کا پشت و پناہ ہی- حرمین شریفین کا خادم- بیت المقدس کا وارث- اور ممالک عرب و عجم- غربی ایشیا- شمالی افریقیہ- اور یورپی روم کا شاہنشاہ ہی جسکی خلافت صحیحہ کی نسبت اکثر مورخین

متفق و یک زبان ہین کہ خلافت عباسیہ کے دَورِ آخر مین سب سے پچھلے بادشاہ محمد المتوکل علی اللہ نے ۹۲۳ھ مطابق ۱۵۱۷ء مین خلافت محمدی اور خدمت حرمین شریفین بخوشی تمام خاندان عثمانیہ مین منتقل کردی - جس خاندان مین عنان حکومت بجائے موجودہ سلطان کے بیٹے کے اُس شخص کے ہاتھ مین پہونچتی ہے جو سب سے بزرگ اور عمر مین بڑا ہو اور یقیناً یہ عہدہ خلافت ہی کا اثر ہی کہ تمام دنیا کے مسلمان اسقدر گہری محبت ٹرکی سلطان کی ذات والاصفات سے رکھتے ہین اور اونکو مذہبی پیشوا اور دینی سردار مانتے ہین ورنہ کوئی اور وجہ نہین کہ عموماً سب سے زیادہ اپنی تمام دینی اور قومی مسرتین اسی خاندان کے ساتھ وابستہ ہین حالانکہ اسمین شک نہین کہ مسلمانون مین ایک قوم ہونے اور کہلانے کے لئے صرف تہذیب ہونا کافی ہے - اور خواہ کوئی سلطنت پٹھانون کی ہو یا مغلون کی عربون کی ہو یا ترکمانون کی ہر مسلمان اوسکے ساتھ فطرتی ہمدردی کم و بیش ضرور رکھتا ہے - لیکن عین خصوصیت سے مسلمانون کا روحانی تعلق بے انتہا شدت اور غیر محدود وابستگی و محبت کے ساتھ ترکون اور ترکون کے سلطان سے رہتا آیا ہے صرف وہی اس بات کا شاہد اس امر کا مسلم ثبوت ہے کہ خدا نے اپنے برگزیدہ نبی کی خلافت پر آل عثمان کو قبول فرمالیا ہے - ورنہ غور فرماتے تو کوئی دنیاوی مفاد ترکون سے ہمین کبھی حاصل نہین ہوتا - جسکے عوض ہم اخلاقی طور پر اونکے مشکور ہون -

اس ولی شکریہ کی مستحق تو علیا حضرت حضور ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند کی وسیع عادل اور عظیم الشان گورنمنٹ ہی جسکے زیر حکومت ہندوستان کی ہر قوم و ملت اپنے اپنے دین و مذہب کے حفاظت سے ایسی آزادی اور امن و امان سے زندگی گذار رہی ہے جسکی نظیر چاردانگ عالم مین ملنا محال ہے کیونکہ ٹالرشن کی صفت جو حکمران قوم کے لئے ایک نہایت ہی بے بہا اور قابل تعریف جوہر ہے تاج برطانیہ مین کوہ نور سے زیادہ تابان اور درخشان ہے -

ٹرکی فوج کی نسبت جنگ سے قبل عام رائے یہی تھی کہ مثل سوشل انتظامات کے وہ بھی

ہیچکارہ اور ناقص ہی۔ اوسکے سپاہی غیر قواعد دان اوسکے جنرل فنونِ جنگ سے بیخبر
انتظام پوچ اور ناکارہ۔ رسد ندارد۔ سامان باربرداری غیر مکتفی۔ جہاز بھدّے اور
ناکمل۔ خزانہ خالی۔ غرض عام حالت ملک مال نہایت نازک ہی اوسکی پلٹنین اور رسالے
نہایت بوسیدہ حال۔ فاقہ کش۔ غیر تنخواہ یاب۔ اور محض ناتربیت یافتہ عوام کا ایک غول ہے
جسکے بدن پر نہ وردی ہے اور نہ پاؤن مین جوتی۔ ترکی توپخانہ کا حال یون بیان ہوتا تھا کہ
اوسمین دقیانوسی زنگ آلودہ توپین بھری ہوئی ہین جن مین سے شاید اکثر وہ توپین ہین جنسے
حضرت داؤدؑ نے جالوت کو شکست دی تھی۔ گھوڑچڑھے توپخانہ مین کوئی گھوڑا نہین بلکہ
مزدور اور شہر و دیہات کے لونڈے ضرورت کے وقت اونکو کھینچ کر ایک دوسرے مقام کو
منتقل کردیتے ہین۔ ہتھیار وغیرہ بالکل پرانے زمانے کے محض خراب شستہ ہین اور غالبًا
یہانتک خیال گذرتا ہوگا کہ جو کچھ سنگینین اور تلوارین سپاہیونکے پاس ہین وہ ہڈی یا چقماق
کی ہونگی۔ جو اُسٹون ایج* مین بنا کرتی تھین۔ سپاہیونکا دو دو وقت تک روٹی نہ ملنا۔
اور چھ چھ ماہ کی تنخواہ گورنمنٹ کے ذمے چڑھ جانا علی العموم قیاس کیا جاتا تھا جبکہ ترکی
فوج کی یہ زبون حالت سمجھی جاتی تھی تو یونان بیچارے کا کیا قصور ہے۔ جس نے بذات خود یا
دول اجنبیہ کے بھروسے پر سلطنت کو صدمہ پہونچانے اور اوسپر حملہ کرکے کامیاب ہوجانیکا
ارادہ مصمم کرلیا۔ ایسے ایسے پوچ حالات سنکر اوسنے اور اوسکے صلاح کارون نے یقین کے
ساتھ مان لیا کہ ساٹھ ہزار فوج اس مہم عظیم کے سر کرنے کے لئے کافی و وافی ہے۔ ترکی کو اول تو
اپنی بکھری اور گرد ہونکا جمع کرنا ہی مشکل ہے اور اگر اسکی مین ناکامی بھی نہ ہوئی تو اونکی رسد رسانی کا انتظام
اور سامانِ جنگ کے بہم پہونچانے کا اہتمام کون کریگا۔ فوجونکی آمد و رفت کیونکر جاری رہسکے گی
جبکہ یونان کا خوفناک بیڑہ جہازات سمندر مین پہرہ دے رہا ہوگا بلکہ جسنے ساحلون پر کے تمام شہر
اُجاڑ کر اپنے دارالدنیا پر قبضہ کیا ہوگا اور جبکہ یونانی مجاہدین کے گروہ در گروہ قسطنطنیہ اور سا

* وہ زمانہ جبکہ انسان چقماق کو ہتھیار وغیرہ کے کام مین لانا سیکھ گیا تھا ۱۲

نے ریل کی پٹریان اُکھاڑ پھینکدی گئے تو ترکون کی رہی سہی ہمتون کو بھی پست کر دینا ایک بائین ہاتھ کا
کرتب ہوگا چنانچہ ترکی جنگی قوت کا صحیح اندازہ نکر سکنے۔ اُسکو قریب المرگ بیمار سمجھ لینے اور مختلف
اخبارونکی غلط بیانی اور یورپ کی غلط فہمی پر جب یونان کی شامت آہی گئی اور ایک دو تین گھنٹیان
بجا کر جنگی تھیٹر کا پردہ اوٹھا دینے کی نوبت آہی پہونچی تو دنیا نے معلوم کرلیا کہ اوہو۔ "کوئی معشوق ہے
اس پردۂ زنگاری مین"۔ یہ تو کچھ تماشا ہی نیا نکلا ترکی مرد "مرد علیل" نہ تھا بلکہ جس عینک سے
یورپ کے پولیٹیکل اشخاص کو اسکے چہرہ پر آثار علالت نظر آتے تھے درحقیقت وہ عینک ہی دہوکے
کی ٹٹی تھی۔ اسمین اونکا قصور نہین اس آلہ کا قصور سمجھنا چاہئے جسپر بھروسہ کرنیوالون بیچارے
پولیٹیکل ڈاکٹرون کو جوان ترکی کے مرد علیل ہونے پر یقین ہوجاتا تھا لیکن معرکہ جنگ شروع بھی ہونے نہ
پایا تھا اور صبا رفتار۔ سبک خرام عربی۔ اور برق وش ترکی گھوڑے اپنے سوارون کو لیے
ہوئے ابھی رن سے کوسون دور تھے کہ پانچ بڑے سے بڑے اخبارون کے نامہ نگارون نے
جو صحیح اور معتبر خبرین تار پر دوڑانا شروع کین اونسے یورپ کی آنکھین پٹ سے کھل گئین۔
معلوم ہوا کہ بہادران ترک اب بھی ایسے دلیر۔ جنگ جو۔ ذی ہمت۔ اولوالعزم۔ چست چالاک
اور شجاع ہین کہ جیسے دلاور۔ جوانمرد۔ صاحب استقلال۔ اور پر زور اونکے برگزیدہ
بزرگ اور نامور اسلاف تھے دو ہفتہ کے امتحان مین ثابت ہوگیا کہ اسوقت تک جو جو غلط
بیانیان بعض یورپین نامہ نگارون اور یورپین اخبارون کی ترکون کی بے نظیر شجاعت اور اونکی
فوجی عظمت کے برخلاف چھپا کرتی تھین وہ محض ایک کذب و افترا کا شرمناک دفتر تھا جسکی قلعی
اُسوقت کھل گئی جبکہ ترکون کو کمالات جنگ دکھلانے کا موقع ملا۔ اول ہی حملہ مین ظاہر ہو گیا
کہ ترکون کا کچھ رنگ ہی اَور ہے۔ اور معاملہ خلاف قیاس طور بے طور ہے۔ وہ نامہ نگار
ترکی کمپوؤن مین داخل ہوئے اونکے سپاہیونکے ساتھ کھانا کھایا۔ اونکے ہمرکاب رزمگاہ
دیکھا ہے اونہون نے غافلون کو متنبہ کیا کہ ترکی فوج کی نسبت جو کچھ کہ ابتک سنا یا دیکھا

تھا وہ فقط افسانہ تھا۔ ترکی فوج یکسر زمانہ حال کی کوہستانی باٹریون۔
فیلڈ باٹریون اور گھوڑچڑہی توپون سے بالکل آراستہ ہی۔ گھوڑون اور توپچیون کی
حالت نہایت ہی احسن اور اعلیٰ پائی جاتی ہے۔ جو نو ایجاد اعلیٰ سے اعلیٰ اور بہترین سے
بہترین توپون کو اس خوبی اور ایسے ٹھیک قاعدہ سے کام مین لاتے ہین اور
ایسے صحیح نشانے لگاتے ہین جس سے صاف ثابت ہی کہ وہ بہت ہی ہوشیاری سے
سکھلائے گئے اور بہت ہی محنت اور صرف کثیر سے تیار کئے گئے ہین وہ ایسے
کامل درجے کے قواعد کے ساتھ کام کرتے ہین کہ جس سے بڑھ کر کسی قوم سے امید نہین ہو سکتی
وہ عجیب غریب نو ایجاد ہتھیار اور طرح طرح کے آلات حرب جنپر تمام سلاطین یورپ کو ناز تھا
ترکون کے مقابلے مین محض بچون کے کھلونے نکلے وہ جنگجو مجاہد اور جوانمرد
یونانی جنکو سب نے مرد میدان تسلیم کر کے سلطنت عثمانی قوم کے مقابلہ مین کھڑا کر دیا۔
عساکر ظفر پیرہ کے مقابل ہوتے ہی بھگوڑے۔ بودے۔ اور بزدل ثابت ہوئے۔
میدان جنگ کا [illegible] جس سپاہیانہ ذوق۔ بہادرانہ روش [illegible] زیر اثر خیال سے انہون نے
جنگ کے پہلے ہی دن یکے بعد دیگرے یونانی مورچون پر بزور نوک سنگین قبضہ کیا اس سے
صاف ظاہر ہی کہ عثمان پاشا کی نمود اگرچہ غیر مشہور فتحمندیون مین ترکون کی جو بیباکی اور ثابت قدمی
ثابت ہوئی تھی اونمین سے کسی بات مین اب تک کمی نہین آئی۔ درہ ملونا کی لڑائی مین ترکون
کی فتحمندی کا نہایت شاندار صورت سے آغاز ہوا اور اوسکے بعد کی معرکہ آرائیان دنیا بھر
کو عموما اور یونانیون کو خصوصا بیسوین صدی عیسوی تک یاد رہینگی۔ ترک لوگ بوجہ ناہموار ملک
کے صرف پیدل سپاہ اور کوہستانی توپخانہ کو کام مین لا سکے لیکن برعکس اونکے یونانیونکے پاس چونکہ کافی توپخانہ تھا
اور خواہ مخواہ جنگ مارنے آئے تھے اسلئے وہ سخت ہزیمت اٹھا کر بری طرح سے پامال ہوے اور اونکے بیشمار آدمی کام آئے
حالانکہ یونانیونکی تعداد ترکون سے کہین زیادہ تھی۔ اور اس لئے شکست کے ہوتے ہی درہ ملونا پر

قبضہ ہو جانے سے یونانی صد مقام الریا اور وہان سے وہ لوگ اور شہر ملیسندخاص ایتھنز جانے کے لئے بھی خطرہ پایئہ تخت ترکون کے لئے سیدھا راستہ کھل گیا اور اوسی وقت سے انگلستان کے فوجی مبصرون کا یہ خیال ہو گیا کہ جنگ کا خاتمہ صرف چند دنکی بات ہے۔

یونان کی حماقت اور اوسکی دل خوش کن امیدین

(مشتے بعد از جنگ)

برخلاف ترکون کے (لڑائی کے بعد معلوم ہوا کہ) یونان کے پاس کوئی فوجی سامان نہ تھا فوج کا میمنہ اور میسرہ جو زیادہ تر طلبیدہ مجمع سے پر تھا اور جنکو ذرا بھی لڑنے بھڑنے کا سلیقہ نہ تھا بالکل قابو سے باہر اور نہ سرداران فوج قواعد جنگ سے ماہر تھے بلکہ کہا گیا کہ جنگجو اور جنگ آور اشخاص مین جو جو قابلیتین اور صفات ہونی چاہئین اونسے قطعی بے بہرہ تھے ضروری سامان جنگ اور رسد مین بالکل کمی تھی اور جو کچھ رسد جلدی مین باہم پہونچی وہ بالکل ناکارہ تھی اونکا بھروسہ تو بلگیریا کی رعایا اور مقدونیا کے عیسائی باشندون پر تھا جنھون نے کان تک نہ ہلائے اور وفادار رعایای سلطانی بنے رہے۔ انھون نے تیغ چلیون کی طرح ہوا مین قلعے بنائے تھے۔ اونکی امید یہ تھی کہ ادہر ہم مقدونیا اور ایپائرس کو اپنی ساٹھ ہزار جرار فوج سے فتح کرتے ہونگے اودھر بلگیریا۔ سرویا اور مانٹی نگرو ترکون پر عقب سے حملہ آور ہونگے اور پھر جو کچھ گذریگا دیکھا جاویگا۔ پھر اسطرف سے انگلینڈ۔ فرانس۔ اٹلی۔ بلجیم۔ امریکہ وغیرہ اگر کھلم کھلا نوجین نہ دینگے تو اونکی وردیان یعنی یونی فارم اتروا اتروا کر اور والنٹیر بنا کر تو ضرور کمک کرینگے لیکن معاملات ہے اور احکم الحاکمین کے ہاتھ ہے اس حکم نے جو چاہا وہ کیا اور جو چاہے وہ کریگا اگر اسکو منظور ہے کہ دنیا مین اوس کے مقبول مذہب اسلام کے خدائی اور اوسکو بلاشرکت غیرے ماننے اور پرستش کرنیوالے زندہ رہین تو اسی طرح اوس کے دشمنون کے

خود تھلے پست ہوتے ہین گئے - اور اسی طرح سے ہر جنگجو طاقت کو تمام بے شستہ دار حکمرانون کی طرف سے بلحاظ قانون مابین الاقوام بےبسی اور مجبوری کے عالم مین عین وقت پر مایوس ہونا پڑیگا - لیکن خرچ جنگ کے طلب کرنے سے معلوم ہوا کہ گورنمنٹ قریب قریب دیوالیہ تھی - بس ایسی سلطنت نے جو ترکون کے مقابلہ مین جنگ شروع کی (تو بعد کو معلوم ہوا) کہ یہ اسکی سخت حماقت تھی - اور اس سے زیادہ اٹلی کے مجاہدین اور پوپ صاحب روم اور پارلیمنٹ کے ان چند ممبرون کی کوتہ اندیشی تھی جنھون نے پرائیوٹ طور پر شاہ یونان کو ابھارنے اور جنگ کے لیے ورغلانے مین اپنے اپنے بوتہ کے موافق کوشش مین کمی نہ کی اور جنگی گردن بار لارڈ سالسبری صاحب وزیر اعظم انگلستان منصفانہ طور سے ان نقصانون کا بوجھ رکھتے ہین جو کہ معرکہ جات جنگ مین اوٹھانے پڑے اور اب ولایت کے لوگ کہتے ہین کہ ایسی حماقت کسی سے نہ ہوئی ہوگی - حالانکہ فرانس نے ۱۸۷۰ء مین یونان کی طرح اندرونی ملک کے جوش اور خواہش جنگ سے تنگ آکر جرمنی سے لڑائی مول لی تھی اور اسکی پاداش مین وہ مونہ کی کھائی کہ ابتک فراموش نہین - تاہم اس حماقت اور اس بیوقوفی مین یہ فرق ضرور تھا کہ یہ دونون سلطنتین مقابل کی تھین اور ایک دوسرے کی ٹکر سنبھال سکتی تھین - یونان جو سلطنت عظمیٰ ترکی کے مونہ لگا اور اس سے جنگ چھیڑ دی یہ صرف حماقت ہی نہ تھی بلکہ بہت بڑا سنگین قصور اور سخت گستاخی تھی - البتہ اگر یونان خاموشی سے صورت معاملات کو بھانپ جاتا اور اس عرصہ مین فوجی ضروریات کو مہیا کرتا اور اپنی طرف سے فوجی پیشقدمی نکرتا تو اوسکی فوج کے اولوالعزمیون مین رتی بھر فرق نہ آتا لیکن اوسنے پہلا اعلان جنگ قبول کرکے دوسرا اعلان بھی شائع کردیا جس سے صاف ظاہر ہوا کہ اوسکی تباہی کا دن قریب ہے اور وہ خود اپنے ہاتھون اپنے پانون مین کلھاڑی مارتا ہے اور اس دوسری کارروائی سے یورپ نے مان لیا کہ گورنمنٹ یونان ہی اس غلطی کی ذمہ دار ہے - ترکی تو پہلے ہی سے بےقصور وار نہ تھے اور اب تو

جنگ کرنا اونکی فطرتی ضرورت تھی - یونان کی اس جنگ کا پہلے ہی سے نتیجہ ظاہر ہوچکا تھا اور یہ سمجھ کر کہ ترک بآسانی اتھنز مین داخل ہوجاینگے یہ امید تھی کہ کوئی نہ کوئی صورت جنگجو اتحادیون کو خاموش کردینے کی نکالی جائے گی لیکن یہ کارروائی اسوقت تک نہ ہوئی جب تک ترکون نے دوموکو فتح کرکے یونانیون کو آخر ان پہاڑون مین شکار نہ کرلیا۔

۱۸۷۰ء کی جنگ فرانس جرمنی اور جنگ ۱۸۹۷ء یونان سے بہت مشابہت

۱۸۷۰ء مین فرانس اور پرشیا کی لڑائی سے جو حال ہوا تھا وہی کیفیت اس لڑائی نے بخوبی ظاہر کی - دونون مین اگر کچھ فرق تھا تو یہی کہ اس معرکہ مین طرفین کے بہت سے لوگ شریک تھے اور اس مین کم - لڑائی شروع ہونے سے پہلے پیرس مین عوام الناس کے جوش کا یہ حال تھا کہ وہ برلن دارالسلطنت جرمن کا نام لے کر چلاتے اور شور مچاتے ہوئے گلیون اور شہر کی سڑکون پر گذرتے تھے اور طرح طرح سے جنگی جوش کا اظہار کرتے تھے اسی طرح اتھنز اور اسکی عام سڑکون اور بازارون مین تمام یونانی اپنے شور اور نعرہ ہائے جنگ سے ترک ترک پکار کر زمین و آسمان ایک کئے دیتے تھے اور پیہم یہی شور تھا کہ تھسلی مین جاکر جمع ہون اور یکبارگی حملہ کرکے سلطنت ترکی کا تیا پانچا کردین - یہانتک کہ اونکے نعرون سے ترکون کی ہلاکت اور اونکی موت کی صدائین بلند تھین - لیکن ترکی سپاہیون نے ایک ہی وار مین ثابت کردیا کہ حرب ضرب کے کامون مین وہ بہتر سے بہتر درجہ کی قابلیت رکھتے ہین اور نہایت ہی گرانقدر اور بیش بہا سپاہی ہین اور اگرچہ بخیال یورپ اونکو مہینون سے تنخواہ نہ ملی ہوگی اور اونکی کمسریٹ کا انتظام نہایت بدتر ہوگا اور فوج مین نئے رنگروٹ* شامل ہونے لگے لیکن انکی حب الوطنی - قومی سرگرمی - اور مذہبی جوش ان سب باتون کے مشترکہ اثر نے بڑی کامیابی سے اپنے موروثی دشمنون پر غلبہ حاصل کرلیا اور جہان جہان دونون مقابل

* صحیح لفظ "ریکروٹ" ہے۔

ترک ہی غالب آئے۔

یونان کی فوجی بزدلی

سلطنت ترکی کی نسبت جو عام رائے تھی وہ پہلی باب مین ذکر کی گئی اب سنئے کہ یونان
اور یونانیون کی نسبت یورپ مین عام خیال کیا تھا وہ یہ تھا کہ یونانی حب الوطنی اور جوش مذہبی
مین حد سے زیادہ قابل تعریف ہین۔ فن جنگ سے ایسے ماہر کہ بایدوشاید۔ چھوٹے بہادر
اور پورے قواعددان ہین بلکہ فصحائے یورپ تو یونان کی فوجی قوت کو جاپان سے تشبیہ دیتے تھی
اور اوسکے مقابلہ مین ترکی کو چین کی سلطنت بتلاتے تھے جسکے صاف یہ معنی تھے کہ جاپان جیسے
بڑی سے چین جیسے پہاڑ کو پیس ڈالا ایسے ہی یونان چاہے اپنی عنایت و کرم سے تو
لیکن اگر چاہے تو سلطنت ترکی کے ٹکڑے ٹکڑے کرسکتا ہے۔ ماشاءاللہ۔ دل مین کیا ارمان
بھرے تھے کیسے کیسے حوصلے بحر مواج کی طرح سینہ مین جوش زن تھے اسکی بابت مین پچھلے
سال کے اخبارات کا لوٹنا اور سفید مطلب شہادت بہم پہونچانا تو ذرا دقت کا کام تھا اور گو تاریخ
نویس کے لئے یہ دقت کوئی چیز نہین کہ اوسکی تلاش کرنے مین دریغ کرے لیکن جو بات
بالآخر غلط ثابت ہوئی ہو اوسکی نسبت دیوانون کی بڑ اور وقت کش لوگون کی تخمینی جھرونکا
تلاش کرنا فی الحقیقت بیکار ہے اس لئے لندن کے اخبار مارننگ پوسٹ کے چند فقرے
جو اوسنے ۲۰ - اپریل ۱۸۹۷ء یعنی دو ہفتہ قبل از جنگ لکھے تھے یورپ کے خیالات خام کا
اندازہ لگانے کے لئے کافی ہین آپ رقمطراز ہین کہ :-

یونانی گروہونکا سرحد مین فساد کرنا اور شاہ یونان کا یہ کہدینا کہ ہم سے ایسی باتون کا
انسداد ہو نہین سکتا کوئی تعجب انگیز امر نہین ہے یونانی ہمیشہ سے اپنے ملک کے جان نثار
رہے ہین۔ انھین جوش آگیا ہے جو مشکل ہے کہ کسی کی دلداری سے ٹھنڈا ہوسکے شاہ یونان
چاہے نہ لڑے مگر ملک ضرور لڑیگا اور قوم ضرور جنگ کرے گی اور ترکی کو کریٹ کے مظالم شدید کا

مزہ چکھا کر رہیگی۔ اور کوئی دن گذرتا ہی کہ ہم اونکے آپیرس۔ سیلونیکا اور تمام بحر الجزایر پر قابض
و متصرف ہو جانے کی خبر سنینگے ؟“ اب وہی اخبار ہی کہ ۳۰- اپریل کے پرچہ مین بیچارہ
اپنا سا مونہہ لیکر یون لکھنے پر مجبور ہوا کہ ” یونان کو شکست تو خواہ مخواہ ہونی ہی تھی یہ یونانیون
کی فطرتی بات ہی کہ وہ بہادر ہین لیکن ناعاقبت اندیش ضرور ہین اور قواعد جنگ سے اونہین پورا
بہرہ نہین ہے نہ تو اونمین اپنے مخالفین کی سی شجاعت ہی نہ استقلال۔ اور اونکے افسر سرداران
ترک کے سامنے بلحاظ تجربہ فنون جنگ ہنوز طفل مکتب ہین وہ آخر کس برتے پر ترکون کے موٗنھ
آئے جنکی نبرد آزمائی کا تمام یورپ چھ سو برس سے قایل رہتا آیا ہی۔“
یعنی لڑائی کا بازار گرم ہونا تھا کہ یونانی اس سرے سے اس سرے تک بھاگ نکلے اونکے
فوجی افسرون نے اپنے آپ کو محض نالایق ثابت کیا اور گو اونمین فوجی جوش بے انتہا پائے
جانے کی خبرین موصول ہوئین لیکن کسی موقع پر وہ سیدھے اپنے غنیم پر حملہ نہ کرسکے اور
اونکی فوج پر ترکون کا اسقدر خوف و ہراس طاری ہوگیا کہ اونکے قواعد دان اور غیر قواعد دان
اور مجاہدین اور قومی والنٹیر ہر قسم کی فوج کی نسبت ثابت ہوگیا کہ وہ کوئی فوج نہین بلکہ محض
عوام کا ایک ہجوم اور بازاری لوگون کا ایک غول تھا۔ افسران فوج سپہ سالاری نہ کرسکے
اور اکثر موقعونپر نہایت باقاعدہ طور سے سب سے پہلے بھاگ کھڑے ہوئے۔
ترکون کی دہاک اونکے سینون مین اسطرح بیٹھی کہ ایک لڑائی مین منجملہ گیارہ ہزار سپاہیون
کے صرف ایک ہزار پر ترکی باڑ چھٹی تھی اور باقی دس ہزار سپاہی ازراہ دور اندیشی نہایت
خوبصورتی سے خطرہ کے مقام سے دور ہٹ گئے تھے۔
فوج کی حالت مختصراً ابھی بیان کیجاوے تو دلچسپی سے خالی ہنوگی یعنی یہ کہ بندوقین جو گورنمنٹ
فرانس سے مدت ہوئی خارج کردی تھین اونسے اکثر حصہ فوج کا مسلح تھا اور افسرون کی حرکات
سے ثابت ہوتا تھا کہ اونکو فوجی کتابون کی شاید الف بے بھی پوری نہین آتی اور آتی تو

کیون نہ تھی لیکن ہنر اور قاعدہ دان ترکی جنرل کے سامنے فی الحقیقت وہ طفل مکتب بھی نہ تھا
ہوتے مورچہ بندی اور بچاؤن کا سامان ایسے قائم نہ ہوسکا تاکہ اگر ایک مورچہ مصیبت مین پھنس رہا
ہو تو دوسرا اوسکی دستگیری کرسکے۔ یورپ کی وہ رائے کہ ایک ایک یونانی کئی کئی ترکون کی برابر
ہے ایک قابل تمسخر اور لائق تضحیک بات نکلی۔ اطاعت شعاری جو فوج کے لئے بالکل [illegible]
ایسکے لازمی امر ہے یہ جوہر فوجی اُن یونانیون مین بالکل کم پایا گیا۔ غیر قواعد دان فوج جو پرائیویٹ
اشخاص سے نئی بھرتی کی گئی تھی اُس نے اکثر موقع پر احکام افسران مین ڈھیلاپن اور حجتین کین اور
فوجی کمپون کو کانون کی چوپال بنا دیا۔ اور افسر بجائے اسکے کہ تحکمانہ اور خودسرانہ لہجہ مین اونکی
دلائل کو قطع کردین منطقی بحث مین پڑکر ازروے علم وعقل اپنے احکام کے کارآمد ہونیکا ثبوت
پیش کرتے تھے کہ اتنے مین کوئی شخص بول اوٹھتا "ترک آئے" اور وہ بہادر فوج تو یکدم بھاگ کر جب
اپنے اطمینان کی جگہ دم لینے کو ٹھیرتے تو بقیہ بحث کو ختم کرنے کی جرأت کرتے جس سے ثابت
ہوگیا کہ کوئی ملک بجز اپنے قواعد دان فوج کے ہرگز نئے رنگروٹون یا قومی پرجوش نالایق
والنٹیرون پر بھروسہ نکرے بلکہ ایسے وقت مین دشمن سے زیادہ اونکے جوش فرو کرنے مین
مستعدی دکھلاوے کیونکہ دانا دشمن وہ نہین کرسکتا جو یہ نادان دوست کر بیٹھتے ہین۔
سلطان اس اندیشے سے واقف تھے اونھون نے اپنی قومی جانبازونکو جو لاتعداد بٹالینین بناکر
جنگ مین جانے کے لئے مستعد ہوئے بجز ایک خاص صورت کے نہایت متانت اور دلداری سے
بشکریہ کے ساتھ یہ کہکر خاموش کردیا کہ فضل الٰہی سے سرکاری فوج کی تعداد لڑائی کے لئے کافی
سے زیادہ ہی وہ لوگ امن سے جیسا رہتے آئے ہین ویسے ہی رہین۔ لیکن یونان نے اسکے
خلاف نہایت درجہ کی بداندیشی سے محض اس قسم کی بیردلی اور پرائیوٹ امداد پر بھروسہ کرکے
اپنے آپ کو ایکدم بھڑکتی ہوئی آگ مین ڈالدیا۔ جس سے نہ صرف آگ مین گرنے والے ہلاک ہوئے
بلکہ اونکا نام ونشان اُنکی فوجی عزت اور قومی حمیت بھی سب خاک مین ملگئی جو صدہا برس مین بھی حاصل ہوسکیگی

بے قاعدہ فوج

باقاعدہ فوج مین کچھ انتظام ضرور رہا لیکن بے قاعدہ کی ہر یونک نے جو ہر وقت خوف کی وجہ سے اونٹ کے گلے مین ٹلی ہی رہی اپنے ساتھ اونکو بھی لے ڈوبا لوگون نے دیکھا کہ میدان کارزار مین جب وہ دشمن کی زد سے دور چٹانونکی آڑ مین ہوتے تھے تو بڑے اطمینان کے ساتھ سگریٹ پیتے اور بیٹا کھٹ کتے ہی جو چیز اونکی نظر کا نشانہ بنجاتی اوسپر فیر کرنے مین ذرا بھی نہ جھجکتے اور خدا جانے اس بے سر و پا نشانہ اندازی نے کتنے ایک اپنی ہی آدمی ہلاک کر ڈالے۔

یونانی اس جنگ کے محرک و ذمہ دار ہین

(کریٹ)

ترک ایک مدت سے آرمینیا کی بغاوتون کے فرو کرنے اور یورپ کے اعتراضات اور دھمکیون کا چنوان شائستہ جواب دینے مین مصروف رہے اور شروع سال ۱۸۹۷ع سے نہایت ہی اہم اور عمیق معاملات متعلق بغاوت کریٹ مین الجھے ہوئے تھے اور حتی المقدور اس کوشش مین مصروف تھے کہ بطرز مناسب و پسندیدہ باتفاق جملہ سلاطین یورپ کوئی ایسا امن سمجھوتہ ہو جائے جس سے آئے دن کی بغاوتین بھی فرو ہو جاوین اور سلطان کی شہنشاہی اور اونکا اعزاز بھی اس جزیرہ قرطیش یعنی کریٹ پر قایم رہے۔ اونھون نے یہانتک گوارا کیا کہ سلاطین عارضی طور پر اپنی جمعیت سے جیسا کہ وہ چاہتے ہین بغاوت کا انسداد کرکے کشت و خون بند کرائین۔ چنانچہ روس۔ فرانس۔ اٹلی۔ آسٹریا۔ اور برطانیہ کے چند جہازات معہ بحری سپاہیون کے آپہنچے اور جزیرہ کا محاصرہ کرلیا۔ مسلمانون سے یہ کہکر ہتھیار لے لئے گئے کہ اگر ایسا ہو گیا تو عیسائی کشت و خون سے باز رہین گے اور اونکا اشتعال طبع جاتا رہیگا۔ چنانچہ مسلمانون نے اسکی تعمیل کی اور نہتے بن بیٹھے۔ چونکہ کریٹ مین آبادی کا ایک چہارم مسلمان ہین اور باقی یونانی عیسائی اسلئے یہ موقع پاکر اونھون نے وہ کشت و خون کا بازار گرم کیا کہ الامان۔ انکی زیادتیان مسلمان

مرد عورت بچون اور ضعیف العمر اشخاص پر اس شرمناک طریقے سے ہوئین کہ اونکا ذکر ناگفتہ
بہ ہے۔ ان مظالم کا تصور جو مسلمانون پر عیسائیون نے کئے ایسا ہولناک ہے جسکے سننے
سے بدن پر رونگٹا کھڑا ہوجاتا ہے۔ دل کانپنے اور آنکھین آنسو بہانے لگتی ہین۔ افسوس!
رمضان شریف کے ایام جس مین ہر روزہ دار مسلمان بخیال حصول برکات و وصول
حسنات عبادت خداوندی مین مشغول تھا کہ ستم کیش اور سفاک باغیون نے اپنے تعصب
اور جوش مذہبی سے نہایت بے دردی اور بے رحمی کے ساتھ اونکو ذبح کیا۔ اونکی پردہ نشین عورات
کی بے حرمتی اور پردہ دری کی۔ پیارے پیارے بچون کو گاجر مولی کی طرح ہوا مین اوچھالا
اور چمکتی ہوئی سنگینون پر لے لیا۔ رحمدل اور انصاف پسند یورپین سلاطین کو کانفیڈنشل
یعنی خفیہ طور پر ادنی ادنی حرکات کی پوری پوری خبرین پہونچتی رہین اور وہی دریائے ہمدردی
جو آرمینیا کے معاملہ مین جوش زن ہوا تھا یہان اسوقت تک ساکت رہا جب تک کہ ایک پورے
بیڑہ جنگی جہازات نے سلاطین یورپ کی طرف سے سواحل کریٹ کو بند کرکے ٹرکی کی رہی سہی
امداد کو بھی بند کردیا اور اسی کی امید سے مسلمانان کریٹ کو غیر مسلح کردیا جس سے باغیون
کو کشت و خون کا خوب موقع ہاتھ آگیا۔

دنیا بھر کے مسلمان یہ جانفرسا صدمات اور دلگداز حالات سن سن کر بار بار آسمان کو تکتے
اور منتقم حقیقی کے انصاف پر چشم براہ تھے اونکو یقین کامل تھا کہ بے بس عورتون اور معصوم
بچون کا خون ضرور جلد رنگ لائیگا اپنے بیگناہ بندونکی واویلا اور فریاد سے دریائے
غیرت الہی ضرور جوش مین آئیگا چنانچہ رعایا اور شاہ یونان کے دل مین سلطان سے ہمسری
اور برابری کا خیال سمایا جو ایک زمانہ تک حلقہ بگوش اور مطیع فرمان بارگاہ سلطانی رہے ہین
دول یورپ نے کسی مصلحت سے اچھی طرح سمجھایا اور ایک الٹی میٹم بھی یونان کی گورنمنٹ کو دیا
لیکن جو بات خدا نے دلمین ڈالدی ہو وہ بندونکے ٹالے کب ٹل سکتی ہے۔ یونانی گورنمنٹ نے

نہ عثمانیہ قوت کا لحاظ کیا نہ الٹی میٹم یورپ کی کچھ پرواہ کی جسمین سنجیدگی اور صفائی کے ساتھ اونکو آخری مرتبہ سمجھایا گیا تھا کہ کریٹ سے اپنی فوج واپس بلالے اور سرحد ترکی پر کوئی فساد نکرے بلکہ برخلاف اسکے ناجایز قومی جوش سے مشتعل ہوکر اور دیگر خفیہ امداد کے وعدون پر بھروسہ کرکے یہ کیا کہ تسلی کی سرحد ترکی پر فوج جمع کرنی شروع کردی اور خود شاہزادہ ولیعہد یعنی ڈیوک آف اسپارٹا اور شاہزادہ ثانی پرنس نکولس فوج کی کمان اپنے اپنے ہاتھ مین لیکر سرحد کی طرف بڑھے اور تلوار اور صلیب دونون کو شامل کرکے جوش کو اس لئے اور بھی بڑھایا کہ وہ مذہبی لڑائی سمجھی جائے۔

پیشقدمی کس نے کی؟

تاریخی حیثیت سے اس بات کا طے کرنا مشکل ہے کہ بعد علانیہ مخالفت کے پیدا ہوجانے کے حملہ کرنے مین پیشقدمی کس نے کی اور باقاعدہ فوجون مین کسکی گولی اول تیر ہوئی لیکن اسمین کچھ کلام نہین رہا کہ یونان کی بے قاعدہ فوجون نے اول پیشدستی اور سرحد روم پر حملہ کرکے ترکون مین وہ اشتعال پیدا کیا جسکا نتیجہ اُس کے حق مین تباہی اور بربادی اور دائمی بدنامی کا سبب ہوا۔ یہ سچ ہے کہ باضابطہ اعلان جنگ ترکی نے اول دیا لیکن جب یونانیون کی شرارتین حد سے متجاوز ہوگئین اور اونکی شورہ پشتی سے افواج عثمانیہ کے برہم ہوجانے اور بگڑ بیٹھنے کا پورا اندیشہ ہوگیا تو سلطان روم کو مجبوراً ایسے اور ضرورۃ ہی کیا تھا کہ وہ اپنے صاف صاف اعلان جنگ سے یونانیون کو اپنے دلکی حسرتین نکالنے کا موقع دین

یونانیون کا جوش اور اونکے خیالات قبل از جنگ

جنگ سے پیشتر یونانیون مین عام خیال نہایت جوش و خروش کے ساتھ یہی پھیل رہا تھا کہ جس طرح بن پڑے ترکی سے جنگ کیجائے ہر کہ و مہ کی زبان پر لڑائی کے تذکرے ہوتے

اور کوئی ذکر ہی نہ تھا وہ یورپین طاقتوں سے چاہتے تھے کہ اس موقع پر ترکی کی حمایت سے قطع نظر کرکے علیحدہ رہین۔ دعویٰ کیا جاتا تھا کہ یونانی بیڑہ جہازات متعینہ بحر ایجین تمام ترکی جزائر کو فتح کرلیگا اور اوسکی فوج باغیان مقدونیہ کی مدد سے بہرحال مقدونیہ کو بھی مسخر کرلے گی بلکہ یہ اور سرویہ دونون ملکر سلطانی فوجون کو ادھر متوجہ رکھینگی۔ ترکی جہازات ناقابل ہونے کی وجہ سے دلی امنگ کے ساتھ یہ ولولہ پیدا ہوتا تھا کہ جزائر بحر الجزائر کے تسخیر کے بعد سارا بیڑہ آبنائے ڈارڈینلز مین اتر پڑیگا اور سواحل کے قلعہ جات کو خاموش کرتا ہوا بحر مارمورا سے گذر کر شاخ زرین کے مقابل لنگر انداز ہوگا اور پھر تو سین اسٹیفنو کی طرح جسطرح یونان چاہیگا من مانی شرائط صلح پر التوائے جنگ کریگا۔

بعض یونانیون کو جنگ کے باقاعدہ چھیڑنے کی غرض سے حیلہ و بہانہ کی تلاش تھی سو خردمندان یونان اونکو صلاح دیتے کہ یہ کتنی بڑی بات ہے۔ ترکی نے جو بموجب عہدنامہ برلن ۱۸۷۸ع حصہ ملک کے دینے سے انکار کردیا جو دفعہ ۱۳ عہدنامہ مذکور کے ذریعہ سے یونان کو تفویض کرنا لازم تھا۔ یہ کافی وجہ اعلان جنگ کی ہوسکتی ہے بلکہ اوسکی شکایت کل سلاطین یورپ سے ہونا ممکن ہے کہ عہدنامہ مین جزیرہ کارفو کے مقابل کا کل علاقہ دہانہ دریائے کلدمیہ سے لیکر جھیل جانینا اور شہر متزووا سے گزرتا ہوا کوہ اولمپس تک پہونچ کر خلیج سلونیکا سے جاملتا ہے اور جسمین الاسونا جانینا پریویزا زیٹو وغیرہ کل شہر شامل تھے یونان کو دیا گیا تھا لیکن دول یورپ بھی اس اپنے فیصلہ پر ترکی کو مجبور نکرسکین اور ۱۸۸۱ع کی کانفرنس قسطنطنیہ کے بموجب یونان کو صرف اسقدر حصہ تھسلی پر قانع ہونا پڑا جسپر وہ ۱۷ اپریل ۱۸۹۷ع تک قابض تھا۔

ترکون کا جوش

یونان کی بیجا اور گستاخانہ حالات اور پُردرد مظالم کریٹ سنکر ترکون مین بھی جو دینی جوش

پیدا ہوا وہ بھی تہذیب کی جھلک سے خالی نہ تھا گو اسکا اندازہ کرنا مشکل ہے ایک ترکی افسر اعلیٰ توپخانہ نے ایک قرابت دار کو جو مصر میں سکونت پذیر تھا تحریر کے طور پر ایک خط میں یوں لکھا کہ:-

"خردمندان یورپ حیران ہیں کہ سلطنت علیہ نے ایک عرصہ قلیل میں کیونکر اسقدر سامان حرب اور ذخائر بہم پہونچایا اور کیونکر ایک کثیر التعداد فوج کی فراہمی میں اسقدر چابکدستی عمل میں لائی گئی کہ سرحد پر پانچ دن میں تمام چھاؤنیاں عساکر عثمانیہ سے پر ہوگئیں - لوگوں کے فوجی جوش کی کوئی انتہا نہیں ہے صرف اسقدر لکھنا کافی ہے کہ ہر ایک شخص جس کو ہتھیار اٹھانے کی طاقت ہے ہر وقت موقع کے انتظار میں مستعد اور تیار بیٹھا ہے کہ ادھر حکم سلطانی پہونچے اور ادھر میدان رزم میں جا موجود ہو - اور اپنے ان بھائیوں کا انتقام لے جو بدمعاش اور شورہ پشت یونانیوں اور اونکے طرفداروں کے پنجہ ظلم میں گرفتار ہوکر اور سو سو طرح کی عقوبت میں مبتلا کر ذبح کئے گئے ہیں یہاں کے بوڑھے - جوان - بچے حتی کہ عورتیں تک یک زبان ہوکر جنگ کی خواہاں ہیں"

"بعض اعلیٰ خاندانوں نے تو یہانتک کیا کہ اپنی طرف سے کئی کئی والنٹیر تیار کئے ہیں وہ فوج جو الاسونا میں داخل ہوئی ہے اونکے چہروں سے بشاشت اور مسرت کے آثار نمایاں ہیں اور وہ اس خیال سے بے حد مسرور ہیں کہ خلیفہ وقت یعنی اپنے سلطان کی خدمت گزاری کے فرض کو فخر کے ساتھ ادا کرنا چاہتے ہیں - میں بحیثیت جنگی شخص کے اپنی رائے ظاہر کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ بحالت چھڑ جانے جنگ کے فتح یونان میں صرف اسقدر دیر ہوگی جسقدر کہ شاہی افواج کو اپنے حریف کے مقابل کی جگہ پہونچ جانے میں عرصہ لگے گا"

لڑائی چھڑ جانے کی وجہ اور اعلان جنگ

مارشل ادہم پاشا جو ترکی سرحدی فوج کے اعلیٰ سپہ سالار ہیں نہایت صبر و تحمل کے ساتھ یونانیوں کی تمام کارروائیوں کو دیکھتے رہے - یہانتک کہ یونانیوں کے مسلح گروہ درگروہ اپریل ۶ سنہ ۱۸۹۷

کے دوسرے ہفتہ مین سرحد کی طرف بڑھنا شروع ہوے - یہانتک کہ تھسلی اور مقدونیا
کی ترکی سرحد کو عبور کیا اور وہ ایک جنگل مین گھیر لئے گئے چونکہ ان لوگون کے پاس فوجی
یونی فارم اور سرکاری نشان ایسا نہ تھا جس سے وہ گروہ یونان کی رگلر فوج کا دستہ
شمار کیا جاسکتا - اس لیئے ترکون نے نہایت تحمل کے ساتھ یہ بات کہکر ٹالدیا کہ جب تک
کوئی سپاہی یونانی پلٹن کا کسی گروہ مین شامل نہ دیکھا جاویگا تب تک ہرگز وہ جنگ کا خیال
نکرینگے یہ دن جمعہ کا اور تاریخ ۱۶ - اپریل ۱۸۹۷ء تھی جبکہ یونانی گروہ جو قواعددان سپاہیون
سے مرتب تھے سرحد پار اوترے - نامہ نگار لندن جو موقع پر موجود تھا لکھتا ہے کہ یونانی
غیر قواعددان سپاہیون کے جو ریلے کے ریلے چلے آتے تھے اونکے مقابلہ مین اپنی حفاظت
کے متعلق ترکون نے بے انتہا تحمل اور بُردباری ظاہر کی اور بڑی مستقل مزاجی سے صرف
اتنی شرط پر جنگ نہ چھڑ جانے کا اقرار اور وعدہ کیا کہ یونان کے قواعددان سپاہی اونمین
نہ شامل ہون اگر ایسا ہوا تو جنگ قرار دیجاویگی لیکن یونانی مذہبی دیوانگی کے باعث
جامے سے باہر اور ہوش سے بیہوش ہو رہے تھے انھین نصیحت کی کب پرواہ ہوسکتی تھی انکی
ساٹھ ہزار فوج صوبہ تھسلی مین سرحد کی برابر مغرب مین آرٹا سے لیکر مشرق مین ساحل سمندر
تک پھیلی ہوئی تھی اونھون نے ایک نہ مانی - پہلے حملہ آور گروہ مین سے جو لوگ گرفتار کیے
فوجی صدر مقام الاسونا مین لائے گئے تھے اُنھون نے اقرار کیا کہ ہم لوگ بسرکردگی یونانی
قواعددان فوج کے حملہ آور ہوتے تھے گویا یہ علم اعلان جنگ کے لئے کافی وجہ تھی لیکن
بہادر ترکون نے اسکو وجہ مخاصمت نہ ٹھیرایا اور آئندہ واقعات کے منتظر رہے اور بالآخر
یونانیون کی پے درپے پیشقدمی سے مارشل ادہم پاشا کمانڈنٹ افواج ترکی نے ۱۸ اپریل
کو تار روانہ کیا کہ اب سرحد پر محض ڈیفنس یعنی محافظت کا سلسلہ قایم نہین رہ سکتا اور نہایت
زور دیکر التجا کی کہ سرحد یونان پر پیشقدمی اور حملہ کی اجازت دیجاے تاکہ وہ آگے بڑھکر لاریسا مین

مورچہ قایم کرین۔ اس درخواست کو کونسل وزرا نے فوراً منظور کرلیا لیکن سلطان المعظم نے اپنی معمولی رحمدلی سے منظوری جنگ مین کچھ دیر کی اور آخرکار ۱۷۔ اپریل ۱۸۹۷ء کو وہ فرمان جسکا بیحد انتظار تھا جبکہ حضرت ظل الٰہی سے جاری ہوا جسکی رو سے سلطنت یونان مین باقاعدہ جنگ کا اعلان ہوگیا اور اسکے اعلان کے لئے مقدونیا اور کریٹ مین یونانیون کی پیشقدمی کافی وجہ قرار دیگئی۔

سفیر روم و یونان کا اپنی اپنی سفارتون سے واپس آنا اور اعلان جنگ کی کیفیت

عاصم بے ترکی سفیر متعینہ ایتھنز واپس طلب کئے گئے اور پرنس میبروگورڈٹے کو یہ حکم ہوا کہ وہ پروانہ راہداری لیکر قسطنطنیہ چھوڑ دے۔ تار پہونچتے ہی عاصم بے نے وزارت دول خارجہ پر پہنچ کر ایم اسکوزیز وزیر کو رخصتی سلام کے ساتھ فرانسیسی زبان مین مندرجہ ذیل نوٹ پیش کیا۔

"یونانیون نے جو پیشقدمی کا برتاؤ کیا ہے اوسکی وجہ سے سلطنت مذکور اور سلطنت عثمانیہ کے باہمی سفارتی تعلقات منقطع ہوگئے۔ یونانی سفیر متعینہ قسطنطنیہ اور یونانی کونسلون کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ سلطنت عثمانیہ سے روانہ ہوجاوین اور اسیطرح ترکی سفیران یونان متعینہ ایتھنز کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ قسطنطنیہ کو چلے آوین۔ اس اعلان کے بعد یونانی رعایا کو دو ہفتے کے اندر سلطنت عثمانیہ کو چھوڑ دینا چاہئے اور اسی طرح سلطنت عثمانیہ کی رعایا جو عملداری یونان مین رہتی ہے اونکو حکم دیا گیا ہے کہ وہ بھی اسی عرصہ مین عملداری یونان سے واپس چلی آئے۔"

۱۷۔ اپریل ۱۸۹۷ء کو ٹرکی سلطنت کے قایم مقامان بیرونجات کے نام مفصل حالات کا ایک سرکلر جاری کیا گیا اور اوسمین بیان کیا گیا کہ ایک ہفتہ پیشتر یونانیون نے کرینیا کے قریب ترکی عملداری پر حملہ کیا اور مزید برآن یونانی فوج نے تازہ حملے کرنا شروع کئے ہین۔ سرکلر مین یہ امید بھی ظاہر کی گئی ہے کہ دول یورپ بنظر انصاف باالاتفاق اس جنگ کی ذمہ دار

یونانیون کو قرار دینگے اور یہ کہ بلا خیال افتتاح ملک صرف صلح پسندی کا کافی ثبوت بہم پہونچانیکی غرض سے سلطنت ٹرکی یہانتک تیار ہے کہ اگر یونان اپنی فوج کو سرحد تھسلی اور جزیرہ کریٹ سے ہٹالے تو وہ بھی اپنی فوج کو واپس بلالے۔

ترکی سفیر کے نام اعلان جنگ پر یونانیونکا جواب

برخلاف ترکی جنگی قرارداد کے یونانی وزیرون نے حسب ذیل یادداشت تیار کی کہ "شاہ یونان کے وزیر خارجیہ نے ترکی سفیر متعینہ ایتھنز سے آجکی تاریخ مین ایک یادداشت ملنے کی عزت حاصل کی جسمین یہ اطلاع دیگئی کہ بوجہ یونان کے کھلم کھلا ٹرکی سے مخالفت ظاہر کردینے پر دونون ملکون کے ڈپلومیٹک (سفارتی) تعلقات منقطع کردیے گئے ہین"

اور بجائے کے خیال سے اسکے ساتھ اسقدر اور اضافہ کیا گیا کہ شاہنشاہی گورنمنٹ نے اس خیال سے کہ باہمی سفارتی تعلقات کی شکست کا ذمہ دار یونان ہے اس امر کو نظرانداز کردیا کہ یونان بجائے اسکے کہ ٹرکی سے مخالفت پیدا کرے چند روز سے وہ متواتر نقصان اوٹھا رہا ہے جو ترکی فوج سرحدی لاین پر اپنی پیشقدمی سے کرتی رہی۔ ۲۰ مارچ ۱۸۹۷ء کی اس جنگی کارروائی پر جو الیاس نبی کے تھانہ پر واقع ہوئی۔ شاہی گورنمنٹ نے ۳۰ مارچ کو مناسب سمجھا کہ زبانی یادداشت کے ذریعہ سے شاہنشاہی گورنمنٹ کو اس زیادتی کی طرف متوجہ کرے جو اوسکی فوج کی طرف سے ہوئی اور ساتھ ہی یہ امید ظاہر کی کہ عثمانیہ گورنمنٹ جلد اسطرف توجہ مبذول فرماکر ایسی کارروائیون کا تواتر موقوف کردیگی۔ لیکن بجائے اسکے کہ شہنشاہی گورنمنٹ اعتدال کو کام مین لائے اوسنے فوری کارروائیونکا اظہار کیا" (اس عرصہ کی اپنی زیادتیان صاف اڑادین) یہانتک کہ صرف پرسونکا ہی یہ واقعہ ہے کہ عثمانیہ فوج بغیر اسکے کہ شاہی فوجون نے (یونان) بھڑکانے کا کوئی کام کیا ہو آگے بڑھی اور اناالیس کے سرحدی تھانہ پر قبضہ کرنا چاہا لیکن بوجہ مزاحمت یونانیون کے

وہ اس مقصد مین ناکام رہی۔ نیز شاہی گورنمنٹ اس واقعہ کو بھی خاموشی سے قلم انداز نہین کر سکتی کہ بیشتر اسکے کہ شاہی گورنمنٹ کی سفارت نے باہمی دوستانہ سفارتی تعلقات سکے منقطع ہو جانیکا باضابطہ اعلان کیا اور جبکہ رات گذرنے پر شاہ یونان کے سفیر متعینہ قسطنطنیہ کو اسکی اطلاع ملی قلعجات پر یولسا (ایپرس) نے اسی صبح کو یونانی مورچہ مقام ہنٹی ام پر پانچ بجے کے وقت گولہ باری کرنا شروع کر دی اور جہاز مقدونیہ کو جو خلیج اسمرشیا سے روانہ ہو رہا تھا گولی مار کر غرق کر دیا۔ ان واقعات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ باب عالی نے جو ذمہ داری یونانیون پر رکھی ہے اوسکے وجوہ کیسے کمزور ہین اور اس لئے جو عظیم نتائج موجودہ کارروائیون سے ہونیوالے ہون اونکی ذمہ داری شاہ یونان کی گورنمنٹ پر نہین آسکتی اور ایم اسکوزیز عاصم بے کی عزت کے اعتراف کرنیکا اسکو موقع پاتے ہین"

گورنمنٹ یونان کی یادداشت بیرونی سفارتون کے نام

گورنمنٹ یونان نے غیرملکی سفارتی قایم مقامون اور کانسلون کے نام جو یونان مین متعین ہین بدین مضمون ایک یادداشت جاری کی کہ چونکہ یونان نے ۲۰ جون ۱۸۸۰ء کو تجاویز برلن کانگریس مصدرہ ۱۶ اپریل ۱۸۵۶ سے اتفاق کیا تھا لہذا یونانی فوجی افسران بحری و بری کو حکم دیا جاتا ہے کہ مختلف سلطنتون کے قانون مین جو دساتیر قرار دئے گئے ہین اونکو اور بالخصوص ان اصولونکے جو تجاویز مذکورۃ الصدر مین مندرج ہین پابندی مد نظر رکھین۔

یعنی (۱) بذریعہ جہازات گردآوری کی ممانعت رہے گی۔

(۲) بے تعلقی کا نشان غنیم کی تجارت کا محافظ رہیگا الا اس صورت مین کہ جنگ سے کچھ تعلق ہو

(۳) وہ مال تجارت جسکو جنگ سے تعلق نہو گرفتار نکیا جائیگا گو غنیم ہی کے جھنڈے کے زیر حفاظت کیون نہ ہو۔

(۴) راستہ روک دینے کی کارروائی اس صورت مین جائز ہوگی جب وہ کارگر اور موثر طریقے کی ہوگی۔

ساتھ ہی یونان نے یہ بھی ظاہر کی کہ سلطنت کی کوشش سے اونکی رعایا بے تعلقی ظاہر کرے گی۔ روس نے سلاطین کے نام جو نوٹ بھیجا اوسمین زور دیا گیا کہ کریٹ کے معاملات کی وہی حالت قایم رہے جو طے ہو چکی ہے اور یہ کہ اول پیشقدمی کرنیوالی سلطنت کو فایدہ حاصل نہ کرنے دیا جائیگا۔ نیز اس سرکلر مین یہ بحث بھی تھی کہ بشرط ضرورت سلاطین دست اندازی بھی کرسکتے ہین اور یہ بھی سمجھایا گیا کہ تاوقتیکہ دونون حیاست اورون سے کوئی ایک فریق درخواست نکرے اسوقت تک کوئی مزاحمت ہنوگی اور جو کچھہ کارروائی مداخلت کی ہوگی وہ بالاتفاق اور بحیثیت مجموعی ہوگی نہ کہ جداگانہ اور فرداً فرداً۔

ترکی اعلان بحق یونانی رعایای سلطان

ترکی اخبارات مین یہ اعلان سرکاری شایع کیا گیا کہ یونانیون کے مقدمات متدایرہ اسوقت تک ملتوی رہین جب تک کہ ڈپلومیٹک تعلقات دوبارہ قایم ہون۔ جو یونانی مقروض ہین اونکو ملک چھوڑنے سے پیشتر اپنے قرضون کی معقول ضمانت داخل کرنی چاہیئے۔ جو یونانی ملک مین رہنا چاہین وہ صرف قانونِ ملک کی پابندی اور بعض شرائط کے ساتھ رعایاے عثمانیہ بنکر رہ سکتے ہین اونکی فہرست علیحدہ مرتب ہوگی۔ جو یونانی دفاتر کاونسل۔ بنک۔ حفظانِ صحت اور ریلوے وغیرہ مین ملازم ہین وہ بھی ترکی رعایا بنکر رہین یا ملک چھوڑدین۔ جو یونانی اپنے وطن کو واپس جانا چاہین وہ اپنے عیالِ اطفال کو بھی ساتھ لین۔ جن جہازون پر یونانی جھنڈا ہوگا وہ ڈارڈینلز اور آبناے باسفورس مین ہرگز داخل نہو سکین گے اور جن یونانی جہازون نے اس اعلان سے پہلے یورپی بندرگاہ اس آبناے کے ارادے سے چھوڑے ہین اونکو میعاد ختم ہونے پر بعد معاینہ ترکی حکام کے بشرطیکہ کوئی شے ممنوعہ اونمین ہنوگی سفر کی اجازت دیجائے گی۔ یا ترکی جہازون کو بھی یونانی سمندر چھوڑکر اپنے بندرگاہون مین آجانا چاہیئے اس لحاظ سے کہ قسطنطنیہ مین یونانی باشندے کثرت سے رہتے ہین اور دو ہفتہ کی میعاد گذر چکی ہے اونکو ایک ہفتہ کی مہلت اور دیجاتی ہے۔ یونانی

اور اونکے تجارتی جہاز وغیرہ اگر اس عرصہ مین خود نہ نکلے تو پھر وہ اس ملک سے خارج کر دیے جاوینگے وزراء عدالت بحریہ محاکات تجارت داخلہ پولیس اور توپخانہ کو اس حکم سے مطلع کیا گیا باب عالی نے انگلیریا اور مصر کو بحیثیت باجگذار صوبون کے فرمان صادر کیا کہ وہ اپنی اپنی ریاست مین متعین یونانی سفیرون اور قونصلون کو پروانجات راہداری دیدین۔ گورنمنٹ مصر نے یونانی سفیر متعینہ قاہرہ کو پروانہ راہداری دیدیا مگر چونکہ ایک لاکھ کے قریب یونانی مصر مین رہتے ہین اس لیئے لارڈ کرامر وغیرہ کے زور لگانے سے اونکے نکالدیے جانیکا انتظام ملتوی کیا گیا اسمعیل بے گورنر کریٹ نے دستخطی احکام کریٹ مین مشتہر کیئے اونکا مضمون یہ تھا کہ روم و یونان کے سفارتی تعلقات منقطع ہونے کے باعث تمام یونانیون کو لازم ہے کہ پندرہ دن کے اندر جزیرہ سے چلے جائین۔ یونانی سفارتخانہ پر سے نشان سلطنت اوتار دیا گیا۔

اسکے بعد سفیران سلطنت نے جمع ہوکر باب عالی سے سفارش کی کہ یونانی رعایا جو صیغہ خارجیہ اور محکمہ حفظان صحت اور کونسلون اور کلیساؤن مین ملازم ہین اونکو سلطنت عثمانیہ مین رہنے کی اجازت ملے اور اگر اونکا خارج کرنا ہی مقصود ہے تو نرمی اور رحم کو کام فرمایا جاوے اس لیئے کہ صرف قسطنطنیہ مین چالیس ہزار اور سلطنت مین دو لاکھ یونانی آباد ہین اسپر حضرت سلطان کو رحم آگیا اور برلئے مقولہ والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس کے مصداق کو تازہ کرنیکے لیئے مثال قسطنطنیہ مین اعلان کردیا گیا کہ جو یونانی امن پسندی کے ساتھ رہنا چاہے اس سے تعرض لازمی نہین کیونکہ جنگ دو فوجون مین محدود ہے جو سرحد پر کام مین مشغول ہین۔

آغاز جنگ

ادھر یونانی فوج اور عوام الناس کی خواہش جنگ کی کچھ حد و غایت نہ رہی اودھر ترکون کی رگ حمیت دشمن مقابل کا حال دیکھکر جوش مین آگئی۔ ۱۸ اپریل کو عساکر سلطانی تمام سرحد

مسلح کمربستہ اور آمادہ جنگ تھے کہ شہر ندان میں واقعہ ہوا کہ سب بلغاریا کا ارادہ تھا کہ وہ وہان دھاوا کردے تا آنکہ ۹- اپریل کو بلغاریا نے شش سو سپاہی بھیجے سپاہی سرحد عبور کر کے مقدونیہ پر حملہ آور ہوئے اور ترکی موجون لیا اور سپاہی اس پر تلوار بھی چل چکی تب اوسکے دوسرے روز یعنی ۱۰- اپریل کو مارشل ادہم پاشا کو رسیا پر بڑھنے کے احکام ملے لیکن کسی وجہ سے تین گھنٹہ کے بعد یہ انتظام منسوخ ہوگیا اس کے پانچ روز بعد مجلس وزرائے ترکی نے قسطنطنیہ مین بہت دیر تک مشورہ کیا اور طریقۂ جنگ کی بابت تجاویز

نوٹ اس موقع پر جبکہ آتش جنگ مشتعل ہوئے کو تھی سلطنت عثمانیہ ترکی اور یونان کی بحری اور بری فوجوں کا مقابلہ نہایت ضروری ہے جسکے بغیر اس زمانہ کی بحث کے تحاویات تاریخین نامکمل سمجھی جاتی ہین-

عساکر عثمانیہ - بموجب قوانین سلطنت قلمرو ٹرکی مین تمام مسلمان مرد جنکی عمر بیس سال سے متجاوز ہو فوجی خدمات کے پابند ہین اور جنکی مدت بیس سال تک رہتی ہے دیگر اقوام وملل جو مسلمان نہین فوجی خدمات سے بری ہونے کے لئے ۲ شلنگ سالانہ فی کس ٹیکس ادا کرتے ہین - کل فوج کے دو حصہ ہین بحری اور بری - بری فوج تین حدود پر منقسم ہے - اول نظام یعنی باضابطہ لشکر کامل دوم احتیاط - دوسرے ردیف - تیسرے مستحفظ تینون قسم کی افواج مین پیادہ پلٹنوں کی تعداد ۸۴۲ ہے جسمین ۵ لاکھ ۳۰ ہزار سپاہی ہین - سوار دستی ۲۰۲ - رسالے اور ان جن مین ۵۵ ہزار تین سو سوار ہین - توپخانہ مین ۱۳۵۶ توپین ہین ۵۴ ہزار ۲۰ سپاہی - انجینیر دستی ۹۴ کمپنیان جن مین سات ہزار ۴ سو آدمی ہین جملہ تعداد مقررہ فوج کی ۷ لاکھ ۴ سو ہے - اس مین عساکر جبل الدروز اور افواج کردستان شامل نہین - علاوہ سامان حرب وضرب جو سائنس جدید نے بہم پہنچایا ہے مین ۵ لاکھ ماوزر رائفل سرکاری میگزین مین مہیا کئے گئے ہین یہ وہ بندوقین ہین جس مین کارتوسون کا ذخیرہ رہتا ہے اور بے دھوئین کی بارود سے چلائی جاتی ہے-

بحری طاقت - بحری قوت جسکی اطلاع براہ راست ٹرکی ذریعے سے نہین ملی ہی حسب ذیل ہے - جنگی جہاز درجہ اول ایک - درجہ دوم وسوم ۸ - جنگی جہازات محافظ بنادر ۹ - درجہ اول کے کروزر جہاز ۹ درجہ دوم کے کروزر ۱ - درجہ سوم ۲۹ - درجہ اول تارپیڈو کشتیان ۱۹ - اور درجہ دوم کی ۷ - یعنی میزان تمام جنگی جہازوں اور جنگی کشتیوں کی ۹۵ ہے اور بحری سپاہی زائد از بارہ ہزار ہین-

دیگر جو تعداد فوج کی لکھی گئی ہے وہ مستقل اور دائمی ہے - جنگ کے وقت اگر ضرورت پڑے تو ۱۰ - لاکھ فوج سلطان کے ایک اشارہ پر میدان جنگ مین کھڑی ہو سکتی ہے-

یونان کی بری طاقت - یونان مین تمام تندرست مرد جنکی عمر ۲۱ برس سے زائد ہو فوجی خدمات کے پابند رہتے ہین یہ پابندی ۱۹ برس تک ہر ایک شخص کے ذمہ ہے جسمین دو برس جنگی کیمپ مین امن کے وقت یونان کی فوجی قوت حسب ذیل ہے-

محکمہ جنگ	۲۴۰	پیادہ فوج	۱۶۰۳۹

قرار دیں اور پرنس میرد کورڈیٹو سفیر یونان نے قسطنطنیہ سے اپنے حکام بالادست کو متنبہ کیا کہ بالعاقبت یونان پر حملہ آوری کے احکام صادر کرنے کے لئے تیار ہو اور درخواست کی کہ تھسلی کے یونانی کماندار کو اس خطرہ سے فوراً مطلع کردینا چاہئے اسکے بعد ارادہ شاہنشاہی متضمن آغاز جنگ صادر ہوا اور یونان نے اسکو قبول کرلیا اور ساتھ ہی یونانی گورنمنٹ نے

سوار	۱۱۴۶	توپخانہ	۲۲۸۷
انجنیر	۱۲۲۳	عام خدمات	۵۰۱
جنگی سکول	۲۲۲	جنگی پولیس	۳۲۲۹

میزان کل ۲۴۸۷۷ ہوتی ہے جسمیں ۱۹۰۰ افسر شامل ہیں۔ بوقت جنگ یہ تعداد ایک لاکھ تک بڑھ سکتی تھی ہے کیونکہ صرف ریزرو فوج کی شمار ۱۰۴۵۰ رکھی گئی ہے اس کے علاوہ ملکی فوج جدا ہے جسمیں ۱۴۶۰۰۰ آدمی شامل ہیں۔

جیسے کہ غدر پر یہ تعداد نہایت مبالغہ آمیز معلوم ہوتی تھی ایسے ہی جنگ کے وقت ثابت ہوگیا کہ تمام فوجی امداد ملکی پولیس تک ملاکر ۶۰ ہزار فوج سے زیادہ میدان تھسلی میں لشکر یونان جمع ہوسکا۔ حالانکہ چشم زدن میں ایک لاکھ ۸۰ ہزار گول چہرے۔ سیاہ چشم۔ بھاری گردن والے ترک سرحد تھسلی پر اسطرح صف بستہ ہوکر بیٹھ گئے گویا کہ وہ ایک ٹڈی دل تھا کہ المپس پہاڑ کے درہ ں میں سے امنڈ آیا۔

یونان کی بحری طاقت۔ جہازی قوت یونان کی گو روم سے کم ہے لیکن بوجہ خیال اچھے انتظام کے اس سے کہیں بہتر سمجھی جاتی تھی اسمیں حسب ذیل جہاز شامل ہیں۔

محافظ جہاز آہن پوش	۳	درجہ اول کے کروزر	۳
درجہ سوم کے چوبی کروزر	۱۷	درجہ اول کی تارپیڈو کشتیاں	۹
درجہ سوم کی تارپیڈو کشتیاں	۱۱	میزان کل	۴۳

بحری فوج میں ۱۸۵ افسر ۲۴۷ ملازم ۷۸۵ ماتحت افسر ۱۴۴۵ ملاح اور ۵۰۳ فراہمی اسباب کے سپاہی وغیرہ ہیں جو سب ملکر ۳۱۶۵ کی میزان بنتے ہیں

بقیہ دو ہزار فوجین یعنی ۸۵ء و ۸۶ء کی طلب کین — یہ لوگ بباعث کبرسنی فوجی
خدمات سے بری کیے ہوئے تھے جنکی تعداد ۱۹ ہزار بیان کی جاتی ہے۔ ان سب لوگون کے
پاس نہ وردی تھی اور نہ بندوقین۔ حکام نے پرائیوٹ کارخانون سے درخواست کی کہ وہ پرانی
رائفلین جو فرانسیسی فوج نے ناکارہ سمجھ کر پھینک دی تھین اور ۳ لاکھ کے نیشنل سوسائٹیون یا

(نوٹ)

سلطان المعظم کا خطرہ جنگ کو محسوس فرماکر تیاری مین مشغول ہونا

حضرت سلطان کے وزیر حربیہ کی پُر اثر اسپیچ

اعیان کریٹ کی ہیجان شورش اور متواتر خونریزی سے سلاطین یورپ کا محاصرہ کریٹ اور اسکے آزاد کرنے کو ٹوٹا پھوٹا دباؤ۔ چند قومی سلطنتون مین سلطان سے اختلاف۔ بعض کی کھلم کھلا عداوت اور شہنشاہ بادشاہ ہونگے بظاہر اتحاد و اتفاق نے حضرت خلافت پناہی کو مجبور کیا کہ وہ آنے والے خطرہ کا مقابلہ کرنے کو پہلے سے کماحقہ تیار ہو جاوین جسکے واقع ہونے کی صورت نہ کوئی پولیٹشین بتا سکتا تھا اور نہ جسکا وقت کوئی منجم مقرر کر سکتا تھا۔

آنجناب تقدس مآب نے قصر یلدیز مین تمام اعیان دولت و ارکین سلطنت کو جنمین بحری اور بری افواج کے افسر بھی شامل تھے جمع کرکے دعوت دی اور بعد الفراغ وزیر حربیہ نے سب سے مخاطب ہوکر ایک پُراثر تقریر کی جسکا خلاصہ یہ تھا کہ " اے اعیان دولت اسلامیہ اے ارکان سلطنت عثمانیہ آپکو معلوم ہے کہ لوگون نے اندنون کیا کچھ فتنہ و فساد برپا کر رکھا ہے اور علم بغاوت ہمارے مقدس ملک مین بلند کیا ہے اس لئے حضرت مولانا السلطان المعظم نے اونکے ذلیل و خوار کرنے کی غرض سے وہ وہ وسائل بہم پہونچائے ہین جس سے معلوم ہو جاوے کہ سلطنت عثمانیہ ہمیشہ ابدالآباد تک زندہ رہے گی اور بندگان حضور اقدس کو اسمین شک نہین کہ تم اپنے ملک حقوق کی تائید کے لئے اونکے احکام کو قبول کرینگے اور اپنے دین و ملت اور بادشاہ اور وطن اور سلطنت کے لئے بہادرون کی طرح لڑوگے اور جان و مال کے قربان کرنے مین ہرگز دریغ نہ کروگے "

یہ سنکر تمام افسر فرط حمیت سے کانپنے لگے اور حضور اقدس کے جاہ و جلال اور ازدیاد اقبال کی دعا مانگی اور بے حد جوش و خروش کے ساتھ نہایت ادب سے قوت اسلام اور بقاے حشمت و شوکت سلطنت کے لیئے ہاتھ اوٹھائے +

صدور احکام — وقائع عساکر — آخر ہفتہ ماہ فروری ۱۸۹۷ء مین باب عالی کی جانب

نے بحساب ۷ ۱/۲ شلنگ فی عدد کے خرید کی تھین ادنکے ہاتھ بیچ ڈالین - وردی کیلئے براؤن سے قرمزی کپڑا طلب کیا لیکن اتھنز مین کپڑا موجود نہ تھا -

اتھنز مین غدر - اس خبر سے کہ گورمنٹ یونان رنگروٹون کو اسلحہ بھی بہم نہین پہنچا سکتی ایک شورش برپا ہوئی - رنگروٹ کارخانہ ہاے اسلحہ اور دوکانہاے اسلحہ مین جا گھسے اور جو ہتھیار

احکام صادر ہوتے کہ فوج ردیف کی ۱۰ پلٹنین سرحد یونان پر جو سفر کے لئے تیار جوان اور ایشیا سے کوچ کرکے براہ روڈ وسٹو اور شارکو سلونیکا (سالانیک) کی طرف روانہ ہون - انتظام کیا گیا کہ شارکو سے ایک سو ٹرینین ان افواج کو سالانیک پہونچا دین - ۲۵ فروری کی شب کو دو پلٹنین سرحد بلگیریا سے چلکر براہ سالانیک کیٹرینا کو روانہ ہوئین کہ پسٹرٹم کی ۱۸ توپین بذریعہ اسپشل ٹرین بھیجی گئین - اناطولیا سے فوج ردیف کو پہونچانے مین ۱۸ ٹرینین مامور کی گئین جن مین ہر ایک مین ۳۹ گاڑیان تھین - بھاری توپخانہ مع فوج اور سامان میگزین براہ روڈ وسٹو اور سالانیک سرحد کی طرف بڑھا - مارچ کے مہینے مین قسطنطنیہ اور دیگر ایشیائی افواج کی نقل و حرکت نہایت زور شور سے ہوتی ہی کوئی ریل ایسی تھی جو فوج سے خالی ہو نہ صرف ریل بلکہ بنادر مختلف سے جہاز پر جہاز افواج قاہرہ لے کر سالونیکا مین اتارتا رہا - ادھر سرحد یونان پر بلحاظ دفاعی یہ کارروائی کی گئی - ادہر سرحد بلگیریا اور سرویا سے بھی بے پروائی نہین کی گئی بلکہ اس سرے سے اس سرے تک لشکر بھیجکر اطمینان کر لیا گیا کہ اگر کبھی سر اوٹھانے کا انمین سے کوئی پاس خیال کرے تو دبا دین کچل دی جائے -

اس سریع الانتظامی سے سلطان نے ثابت کر دیا کہ اگر وہ چاہین تو اپنے ممالک یورپ ایشیا اور افریقہ سے تمام فوجین ایک ہفتہ مین جنگ پر لا سکتے ہین - رسد رسانی کا انتظام اس سے بھی عجیب تر تھا یعنے ٹرینین کی ٹرینین اور جہاز کے جہاز لدے پھندے سرحد کی طرف چلے جاتے تھے - بحری فوج مین بری سے زیادہ تیاری کی دھوم تھی تمام جنگی جہازونکی آزمائش ہونے لگی پریڈ اور بعض کی مرمت ہونے لگی -

یکم اپریل سنہ ۹۷ء تک ۱۹ پلٹنین اسپشل ٹرینون کے ذریعہ سے سلونیکا پہنچ گئین - یلدز گڈ اور گیبوہ (ساحل جنوبی بحر مارمورا) کی پلٹنین بھی سلونیکا کی طرف روانہ ہوئین اور بذریعہ چار اسٹیمرون کے فوج کا اعلے حصہ مع سامان جنگ اسمد (ساحل جنوبی بحر مارمورا) روڈ وسٹو (ساحل شمالی مارمورا) کو گیا - کمیشلین پلٹن کو بھی جو اسمد مین فراہم ہوئی روڈ وسٹو کی راہ سے سلونیکا جانیکا حکم ملا - تین جہاز دخانی موسوم بہ مدینہ - طائف اور سعادت محفوظ فوج کے پلٹن لیکر روڈ وسٹو پہونچے جہان سے بعد دیگر سپاہ

جنکے ہاتھ لگا لوٹ لیا۔ یہانتک کہ تیراس کے مقام پر فرانسیسی کشتی کو جسمین ہتھیار لدے ہوئے تھے پکڑ کر او سکے ہتھیار تقسیم کر لئے گئے اس روز بغاوت کا پورا سامان تھا شہر کے تمام کاروباری حصہ بند ہو گئے اور جابجا لوٹ مار مچی ہوئی تھی۔ مبہوت لوگون کا بڑا مجمع شاہی ایوان کے سامنے جمع ہو کر دیوانہ وار چلانے اور شور مچانے لگا۔ شاہی خاندان اور خاص بادشاہ کی تصاویر جہان جہان ملین اونکی بے حرمتی کی اور علی رؤس الاشہاد اونکو چیر پھاڑ کر پاؤن مین مسل ڈالا گیا۔ اور دوکانات کے سامنے جو جو شاہی نشانات آویزان تھے اون کو اتار کر پھاڑ ڈالا اور خالی بندوقین سر کرنا شروع کین اور عام بغاوت قریب تھی کہ پھوٹ پڑے

براہ عراولی سلونیکا روانہ ہوتے۔ شاہی باربرداری کے جہازات۔ کیلان اور آنابیا اسٹنبولی سے مخصوصاً فوج لیکر سلونیکا مین لنگر انداز ہوئے۔ سٹیمر شریات عسکر عثمانیہ کو سلونیکا سے کترینا مین بیجاکر اتارنے مین مصروف ہوا۔ بریگیڈیر جنرل سلیمان شکری پاشا سپاہ کو سرحد بھیجنے کے انتظام کیلئے پرلیپ (سلونیکا سے شمال مین براہ ریل) سے سلونیکا پہونچے یہان سے ۱۲ توپخانہ الاسونا بھیجے گئے جو سرحد پر مقام جنگی کارروائیون کا مقرر ہوا۔ سلونیکا کے اطراف بحری کی حفاظت کا بندوبست کیا گیا۔ چار رجمنٹ سوارونکی مناسترر (سلونیکا کے شمال مغرب براہ ریل الاسونا کو روانہ ہوئے۔ مخصوص کمپنی کا اسٹیمر موسوم بہ علی صاحب پاشا ہر تکلیہ (ساحل بحر اسود) سے ۱۰۵۲ سپاہی سامان گولہ بارود کے دو صندوق اور ۲۴۳ گھوڑے لیکر روڈوسٹو کی جانب روانہ ہوا اور سفینہ جنگ نے دس ہزار آٹھ سو ماسر ایفل روانہ کئے۔ جنگی کارخانہ مین نہایت سرگرمی سے کام شروع ہوا خصوصاً آہن پوش جہاز اثر توفیق اور آہن پوش جہازات باربرداری موسوم بہ مقدم خیر ہلالی اور تارپیڈو جہاز شاہین دریا کے واسطے نئے بائلر (انجن کا وہ حصہ جسمین پانی گرم ہو کر بھاپ بنتی ہے) تیار ہوئے۔ حمیدیہ۔ زرہ پوش جو درجہ اول کا جہاز ہے بحری کامون کے لئے تیار ہو کر جو جانیوالا بحری ڈویژن جسمین آہن پوش جہاز مسعودیہ بھی شامل تھا سامان جنگ سے بالکل مکمل ہو گیا۔ شروع ہفتہ اپریل مین مارشل ادہم پاشا کمانڈر انچیف افواج متعینہ سرحد یونان مقرر ہو کر سرحد کی طرف روانہ ہوئے۔

اونکے ہمراہ ایجوٹینٹ میجر ڈاکٹر احمد بے اور بریگیڈیر جنرل طلعت پاشا ایڈیکانگ امپیریل مجلس سلطانی اور لفٹننٹ کرنل لقمان بے۔ کرنل نوری بے۔ اور احمد بے اونکے ہمراہ کئے گئے۔

۵ اپریل کو اسٹیمر طائف سرکیشین بلٹن کے علاوہ گیوفیسہ۔ اسمد کی فوج ردیف لیکر روڈوسٹو پہنچا

کہ ایم رالی سرغنہ فریق مخالف کے سمجھانے پر خاموشی پیدا ہوئی جسنے وعدہ کیا کہ میں خود بادشاہ سے لکھکر اسکا انتظام کراتا ہوں اور اسی کے کہنے پر مجلس برخاست ہوئی دوسرے روز صبح کوچ ہوئی۔ غرض ایک ہرونگ کے قائم مقام اور تمام والنٹیر ملکی اور غیر ملکی امدادی فوج اور ایک حصہ اتحنفر کے مقامی سپاہ کا جنکی تعداد تین ہزار سے زیادہ تھی فوراً جبہ نکالا دور کو روانہ ہوگیا تاکہ دشمن پر سرحد پر بڑھے۔ انکی روانگی کے وقت ایک پرجوش جماعت جمع ہوگئی۔ نعرہ ہائے تحسین بلند کیے گئے۔ تالیان بجائی گئیں۔ اور پنچھے اور سہرے سر ہوئیں ۔

اور دوسرے تین اسٹیمر میگزین بکے ۔ ۳۰ بندوق ۷۰ ہزار گولے اسی مقام کو لائے۔ دوسرے دستہ فوج کے واسطے ۷ ہزار ماسر رائفل (ذخیرہ دار بندوق) پانچ توپخانہ کے افسرونکے ساتھ بھیجی گئی تاکہ افواج متعلقہ بابا اشقی - ڈیموٹیکا - قرق کلیسا - (یہ سب مقام رومیلیا میں دیکھو) میں تقسیم کیجاوین۔

محفوظ سیسے کمپنی کا اسٹیمر تیجہ سامان خوراک لیکر روڈوسٹو کی جانب روانہ ہوا۔ بحر مارمورا کے ساحل شمالی پر روڈوسٹو اور بضرورت آیل فوجی بندرگاہ مقرر ہوئے۔

قرا اولی اور سالونیکا کے درمیان روزانہ پانچ ٹرینوں کے بھیجنے کا انتظام کیا گیا۔ جہاز جدیدہ اسمرنا کی فوج لیکر روڈوسٹو کو روانہ ہوا۔ حکم ہوا کہ چونکہ دوسرا ڈویژن فوج کا ماسر بندوقوں سے مسلح کیا گیا ہے انکی مینری مارٹنی بندوقین فوج ردیف کے لئے سلونیکا بھیجی جائیں۔ مارشل ادہم پاشا ۵ اپریل کو سلونیکا پہونچے سلامی کا بینڈ بجا اور ایک پلٹن نے فوجی اعزاز کے ساتھ انکو اسٹیشن پر اتارا۔ بعد چند ساعت فوراً سلونیکا سے ٹامپرریل کے ذریعہ سے قریب ترین اسٹیشن پر اترکر الاسونا کو روانہ ہوئے اور ۱۸ اپریل کو اپنے ہیڈکوارٹر میں پہونچکر تمام سپاہ کا معاینہ کیا۔ سمت یونان کی تمام سڑکوں کی مرمت ہونیکا فوراً سلانیک کو حکم ہوا۔ بحر روم جانے والی پہلی ڈویژن کی تارپیڈو کی کشتیوں کی آزمائش کامیابی کے ساتھ شاخ زرین میں کی گئی۔ اسٹیمر بابل بحر اسود سے سات سو فوج ردیف لیکر مارمورا کی طرف روانہ ہوا زرہ پوش جنگی جہاز مسعودیہ مرمت کے لئے کارخانہ میں داخل ہوا اور آثر جدید جہاز نے روڈوسٹو میں ایک پلٹن ۴۰ گھوڑے اور بہت سا جنگی سامان اتارا۔ ماسر رائفل کے کارتوسوں کی دو گاڑیاں اندر بالو بھیجی گئیں۔ کرنل جمال بے ایک رجمنٹ کا اور جنرل عمر رشدی پاشا چوتھی ڈویژن سرحد یونان کے کماندر مقرر ہوئے۔ لفٹنٹ محمد بے آفندی والیس ایڈمرل حسن رامی پاشا امیر البحر اول نمبرہ جہازات کے

بندرگاہ وولو اور پریوزا

نقشہ پر نظر کرنے سے آپ کو معلوم ہوگا کہ ممالک یونان میں خلیج وولو ایک نہایت ہی عظیم الشان فوجی بندرگاہ اور بیڑہ جہازات کا نہایت زبردست بحری لنگرگاہ ہے اسکے جواب میں مغربی جہازات کیلئے پریوزا اور اوسکے قلعہ جات سلطانی عملداری میں ہیں لیکن بباعث موجودگی جہازات یونان سمندر پر اسکے قبضہ و دخل ناممکن ہے۔

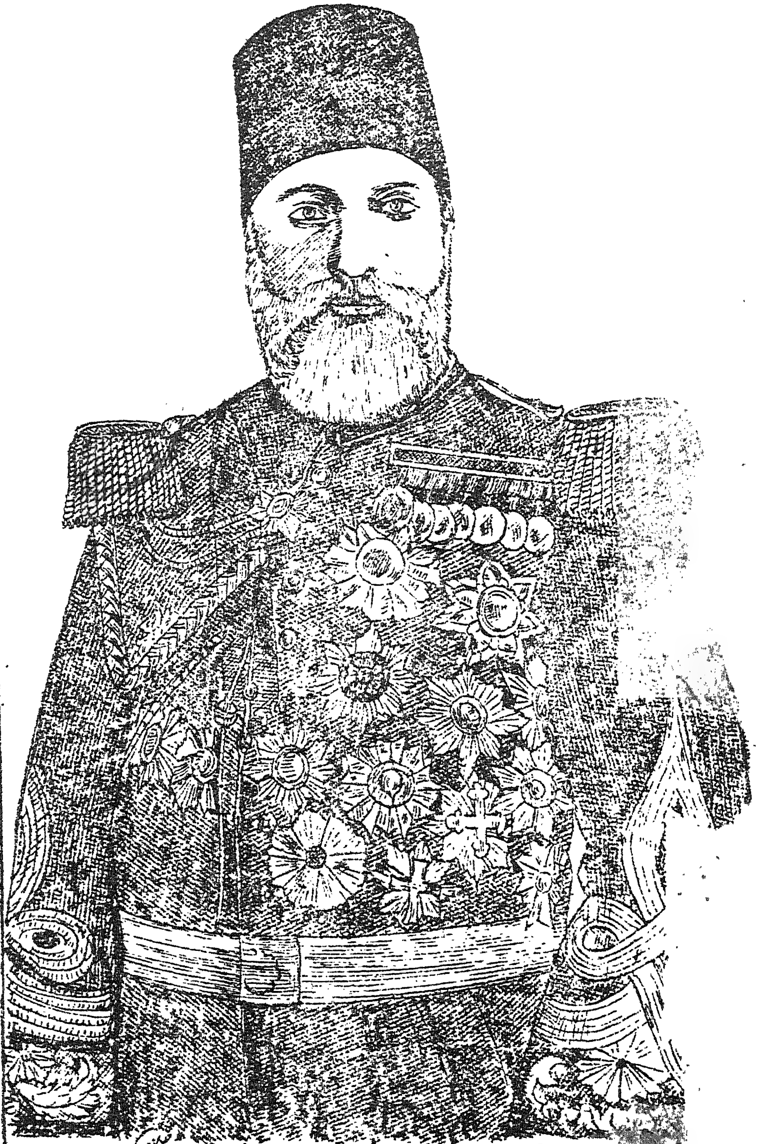
بندرگاہ وولو یہانتک کارآمد ہے کہ متوسط درجہ کے جہازات خلیج کے اندر بآسانی آجا سکتے ہیں - یہ خلیج ایک چھوٹی سی کھاڑی ہے جو خشکی میں دور تک چلی گئی ہے اور بجز ایک سمت کے جسطرف وہ سمندر سے ملحق ہے باقی ہر سہ اطراف قدرتی چٹانوں سے محصور ہیں اسی کے کنارے پر شہر وولو آباد ہے جسکے ہر سمت سایہ دار سرسبز گنجان درخت اور دہنی جانب

ایڈیکانگ مقرر ہوئے - کپتان انور بے بحری فوج کے افسر اور کپتان حقی بے بھی بحری فوج کے افسر اور بریگیڈیر جنرل حقی پاشا سرحدی فوج کے ایک ڈویژن کے کمانڈر مقرر ہوئے۔

اثر جدید - سعادت - طائف - اور اوانا جہاز صوری حصار - اور بحر اسود وغیرہ کی سپاہ کو رو ڈوسٹو لیجانے میں مصروف ہیں - ماٹر رائفل کے کارتوس کے چار ہزار تین سو صندوق دوسری ڈویژن فوج کے واسطے براہ ین علی برنس اور ڈیموٹیکا روانہ کیے گئے - اسٹیمر حسن پاشا مع دو تارپیڈو کشتیوں کے بغرض مرمت کارخانہ میں داخل ہوا - سفر منیاکی ، کمپنیاں سلونیکا سے الاسونا کو روانہ ہوئیں - ۹ - اپریل تک دوسرے دستہ فوج کے پاس ۲۳ ہزار انفنٹری سرحد میں پہونچ گئیں اور سرحد یونان پر ہر ذریعہ سے اسقدر فوج روانہ کردی گئی کہ جسکا کئی روز تک قسطنطنیہ سے لیکر الاسونا تک تانتا لگا رہا اور خوبی یہ کہ جن ضلعوں میں یہ لشکر گذرے اونکو خبر تک نہ ہوئی۔

جنرل احمد حلمی پاشا محکمہ حفظان صحت کے انسپکٹر جنرل بہت سے ڈاکٹروں اور دوا سازوں کے ساتھ الاسونا کو روانہ ہوئے - کپتان بے - ہیدری بے - اور ان بے بلوں اور سڑکوں کی تعمیرات کے انجنیرون کو موناستر سلونیکا اور جانینا جانے کا حکم ملا تاکہ بھاری جنگی سامان بھیجنے کا انتظام کریں - فقط

شبیہ مبارک غازی عثمان پاشا شیر پلونا



(از ترکی اخبار ثروت فنون) بذریعہ پیسہ اخبار لاہور

کوہ المپس کی یخ بستہ چوٹیاں وہ بہار دیتی ہیں جس سے اس شہر کے منظر کو خوش سواد اور پر کیفیت کہنا واجب ہوتا ہے۔ یہاں سے کوہ پنڈوس جو گھنٹہ گھر کی طرح ۷ ہزار فیٹ بلند چلا گیا ہے اور جس پر شہر ٹرناؤ واقع ہے نظر آتا ہے۔

قریہ اور اناپیس کے گرد لڑائی کی شروعات

۱۶- اپریل کی شام کو ترکوں نے اناپیس کو قبضہ کر کے مورچہ کرنے کی غرض سے حملہ کی ابتدا کی لیکن یونان کے اس دستہ فوج نے جو نیز یروس سے پہونچی اس ارادہ کو روکا اور دونوں میں نہایت سخت معرکہ برپا ہوا۔ ترکوں نے پہاڑی پر سے دشمن کے حملوں کو بخوبی روکا۔ لیکن یونانیوں کے زبردست دباوے کو علی التواتر نہ روک سکے اور تھوڑی دیر کے لئے شاہ

جارج کے سپاہی۔ کانٹروی۔ قرادیدہ ہجیاس۔ ایتھنے سپاس اور المپاس پر متصرف ہو گئے۔ یہ تمام مقامات نیز یروس کے گرد واقع ہیں۔ تھوڑی دیر لڑائی بند رہکر صبح کو پھر شروع ہو گئی۔

۱۷- اپریل ۱۸۹۷ء روز شنبہ کو صبح ہوتے ہی مارشل ادھم پاشا نے سلطان کو بذریعہ تار اطلاع دی کہ کوہ اناپیس جو نیز یروس کے مغرب میں واقع ہے افواج مقابل میں سخت لڑائی ہوئی اسکے بعد ہی پرنار اور دلیٹیکو کی بلندیاں ترکی فوجوں نے سر کیں اور الاسونا کے گرداگرد دور تک مخالف سپاہ میں معرکہ آرائیاں رہیں گویہ ہنگامے دس میل سرحد پر برابر پھیلے ہوئے تھے اور بن کی آگ کی طرح برابر پھیلتے جاتے تھے لیکن زیادہ زور اس لڑائی کا قریہ پر تھا حمدی پاشا کمانیر چھٹی ڈویزن اپنے اسٹاف کے ساتھ موقع مناسب سے فوجوں کی نقل و حرکت کا انتظام کرتے تھے اور نہایت خوش اسلوبی سے دشمن کی چالوں کا جواب دیتے تھے۔ دونوں حریف مقابل دو پہاڑیوں کی ڈھال پر آمنے سامنے ایک میل کے فاصلہ پر بہیر

بیکار تھے۔ ۸ بجے صبح کے یونانی رگلر فوج نے سرحد سے گذر کر گھاٹی مین بڑھنا شروع کیا
کہ ترکون کی صرف چار پلٹنون نے چشم زدن مین اونکو اسطرح لیا کہ جیسے شیر بکریون پر گرتا ہے
حمدی پاشا کا توپخانہ ایک چھوٹی سی پہاڑی سے یونانی توپون پر دو ہزار گز کے فاصلہ سے
غضبناک گولہ باری کرتا رہا حتی کہ یونانی تاب مقاومت نہ لا سکے اور کافی سے چھٹکر جسطرح
بن پڑا سرحد پار بھاگ کر جان بچاتی اور اسطرح اس معرکہ عظیم مین یونانی فوج کے حق مین
پہلی بسم اللہ تھی جو سراسر غلط ہوتی۔ بھگوڑون نے پہاڑون کی پشت پر پناہ لی اور دو گھنٹہ
دم لے کر پھر از سر نو ترکی مورچہ پر حملہ کیا۔ ترکون نے باوجودیکہ اس محاربہ مین نقصان اٹھایا
لیکن انکی بہادرون نے اس موقع پر جو استقلال ظاہر کیا وہ مستحق داد اور قابل یاد ہے
گولہ باری اس شدت کے ساتھ کچھ عرصہ تک قایم رہی اور یونانیون نے اپنا مورچہ ایسے بردست
موقع پر قایم کیا کہ ترک اسوقت آگے بڑھنا خلاف مصلحت سمجھے۔ لڑائی بڑھتے بڑھتے
نیزیروس کے مغرب مین دور تک پھیلگئی یہانتک کہ مورچہ جات رنفلوری ریچوسی۔
ایجی نیسیاس اس۔ حسن میلونہ۔ گرینہ ودیلی اور بوغازی نے ایک دوسری فوج مقابل کو ہتیاری
سے جواب دینا شروع کردیا لیکن وہ بہی دور سے یہ تمام کارروائی جاری رہی تا آنکہ درہ بوغازی
کے دہانہ سے داہنی جانب کے ایک بلند چٹان کے دستہ کو یونانی گولہ باری نے صدمہ
پہونچایا۔ اسیطرح ہنگامہ کارزار زد و شور سے گرم تھا اور صداے توپ و تفنگ سے
زمین زلزلہ کی صورت کانپ رہی تھی کہ ادہم پاشا نے عام اعلان کرکے اپنی فوجون کو
مطلع کیا کہ کل صبح یونانیون پر عام طور سے حملہ کیا جاویگا۔ اس حکم کا اس جوش و خروش
کے ساتھ سپاہیون نے خیر مقدم کیا اور یکدم نعرہ ہاے جنگ اس شدت سے لگائے
کہ قریب تھا آسمان ٹوٹ پڑے۔ ہر سپاہی دوسرے سپاہی سے دوڑ دوڑ کر یہ خوشخبری پہنچا
رہا تھا کہ اب آگے بڑھنے کا حکم ہوگیا ہے۔ گو موسم صاف اور گرد و غبار سے پاک تھا

لیکن جاڑے کی بے انتہا شدت تھی۔ رات چونکہ شب ماہ تھی اسکی صاف روشنی میں اچھا تک ہوسکا خوب آگ برسائی گئی جسکا پورا زور آدھی رات کے وقت کمال پر تھا۔ دونوں فوجوں کے درمیان ایک دریا حائل تھا اور تمام رات میدان کارزار معمول سے زیادہ گرم تھا رات ہی رات میں انشا طا پاشا کمانیر ڈویزن دوم نے کوہ پارنا پر قبضہ کرلیا اور منیر پاشا کمانیر ڈویزن دیگر نے درہ حصار میں داخلہ کی تیاریاں کیں۔ حیدر پاشا کمانیر ڈویزن چہارم نے ملونا کو قریب قریب مسخر کرلیا اور ما الیس کے گرد ترک اور یونانیوں کے متواتر حملے نہایت ہی تیزی اور چابکدستی سے ہوئے لیکن صورت حال سے کسی قدر یہ مترشح ہوتا تھا کہ یونانی ترکوں سے اچھے رہیں گے۔

قریہ کے عارضی ہسپتال عارضی ترکی ہسپتال اس موقع پر ایسا عمدہ کام کر رہے تھے اور ان کا ایسا احسن انتظام تھا کہ بیان نہیں ہوسکتا انہیں تمام کام نہایت ہی مستحسن طریقے سے انجام پذیر ہوتے تھے ڈاکٹر لوگ ہمہ تن مصروف۔ پلنگ موجود۔ بستر صاف اور بکثرت تھے+

معرکہ درہ ملونا

سنیچر کی چاندنی رات قیامت خیز گولہ باری میں بسر ہوکر ۱۸ اپریل یعنی اتوار کی صبح نمودار ہوئی اور آفتاب عالمتاب نے خون شفق سے ابھی آسمان نہ رنگا تھا کہ مارشل ادہم پاشا گھوڑے پر سوار ہوکر لڑائی کا حکم عام دینے کے لئے اپنی فوجوں سے گذرے اور دن کے دس نہ بجنے پائے تھے کہ حیرتناک تیزی سے پاشائے موصوف نے اپنی محفوظ فوج کا ایک دستہ درہ ملونا کے دامن میں جا جمایا جسکے کمانیر حفیظ پاشا بریگیڈیر تھے جنکو جنگ کریمیا اور جنگ روم وروس ۱۸۷۷ء کا تجربہ تھا۔ مقام اسکمیا میں جو مغرب کی طرف واقع ہے بڑی سخت معرکہ آرائی رہی۔ توپخانے اس موقع پر ایک منٹ میں چھ فیر کرتے تھے لیکن سپاہی لوگ گولے بارود نہایت افراط سے

اڑاتے رہے جسکا گمان بھی نتھا تاہم مقتولین کی تعداد نہایت کم ہی یعنی جانبین کے صرف ڈیڑہ سو آدمی کام آئے۔

یونانی فوج کی بہادری کے صلہ مین شراب کے پیپے لنڈھائے جاتے تھے اور فوج مین گلاس پر گلاس چل رہا تھا بڑے بڑے افسر ٹرہاوسکے نعرے لگاکر سپاہیونکا دل بڑہا رہے تھے کہ اسی جوش وخروش مین شیرون کا شیر مارشل ادہم پاشا پانچ رجمنٹون کو آگے رکھکر اوراپنے دونون طرف سوارونکا رسالہ لئے ہوئے زور زور سے اللہ اکبر کا نعرہ لگاتے ہوئے دامن کوہ مین جاپہونچا جسکے مقابل یونانیونکی تخمینا پندرہ ہزار دلیر فوج اپنے سردار کی ماتحتی مین صف بستہ ڈٹی ہوئی کھڑی تھی۔ ادہم پاشا اس جگہ اپنے گھوڑے سے اترکر مثل معمولی سپاہی کے زمین پر بیٹھ گئے اور اونکا اسٹاف اپنی اپنی جگہ چارطرف استادہ رہا۔ سپہ سالار موصوف کے بشرہ سے آثار استقلال و اولوالعزمی صاف نمایان تھی اونکے چہرے سے بشاشت اور فتحمندی کی امید ٹپکی پڑتی تھی۔

ہلالی نشان فتح و نصرت کی خبر دے رہا تھا۔ یونانیون کے لئے یہ موقع جان لڑادینے کا تھا کیونکہ اس درہ سے گذر کر پھر ترکون کی روک تھام کرنا ناممکن بات تھی اور یونانیون نے کیا بھی ایسا ہی اونھون نے موت کی مطلق پرواہ نکی اپنے ساتھیون کے گرنے پر ذرا دھیان نہ دیا اور اس گھمسان لڑائی مین وہ دل کھول کر مقابلہ کیا کہ اس سے زیادہ امید نہین ہوسکتی۔ توپونکے فیر اور بندوقونکی باڑھ پر باڑھ دغنے سے تمام جنگل مین ایک شور قیامت برپا تھا جو پہاڑیون سے ٹکرا ٹکرا کر اور بھی ہولناک ہوگیا تھا آواز بازگشت کے باعث ایک فیر کے چار فیر اور ایک نعرہ کے چار نعرے سنائی دیتے تھے۔ سارا میدان کارزار دہوان دہار ہورہا تھا۔ اسی اثنا مین یکایک رضا پاشا سپہ سالار توپخانہ جنگی جو نہایت شکیل اور قوی الجثہ ہین کچھ توپین لیکر عین وقت پر آپہونچے۔ رضا پاشا نے اول سے

آخر تک توپخانہ کے سرانجام نہیں وہ کمال دکھایا جس سے زیادہ کسی یورپین ہنگی توپخانے سے
امید نہیں ہو سکتی۔ انھون نے موقع پر ثابت کر دیا کہ توپخانے کے کام میں اہلِ ترک یورپ پر
فائق ہیں۔ اگرچہ میدان جنگ پہاڑیون کی وجہ سے نہایت ہی ناہموار اور ناقابل گذر تھا
تاہم جس طرح ممکن ہوا توپون کو کھینچ کھانچ کر موقع مناسب پر جما دیا اور دو ڈھائی میل کے فاصلے سے
وہ وہ نشانے لگانے شروع کئے کہ ایک گولہ بھی بیکار نہ جاتا تھا اور ٹھیک صفون میں جا کر
گرتا تھا حتی کہ یونانی توپخانے سرد پڑ گئے اور تمام فوج منتشر اور پریشان ہو گئی۔ چار پٹین
ترکون کی جو اُس ڈویژن سے متعلق تھیں جنکی کمان میر ممدوح پاشا کے سرحدی تھانون پر
بڑھین جو اسی وقت چھین لئے گئے۔ گولہ باری نے وہ زور دکھایا کہ یونانی فوج کو ایک
لمحہ کے لئے ٹھہرنا مشکل ہو گیا اور چند منٹ نہ گذرنے پائے تھے کہ تمام میدان سپاہیون
سے خالی نظر آنے لگا جو بھاگ گئے وہ بچ گئے جو ٹھیرے وہ کٹ گئے۔

ادہم پاشا نے فوراً درہ پر قبضہ کر کے اُن مفرورین کا تعاقب کیا جو درہ کے اسطرف ایک
چھوٹی سی پہاڑی کی آڑ میں پناہ گزین ہوئے اور پورے درہ پر تسلط کر کے ۵ بجے شام
کو فتح و نصرت کا پُر رعب ہلالی پرچم پہاڑی کے سب سے اونچی چوٹی پر اڑا دیا جسکے
پر عظمت سایہ میں تمام لشکر کو دیکھ کر دشمنان ترک ایک دوسرے کا مونہ یاس و ہراس سے
تکنے لگے اور باوجود اس شرمناک ہزیمت کے حرمان نصیب یونانی پھر چند ترکی مورچون پر
حملہ آور ہوئے لیکن ترکون کے بینظیر نشان اندازون نے پھر اونکو پسپا کیا اور بکمال خرابی
افتان و خیزان جہان جسکا سینگ سمایا جان بچانے کی خاطر جا گھسا۔

ترک باوجود اسکے کہ کامل ۳۶ گھنٹے سے بھوکے تھے اور مارتے مارتے اونکے ہاتھ اور
چلتے چلتے اونکے پاؤن شل ہو گئے تھے مگر ممکن نہ تھا کہ حزن و ملال کے آثار اونکے دلیر
چہرون سے ذرا بھی ظاہر ہو سکین۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ کسی کی برات ہے اور خوشی خوشی

برائی دولھن کے بیاھنے کو جارہے ہین مگر اس دوبارہ چھیڑ خانی نے اونکو اور بھی از سر نو تازہ کردیا اور مثل شیر غران نشۂ جنگ مین مست اور جوش مذہب اور شوق جہاد مین محو ہو کر وجد اور جذبہ کی حالت مین بیساختہ اللہ اکبر کے نعرے مار کر دشمنون پر حملہ پر حملہ کرتے اور اونکے حملونکا جواب دیتے رہے جب تک کہ یونانیون کو قطعی ہزیمت نہ دیچکے نقصان جانبین کا زیادہ ہوا۔ غیر سرکاری رپورٹ سے صرف اسقدر ظاہر ہوا کہ ترک تیس شہید ہوئے اور پچاس زخمی۔ لیکن یونانیون مین ایک سو لاشین صرف ایک پہاڑی پر پڑی ہوئی تھین۔ ترکی رپورٹ کے بموجب یونانی ایک ہزار اور ترک دو سو کام آئے۔ زخمیون کی تعداد ٹھیک نہین معلوم ہوئی۔ شام کے وقت الاسونا سے تازہ جمیعت سوار اور پیدل اور توپخانہ کی کمک کیلئے آپہنچی اور آخری مرتبہ پھر یونانی ترکون سے اسقدر قریب آکر مقابل ہوئے کہ دونون فوجین دست وگریبان ہوگئین۔ یونانیون کے سرونپر قضا کھیلنے لگی اور بہادر ترکون نے اونکو سنگینو پر رکھکر اس سرے سے اُس سرے تک درہ خالی کرالیا۔ درہ کے علاوہ چند چھوٹی چھوٹی گھاٹیان جنمین دشمن پناہ گیر ہوئے ابھی فتح کرنا باقی تھین۔ اور ۳۶ گھنٹہ کی پیہم لڑائی سے فوج بے انتہا تھک گئی تھی لیکن دھاوا کرتے وقت دیکھنے والون کو کسیقسم کا اضمحلال مطلقاً محسوس نہ ہوتا تھا وہ علی التواتر اپنے کمانڈرون کے احکام کی نہایت خوشی اور جوش کے ساتھ تعمیل کرتے تھے ان گھاٹیون کو بھی لگے ہاتھ لیلینے کی غرض سے تین ترکی توپخانے میدان مین لائے گئے چونکہ پہاڑیون اور شیب وفراز کی وجہ سے زمین نہایت ہی ناہموار اور پتھریلی تھی توپین سپاہیون نے اپنے ہاتھون سے کھینچین اور بلند سے بلند مقامات پر چڑھاکر فوراً گولہ باری شروع کردیگئی بم کے گولون نے جو یونانی فوج پر پھٹ پھٹ کر قیامت ڈہا رہے تھے باوجود اونکے صبر واستقلال کے اپنی جگہ چھوڑنے پر مجبور کردیا اور لاتعداد نقصان کے ساتھ اونکو ہزیمت ہوئی۔ اسوقت ایک عجیب دلچسپ واقعہ ہوا جس سے ترکون کی لاثانی بہادری اور

جنگ آوری اور اونکی متانت اور قواعد دانی کا عین گرمی ہنگامہ کارزار کے وقت قابل یاد ثبوت ملتا ہی یعنی یہ کہ اسی معرکہ مین کسطرح چار ترک پیدل پلٹن کے دہاوے کے وقت اپنے فائل سے جدا ہو گئے اور اونھون نے اپنی تنہائی اور علیحدگی کا مطلق ہراس نہ کیا اور برابر اپنی معمولی حیرتناک مستقل مزاجی اور دلیری سے ہولناک گولیونکی بوچھار مین بقاعدہ بسکر دشمن گھستے چلے گئے یہانتک کہ ایک سپاہی گولی کھاکر گرا تینون کی پیشقدمی مین فرق نہ آیا۔ پھر ایک اور موت کا نشانہ بنا دونون اسیطرح دشمن کی طرف بڑھتے رہے یہانتک کہ تیسرا بہادر بھی اونکے سامنے ڈھیر ہو گیا۔ چوتھے باقیماندہ نے جسپر متواتر تین ہولناک صدمے گذر چکے تھے ان واقعات کی مطلق پرواہ نہ کی اور برابر اپنے جنگی جوش مین بڑے استقلال اور تحمل کے ساتھ دشمن پر زور سے فیر کرتا ہوا بڑھتا رہا گویا وہ خود سب کو ہلاک کر دیگا۔ حتی کہ ترکی فوج نے دشمن کو زیر کیا اور فاتحون مین یہ جنگجو بہادر بھی جا شریک ہوا۔ اس لڑائی مین ترکی بہادرون نے بے انتہا گولہ بارود صرف کیا جسکی امید نہ تھی۔

یونس آفندی کا حملہ

مغرب کے وقت یونس آفندی کی دو پلٹنون کو حکم ہوا کہ یونانیون سے دست و گریبان ہو جائین اور کلہ بکلہ لڑکر اونکو مقابل سے ہٹا دین اور حال یہ تھا کہ پلٹنین پیہم بے خورونوش لڑنے اور گھنٹون نہ سونے سے مضمحل زخمون سے چور اور گرد و غبار سے خستہ ہو رہی تھین۔ یونس آفندی جو ترکون مین نہایت ہی ہردلعزیز افسر ہین اس خستگی سے ناواقف نہ تھے کیونکہ وہ خود اسی حال مین مبتلا تھے مقتضائے وقت سمجھ کر آپ نے خود پیشقدمی کی اور بآواز بلند نعرہ مارکر فوج سے مخاطب ہوئے کہ " اے اولوالعزم بہادران ترکی مین تم کو حکم نہین دیتا کہ دشمن پر حملہ کرو مگر ہان جسکے دل مین خدا کی محبت ہو وہ خود ان کفار کے مقابلہ مین آگے بڑھے

یہ آواز بھی یا بجلی کا کڑکا تھا سنتے ہی ایک عظیم حرکت دلون مین پیدا ہوئی، اور اس زور
شور اور نشۂ شجاعت سے چور ہو کر جھومتے اور حمد الٰہی کے گیت گاتے ہوئے ترک بڑھے کہ
کوئی اس دھاوے کو نہ روک سکتا تھا۔ حملہ نہ تھا بلکہ برقِ بلا تھی جو یونانیون پر گری۔ دھاوا
نہ تھا بلکہ ایک طوفان خیز سمندر تھا جو زور و شور کے ساتھ دشمن پر پڑا۔ نہ صرف سپاہی یکایک
جوش مین آگئے بلکہ حمیت و غیرت اسلام اور اس سچی محبت نے جو اون نیک بندون کو اپنے مالک
برحق کے ساتھ ہے مسلمان ساربان گاڑیبان اور مزدورونکو جوش مردانگی سے سرمست کر دیا اور سب کے
سب اس زور مین بڑھے کہ اگر پہاڑ بھی ہوتا تو ٹکر نہ سنبھال سکتا۔ یونانیون نے مٹی اور پتھر
کے ڈیفنس بنائے تھے جسکا فتح کرنا نہایت ہی دشوار امر تھا۔ لیکن ترک بقاعدہ اسکرمش
آگے بڑھے اور اونکے پیچھے توپخانہ نے رستہ نکالا۔ بہادر حملہ آور گرد کے تیرہ و تار بادل اور تیز
دھوپ مین برابر بڑھتے چلے گئے یہانتک کہ مورچون کے قریب پہونچ کر دست بدست لڑائی شروع
کر دی اور یونانی فوج ہرگز بھی نہ ہٹنے پائی تھی کہ ترکی تلوارین اونکے سر و پیر شررفشانی کرنے
لگین۔ ایک ایک وار مین پیدل دو اور سوار چار ٹکڑے ہو ہو کر گرنے لگا۔ ترک نہایت عمدہ ہتھیارون
سے مسلح تھے اور دُھسون پر نعرۂ فتح مار کر گاتے ہوئے اور جھومتے ہوئے چڑھتے تھے۔ اب ترکی
توپخانے بند ہو گئے لیکن سنگین نے اپنا خطرناک کام انجام دیکر یونانیونکو تباہ کر ڈالا اس اونکی
فوج کے پیر اکھڑ گئے یونانی الامان و الحفیظ پکار کر چین بول گئے گو اونھون نے چندے اس حملہ
کے روکنے مین بہت کچھ استقلال اور ثابت قدمی دکھائی اور تمام دن اونکے آس پاس برابر
لڑتے رہے مگر یہ اونکے اور اونکے مددگارونکے بس کا روگ نہ تھا جو دفع ہو سکتا۔ آناً فاناً سارا
میدان اونکی منتشر فوج سے بھر گیا اور جہان تہان ہر یونانی سپاہی اپنی جان بچانیکی
فکر مین بھاگتا نظر آیا۔ رہی سہی گھاٹیان قبضہ مین آگئین اور تمام مورچون پر ترکی پرچم
لہرانے لگا۔ ترکی توپخانہ نے اس موقع پر نمایان کام کیا۔ دشمن کی توپین سرد کر دی گئین

یہان یہ اختیار حاصل تھا کہ شل کا گولہ جہان چاہتے اُتارتے اور دُشمنون کے پُرخچے اُڑاتے تھے
تین موریچے بزور گولہ باری لے لیے گئے اور دو خاک سیاہ کر دیے گئے۔ اس محاربہ عظیم مین سولہ
ترک شہید اور ۷۰ زخمی ہوے۔ دُشمنونکے مُردون اور زخمیونکی شمار نہ تھی تمام پہاڑیان اور گھاٹیان
خون سے لبریز تھین جا بجا لاشون کا بچھونا تھا۔ یونانی اس گھبراہٹ سے بھاگے کہ اپنے بہت سے
مُردے بھی یہین چھوڑ گئے جنکے ساتھ ترکون نے اپنی دریادلی سے قابلِ تحسین برتاو کیا۔

دُشمن کے مقتولین کے ساتھ رحمدل تُرکون کا سلوک

سامنے یونانی لوگ شہداے ترک کے ساتھ بدسلوکی کرتے تھے اونکے کپڑے اور وردی اُتار کر
برہنہ چھوڑ جاتے تھے لیکن ترکون نے عیسائیون کو دکھا دیا کہ اسلام مین باوجود مخاصمت عظیم کے
انسانی ہمدردی قایم رہتی ہے وہ کبھی ایسی کارروائی جو فطرت انسانی کے خلاف ہو کر نہین سکتے
اُنہون نے ان دشمنون کی لاشون کو جنکو خود اونکے ہمذہب حرص و طمع کی وجہ سے برہنہ کر چکے
تھے اور سواے ایک پتلون اور کرتہ کے سب وردی اُتار لی گئی تھی فوراً سایہ مین جمع کیا اور چادر
سے ڈھک کر بے حرمت ہونے دیا اور جیسا سلوک اپنے شہیدونکی لاشون سے کرتے تھے
وہی برتاو ان مقتولونکے ساتھ برتتے تھے۔

بریگیڈیر حفیظ پاشا کی شہادت

اس لڑائی مین ترکونکا عظیم نقصان یہ ہوا کہ اونکے پُرانے تجربہ کار افسر نے جسنے ہزارہا معرکون
کو سر کیا۔ اور روم و روس کی لڑائیون مین بڑی ناموری حاصل کی تھی شربت شہادت نوش
فرمایا۔ یہ اپنے جوش مین ننگے سر سپاہیونکے آگے جا رہے تھے اور باوجودیکہ اونکا سن و سال
اسّی برس کا تھا مگر اونکی گرمجوشی اور مستعدی مین ذرہ بھر بھی فرق نہ آیا تھا۔ اونکے اردلی نے
آگے بڑھکر عرض کیا کہ گولیان برس رہی ہین اور دشمن اپنی بندوقون کو اونکی طرف چھپائے

ہوتے ہی حضور گھوڑے سے اتریں پاشا ممدوح نے جواب دیا کہ میں! جب میں روس جیسی لڑائی میں گھوڑے سے نہیں اترا تو اب بھلا کیونکر اتر سکتا ہوں۔ بڑھو میرے بچو آگے بڑھو اور یہ کہکر وہ آگے بڑھے یہانتک کہ اونکی بائیں بازو پر گولی لگی۔ پھر اسٹاف نے عرض کیا کہ آپ گھوڑے سے اتر لیں اور فوج کے عقب میں چلے جائیں اتنے میں ایک دوسری گولی نے شانہ کو توڑا۔ بزرگ بہادر اب بھی نڈر کا اور اپنے آدمیوں کو جوش دلاتا اور بڑھتا ہوا چلا گیا یہانتک کہ تیسری گولی جو پیام اجل تھی آپکا حلقوم توڑکر نرخرہ کے پار ہوگئی اور اس دلیری سے گھوڑے سے گرکر کہ اونکے تذکرۂ حسن کے مستحق ہوئے کہ ساری قوم بلکہ تمام مسلمانان دنیا کے رتبہ کو کئی درجہ بڑھا دیا۔

معرکہ کارزار میں ادھم پاشا اور اونکے اسٹاف کا چشمدید حال

ایک نامہ نگار جو ترکی فوج کی ساتھ تھا ادھم پاشا کا لڑائی کے وقت یوں حال بیان کرتا ہے کہ جس جگہ مع اپنے اسٹاف کے پاشائے موصوف کھڑے تھے وہ جگہ تھیٹر کا سا منظر دے رہی تھی مختصر یہ کہ پاشائے موصوف مع اپنے اسٹاف کے ایک حیرت انگیز اور لطف خیز مرقع بنے ہوئے تھے۔ اسٹاف افسروں کی زرق برق وردیاں اسلحہ مختلفہ سے آراستہ و پیراستہ وہ لطف دکھا رہی تھیں کہ دیکھنے سے متعلق تھا۔ بہادر ترکی سپاہ ننگی تلواروں کا حلقہ باندھے ہوئے اسٹاف کے اردگرد جان نثاری کے لئے مودب ایستادہ تھے۔ ڈولی بردار آدمی کام میں مشغول اور اردلی کے سپاہی برابر میدان جنگ سے خبریں لالاکر دے رہے تھے اور اپنے سپہ سالار کے احکام لڑائی میں افسروں تک پہونچاتے تھے۔ اس متواتر آمد و رفت نے اس سین کو اور بھی دلکش بنا دیا تھا ادھر زخمیوں کی مددگار فوج اور حمال نہایت انتظام اور خاموشی کے ساتھ

زخمیونکے لانے مین مصروف تھے جنکے چہرے گرد و غبار اور بارود کے دھوئین سے یا تو بالکل
سیاہ ہوگئے تھے یا خون آلود تھے۔ ادہر پاشا نہایت صبر و استقلال مگر بہ انتہا خبرداری کے
ساتھ دوربین سے میدان جنگ کی کیفیت ملاحظہ کرتے اور باقاعدہ احکام صادر فرماتے
جاتے تھے جنمین آخر تک ایک بھی عیب و سقم ثابت نہوا اور جنکے بہادرانہ ارادون اور باقاعدہ انتظام
نے یورپ کے جنگی حلقون مین ایک دوسرے عثمان کی موجودگی کی دہاک بٹھادی۔
حکم جاری کرنے مین جو تیزی اور فراست اور جنگی قابلیت کا اظہار کرتے تھے حالانکہ ہر ایک
نقشہ جنگ اور ہر مجوزہ نقل و حرکت کی منظوری قسطنطنیہ سے منگانی پڑتی تھی وہ غیر ملکی نامہ نگارون
کو جنہون نے صدہا لڑائیان دیکھی ہین حیرت مین ڈالتا تھا۔ نامہ نگار لکھتا ہے کہ مین نے بہت سے
کاغذون کی ایسی چٹھیان دیکھین جنکو اردلی کارزار کے افسرون کے پاس سے لاتے تھے کہ جنپر خون کے
دہبے پڑے ہوتے تھے نہ صرف سپاہی بلکہ تمام افسر بھی دو دن سے برابر جاگ رہے تھے
انکو کپڑا بدلنا اور منہ تک دہونا نصیب نہوا اسلئے اونکے گورے چہرے سیاہ پڑ گئے تھے۔

درّہ ملونا کے معرکہ کا اختتام

غرض شام کا حملہ یونس آفندی کا کامیابی کے ساتھ ختم ہوکر سپاہیون کو آرام کرنے کیلئے حکم دیا گیا
جو دو روز سے برابر میدان مین کام دے رہے تھے۔ تھکے ماندون نے نشہ فتوحات سے مست ہوکر
رات بھر بڑے سرور کے ساتھ آرام کیا۔ باقی لشکر نے خوشی مین رات بھر حمد الہی کے پر جوش ترانے
اڑاے اور اس انتظار مین کہ کس وقت حکم آگے بڑھنے کا ملتا ہے گاتے بجاتے رہے۔ ۸ بجے
رات کے ترک درہ کے علاوہ ان تمام راستون پر قابض تھے جو لارسہ اور ترناؤ کو جاتے ہین تمام
سپاہ اور خصوصاً توپخانہ تمام سامان سے اسقدر لیس تھا کہ جسوقت حکم ملے فوراً گولہ باری شروع
ہوجاے۔ یونانیون نے اپنے دیہات چھوڑ دیے اور ترک اونکے ڈیرون مین مقیم ہوے صبح کو

زرکوس پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا گیا۔ مفرورین یونانیوں میں سے گیارہ گرفتار ہوئے جن میں ایک اٹلی کا باشندہ تھا جو یونانی زبان تک نہ جانتا تھا۔ بعد کو معلوم ہوا کہ اس معرکہ میں ایک ہزار یونانی قتل ہوئے۔ زخمیوں کی تعداد معلوم نہ ہو سکی ترکون کا بھی کسیقدر نقصان ہوا لیکن دشمن کے مقابل وہ ہیچ تھا۔ یونانی لریسا کی جانب پسپا ہوئے۔ میدان جنگ اس خونریز لڑائی کے بعد نہایت کریہ منظر ہو گیا تھا۔ جہانتک نظر جاتی ہے میدان قتال کے ملبہ سے زمین بھری ہوئی تھی خالی اور بھرے ہوئے کارتوس۔ وردیوں کی دھجیان اور بم کے گولونکے ٹکڑے جابجا پڑے ہوئے تھے زمین گولون کے پھٹنے سے خراب ہو گئی تھی ترکی توپخانہ نے جسقدر نقصان پہونچایا وہ اندازہ میں نہیں آسکتا۔ معلوم ہوتا تھا کہ ایک خارا شگاف طوفان تھا یا کوئی موج بلا تھی جو ٹولیوں پر سے گذری اور سب کو آن کی آن میں زیر وزبر کر دیا۔ میدان جنگ میں جہانتک نگاہ کام کرتی تھی یونانی پلٹنیں (خوشنما طریقہ سے) لریسا کی طرف بدحواس بھاگتی ہوئی نظر آتی تھیں۔ بم کے گولے یونانی سپاہیوں کے اندر گرتے تھے اور گرتے ہی دہوئیں کا ایک خفیف بادل اوٹھ پڑتا تھا اور مفرورین میں سے افسر اور سپاہیوں کے اعضا کٹ کر اسطرح گر رہے تھے جیسے مینہ کی جھڑی لگتی ہے۔ اس معرکہ میں ۴۲ ہزار ترکی اور ۳۵ ہزار یونانی فوج شریک تھی۔

دولتلو غازی عثمان پاشا کا میدان حرب کو جانا

سرحدی فوج کی روانگی اور دو ایک لڑائیاں سر ہونے کے بعد ماہین ہمایون شاہانہ کے مشیر دولتلو غازی عثمان پاشا حضرت ظل الہی اور جناب خلافت پناہی کی طرف سے مقرر و متعین ہو کر اور ۱۳-اپریل کی شام کو سرکیجی اسٹیشن سے سوار ہو کر سلونیکا روانہ ہوئے۔ آپکی روانگی کے متعلق طرح طرح کی افواہیں مشہور ہیں اور عموماً یورپی اخبارون کے نامہ نگارون نے بالقصد مشتہر کیں جنمیں سب سے زیادہ تمسخر آمیز خبر جو غیر ترکی ذرائع سے ملک بملک پھیلائی گئی یہ تھی کہ چونکہ

دو روز متواتر بعد افتتاح جنگ ترکون کا قصد ایسا ہوتا۔ اور یونانیون کو دو چھاڑی مع توپون اور دو ایک فوجی تھانون پر قابض ہو جانے دینا مارشل ادہم پاشا کی نسبت شک ڈالنے والا تھا اس لئے غازی عثمان پاشا کو بذات خود کمان لینے کا حکم ہوا۔ کسی نے لکھا کہ وہ اس شبہ کو رفع کرنے گئے تھے کہ آیا ادہم پاشا ایمانداری سے کام کرتے ہین یا نہین۔ حالانکہ اس قسم کی جملہ افواہین محض خیالی ڈھکوسلے نکلے بلکہ اصل بات یہ تھی کہ اونکا تشریف لیجانا فوج متعینہ سرحد یونان کی عام حالت سے اطمینان حاصل کرنے اور ذخیرہ رسد کی کافی مقدار کو جانچنے اور کمانڈر انچیف مارشل ادہم پاشا اور اونکی فوج اور اونکے تمام جان نثار ماتحت کمانڈرون کو اونکے شہنشاہ کا سلام پہونچانے کی غرض سے تھا۔ ان افواہون سے بھی عجیب تر وہ افواہین تھے جو اونکے واپس آنے کے متعلق مجنونانہ تخیلات تھے جو رپوٹر ایجنسی کے ذریعہ سے شہر بشہر شایع کئے اور آپکے محقق اور راستباز نامہ نگار صاحب نہایت وثوق کے ساتھ خبر دے بیٹھے کہ "عثمان پاشا کی فوری واپسی اور سپہ سالار مقرر کئے جانے کی حکم کی تنسیخ اسوجہ سے عمل مین لائی گئی کہ سلونیکا مین غازی موصوف کا نہایت تپاک اور جوش و خروش سے استقبال ہوا اور اونکی اوس جھگڑ مین اسقدر گرمجوشی کا اظہار سلطان المعظم کو دل سے ناگوار گذرا اور فوراً بذریعہ فرمان تار برقی واپس بلا لئے گئے۔ اسکے یہ معنی کہ اگر غازی عثمان پاشا پر وقت پہونچنے سلونیکا کے نعرہ ہاے تحقیر مارے جاتے یا اہل سلونیکا سرد مہری سے اونکے ساتھ برتاؤ کرتے تو یہ امور باعث تفریح و مسرت حضرت سلطان کے ہوتے۔ کیا اس سے بھی زیادہ نامعقول اور قابل تضحیک دلیل کبھی تراشی گئی ہوگی۔ گو غازی ممدوح راستہ مین سے لوٹ آئے تاہم اونکے فوجی اقبال نے اپنا اثر کی ایک لڑائی صرف اس خوف سے سر کرادی کہ یونانیون کو اونکے سپہ سالار ہونے کی خبر پہونچی تو بہادر فوج اونکا نام سنتے ہی نظرون سے ایسی غائب ہوئی جیسے کسی تھیٹر کا طلسمی پردہ۔

مارشل ادھم پاشا کی طرف سے ابتدائی فتح کی رپورٹ بحضور حضرت سلطان المعظم

۱۹ - اپریل کی شب کو ایلاسونا سے مارشل غازی ادھم پاشا سپہ سالار افواج عثمانیہ متعینہ سرحد یونان نے اپنے آقا سے نامدار کی خدمت میں حسب ذیل تار روانہ کیا۔ خدا کے فضل و کرم اور خلیفۃ المسلمین کے اقبال سے افواج قاہرہ نے یونانیوں پر نمایاں فتح حاصل کی ہے اور ٹرناؤ کے مقابل جن جن پہاڑیوں پر یونانیوں نے مورچہ بندی کی تھی وہ سب تسخیر کر لئے گئے ہیں اور فوج عثمانیہ بے دھڑک آگے بڑھ رہی ہے۔ میں عنقریب فتح مزید کی خبر ارسال خدمت کرونگا۔ افواج قاہرہ کی شجاعت اور اونکی بے بدل نبرد آزمائی سے دشمن کے چھکے چھوٹ گئے اور اونھوں نے اپنے ناکوں کو خالی چھوڑ کر پسپا ہونا شروع کر دیا ہے۔ سبقام پاچو ایک یونانی سپاہی گرفتار کیا گیا اور دو بندوقیں معہ سنگین اور تیس صندوق سامان حرب ہمارے ہاتھ آئے۔ کوہ اراشکولی چوٹی جسپر دشمن قابض ہو گیا تھا دوبارہ فتح کی گئی اور مجھے کامل یقین ہے کہ کل کے روز اور بھی نمایاں فتوحات حاصل ہونگی۔ درہ ملونا اور گریزہ ویلی کی لڑائی میں ۲۴ ہزار ترک اور ۵۰ ہزار یونانی شریک تھے۔

شکست گریزو والی کیوں ہوئی؟ یونانیوں کی سرکاری طور پر معذرت

(عذر گناہ بد تر از گناہ)

اس غیر متوقع شکست حاصل ہونے پر شاہزادہ ولیعہد ڈیوک آف اسپارٹا نے سرکاری طور پر حسب ذیل معذرت کی (کرنیل مسٹراپا) جو گریزہ والی کے مورچہ یونانی پر توپخانہ کی کمک کرتا تھا ولیعہد بہادر کے ایک حکم کا حال الٹا سمجھا اور اُس نے بڑی غلط فہمی سے پسپا ہو جانیکا آرڈر دیدیا

* نوٹ - گریزو والی درہ ملونا کے دوسری جانب مقام کا نام ہے جسپر یونانی مورچہ بندی نہایت مستحکم تھی اسکی فتح ہو جانے سے گویا ترکوں کے لئے تھسلی کی تمام سڑکوں پر قابو حاصل ہو گیا ۱۲

اور ایسا کرنے کے بعد یونانی (باستثناء چند) پیچھے ہٹ گئے اور ترکون نے اُس جگہ کو (خالی کیمپ)
قبضہ کرلیا اور معاً یونانیونکا تعاقب بھی کیا۔ جسمین حسین بے اور تحسین بے مارے گئے اور دو زخمی
ہوئے کرنل مسٹر پاشے بڑا ایک جرات جوانمردی دکھائی اور دشمن کا سامنا کیا۔ ساتھ ہی شہزادہ
امدادی فوج روانہ کی اور کرنل اسمٰعیل کی ہزیمت کو پسپا کرنے مین کامیاب ہوا۔ ہز رائل ہائنس
شہزادہ ولیعہد نے کرنل مسٹر پاکو چشم نمائی کردی ہے۔

فتوحات دوملونا سے ترکون کو کیا فائدہ پہونچا؟

علاوہ اس غیر معمولی پرجوش اور فاخرانہ خیالات کے جو ایک فتحمند فوج کے دلمین اُمنڈا کرتے ہین اس ابتدائی فتوحات سے ترکون کو بیشمار اخلاقی اور تمدنی اور جنگی فوائد حاصل ہوئے - اول عام طور پر فوج کا اعتبار اور اونکا اعزاز سلطنت بھرمین تازہ ہوگیا۔ دوسرے ہر سپاہی کے دل مین خواہ وہ میدان جنگ مین ہو یا اُس سے دور ایک ایسا ولولہ اور جوش جنگ پیدا ہوگیا جو کسی دوسرے ذریعہ سے ممکن نہین - تیسرے اندرونی فتنے باغیانہ خیالات اور شیطانی حرکات جو وہ دوسری صورت مین کرنے کو تیار تھے یکسر دب گئے اور اونکو ذرا بھی سر اٹھانے کا موقع نہ ملا۔ چوتھے سرحدی ریاستین (سرویہ بلگیریا وغیرہ) گو وہ بظاہر روس کے اشارہ سے غیر طرفدار ہین لیکن اونکی خاموشی کی دراصل وجہ ترکون کی یہی غیر معمولی قوت اور جنگی لیاقت ثابت ہوئی - ممکن نتھا کہ بحالت شکست وہ یون خاموش بیٹھے رہتے - پانچوین غیر ملکی والنٹیرون کے ارادون مین لغزش آگئی جنھون نے صلیبی جہاد کے لیے اپنی پیاری بیبیوں اور (شاید) ماں باپون سے اجازت روانگی حاصل کرلی تھی لیکن ابھی گھر سے روانہ نہوئے تھے اور دشمن دین خدا یعنی پوپ روم نے جو ایک لاکھ جوانونکی امداد کا وعدہ شاہ یونان سے کیا تھا اس مین بھی کمی واقع ہوگئی اور وہ غالباً ہزار سے زیادہ نہ بھیج سکا۔ چھٹے ترکون کے لئے تمام تسلی کی شاہراہون اور

سرکون کا راستہ کھلگیا ساتوین تمام کوہستانی مورچون پر قابو حاصل ہوگیا اور بائین دستہ تمام گرد و نواح کے میدان یونانیون کو خود بخود خالی کردینا پڑے۔ جہانتک ترکی توپون کی زد پہنچ سکتی تہی۔ آٹھوین۔ افسران فوج کو بلا خوف خطر کافی موقع ملا کہ وہ دن بھر پوری پوری کلی سدا اور ٹھیک ٹھیک انتظام ٹرناو کے حملے کا کرلین اور ایسی فرصت ہمیشہ فاتح کو ازحد مفید پڑا کرتی ہے نوین ڈربہ کی شکست سے یونانیون کو اب کوئی موقع نہ رہا کہ وہ دیویا گھاٹی کے ذریعہ سے آلاسونا پر کسیوقت مین چڑہائی کرسکین۔ دسوین۔ افسران ٹرکی کو یونانی سرداروں کی قابلیتون کا پورا اندازہ ہوگیا اور یونانی فوج کے دل مین ترکون کی شجاعت اور دلیری کی ایسی دہل بیٹھی کہ وہ دارو تھرنا پولی تک ضرورت سے زیادہ کام آئی رہی اور یونان کے صدر مقام ایتھنز مین عام رعایا کے خیالات برہم ہونا شروع ہوگئے۔

محاربہ ٹرناو

درہ ملونا اور اوس کے اندرونی جانب کے تمام مورچہ بند چوٹیون پر قابض ہوجانے کے بعد ترکونکا ایسا خوبصورت نقشہ جماہوا تہا جیسے بعینہ اُس شطرنج کا ہوتا ہے جسکی ایک فریق شاطر نے مات کی۔ صرف تین چار عاقلانہ چالین چلکر شہ بولدی ہو اور بادشاہ سلامت کو بجز ایک گھر پیچھے ہٹ کر نکلجانے کے اور کوئی صورت بچنے کی نہو حالانکہ اُس کے پیادون۔ فیل۔ اسپ۔ رخ اور وزیر نے بساط کے تمام خانون کو گھیر رکھا ہو۔ اسیطرح ایک ایسا تصویر نما لطف اور عبدار مگر پر کیفیت سمان میدان جنگ اور اوسکے اطراف و جوانب مین بندہا ہوا تہا جسکی نظیر صرف اُسی حالت مین ملنا ممکن ہے جب ترک پھر ایسے ہی کوہستانی دشوار گذار درون کو فتح کرین اور دشمن کی فوج پھر اسی طرح سنگینون کے زور سے نوکدم بھگائی جاوے اور رعایا مور و ملخ کیطرح فاتح کے خوف سے گھر چھوڑ چھوڑ کر تمام جنگل مین منتشر ہو اور ترکی ہلال بلندی ہوا مین ہر چوٹی پر اڑ رہا ہو اور ترکی طویل القامت اور قوی الجثہ افسر زرق برق فوجی لباس مین

اپنے اپنے مورچہ پر دوربینیں ہاتھ میں لئے ہوئے حدود احکام اور عام انتظام انصرام میں معروف ہوں اور اونکی دلیر فوج اپنے اپنے نشان کے گرد جان نثاری کے لئے صف بستہ تیار ہو اور توپوں کے موںہ دشمن کے ملک کی طرف پھرے ہوئے ہوں اور اونکے خوف سے اسکی فوج اور عام باشندے بدحواسی کے عالم میں بال بچوں کو کشاں کشاں لئے ہوئے جدا جدا طرف بھاگتے ہوئے نظر آتے ہوں۔ یہ ایک معمولی سین نہیں ہے جو ہر فتحمند کو ہر لڑائی لینے کے بعد میسر ہو سکے اگر مقابل کی ایک پہاڑی پر بھی دشمن کا قومی مورچہ باقی ہوتا تو اس منظر کا نقشہ بالکل ہی مختلف نظر آتا۔

خاصکر ٹرناؤ پر حملہ کرنا دو وجہ سے زیادہ ضروری سمجھا گیا۔ اول یہ کہ اوس کے فتح ہو جانے سے یونانی سپاہ کو خواہ مخواہ ٹرنائی اور نیزوروس کا چھوڑنا ایک امر لازمی ہو جاوے گا اور دوسرے یہ کہ ٹرناؤ خود ایک ایسا ضروری اور سرسبز چھ ہزار مختلف الاقوام باشندوں کا قصبہ ہے جسمیں باغات انگور بکثرت اور اشجار میوہ دار بافراط موجود تھے۔ دریاے یوروٹس اسکی سرسبزی کا باعث ہے اور طرح طرح کے تجارتی کارخانجات اوس میں چل رہے تھے۔ یکایک ترکی حکام نے سرکاری چٹھی شائع کی کہ ٹرناؤ لے لیا گیا۔ لیکن یونانی ہیڈ کوارٹر نے اسکی تردید کی کہ ابھی تک وہ مقام یونانیوں کے قبضہ میں ہے اور ان متضاد خبروں سے یورپ بھر میں نہایت اضطراب کے ساتھ تشویش پھیل گئی۔ لیکن جلد اس امر کی تصدیق ہو گئی کہ یونانی جھوٹے اور فریبی ہیں اور ترکوں کی رپورٹ فتح حرفاً حرفاً صحیح ہے۔ ٹرناؤ حقیقتاً فتح کر لیا گیا۔ مارشل ادھم پاشا نے حسب ذیل ایک تار حضرت سلطان کی خدمت میں بھیجا جسکی خبر انگلستان میں ۲۳۔ اپریل کو جمعہ کے روز صبح کے وقت پہونچی اور وہاں اس خیال سے کہ ترک لریسا کو لینے والے ہیں سخت تشویش اور بے چینی پھیل گئی۔ تار کا مضمون یہ تھا۔

"اب ہم لریسا سے صرف ایک گھنٹہ کی راہ پر ہیں۔ ہمنے ایک نہایت خونخوار جنگ "

کی ہے۔ ۳۵ ہزار جرار ترک چالیس ہزار یونانیون کے مقابل صف بستہ ہین۔ ہمارے سپاہی نہایت تعجب خیز بہادری کے ساتھ لڑائی لڑتے ہین۔ اور ہماری تمام موقعے ہمارے حق مین نہایت سودمند اور کارآمد ہین۔ مجھے خدا کے فضل کرم کی امید ہے کہ بہت جلد کسی واقعہ عظیم کی اطلاع خدمت عالی مین بھیجنے کی عزت حاصل کرونگا۔"

افواج قاہرہ کا میدان تھسلی مین بڑھنا

۲۰ - اپریل ۱۸۹۷ء کو درہ ملونا کے کامل تسخیر نے ادھم پاشا کو بہت جلد موقع اسبات کا دیا کہ وہ اپنی فتحمند فوجون کو ٹرناؤ کی طرف بڑھنے اور اس میدان تھسلی کے فتح کرنے کا حکم دین جو ملونا اور ٹرناؤ کی سڑک سے مشرق کی طرف واقع ہے۔ چنانچہ فوج کے چند دستون نے مقام لگیریا اور کاراسولی پر جو سڑک سے دور مشرق کی طرف واقع ہین قبضہ کرلیا اور افواج عثمانیہ بحر مواج کی طرح اطراف الاسونا سے درہ ملونا مین گذرکر تھسلی مین بلا مزاحمت داخل ہونا شروع ہوگئین درہ سے گزرکر ایک ٹیلہ پر صرف ایک ترکی توپخانہ نصب تھا اور اسکے مقابل یونانیون کے چار توپخانے دو میل اور ۵ سو گز کے فاصلہ پر قایم تھے جنمین برابر دنادن ہوتی رہی۔ ترکی توپخانہ کا چار توپخانون سے مقابلہ کرنا اس مصلحت سے تھا کہ یونانی مجبور ہوکر اپنی پوری قوت کو کام مین لاوین اور ترک اس قوت کا اندازہ کرلین۔ گو ٹرناؤ ابھی دور تھا لیکن البانیا کی رجمنٹون نے یونان کے اُن زبردست مورچون کو جو ٹرناؤ کے سامنے بلند محفوظ پہاڑیون پر قایم تھے گولہ باری کرکے اوکھاڑ دیا۔ مارشل ادھم پاشا ہر موقع پر تجربہ اور عجیب وغریب جنگی احتیاط اور قابلیت کا اظہار کرتے تھے۔ اونکی کوئی کارگذاری قابل اعتراض نہ تھی۔ اُنھون نے ایک بھی ایسا موقع نہ دیا جسپر حفظ ماتقدم کا پورا پورا بندوبست اور خیال نہ کرلیا گیا ہو۔ غرضکہ اونکی کاروائیان قطعاً سہو اور سقم سے مبرا

تھین۔ وہ ہرگز حملہ کا حکم اُسوقت تک نہ دیتے تھے جب تک یہ نہ سمجھ لیتے تھے کہ فوج کا ہر ایک اور ہر مرکب سامانِ حرب سے بخوبی لیس ہوگیا ہی+

۲۱- اپریل ۹۷ء جنگ کرسٹیری اور میجر جنرل جلال پاشا کی شہادت

۲۰- تاریخ کو یونانیون نے کوئی سخت مقابلہ نہین کیا وہ برابر صبح سے شام اور شام سے صبح تک قلعہ کرسٹیری کی قلعبندی مین مصروف رہی۔ لیکن دن نکلتے ہی میدان جدال و قتال گرم ہونا شروع ہوا۔ ہر دو مقابل افواج مین حملہ کے بگل بجنے لگے اور آمنے سامنے پہاڑیون پر سے گولونکی بھرمار ہونے لگی۔

ان پہاڑیون کے درمیان ایک فراخ درّہ واقع تھا اور اس لئے پیادہ افواج کا ایکدم مقابل ہونا ذرا مشکل بات تھی۔ تاہم توپون کی وہ سخت اور غضبناک لڑائی رہی کہ العظمۃ للہ۔ رنجک پر رنجک اڑنے اور کئی توپونکی آوازین ایک ساتھ ہونے سے پورے طوفان رعد و برق کا خوفناک سمان بندھا ہوا تھا۔ آخرکار یونانیون نے محل محل کر توپخانہ کی پوری قوت صرف کرنا شروع کردی اور ترکی مورچہ بندیون کے اڑا دینے کا قصد کرلیا۔ لیکن وہ ترکی گولون کی تاب نلا سکے اور نقصان کثیر کے ساتھ جسکی ٹھیک تعداد و شمار نہوسکی انکو پسپا ہونا پڑا۔ ترکی ریزرو فوج کی امداد کی اس روز کوئی ضرورت نہ پڑی۔ بلکہ موجودہ متعینہ سپاہ نے مردی اور مردانگی کے دل کھولکر جوہر دکھلائے جو مدتون تک زبان زد خلایق رہین گے تاہم بنظر احتیاط چند دستے فوج کے ہر وقت کمک پہونچانے کے منتظر رہے۔ یہ ڈویژن نشاط پاشا کی کمان مین تھا اسوقت تک اس حصہ فوج نے بماتحتی کمانڈر نشاط پاشا سب سے زیادہ کام دیا۔



Brigadier General Hafiz Pasha the Martyr.

برگیڈیر حفیظ پاشا شہید اسی ڈویژن کے ایک دستے کے کمانڈر تھے جو بڑی بہادری کے ساتھ دُرّہ ملونا کی جنگ میں شہید ہوئے اور اسی جنگ میں جو گرہیری کے نام سے مشہور ہے گی میجر جنرل جلال پاشا جو دوسرے دستے کے برگیڈیر تھے شہید ہوئے اور اس لئے ان دو زبردست حادثوں سے ثابت ہو گیا کہ جنرل نشاط پاشا کی فوج نے کس اولوالعزمی اور سخت ترین ثابت قدمی کے ساتھ اول سے آخر تک جنگ روم و یونان میں کام دیا۔

لریسا میں غیر ملکی امدادی جتھوں کا داخلہ

۲۰-اپریل ۱۸۹۷ء کو لریسا میں ایک خاص قسم کا جوش و خروش پھیلا ہوا تھا وہ اسلئے کہ چار سو غیر ملکی والنٹیر مجاہد جن میں یورپ کی اور قوموں سے علاوہ ۲۶۵-انگریز بھی شامل تھے بادہ

استعانت وامداد افواج یونانی لرسیامین آپہونچی۔ انکا استقبال نہایت دہوم دہام سے ہوا اور اس سے بڑہکر پُر جوش سین وہ تھا جب وہ مجاہدین ہیڈ کوارٹر سے اجازت پاکر سرحد کی طرف روانہ ہوئے۔ انگریز والنٹیر اپنے جنگی گیت گاتے ہوئے چلے جاتے تھے اور ایسے ہی دوسری قومین بھی اظہار جوش کرتی تھین۔

گرنیرووالی کا ترکون کے ہاتھ سے نکلجانا۲۰۔اپریل

جبکہ ترک اسطرف مشغول تھے یونانیون نے کوئی موقع پاکر اُن پہاڑیون پر جو سینٹ جارج خانقاہ کی سے جانب شرق واقع ہین چڑھکر ترکون کے میمنہ پر حملہ کردیا۔ ترکون نے بعد کئی گھنٹے کے سخت مقابلہ اور مقاتلہ کے ہیڈ کوارٹر الاسونا سے ۲۰۰ سوار کیپٹین سوار اپنی کمک کے لئے طلب کئے۔ یہ بہادر سوار میدانِ تھسلی کی طرف کو اوترکر بڑھنا چاہتے تھے کہ یونانی کرنیل مسٹر اپاکے خونخوار توپخانہ نے اونکو آگے قدم بڑہانے سے روکدیا اور بسبب کثیر سوار نقصان عظیم اوٹھاکر لگیریا کی طرف پسپا ہوئے اور وہان سے الاسونا واپس گئے۔ اسطرح سے مقبوضہ مقام گرینیزووالی عارضی طور سے ترکون کے قبضہ سے نکلگیا۔ یہ معرکہ تمام دن جاری رہا اور یونانی فوج پیدل نے جو ٹرناؤ سے براپلی تک برابر نیم دائرہ کی شکل مین پھیلی ہوئی تھی اپنے توپخانہ کے سہارے سے ترکون کے پسپا کرنے مین بہت بڑا کام دیا۔

(ایک ہولناک سین)

ترکونکی دہل اور یونانی رعایا مین بھاگڑ

درّہ ملونا اور اس کے گردونواح کے معرکہ جات مین ترکون کے خلاف توقع جنگی قابلیت کی وہ دہوم مچی کہ تمام سرحدی رعایا مین باوجود اونکی فوج کے بالاستقلال موجود ہونے کے ایک عام ہلچل پڑگئی اور ہر سرحدی باشندہ نے جسقدر جلد ممکن ہوا لرسیا کی طرف بھاگ

جانیکا بندوبست کرلیا۔ بھگوڑون اور اونکے عیال و اطفال اور اونکے اسباب خانہ داری اور مویشیون کی کثرت سے تمام سڑکین کھچا کھچ بھری چلی جاتی تھین نہایت ترسناک منظر تھا بھیڑونکے گلّے بکریونکے ریوڑ جلد جلد چلنے کے لیے کھدیڑے جاتے تھے۔ بکریان گدھون مین اور گدھے گھوڑون مین پھنسے جاتے تھے اور ہر ایک اپنے مرکب کو یہی چاہتا تھا کہ آن کی آن مین لرسا مین جا کر ڈالدے اور ہر مالک اپنے مملوکہ اسباب و بکریون کے ریوڑ کو یہی چاہتا تھا کہ کسی نہ کسی طرح غول بیابانی بنکر چشم زدن مین دشمن کی نظرون سے غائب ہو جائے۔ اس کشمکش مین عام گذرگاہین ایسی بھرپور چلی جاتی تھین کہ تل رکھنے کو جگہ نہ تھی اسلیے زیادہ قابل رحم اُن عفیفہ و ضعیفہ عورات اور کمسن بچون اور بیمار مرد و عورتونکا حال تھا جنکو سواری نہ ملنے کی وجہ سے پاپیادہ بھاگنا پڑا تھا۔ کسی کی پشت پر پلنگ کے پٹی پائے کسی پر گٹھری بندھی تھی۔ کسی کے کندھو نپر دو بچے اور گلے مین اسباب منقولہ کا بوجھ۔ بیمارون کا اوٹھتے بیٹھتے گھسٹنا۔ حب الوطنی کے فطری ولولہ مین بار بار گردن پھیر کر اپنے مکانون سرسبز باغون اور لہلہاتے تیار کھیتون کیطرف مایوسانہ نظر ڈالتے جانا اور بہت سے دنیادارونکا تمام اسباب خانگی باہر لا کر رکھنا اور بے قابو پاکر آنسو بھر لانا۔ بلکہ ضعیف القلب عورات کے صدمہ مفارقت نہ اوٹھا سکنے پر بے اختیار چیخ کا نکلجانا اور سب چیز کو چھوڑ کر بقدر امکان اضطراب و پریشانی مین تھوڑے تھوڑے اسباب کا سر اور کمر پر لاد کرلے چلنا بکریونکا ممیانا۔ کتونکا بھونکنا۔ گدھونکا رینکنا۔ مردون کا اُچک اُچک کر پہاڑیونکی طرف دشمن کے خوف سے نظر ڈالنا۔ عورتونکا رونا۔ بیمارونکا کراہنا۔ بچونکا چیخنا۔ پناہ بخدا۔ وہ پُردہشت اور سخت ہولناک اضطراب اور پریشانی کا سمان تھا کہ خدا کسی ملک کو نصیب نکرے۔ پُرامن مُلک کے نوجوان لوگ جنھون نے آغوش مادری مین چپ چاپ راحت و آرام سے زندگی بسر کی ہی اور جو جنگ سے صرف اسی قدر واقف ہین کہ وہ صرف تین حرفون ج۔ ن۔ گ

ن ۔ اور گ سے مرکب ایک نقطہ ہی جو گاہے گاہے میدان قرطاس پر نظر آجاتا ہی وہ بیشک
لڑائی کی تمنا کیا کرتے ہین لیکن اگر وہ کسی ملک کے انقلاب حکومت یا زمانہ جنگ مین مفتوحہ
صوبجات کی تباہی اور بربادی کے دلخراش اسباب و خطرناک حالات کو بچشم خود دیکھنے کا
ایکمرتبہ بھی موقع پاوین تو ضرور ہی کہ قیام امن کو خدا کی سب سے بڑی دی ہوئی نعمت اور بڑی
برکت سمجھکر حاکم حقیقی کا لاکھ لاکھ شکر بجالاوین ۔ غرضکہ تمام سرحدی دیہات اور قصبات کے
تمام وخاص باشندے گاڑیون اور گھوڑون پر اندیدل حبجوسے بن ٹرا لریسا کی طرف
چلے جاتے تھے ۔ اسوقت کا سین بالکل اس نمونہ کے موافق تھا جو پلینی نے پامپیائی
کے شہر کے کوہ وسوویس کی بربادی بخش آتش فشانی سے برباد ہونیکا دکھلایا ہی
لریسا گو شہر ہی لیکن وہ بھی آدمیون اور جانورونکی کثرت سے دبل پڑا ۔
چارہ ناپید اور خوراک نہایت کمیاب ہوگئی ۔ شفاخانے زخمیونکی تعداد سے بھر گئے اور
زخمیونکا ہر ہر گھنٹہ مین تانتا بندھ گیا ۔ حکام نے دارالسلطنت اتھینز کو سخت تاکیدی
عرضداشت روانہ کی کہ فوراً قابلہ عورات اور جراحی کے سامان اور ڈاکٹر روانہ کیے جاوین
آلات اور ادویات کی کوتاہی کا اس سے زیادہ کیا ثبوت ملسکتا ہی کہ غریب زخمی سپاہیون
کے خستہ جسم مین بلا کلوروفارم سنگھائے نشتر بھونک کر اور تازہ زخمون مین انگلیان
اور چمٹیان ڈال ڈالکر گولیون اور گولون کے ٹکڑے نکالے جاتے تھے اور اونکی فریاد وزاری
کے کم کرنیکا کوئی ذریعہ نہ تھا ۔

ترکی فوجونکی پیشقدمی کا منظر اور انکا چال چلن

یون تو ایکہی رنگ کے یو نی فارم یعنی وردی اور ایکہی شکل کی بندوق تلوار

اور بہیرہ دار نیزون سے مسلح فوج جہان بھی صف بستہ ہو نہایت پر رونق اور خوشنما معلوم ہوا کرتی ہے۔ لیکن ترکی فوج کا بالکل نئی وردی پہنے اور نئے نئے چمکدار نیزون اور تلوارون اور ماسر رائفل سے مسلح ہو کر نہایت ضابطہ استقلال اور پوری فرمانبرداری کے ساتھ سُرخ ٹوپیان اوڑھے ہوئے کوہستانی درّون سے گذرنا اور میدان مین منتشر ہو کر پھر ریگستانی سڑکون پر ایڈوانس مارچ کرنا دور سے ایک بڑے بھاری لہراتے ہوئے سانپ کی صورت پیدا کرتا تھا۔

سپاہی قومی اور وطنی جوش مین بھر کر اشعار رزمیہ پڑھتے ہوئے پہاڑون سے اُترتے تھے اور وقتاً فوقتاً فتحمندی کے گیت گاتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جاتے تھے اونکی صورت اور وضع سے دلیری اور جنگجوئی کے آثار ٹپکتے تھے اور وہ اپنے سرداروں کے احکام بجالانے مین ایسی چستی اور تیزی دکھلاتے تھے جنے یورپ کے تمام شائستہ فوجون کو حیران کر دیا۔ کچھ یہی نہین کہ صرف حملہ آور فوج کے دستے مین جوش جنگ پیدا ہو جاتا تھا۔ بلکہ ہر درجے اور ہر طبقے کے افسرون۔ سپاہیون۔ اردلیون اور قلیون تک مین ایک طرح کا ولولہ اور زندہ دلی صاف صاف محسوس ہوتی تھی۔ کیا معنی کہ اردلی کے سوار جنکا کام صرف یہ ہوتا ہے کہ وہ ہیڈکوارٹر سے کمانڈر انچیف کے احکام فوج کے بریگیڈیرون اور کمانڈرون تک پہونچاوین۔ اور اونکے جواب یا استفساری چٹھیان ہیڈکوارٹر لیجاوین۔ جب اپنا لفافہ افسرون کو دیکر اونکے جواب کے انتظار مین کھڑے ہوتے تھے تو بجائے اس کے کہ وہ گولون اور بندوقون کی زد سے بچکر کھڑے ہون فوراً اپنے اپنے رائفل سیدھے کر کے دشمن پر فیر کرتے تھے جب جواب ملجاتا تھا تب ہیڈکوارٹر کو واپس جاتے تھے +

Advance march.

ایک عجیب واقعہ

۲۰۔ تاریخ کی جنگ جدل میں یونانی توپخانہ نے بہت اچھی مشق دکھائی جسکی نشانہ بازی میں ایک عجیب اتفاق یہ ہوا کہ جسوقت البانیا رجمنٹ کا کمان افسر اپنے سپاہیوں کو ایک یونانی مورچہ پر حملہ کرنے کو لئے جاتا تھا تو ایک گولہ جو یونانی توپخانہ سے اوسپر چلایا گیا تھا ٹھیک گھوڑے کے سر پر پڑا۔ گھوڑا فوراً ہلاک ہوا۔ اور افسر بلا کسی ضرر کے بچ گیا ایسا اتفاق کم ہوتا ہے۔

جنگ ماٹی اور کرٹیری کے تفصیلی حالات

ماٹی۔ یونانی حدود میں اس رستہ پر جو درۂ ملونا سے ترناؤ کو جاتا ہے ایک جگہ کا نام ہے اور کرٹیری ایک چھوٹی پہاڑی ہے جو قریب ۵۰ فیٹ کے بلند اور سو فیٹ کے طول ہے اس پہاڑی کے پس پشت یونانی پیدل فوج علی الصباح آکر چھپ رہی جو حملہ آوروں کو نظر آتی تھی۔ یہ جمعرات کا روز اور تاریخ ۲۲۔ اپریل تھی۔ سورج نکلتے ہی ایک عظیم الشان لڑائی شروع ہو گئی۔ صبح کے وقت ترک ۱۲ ہزار اور یونانی ۷ ہزار تھے۔ شام کے وقت مزید کمکی فوج بقدر پانچہزار یونانیوں کی امداد کو پہونچ گئی لیکن وقت ضرورت پر نہ پہونچنے سے اسکا آنا اس تاریخ بیکار رہا۔ پہاڑی کے مقابل یونانی پیادہ سپاہ نے قریب پاؤ میل کے فاصلہ پر خندقیں کھود لی تھیں۔ اور اونکے توپخانے پہاڑی کے دونوں ذیلی اطراف پر قائم تھے۔ ترکوں نے اول سواروں اور پیدل فوج کی جمعیت سے یکبارگی حملہ کیا لیکن بآسانی پسپا کر دیئے گئے۔ اسکے بعد توپخانوں نے آگ برسانی شروع کر دی جو بنظر تھوڑے تھوڑے وقفوں کے برابر ۸ بجے صبح سے لے کر پانچ بجے شام تک جاری رہی ترکی توپخانوں نے

اسقدر بہم کیئے گولون کا مینہ برسایا کہ جس سے تمام کھیت اسطرح کھُد گئے کہ شاید اس سال ہَل چلانے کی ضرورت نہ رہی۔

یونانی توپخانون مین تین میدانی اور ایک پہاڑ کوہی توپخانہ تھا اونکی خوش قسمتی سے بلندی و سفائی سے یونانی کملی فوجسے جس مین ڈہائی ہزار آدمی اور دو کوہی ادہین بیٹھا اتر کر ترکون کے میمنہ پر گولہ باری مین شرکت کی گھنٹون تک ہوا مین شارپنیل گولون کے پھٹنے کی مہیب آہین گونجتی رہین۔ اور حسن اتفاق سے ترکی گولہ اندازون کے نشانون نے ایسی بہیم خطا کی کہ ایک ہزار گولون نے صرف بین پچیس آدمیون سے زیادہ نہ ہلاک کیے۔ جنمین ایک افسر ہلاک اور تین زخمی ہوتے۔

تین جو ترکی توپخانہ درہ لیگریہ مین لپسا ہوتا ہوا معلوم ہوا لیکن یونانی پہاڑ کوہی توپخانے جو گربیرو والی کی طرف آگ برسا رہا تھا ترکی توپچیون کو اپنی طرف متوجہ کرلیا اور باوجودیکہ ترکون نے اس جماعت پر گولون کا مینہ برسا ڈالا لیکن یونانیون نے حیرتناک استقلال اور ثابت قدمی سے اپنا کام جاری رکھا اور حالانکہ گولے اونکے گرد اور اونکے بیچ مین گرکر پھٹتے تھے لیکن نہ کوئی سپاہی چونکتا نظر آتا تھا اور نہ کوئی گھوڑا اچھلتا کودتا دکھلائی دیتا تھا۔ تین بجے سپہر کے وقت چونکہ ترکی توپونکی آواز سوائے لیگریہ کے اور کسی طرف سے نہ آتی تھی۔ اس لیے تمام یونانی توپخانون کے مُنہ بھی اسی سمت کو پھیر دیے گئے اور اس خیال سے کہ دشمن بہئیت مجموعی ملونا پہاڑ کے اُس ڈھلاو پر جمع ہوگا توپون کی باڑہین مارنا شروع کردین لیکن دشمن کوئی نادان دشمن نہ تھا اوسکی چالونکا اترا اوسکی جائے قیام سے ظفر مند بادشاہ کے اقبال کیطرح سو سو کوس آگے بڑھتا تھا۔ گو بظاہر یونان کے اس دشمن جان نے اپنے توپخانہ کو محفوظ مقام مین لپسا کردیا لیکن صرف اسی چال نے ترناؤ اور لریسا کی فتح کی بنیاد ڈالدی۔ یعنی کہ جب یونانی توپخانون نے پہاڑ کے ڈہلاو پر فوج کی موجودگی سمجھ کر اونکی

باڑھین مارنا شروع کین تو فوراً پیادہ پلٹن جھپٹ کر پہاڑ سے نیچے اتر پڑی اور درہ دشمن مین
گذر کر ڈیلیریا گاؤن پر ٹھیک اسوقت قبضہ کر لیا جبکہ ایک یونانی کرنل دو کالم پیادون
اور ۱۳۰ اسکوادرن رسالونکے ساتھ اُس جگہ داخل ہونا چاہتا تھا۔ کرنل موصوف ترکون کی
صورت دیکھتے ہی یہ جا وہ جا ! اور بغیر ایک گولی چلائے کرمشیری پہاڑی کی طرف لوٹ
گیا۔ اتفاق سے اسی وقت کماندیر لوسفاکی نے بذریعہ ٹیلیگراف لریسا کو تار بھیجا کہ ترک
حلقہ باندھ کر آگے بڑھنے کا بندوبست کر رہے ہین اور اس لئے فوراً عقب سے امداد فوج
نہ آئی تو راہ فرار مسدود ہو کر کل فوج یونانی محصور ہو جائے گی۔ بس ترکون کی اس ادنے
حرکت نے مالٹی کے ہر دو میمنہ اور میسرہ افواج کو دھمکا ڈالا۔ اور ہیڈ کوارٹر کے افسرون نے
عام طور پر یقین کر لیا کہ ترک دونون جانب سے گھوم کر مالٹی کی کل سپاہ کو ضرور محاصرہ مین
کر لین گے۔ اس لئے صدر مقام لریسا سے جہان شہزادہ ولیعہد بہادر یعنی ڈیوک آف
اسپارٹا مقیم تھے حکم نازل ہوا کہ تمام لشکر یونان مالٹی کو چھوڑ کر واپس آجائے اور باوجودیکہ
پچھلی پلٹنین اور تین میدانی توپخانے معہ اس توپخانہ کے جسکی کمان براہ راست پرنس نکولس
کے ہاتھ مین تھی مغرب سے پیشتر ٹرناؤ کی طرف مالٹی کی جانب آتے نظر پڑتے تھے۔
لیکن حکم فرار کے آنے کے بعد کون کسی کی سنتا ہے۔ کیونکہ جب سپاہ کو فتحمندی کا یقین نہین یا
اگر ظن غالب ہی ہو گیا ہو اور وہ صدر مقام سے کسی نامعلوم وجہ کے ساتھ فوری واپسی کا
حکم پاوے تو خیال مین نہین آسکتا کہ اُسپر دشمن کا کسقدر خوف اور ہراس طاری ہو سکتا ہے
اوسپر طرہ یہ کہ شام کا جھٹپٹا وقت۔ تاریکی بڑھی ہوئی اور کسی کا یہ مشہور کر دینا کہ ترک
درہ بوغازی سے داخل ہو کر عقب سے راہ فرار مسدود کرنے والے ہین نے اسقدر خوف
اور دہشت کا باعث ہو گیا کہ بیان سے باہر ہے۔ یونانیونکی صفین ٹوٹ گئین کالم پھٹ گئے
تمام میدان مین فوج تتر بتر ہو کر لریسا کی طرف یکدم بھاگنا شروع ہو گئی نفسی نفسی کا

عالم تھا۔ کسی کو کسی کی خبر نہ تھی معلوم ہوتا تھا کہ کوئی خوشنما پوشاک یا گلخانہ ٹوٹ گیا ہے
حکم ہونے کے وقت مختلف نمبر کی رجمنٹیں کمپنیوں میں منقسم ہوکر تمام میدان
جنگ میں پھیلی ہوئی تھیں اور چونکہ حکم نہایت سخت اور بہ عجلت واجب التعمیل تھا اس کے
گھبراہٹ میں بجائے اسکے کہ ہر نمبر کی کمپنیاں اپنی اپنی رجمنٹوں میں شامل ہوکر راہ گریز
اختیار کریں۔ ایک عام انتشار کی حالت میں جہاں جسکا سینگ سمایا اوسی طرف کو ہولیا
اور سب سے طرفہ یہ ہوا کہ جب تمام پیادہ فوج اور سوار اور باربرداری کی گاڑیاں اور خچر اور رسد کے
چھکڑے ٹرناؤ سے لریسا کو چلے جارہے تھے کہ یکایک شور برپا ہوا کہ ترک سوار قریب
آپہونچے !! اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اندھیرے میں ایک کمپنی خوف میں دوسرے کی طرف
پھر پڑی اور پیشتر اس سے کہ افسر لوگ اونکو اس حرکت سے باز رکھیں اونھوں نے بیساختہ
اپنے عقب کی جانب بندوقوں کے فیر کرنا شروع کردئے جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ دو سپاہی قتل
اور ۱۸ زخمی ہوئے اور اس شرمناک طریقے سے تمام یونانی فوج مقامات مانی۔ لوسفاکی
اور کوہ الیاس سے اپنا اپنا مورچہ اور میدان چھوڑ چھوڑ کر ٹرناؤ کی طرف پسپا ہوگئے
اور ایک کثیر تعداد ان میں کی ٹرناؤ سے بھی گذر کر براہ راست لریسا کی جانب پیچھے ہٹتی
چلی گئی۔ لہذا بوجہ اس خوف کے کہ ٹرناؤ بہت جلد ترکوں کے پنجہ آہنی میں آنیوالا ہے
جمعہ (۲۳۔ اپریل) کی رات کو تمام سپاہ اور باشندے اس جگہ کو چھوڑ کر لریسا کی طرف چلتے
ہوئے اور یہ کارروائی اس تیزی کے ساتھ عمل میں لائی گئی کہ سنیچر (۲۴۔ اپریل) کے روز
تمام سڑکیں گرد و نواح کی بالکل سنسان پڑی تھیں اور ایک متنفس بھی ادھر چلتا ہوا نظر
نہ آتا تھا۔

بہت سے باشندے جن کو ترکوں کی قوت کا صحیح اندازہ تھا ہفتوں پہلے سے
ٹرناؤ چھوڑکر مع اپنے اسباب منقولہ کے لریسا چلے گئے تھے اور بقیہ اس فوجی بھاگڑ کے

ساتھ ایک رات میں ٹرناؤ خالی ہو گئے۔ اور اس دہشت اور خوف کی وجہ یہ تھی کہ عام یونانیوں اور نیز غیر ملکی باشندوں کا پختہ خیال اسطرف تھا کہ ترک جن جن شہروں اور دیہات کو فتح کر لینگے اونکو بغیر جلائے اور تباہ کئے نہ چھوڑینگے۔ حالانکہ یہ سب کمبختوں کا خیال اور وہم ہی وہم تھا۔ ترکوں نے جو کچھ اونسے برتاؤ کیا اوسکی نظیر تاریخ عالم میں کم ملے گی۔

لریسا مین قبل از مرگ واویلا

حالانکہ لریسا ٹرناؤ سے دور ایسا محفوظ مقام تھا کہ وہاں یونانی فوج مستعدی کے ساتھ اپنے دشمن سے مقابلہ کے لئے تیاریاں کر سکتی تھی لیکن کمانڈر انچیف کی بے موقع دور اندیشی نے لریسا کے جنوب میں ایک دوسرا زبردست مقام فارسالہ ترکوں کا حملہ روکنے کے لئے تجویز کیا اور اس لئے لریسا کے باشندوں اور فوج مقیم میں وہ اضطراب اور پریشانی اور مایوسی پھیلی جو ایک بادشاہت کے لئے نہایت ہی شرمناک اور قابل غیرت ہے۔

فوجیں سرحدی مورچوں سے پے درپے چلی آتی تھیں۔ سامان باربرداری اور سامان حرب یعنی میگزین کی گاڑیوں سے تمام سڑکیں اونکی کوچے پٹے ہوئے تھے تاکہ فارسالہ کی طرف روانہ ہوں۔

باشندے بڑے بڑے گروہ ہونکے ساتھ یکجا ہو کر شہر سے بھاگتے تھے اور اونکے ساتھ گاڑیوں اور ٹٹوؤں پر اسباب خانہ داری لدا ہوا چلا جاتا تھا۔ تندرست اور جوان لوگ اور نیز مسن مرد اور بیچاری عورتیں نہایت غمگین اور افسردگی کی حالت میں یا تو دودو یا فارسالہ کی طرف اوٹھتے بیٹھتے اور گھسٹتے ہوئے چلے جاتے تھے

یہ منظر ایسا خوفناک تھا کہ سخت سے سخت تماشائی کا دل بھی اُن غریب الوطن حرمان نصیب یونانیوں کو اس خستگی بیچارگی اور سراسیمگی کے عالم میں اپنے وطن مالوف سے جدا ہوتے ہوئے دیکھکر بھر آتا تھا - خصوصاً انگلستان کے اُن اخباروں کے نامہ نگاروں کی ہمدردی کا کچھ ٹھکانا ہی نہ تھا جو واقعات قلمبند کرنے کی غرض سے ترکوں کو چھوڑکر یونانی فوج کے ساتھ معرکہ ابوہ میں جا کر شامل ہوئے تھے اونکا انصاف پسند دل اس خیال سے اور بھی بیٹھا جاتا تھا کہ افسوس یہ بیچارے یونانی ترکی جابرانہ حکومت سے خلاص ہوکر آج پھر سترہ برس کے بعد اونکے شکنجے میں دبنے والے ہیں -

دراصل یہ سارا قصور افسران فوج کا تھا جنکی ناعاقبت اندیشی - ناتجربہ کاری اور بزدلی نے فوج اور رعایا میں اسقدر بدامنی اور شورش پھیلادی -

بھاگڑ کے متعلق ایک انگریز والنٹیر کی نہایت دلچسپ داستان اور ۲۳ - و ۲۴ کے معرکوں کی تفصیل

ایک مضروب انگریز والنٹیر نے اخبار ٹائمز کے نامہ نگار کو شفاخانہ ایتھنز سے ترناؤ کی جمعہ والی بھاگڑ کی نسبت نہایت دلچسپ طریقے سے جو تفصیل بھیجی تھی اوسکا اس تاریخ میں نقل کردینا خالی از لطف نہوگا - اس والنٹیر نے اسی کشمکش اور دوڑ بھاگ میں ایک بھاگتے ہوئے کوتل گھوڑے کی لات کھائی تھی - جس سے اوسکی ایک ٹانگ سخت ماؤف ہوگئی اور وہ بیچارہ بمشکل تمام لرسیا پہونچا اور وہاں سے بدقت تمام براہ وولو پہونچکر وہاں سے براہ کشتی ایتھنز میں داخل ہوکر شفاخانہ میں جا پڑا - اُس نے لکھا کہ :-

"غیر ملکی امدادی جماعت (جسمین انگریز والنٹیر بھی شامل تھے) بمقام ترنیا
۲۱- اپریل کی رات تک بارگون مین مقیم رہے۔ اور چونکہ اونکو ترنیا مین
خالی پڑے پڑے ایک ہفتہ ہو چکا تھا اس لئے طبیعت مین بے صبری
اور اضطراب پیدا ہو گیا تھا کہ کب حکم ہو اور کب سرحد کی طرف بڑہین۔
چنانچہ خدا خدا کر کے ۲۱- اپریل کی رات کو نصف شب گذرنے کے وقت اونکو
کوچ کرنے کا حکم ملا اور وہ نہایت شادان اور فرحان بلا کسی خیال کے
کہ کہان جارہے ہین برابر بڑھتے چلے گئے یہانتک کہ یونانی سپاہ کے
میلونا پاس کے قریب صبح ہوتے ہی جا پہونچے۔ سڑک ترنیا سے
سرحد تک برابر اسقدر ناکارہ اور ناہموار تھی کہ چھوٹے چھوٹے پتھرون
اور سنگریزون پر چلتے چلتے ایک بھی ایسا نہ تھا جسکے پاؤن چھالون سے
بھر نہ گئے ہون بلکہ بہت سے لوگ تو ایسے پست ہو گئے تھے کہ دوسرا
قدم بھی نہین اوٹھا سکتے تھے اور اس لئے راستہ مین کچھ یہان اور
کچھ وہان سڑک کے ادھر اودھر پڑ رہے۔

۲۲- اپریل روز پنجشنبہ کو دن نکلتے وقت وہ لوگ ایک مقام
پر پہونچے جو یونانی مورچہ ھالی کے بائین طرف واقع تھا اونکے پہونچنے
کے تھوڑی ہی دیر کے بعد ترکی توپخانون سے آگ برسنا شروع ہو گئی۔
غیر ملکی امدادی جماعت خوش نصیبی سے چند پہاڑیون کے پس پشت نہایت
محفوظ مقام مین متعین کی گئی تھی۔ ترکی بم کے گولے اوپر سے برابر گذر
رہے تھے۔ اور عقب مین گر کر پھٹتے تھے۔ ۲۳- اپریل کو تمام دن
برابر گولون کی لڑائی مین گذرا۔ ایک بھی فیر بندوق کا نہوا۔ ہم کو تعجب ہوتا

تھا کہ افسر اسقدر کیون مارے جاتے ہین یعنی یہ امر لازمی طور پر واقع ہوتا
تھا کہ ہر چھ یا سات مقتولین مین ایک یا دو افسر ضرور شامل ہوتے تھے
شام کے وقت پیادہ پلٹنون کی رجمنٹ نہایت مضبوط اور محفوظ مقامات
مین معین کی گئی اس لئے کہ رات کے وقت ترکون کی جانب حملہ کا گمان
تھا۔ اندھیرا پڑتے ہی گولہ باری بند ہوگئی۔ اور ہم کیمپ مین واپس
آئے کیمپ مین سنگریزونکا قدرتی فرش اور نیلے مرصع آسمان کا بہت
بڑا خیمہ نصب تھا۔ سب نے اسی ایک فرش پر کمبل بچھایا اور اسی ایک نیچرل
خیمہ اطلسی کے سایہ مین ایسے آرام سے آکر لیٹے کہ صبح کے وقت سردی
اور اینٹھن کے مارے اٹھنا چاہا تو بیٹھنا تک محال ہوگیا۔ بدن بالکل
زمین پر اکڑ گیا اور سارا جسم سردی کے اثر سے کانپنے اور تھرانے لگا۔
رات مین دو دفعہ الارم دیا گیا کہ ترک پیادہ فوج پر حملہ آور ہوے۔
پہلے حملہ کے جواب مین بڑی تیزی سے کام لیا گیا یعنی ذرا دیر مین
بیس ہزار کارتوس خالی کردئے گئے اور دوسری مرتبہ بھی ترکون کو
پسپا ہونا پڑا۔
جمعہ کی صبح تک ہماری مورچہ بندیون اور عام حالت مین مطلق فرق
یا تبدیلی کسی طرح کی واقع نہوئی تھی لیکن بقول پرانونکے "جسوقت
شاہ خاور شعاعونکا تاج سر انور پہ رکھکر تخت مشرق پر بصد آب و تاب
جلوہ گر ہوا" وہی کل والی توپونکی لڑائی شروع ہوگئی لیکن اس مرتبہ کی
گولہ باری یونانیون کا زیادہ نقصان نہ کرسکی اور سہپر تک ہمنے برابر
اپنی اپنی جگہون کو بدستور قایم رکھا۔ البتہ سہ پہر کے بعد ترکون نے

اسقدر کامیابی حاصل کرلی کہ ہمارے مقابل جو پہاڑیان واقع تھین اونکی
کسی طرح قابض ہوگئے۔ ہم دیکھتے تھے کہ سوارونکے رسالے برابر حملہ کرتے
ہین اور پیچھے ہٹ جاتے ہین لیکن بوجہ فاصلہ بعید کے صاف معلوم ہوتا تھا
کہ اونکے بڑھنے اور ہٹنے سے کیا نتیجہ پیش آتا ہے۔ اسمین شک نہین کہ ترکون
کو مقابل کی پہاڑیان ملجانا ہمارے حق مین بہت برا اثر رکھتا تھا اور اس لئے
سب نے اپنے دلمین طے کرلیا کہ آج رات کو یا تو میدان دینگے یا لینگے۔

چنانچہ شام کے قریب ترکون نے ہماری پیدل سپاہ پر گولے پھینکنا شروع کئے
اور اس سے مجبوراً اسکو اپنی جگہ چھوڑنا پڑی۔ مین یقین کرتا ہون کہ ہمارے
جرار سپاہیونکی تعداد دس ہزار تھی لیکن ترک مقابل مین ۲۵ ہزار سے کم نہ تھے
رات ہونے سے پہلے ہم لوگ تو یہ سمجھتے تھے کہ بغیر سخت ترین نقصان
جانی یا مالی اوٹھائے اپنے مورچے نہین رکھ سکتے لیکن تب بھی نہایت
اطمینان سے فتح کی امید دلون مین لئے ہوئے خیمے سے ایک میل پیچھے
ہٹنے کو ذرا اندھیرے ہوتے کوچ کا حکم تھا۔

ہم سمجھے کہ ترکی مورچون پر حملہ کرنے کی تیاری ہوتی تھی مگر وہ حکم آگے کی طرف
مارچ کرنے کا نہ تھا بلکہ پیچھے ہٹنے یعنی پسپائی کی طرف تو کیا بھاگ جانے کا تھا
اسکے معنی یہ ہوتے کہ ایک فوج ظفر موج نہایت بزدلی کے ساتھ دشمن کے
سامنے سے بھاگ جانے کی ہدایت تھی۔ تاریکی ہونے پر پسپا ہونا شروع کیا
گیا اور کل فوج دشمن کیطرف پشت کرکے لاریسا کی جانب چل پڑی۔ دس
بارہ میل تک یہ بازگشت نہایت باقاعدہ اور امن و امان سے ہی لیکن
بہت سے لوگ دن رات کام کرتے کرتے آرام کے وقت بھاگنے سے نہایت

خستہ اور کمزور ہو گئے تھے۔ اہل برطانیہ کے دل اس واقعے سے قریب قریب ٹوٹ گئے وہ رات کے وقت بھاگنے سے لڑنا بہتر سمجھتے تھے۔ لیکن ابھی سفر چند میل باقی تھا کہ کسی نے یہ شور مچایا کہ "ترک آ پہونچے" یہ سننا تھا کہ سپاہیوں نے لوٹ لوٹ کر بلا خیال اس امر کے کہ اونکے پیچھے اونھیں کے ہموطن سپاہی ہیں فیر کرنا شروع کر دئے"

فیر ہوتے ہی ہر شخص نے اپنے آپ کو وحشتناک ترک کے پنجوں میں گرفتار سمجھا اور اس خیال خوف سے کانپ کر تمام دنیا میں اپنی اور اپنی قوم کی فضیحت کی کہ توبہ ہی توبہ۔ مارے ڈر کے سوار اور توپخانہ والے پیدل سپاہی۔ گھوڑے۔ گاڑیاں خچر اور ٹٹو۔ ایک پر ایک ٹوٹ پڑے اور وہ گھسڑ پسڑ مچی کہ توبہ ہی بھلی۔ سوار پیدل پر اور پیدل پہیوں میں اور پہئے گڈھوں میں۔ ادھر سے گھوڑا بھاگا ادھر سے ٹٹو بھڑکے۔ پیچھے سے دن فیر ہوا۔ اور سواروں کے گھوڑے بگڑ کر اوچھلتے کودتے لاتیں پھینکتے کچھ پیادوں کو کچلتے ہوئے گاڑیوں میں جا اٹکے۔ کچھ کھیتوں کی طرف دوڑتے پھرے۔ اندھیری رات۔ نہ دوست کی شناخت نہ دشمن کی پہچان۔ ادھر سے ترک آ گئے آ گئے کا شور ادھر سے جانوروں کے بیساختہ دوڑنے کی پکار وہ قیامت خیز نمونہ تھا جسکا پورا خاکہ لفظوں میں کھنچ نہیں سکتا۔

کپتان برج نے (جو انگریزی رائفلوں پر سردار تھے) انگریزوں کو حکم دیا کہ وہ ایک لائن باندھکر چلیں اور اونمیں سے ایک درجن شخصوں نے جنھوں نے یہ حکم سنا فوراً تعمیل حکم کی لیکن مجبور!

"جب ہی کہ ہمنے ایک صف بنا کر آگے بڑھنا چاہا کہ فراریوں کے ایک وحشتناک مجمع نے دھکیل کر فوراً پھر ہم سب کو تتر بتر کر دیا۔ میں نے دیکھا کہ شخص

نفسی نفسی کے حال مین مبتلا تھا ہر شخص اپنے بچاؤ کی تدبیر مین کسی کوشش کی کمی نہ کرتا تھا (خوف اسقدر غالب تھا گویا موت کا پنجہ ہر ذیحیات کو مجسم تصور مین سامنے نظر آتا تھا) یہ پر آشوب حالت دیکھکر مین نے بھی دور اندیشی سے کام لینا شروع کردیا اور ہلکا ہونے کی غرض سے اپنے کمل۔ واٹر پروف تلوار اور کارتوس ان سب کو پھینکدیا اور صرف ایک رفل اور کارتوس کی پیٹی جسمین ساٹھ عدد کارتوس بھرے ہوے تھے اپنے قبضہ مین رکھے مفرورین کی دیکھا دیکھی ہم سڑک سے اسقدر دور جا پڑے تھے کہ

+ + + + + +

+ + پھر کسی طرح سڑک کا ملنا ممکن نہوا اور برابر کوہستانی قطعات اور بھی ناہموار زمین پر پانی سے بھرے ہوے کھیتوں سے گذرنا پڑا۔ اس کشمکش مین مین بھی ہزار خرابی چند جگہ گرتا پڑتا بڑھتا ہوا چلا گیا یہانتک کہ زلیسا صرف ایک میل رہگیا۔ اسمقام پر ایک آفت ناگہانی نازل ہوئی یعنی ایک بھڑکے ہوے گھوڑے نے جو بے سر و پا عام شورش سے بھاگتا پھرتا تھا مجھے اس زور سے لات ماری کہ مین ایک خشک نالے مین جا کر گرا مجھکو سخت چوٹ محسوس ہوئی لیکن وہان پڑے رہنے کے یہ معنی تھے کہ یا تو توپ کے گولے کا مزہ چکھا جاوے یا سوارون اور کوتل گھوڑون کی ٹاپون مین اپنے آپ کو روندا جائے۔ اس لیے مین ہمت باندھکر اٹھا اور چونکہ چوٹ ابھی گرم تھی گھسٹتا ہوا زلیسا جا پہونچا۔ وہان دیکھا تو وہ عالم شہر آشوب تھا کہ دیکھا نہ تھا آدمیون اور سپاہیون کی کثرت نے مجھے بے قابو کردیا اور بالآخر بہت سے فوجی آدمیون کی رَو مین محض بے اختیارانہ طور پر ایک شراب فروش کی دوکان پر جا پڑا۔ موقع اچھا تھا کہ تھوڑی سی ریفرنٹو شراب خریدیکا۔ بعدہ اوس

اس دوکان کو چھوڑ کر پھر سڑک پر ہو لیا اور ایک دروازہ کھلا دیکھ کر اندر داخل ہوا - وہ ایک گلی سی تھی چونکہ چوٹ اور دوڑ دھوپ کی وجہ سے بالکل ہی بیجان ہو گیا تھا اس لئے وہیں گر کر سو گیا - بعد چند ے آنکھ کھلگئی تو دیکھا کہ اب پیر کا ہلانا ناممکن ہے - حسن اتفاق سے میں نے دیکھا کہ ایک انگریز نامہ نگار دروازہ میں کھڑا ہے وہ میرے حال سے واقف ہو کر فوراً ایک سرجن کو بلانے گیا لیکن ذرا ہی دیر میں وہ گھوڑا بھگائے آپہونچا اور کہا کہ ترک قریب آپہونچے - اب زیادہ یہاں قیام کرنا محال ہے میں اسکو گھوڑے کی گردن سے لٹک کر روانہ ہوا ور راستہ میں ایک اور انگریز نامہ نگار بائیسکل پر سوار ملا اس نے فوراً اپنی مشین پر مجھے سوار کر دیا اور اسطرح صرف ایک پاؤں سے بائیسکل چلا کر ریلوے اسٹیشن تک جانا ممکن ہوا - اسٹیشن سے میرے ہمراہی انگریزوں نے مجھکو چھوڑ کر خیر باد کہی اور واقعی انکی دعا میرے حق میں مفید پڑی اس لئے کہ یہ بڑی بھاری خوش نصیبی تھی کہ مجھسا لاچار اور بیبس شخص ریل گاڑی میں بیٹھ سکے اس لئے کہ اسٹیشن جیسا اس وقت وحشت اور پریشانی کا منظر بنا ہوا تھا اوسکی نظیر ملنی مشکل ہے - سپاہی اور عہدہ داران فوجی اور ملکی عورتیں اور بچے از حد شور مچا رہے تھے اور ٹرین میں بیٹھ جانے کی غرض سے اپنا سر دے دیتے تھے - مرد نہایت بزدلانہ طریق سے برتاؤ کر رہے تھے - میں نے بچشم خود دیکھا کہ افسروں کے لئے جگہ کرنے کی غرض سے عورتوں اور بچوں کو کھینچ کھینچ کر گاڑیوں سے باہر پھینک دیا گیا - بہت سے فوجی عہدہ دار جنکو اسٹیشن کی حفاظت کے لئے مامور کیا گیا تھا بجائے اسکے کہ وہ پلیٹ فارم پر رہیں اور اس عالم شور و شغب کے فرو کرنے میں کچھ مدد کریں گاڑیوں کی چھتوں پر کود کود کر جا بیٹھے اور غضب یہ ہوا کہ اونکے ہمراہیوں نے جو گاڑی پر نہ چڑھ سکے

اپنے دوستون اور ہم پیشہ سپاہیون کو جو اوپر چڑھ گئے تھے گولیون سے ہلاک یا
زخمی کیا۔ اسکے جواب مین اوپر والون نے نیچے والون پر گولیان مارین اور اسی
کشت و خون کی گرم بازاری مین ٹرین ٹنڈلو کی جانب روانہ ہوگئی۔ اسوقت
اُن لوگونکی آہ و زاری اور مایوسانہ اضطراب جو اسٹیشن پر رہ گئے تھے دلکو ہلائے
دیتا تھا۔ اور خصوصاً اونکے اضطراب کا وہ وقت جبکہ شہر کے ایک سمت گولیون
کے چلنے کی آوازین سنائی دین جس سے ثابت ہوا کہ ترک شہر میں آپہونچے۔ یہ [illegible]
معرض بیان مین نہین آسکتا۔ بہت سے افسر اور سپاہی فارسالا جانے
کی غرض سے ولیسٹو مین اوتر پڑے۔ جب ہم وولو پہونچے تو دیکھا کہ ایک ہزار
آدمی جمع ہین کہ اپنے دوستون اور عزیزون کے مرنے یا زخمی ہونے کے
حالات دریافت کرسکین۔ مین سیدھا اس ہاسپٹل کو روانہ کیا گیا اور فقط مجھکو یہین
ملتے جنکے ذریعے سے مین اُس مہربانی اور آرام کا شکریہ ادا کرون جو مجھکو وہان میسر آیا

یونان اور اپنے ہاتھون اپنا نقصان

بموجب حالات مذکورہ بالا اُس نقصان کا صحیح اندازہ کرنا جو اُس تاریک رات کے خوفناک
گھڑیون مین واقع ہوا نہایت مشکل ہوتا ہے ایک دوسرے پر آپس مین فیر کرنے اور گھوڑون
اور آدمیون کے ہجوم سے کچلے جانے سے جسقدر لاشین دستیاب ہوسکین اونکی تعداد
پانچسو اور چھ سو کے درمیان تھی۔ بہت چونکہ گاڑیون کے گرنے اور ایک دوسرے مین
پھنس جانے اور اس مین سے اسباب خانہ داری سامان خوراک اور ذخیرہ جات رسد
کے نکل پڑنے سے رک گیا تھا جس سے ایکا ایکی [illegible] کچھ نہ سوجھتا تھا اور جانوران باربرداری
اور [illegible] پہونچکر [illegible] تھے اور [illegible] کے ہوسے [illegible] جو [illegible] بنائے تھے۔ اور وقت

فیروں کی آواز سنکر اور فیر کرنے والوں کو ترک سمجھکر سپاہی اپنے ہی آدمیوں کو گولیاں مارتے تھے اس لئے اس عام ہلچل اور آشوب کا کوئی اندازہ نہیں ہو سکتا۔ اور چونکہ نامہ نگار خود اس بلا میں مبتلا تھے اس لئے وہ سب حال لکھ سکے اور جو کچھ اونھوں نے لکھا وہ قابل تحسین اور انگریزی قوم کی ہمت و جرات کا اچھا ثبوت ہے۔

اس عام گڑبڑ میں افسروں کا برتاؤ بالکل بزدلانہ اور سپاہیوں کی مانند رہا وہ انتظام کرنا بھول گئے۔ اونکے جسموں پر رعشہ پڑگیا۔ اونکے دماغ ترکوں کی آمد کی پکار سنکر بالکل اپنی جگہ سے ہل گئے۔ انکو سوائے اپنی جان بچانے کے اور کوئی چارہ نہ نظر پڑا۔ اور غالباً باضابطہ بھاگ کر سب سے پہلے لریسا میں وہی داخل ہوتے۔ ہاں ان سب میں ایک کرنل جسکا نام میرومی کیلیس Maromichalis تھا اس نے ضرور کچھ ہمت کی یعنی وہ تھوڑی دور تک لوٹ کر آیا اور امن قایم کرنے کی غرض سے بہت کچھ چیخا چلایا۔ لیکن نقار خانہ میں طوطی کی آواز کون سنتا تھا اوسکی ایک نہ چلی اور مجبور ہو کر لریسا کی طرف آخرکار وہ بیچارہ بھی بھاگتا نظر آیا۔ اس معرکہ میں یہ بات قابل نوٹ کرنے کے ہے کہ غیر ملکوں کے والنٹیروں نے غالباً کوئی فیر نہیں کیا اور نہ وہ اسقدر مضطرب و مخبوط الحواس ہوے جسقدر کہ یونانی

خاتمہ محاربہ ٹرناؤ اور ادھم پاشا کا

ٹرناؤ

تفصیلاً ذکر ہو چکا کہ یونانی فوج اور رعایا ترکوں کے خوف سے ٹرناؤ چھوڑکر بجید پریشانی اور گھبراہٹ کے عالم میں لریسا کو بھاگی۔ وہ ۲۳۔ اپریل ۱۸۹۷ء روز جمعہ وقت شب کا واقعہ ہے اور اس لئے ۲۴۔ اپریل کی صبح کو سنیچر کے روز عساکر عثمانیہ بلا کسی مزاحمت اور روک ٹوک کے ٹرناؤ میں داخل ہو گئی۔ مارشل ادھم پاشا نے قصبہ میں داخل ہوتے ہی

اول جو کام کیا وہ ایک اجرا حکم تھا جسکی رو سے ممانعت کی گئی کہ کوئی شہر ہرگز نہ جلایا جاوے اور نہ قتل عام کیجاوے - اونھون نے ایک گورنر مقرر کیا اور تمام گرجا گھرون - کھلی ہوئی دوکانون کشادہ دروازے کے دیرو جنکو باشندے ویسے ہی چھوڑ کر بھاگ گئے تھے سنتری مقرر کیے تاکہ ایک حبہ کسی کا نقصان ہونے نہ پاوے - اسی روز ادہم پاشا کو خبر ملی کہ یونانی جنگی جہازون سے جنھون نے کٹرینا پر گولہ باری کی تھی - یونانی سپاہی اوترنا چاہتے تھے لیکن وہ بہ شکست سے باز رکھے گئے اور چند چھوٹی کشتیان انکی غرق کر دی گئین - ۲۴ - اپریل کو ایک یونانی بھی ترکی سرحد پر باقی نہین رہا اور مطلع بالکل صاف ہو گیا -

سو قیدیونکی گرفتاری اور اونکے ساتھ ترکی افسر کا سلوک

صبح کے وقت سو قیدی گرفتار ہوکر آئے اونمین سے ایک شخص ترکی افسر کی حضور مین لایا گیا وہ اسقدر خوف زدہ تھا کہ برابر تھر تھر کانپ رہا تھا اور دہشت سے ایک بات بھی اوسکی زبان سے نہ نکل سکتی تھی پہلی بات جو وہ گڑگڑا کر کر سکا یہ تھی کہ "اوسکی جان امان مین رہے" اور اسکو قتل سے محفوظ رکھا جاوے - ترکی افسر نے جواب دیا کہ اے شخص تو کیون اسطرح ایسی منت و التجا کرتا ہے تو تو جنگی قیدی ہے - ہم لوگ جنگی قیدیون کو جان سے نہین مارتے ہین -"

اسپر قیدی ذرا ہوش مین آیا اور اوس نے عرض کیا کہ یونانی فوج مین تو یہ بات زبان زد عام ہے کہ ترک قیدی کو فوراً ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے ہین - یہ سنکر افسر موصوف نے دوبارہ اسکی تسکین کی اور اس بیچارہ نے نہایت ممنونی اور قابل رحم شکر گذاری کے ساتھ انکی عنایت و کرم کا شکریہ ادا کیا - سردار ممدوح نے اسکو سگرٹ دیے اور قہوہ پلایا اور حکم دیا کہ فوراً اسکو لیجاکر کھانا کھلایا جاوے -

رپورٹر کے نامہ نگار کی ادہم پاشا سے ملاقات

نامہ نگار رپوٹر مورخہ ۲۳ - اپریل ۱۸۹۷ء کو تھرناوو سے ادہم پاشا کی ملاقات کا ذکر ان الفاظ میں لکھتا ہے
" ترکی کمانڈر مارشل ادہم پاشا ایک یونانی جنرل کے خیمہ میں (جسکو یونانی چھوڑکر
بھاگ گئے تھے) فروکش تھے اور یہ خیمہ ایک نہایت پُرفضا مقام پر تھا جسکے
قریب ایک نہایت صاف و شفاف پانی کا چشمہ جاری تھا - وہ میرے ساتھ
نہایت اخلاق اور آدمیت کے ساتھ پیش آئے اُنھوں نے گزشتہ ہفتہ کی
کارروائیوں کا مختصر حال بیان کرتے ہوئے یوں کہا کہ " میں یونانی کمانڈر کا
بالکل مشکور ہوں کہ اوس نے ایسا بیشبہا اور پُرفضا مقام میرے قیام کے لئے
چھوڑ دیا " اسکے بعد یونانی فوج کی باقاعدہ واپسی کی بابت یوں فرمایا کہ وہ واپسی
نہ تھی بلکہ عام بھاگڑ تھی - اُنھوں نے ہر چیز پیچھے چھوڑ دی جس میں توپخانہ کا بہت
ذخیرہ سامان جو بھاری توپوں کے کام میں بخوبی آسکتا ہے ہمکو ملا - علاوہ اسکے
بہت سے خیمے بسکٹوں - سارڈین - شراب انگوری - چاندی اور دیگر مختلف
اشیاء خوردنی کا چھوڑ گئے ہیں "

ادہم پاشا کی خود سمجھ میں نہیں آیا کہ بلا ایک فیر کئے ہوئے اس بے سروپا گھبراہٹ
کی کیا ضرورت لاحق ہوئی تھی - تاہم اُنھوں نے یقین کے ساتھ کہا کہ یہ سب کچھ
اُس فوجی گردآوری اور باسازش کا نتیجہ ہے جو بعد فتح ڈیلیلر (
کے عمل میں آیا تھا یعنی اسبات کا فیصلہ کر لیا گیا تھا کہ دوسرے مرکز یونانی سپاہ کے
بسٹر کو معدوم کر لیا جاوے اور اسی بنا پر رات کے وقت کوچ شروع کر دیا گیا لیکن
معلوم ہوتا ہے کہ چند اطالین جنٹلمین جو یونانی فوج میں شامل ہیں جنکی غلطی عادت ہے کہ

کوچ کرتے وقت گاتے ہوئے چلتے ہین اور اسی لئے ناممکن تھا کہ اونکو خاموش کیا جائے
یونانی اس عادت سے ناواقف تھے ایک گھنٹے کے اندر یونانی صفین اولٹ
دیجاتین لیکن اونھون نے اونکے گیتون کی آواز سن لی اور اس لئے یونانی کیمپ
کے مرکز تک مین ہل چل پڑ گئی اور عام طور پر کل فوج کو واپسی کا حکم دیا گیا اور یہ
کارروائی اس سرعت سے عمل مین لائی گئی کہ صبح کے وقت جب ہم کیمپ مین داخل ہوے
تو ایک یونانی بھی ہاکو وہان نظر نہ آیا البتہ کوہ شیانہ کے سنگین مورچہ کو یونانی
دستہ فوج نے ابھی تک قبضہ مین کر رکھا تھا جسکا اثر دریہ ملونا پر پڑتا ہے
اس مورچہ پر صبح ہوتے وقت حملہ کیا گیا اور چونکہ ان سپاہیون کو یونانی فوج کی فراری
کی خبر ابھی تھی اس لئے اونھون نے بہت کم مقابلہ کیا اور نہایت تعجیل کے ساتھ
اُس جگہ کو چھوڑ کر اپنے ہمراہیون سے ملاقی ہونے کی غرض سے لریسا کی طرف
بھاگ گئے اور اسطرح ٹرناؤ کے لینے مین بھی اب کوئی روک نہین رہی اور ہم
بلا مزاحمت فوراً قصبہ مین داخل ہوگئے۔ لاریسہ ٹرناؤ سے دو گھنٹہ کی مسافت پر واقع ہے

یونانی ہزیمت کی دلچسپ کیفیت زبانی دوسرے کارسپانڈنٹ کے

(لندن ٹایمز اور ریوٹر کے نامہ نگارونکا بال بال بچنا)

ٹرناؤ اور کسک لار کی سڑکون کے اتصال پر فراری فوج کے دونون ڈویژن بیشمار صفون مین
منتشر ہوکر کھیتون اور راستون پر ہر دو جانب جمع ہوگئے شور و غل مچنے لگا۔ مایوس اور
ہمت باختہ سپاہی اپنے افسرون کے لعن طعن اور سب و شتم مین اپنا اپنا کسی راہ بھول گئے اور
ہزیمت گویا ایک طرح کی شکست ہوگئی۔
" نامہ نگار لکھتا ہے کہ ہماری گاڑی اُن مایوس مردون اور چیخنے والی عورتون اور

روتے ہوئے بچوں اور گھوڑوں اور خچروں مین جو بھاری بوجھ سے لدے
ہوئے آہستہ آہستہ چل رہے تھے یا کسی اچانک شور وغل سے کود کود پڑتے
تھے راستہ نکال رہی تھی کہ یکایک اس بدحواس ہجوم لشکر مین عقب سے
ایک بڑا شور مچا کہ "ترک ہم پر آ پہونچے" "ترک ہم پر آ پہونچے" اور کسی شخص کو
اتنا موقع نہ ملا کہ حقیقت حال دریافت کرنے کی کوشش کرتا۔ اتنے مین چند
سوار بائین طرف نظر آئے جو سرپٹ گھوڑے دوڑاتے ہوئے "بھاگو بھاگو
اور ترک آئے" کا مجنونانہ نعرہ مارتے ہوئے بڑی تیزی سے گزر گئے۔
رات کی تاریک اور خاموش فضا مین خوف زدہ دلون پر یہ نعرے
ایسے محسوس ہوئے جو ہمیشہ قوت حافظہ مین برقرار رہین گے۔ اس آواز کے
ساتھ ہی بڑی ہل چل مچ گئی۔ جانور و نیز گھوڑے پڑنے لگے۔ سپاہی عورتین
اور بچے ہر طرف کو بھاگنے لگے۔ یہانتک کہ بیشمار آدمی اس بھاگڑ مین کچلکر
مر گئے۔ تمام گاڑیان اولٹ گئین بعض کا ٹوٹ کر چورا ہو گیا۔ اور اس عالم
انتشار مین خچر، بیل، بھینسے۔ اور توپے بارود کی گاڑیان اور ہر قسم کا سامان
اس اندھیری رات مین گڈمڈ ہو گیا۔
وہ لکھتا ہے کہ ہماری گاڑی کے قریب دو پیدل سپاہی نمودار ہوئے جنکے چہرہ پر
خوف کے آثار نمایان تھے وہ بیساختہ گاڑی کے پائیدان پر کودے ہمنے اونکو
روکنے کی کوشش کی جسپر ایک شخص نے اپنی بندوق چھتیائی۔ لیکن ایک طرف
بوجھ زیادہ ہو جانے سے گاڑی ٹوٹ گئی اور اوسکے پرزے پرزے ہو گئے
ہم سب نیچے آ رہے اور میری ٹانگ ٹوٹی ہوئی بم مین اولجھ گئی جس سے
بمشکل تمام مین نے خلاصی پائی۔ اتفاقاً ٹائمز کا نامہ نگار ملگیا اور ہم سب ایک تاریکی

کے سمندر میں غرق ہوکر ایک دوسرے سے جدا ہو گئے اور اسوقت ایک عام کھلبلی پڑ گئی۔ خوف زدہ سپاہیوں اور مسلح کسانوں نے فیر کرنا شروع کردیا۔ آگے پیچھے والے ہاتھیں گولیاں چلنے لگیں اور اسقدر شور وشغب اور غل غپاڑہ ہوا کہ کان پڑی آواز نہ آتی تھی۔ ڈرہ شبکا کی لڑائی میں اور عین معرکہ پلونا کی گرما گرمی میں میں موجود تھا لیکن میں نے کبھی ایسی وحشیانہ تفنگ اندازی نہیں دیکھی کہ تمام میدان شعلوں سے بھر گیا۔ بیسیوں آدمی ہم کو روندتے ہوئے گذرے اور جب میں اوٹھا تو دفعتہ ایک اڑیل گولرسپاہی نے دوڑ کر مجکو اپنی بندوق کا نشانہ بنایا اور تین انچھ کے فاصلہ سے میرے سر میں گولی ماری مگر میں معاً زمین پر لیٹ گیا اور اسطرح اپنی جان بچائی۔ وہان سے مردوں۔ قریب المرگ جانوروں اور مجروحوں کی لاشوں کو ڈھونڈتا ہوا سڑک پر واپس آیا۔ منظر نہایت ہولناک تھا۔ راستہ میں گولی بارود کے صندوق منتشر پڑے ہوئے تھے۔ جابجا ٹوٹی ہوئی گاڑیاں۔ اسباب فرنیچر۔ بچھونے اور کملوں کا ڈھیر لگا ہوا تھا اور گھوڑوں کی ٹاپوں سے اونکی دھجیاں اوڑ گئی تھیں۔ خالی گھوڑے اس بھاگتی ہوئی جماعت میں بے تحاشہ دوڑتے تھے اور توپوں اور اونکی میگزینوں اور گاڑیوں اور چھکڑوں سے رستہ بند ہو جانے کی وجہ سے جگہ جگہ اٹک کر اوڑ بھڑ کرتے تھے۔ سوار اور پیادے تیز چلنا چاہتے تھے لیکن وہی رکاوٹیں اونکے سد راہ ہوتی تھیں۔ جن لوگوں کے گھوڑے گم ہو گئے تھے وہ اونکی گھوڑوں کی فکر میں تھے جنپر دوسرے لوگ سوار تھے اور بعض وقت زبردستی چھین کر غائب ہو جاتے تھے بعض یونانی افسر بڑی مستعدی سے اس ہنگامہ کے فرو کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ اور اکثر خوف زدہ سپاہیوں کی طرح بھاگتے پھرتے تھے۔ افسروں کی بہیرو

ٹمیرو کا کوئی اثر مرتب نہین ہوتا تھا۔

جانین جو اس حواس باختگی کے باعث ناحق ضائع ہوئین اونکا تخمینہ پانچ اور چھ سو کے درمیان ہے۔ ایسی ہی بھاگڑ اسوقت واقع ہوئی جبکہ آرلیسا کو خالی کردینیکا حکم دیاگیا۔ (اسکا مفصل ذکر اوراق سابق مین لکھا گیا۔ مولف)

بھگوڑون نے فرسالا اور وولو جا کر پناہ لی۔ ترکون کو خود حیرت ہوئی کہ دشمن بغیر مقابلہ کے کیون فرار ہوگیا۔"

یونانی کرنل اسمولنسکی

اگر یونانی اِن معرکون مین گھبرا نجاتے تو نتیجہ جنگ کیا ہوتا؟

اسکا جواب گو سہل نہین ہے تاہم صورت معاملات پر اور نقشہ مقامات جنگ اور شدید حملات سے جو رائے ماہران فن جنگ نے قایم کی ہے وہ یہ ہے کہ اگرچہ ادہم پاشا نے اعلیٰ ترین سامان اصولون پر نقشۂ جنگ جمایا تھا اور وہ بے انتہا خبرداری اور خبرگیری کے ساتھ اپنا ایک کام انجام دیتے تھے۔ مگر یونانیون کے پاس بھی لشکر اور افسرونکی کمی نہ تھی اگر تھی تو دلیری اور ہمت مردانہ کی کوتاہی تھی بلکہ وہ نہایت محفوظ کوہستانی مورچون اور ناقابل گذار درون مین سنگی اور آہنی اڑگڑون اور پشتون کے پیچھے پناہ گزین تھے اونکا ایک گولہ ترکون کے پچاس گولون کا جواب رکھتا تھا۔ مگر محض قدرتی پشتے اور مصنوعی اڑگڑے غنیم حملہ آور کی پیشقدمی کو نہین روک سکتے تھے۔

مالی سے ڈبلیلر تک ترکون کی بائیس توپین دو ہزار پیادے اور تین ہزار سوار تھے اور اوس کے مقابل مین یونانیونکی ۲۶ توپین ۸ ہزار پیادے اور پانچ ہزار سوار موجود تھے اگر اونپر ترکونکا اسقدر رعب نہ چھا گیا ہوتا تو شکست کہاتے لیکن نہ اسقدر جلد کہ چار دن

مین درہ ملونا سے نکال باہر کردیے گئے۔ ترناؤ مین اگر دم نہ لینے پائے تھے کہ مایوسی نے وہان بھی نہ ٹھہرنے دیا اور فوکدم لرسیا کی طرف بھاگنے پر مجبور کردیا۔ پھر لرسیا ایک ایسا زبردست اور مضبوط قلعہ بند مقام تھا کہ ایک مدت کے سخت محاصرہ کے بعد ادہم پاشا کے قابو مین آسکتا لیکن بغیر اس کے کہ مدافعت اور مقاومت کی غرض سے ایک گولی بھی چلائی جاتی کل یونانی فوج منتشر او پریشان ہوکر عالم دیوانگی مین لرسیا سے محفوظ مقام کو بھی چھوڑ کر بھاگ کھڑی ہوئی اور ترک باسانی آدھی تھسلی کے مالک ہوگئے۔ یہ بھاگڑ کل فوج کے حق مین مہلک ثابت ہوئی اس لئے کہ اوسکا ڈویژن کرنیل اسمولنسکی کے ماتحت جو جانب جنوب متعین تھا ابتک درہ ریونسی مین نمایان کارروائیان کررہا تھا اگر قلب لشکر جو لرسیا کو بھاگ گیا ذرا بھی ترکون کے مقابل مین استقامت کرتا تو وہ ڈویژن بذریعہ درہ ملونا کی طرف بڑھتا ہوا جا پہونچتا۔ اور ترکون کی پیشقدمی کو نہ صرف عارضی طور پر روک ہی دیتا بلکہ انکو خطرہ مین ڈال سکتا۔ اور کم سے کم اگر اس ڈویژن کو اپنی جگہ ٹھہرنے کی مہلت ملتی تو بھی عمکی فوج کے لئے کچھ کم دقت نہ تھی لیکن جب ہی کہ گولون اور گولیون کی باڑھ سے یونانی قلب لشکر پیچھے ہٹنے لگا تو اونکے نقشہ جنگ کی صورت ہی بدلگئی اور اس اسمولنسکی والے ڈویژن کو لامحالہ اُن بھگوڑون سے بچکر اپنے بچاؤ کی فکر پڑگئی۔

کرنیل اسمولنسکی بظاہر ایک بہادر اور لائق جنرل معلوم ہوتا تھا۔ اول مرتبہ جب اونکو حکم بازگشت دیاگیا اونھون نے اوسکی کچھ پروا نہ کی لیکن دوسری مرتبہ کے تاکیدی حکم سے روگردانی نہ کرسکے اور بڑی خوبصورتی کے ساتھ ایک عمدہ موقع تک اپنا لشکر ہٹالائے چونکہ بھاگنے والا قلب لشکر خود شاہزادہ ولیعہد کے زیرکمان تھا اس لئے ظاہر ہے کہ اوسکی دیکھا دیکھی اونکے ڈویژن کے بھی پاؤن اوکھڑنا کوئی تعجب نہ تھا لیکن کرنیل مذکور نے بڑی دانائی سے اسکو بھاگنے سے روک لیا۔

فتح ٹرناؤ - کپتان عثمان بے کا تار اور مال غنیمت

۲۴- اپریل ۱۹۱۲ء کو سرکاری طور پر کپتان عثمان بے ایڈیکانگ مارشل ادہم پاشانے اس مضمون کا تار دیا۔

"دشمن کو نشاط پاشا کے ڈویژن نے سخت تہلکہ میں ڈالدیا ہی جو بسوا پہاڑی سے تھوڑا مقابلہ کر کے بھاگے۔ اور جسوقت پہاڑی مذکور پر ترکی جھنڈا لہرانے لگا تو اونکے پاؤں ٹرناؤ سے بھی اوکھڑ گئے۔ کچھ نے جھی صار اور کچھ نے لاریسہ جاکر دم لیا۔

پانچ بجے نشاط پاشا نے ایڈوانس مارچ (آگے کی طرف کوچ) شروع کیا اور حمدی پاشا کا ڈویژن اور فوج کا میمنہ بلاکسی مزاحمت کے شہر میں داخل ہوا۔ قصبہ کو بالکل ویران پایا۔ بجز چند بوڑھے اشخاص کے اور کوئی باقی نہ تھا۔ اشیاے تجارتی۔ سامان فرنیچر (پلنگ۔ میز۔ کرسی۔ وغیرہ) کے علاوہ کچھ توپین۔ رائفل۔ بندوقین اور بہت سا سامان جنگ خوراکی اشیا۔ اور کپڑے لشکر سلطانی کے ہاتھ آئے بعض یونانی بھی گرفتار ہوئے جنکو الاسونا بھیجدیا گیا۔ ایک ایک سپاہی مین کچھ ایسا غیر معمولی جوش پیدا ہو گیا ہے کہ وہ اپنی جان کو فرق سلطان پر سے تصدق کرنے کو تلا ہوا ہے۔

سوارونکا دستہ لاریسہ کے گردونواح مین پہنچ گیا ہے۔ ممالک اجنبیہ کے لوگ (نامہ نگار) جو ترکی عساکر کے ہمراہ ہین وہ ترکون کی فوجی قابلیت اور تعلیم و تربیت کے بدل مداح ہین بغرض حفظ امن ٹرناؤ کے اطراف مین

کچھ فوج پھیلادی گئی ہے۔ اور بازارون مین فوجی سوارون کی گشت ہی ہے تائیدالہی سے کامل امید ہے کہ کل صبح ہم کو اس سے بھی زیادہ کامیابی نصیب ہوگی۔"

فتح ٹرناؤ۔ جنرل احمد حفظی پاشا کا تار

۲۵۔ اپریل کو جنرل موصوف نے اطلاع تار دیا کہ:-

"جنگ دیروزہ (۲۴۔اپریل) کا نتیجہ یہ ہوا کہ دوبارہ قلعہ لشپونر قبضہ ہوگیا۔ یونانی فوج نے راہ گریز اختیار کی اور اونکے تین سو مقتول اور ۲۱۹ مجروح ہوئے۔ ۱۲۔ یونانی گرفتار کیے گئے۔ ہمارے لشکر کے ۱۵ سپاہی مارے گئے اور ۳۷ زخمی ہوئے۔ دو گھوڑے مجروح اور دو کام آئے یونانی سپہ سالار کا گھوڑا۔ کثیر التعداد گراس رائفل۔ بہت کچھ سامان جنگ اور دیگر اشیا ہمارے ہاتھ آئین۔

ذمہ دار افسران یونانی متعینہ سرحد

کمانڈر اعلی ڈیوک آف اسپارٹا ولیعہد تخت یونان و کمانڈر خاص قلب لشکر متعینہ درہ ملونا۔ کرنیل اسمولنسکی کمانڈر ڈویزن متعینہ ڈامی۔
کرنیل ڈموپولو۔ متعینہ بوغازی اور ٹرناؤ۔ کرنیل ماسٹراف متعینہ ماٹی۔
کرنیل میناس کمانڈر افواج یونان متعینہ آرٹا و سرحد اپائرس۔
کرنیل وساس کمانڈر افواج متعینہ کریٹ۔

ذمہ دار افسران ترکی متعینہ سرحد
جنگ یونان کے لیے ترکی فوج کی تقسیم

عساکر عثمانیہ کی تقسیم قبل از جنگ نہایت دوراندیشی سے اس طرح کی گئی تھی۔

(۱) افواج متعینہ صوبہ ایپارس کی قوت چالیس رجمنٹ۔ پیادہ و سوار و توپخانہ۔ فرض منصبی صرف مدافعت دشمن رکھا گیا۔ اور یونان میں مداخلت کا اختیار نہیں دیا گیا تھا۔

(۲) دوسرا حصہ صوبہ تھسلی میں سرگرم پیکار ہونے کے لیے متعین ہوا۔ زیر کمان سپہ سالار مارشل ادھم پاشا میر عسکر۔ اس حصہ کی تقسیم چھ ڈویژنوں میں کی گئی۔

(۱) اول ڈویژن۔ ہیڈکوارٹر دومسک جو الاسونہ سے ۷ میل کے فاصلہ پر بجانب جنوب مغرب واقع ہے۔ کمانڈر جنرل حاجی خیری پاشا۔ اس ڈویژن کے دو بریگیڈ کیے گئے۔ یعنی بماتحتی طاہر پاشا۔ اور بیسار زیر کمان جلالی پاشا تعداد لشکریان پیادہ ۱۳ ہزار۔ سوار سولہ سو۔ توپ میدانی ۱۶ ضرب۔ توپ کوہی ۶ ضرب۔ جانوران باربرداری۔ ۲۶۲۸۔

(۲) دوسرا ڈویژن ہیڈکوارٹر اکمبا۔ کمانڈر جنرل نشاط پاشا ماتحت کمانیر ۱۔ محمد پاشا ۲۔ عبدالعزیز پاشا۔ میجر جنرل جلال پاشا۔ لیفٹیننٹ جنرل حلمی فوزی پاشا۔ ایک دستہ فوج کے کمانیر بریگیڈیر حفیظ پاشا (جو جنگ کریسی میں شہید ہو گئے) شمار لشکر مثل بریگیڈیر نمبر ۱۔

(۳) تیسرا ڈویژن ہیڈکوارٹر۔ الاسونا کمانڈر جنرل ممدوح پاشا ماتحت کمانیر

شیخ بکر اسلان حسن خیری پاشا حضرتلری



(منقول از ترکی اخبار)

برگیڈ نمبر ۱ - طاہر پاشا نمبر ۲ - میرعلائی اسحاق بے توفت برابر برگیڈ نمبر

(۴) چوتھا ڈویژن - ہیڈ کوارٹر الاسونا - کمانڈر - جنرل حیدر پاشا ماتحت کمانیر

برگیڈ مین - نعیم پاشا - لسار - میرعلائی رستم بیک - شمار لشکر مثل برگیڈ نمبر ۱

(۵) پانچوان ڈویژن - ہیڈ کوارٹر - وشن خالطہ کمانڈر جنرل حقی پاشا - ماتحت کمانیر

کمانیر حصہ یمین - جنرل شکری پاشا حصہ لیسار - اسلام بیک - طاقت - پیدل بارہ

ہزار نو سو - سوار ۱۶ سو - میدانی انواب ۲۴ ضرب - کوہی انواب ضرب - اس برگیڈ

مین پوری تعداد نقشہ نویسوں اور انجنیروں کی شامل ہے -

(۶) چھٹا برگیڈ - ہیڈ کوارٹر - لاقفاریہ - کمانڈر جنرل حمدی پاشا ماتحت کمانیران برگیڈ

اول - حسن تحسین پاشا برگیڈ دوم - حسنی پاشا - شمار عسکر برابر برگیڈ نمبر ۱ -

علاوہ برین چار رسالے سوار ونیچی فی رسالہ ۱۲ سو سوار - آٹھ باٹری توپخانہ - فی باٹری ۶ توپین

امداد کے لئے ہمراہ تھین - اسکے کمانڈر میرعلائی شوکت بے مقرر کئے گئے -

توپخانہ جنگی کے سپہ سالار ایک مرد تکمیل وقومی ہیکل رضا پاشا ہے جو نہایت پختہ کار شخص

مشہور ہین - امیر البحر حسن پاشا وزیر حربیہ -

اسٹاف مارشل جنرل ادھم پاشا

مارشل ممدوح کے اسٹاف مین عمر رشیدی پاشا - میرعلائی سیف اللہ بے - نادر بے -

ثابت بے - انور بے - کاظم بے - حسن حمیدی بے - شوکت بے تھے اور علاوہ انکے چند

نامہ نگاران اخبار افسران تاربرقی وکمسریٹ وناظمان ڈاکخانہ وغیرہ شامل تھے -

افسران افواج

جملہ افسر یا تو قسطنطنیہ کے کالج حربیہ کی تعلیم پائے ہوئے ہین یا برلن کے کالجون مین امتحانات

امتحانات جنگی پاس کیا ہے۔ انمین سے اکثر وہ ہین جنھون نے جرمنی فوج پر افسری کی ہے اور ہر افسر کم از کم پانچ زبانین جانتا ہے۔ یا تو عربی۔ فارسی۔ ترکی۔ جرمنی اور فرانسیسی۔ یا عربی۔ فارسی۔ ترکی۔ جرمنی اور روسی۔ یا عربی۔ ترکی۔ فرانسیسی۔ اور روسی اور فارسی۔

فتح لریسا اور ولیعہد بہادر کی فراری

۲۵۔ اپریل ۱۸۹۷ء روز یکشنبہ

پہلی جنگ کے بعد یونانیون نے ترکون کے اقبال سے لریسا شہر کو بھی جو نہایت محفوظ اور قلعہ بند مورچہ تھا چھوڑ دیا۔ میدان مین برابر انکی سنگین اور آہنی پناہین اور اڑ گرے سے بنے تھے اونکو بھی چھوڑ گئے۔ درحقیقت ترکون کے بڑھتے ہی انکی تمام لائنین دائین بائین پسپا ہوکر بھاگ کھڑی ہوئین اونمین تاب مقاومت بالکل نہ رہی۔ ترک بلا مزاحمت بڑھتے چلے گئے۔ بندوقین۔ تلوارین۔ سنگین۔ پیٹیان۔ گولے۔ کارتوس اور ہر قسم کا سامان جنگ لریسا کی سڑک پر جابجا پھیلا ہوا تھا۔ یہانتک کہ بعض سپاہیون نے اپنے بوٹ تک پھینکدیے تھے اس لئے کہ اونکی وجہ سے بھاگنے مین دقت ہوتی تھی۔ علاوہ برین بعض بعض لاشین نہایت ذلیل اور زبون حالت مین پڑی تھین جنکے دیکھنے سے عبرت ہوتی تھی۔

غرض تین روز نقصان لڑائی کے بعد ترکی فوج لریسا کی طرف بڑھی اور داخلہ سے پیشتر شہر کے قلعون پر گولہ باری کی گئی تاکہ دشمن کی موجودگی اور غیر موجودگی کا علم ہو سکے۔ لیکن اوسکا کچھ جواب نہ ملا۔ تو مظفر اور منصور شہر مین داخل ہوے۔ دو اسکواڈرن آگے بڑھے اور ایک برابر گولے چلاتا رہا تا آنکہ داخلہ تکمیل کو پہونچگیا اور ادھم پاشا نے اپنی اور اپنی اولوالعزم فوج کی قابلیت اور ثابت قدمی کی دہل یورپ بھر مین بٹھادی۔ شہر لریسا پر بغیر کسی مزاحمت کے قبضہ ہونا ترکی جنرل کے حزم اور احتیاط اور تعجب انگیز خاموش انتظام کا اثر ہے۔

دلالت کرتا ہے ۔ کل کارروائی من اوّلہ تا آخرہ اسقدر عجلت ۔ صفائی ۔ اور خوبصورتی سے کی گئی کہ یونان کو سخت ہزیمت ہوئی اور بمقابلہ فائدہ کے اپنا نہایت خفیف نقصان ہوا اور جو نقشے مقامات جنگ کے تیار کئے گئے اور جن اصولوں اور جنگی قاعدوں اور ملٹری ضابطوں کا برتاؤ کیا گیا وہ تمام یورپی ماہران فن جنگ کے پسند آیا اور ایک بھی اونمین کا ادنی سے ادنی نقص ادہم پاشا کی عاقلانہ تدابیر مین نہ نکال سکا ۔

جب ایک ساتھ یہ خیال کیا جاوے کہ حملہ آور فوج کے ۶ بڑے ڈویژنوں کے حملوں اور رسد کا انتظام ۔ سامان جنگ کی فراہمی کا انصرام ۔ مدافعت اور مزاحمت کا بندوبست ۔ سب کچھ ایک ہی شخص کے ہاتھ مین تھا اور وہ کیسی دور اندیشی اور خوش لیاقتی سے ایسی بڑی ذمہ داری کے بارگران کو کامیابی سے عمل مین لایا تو معلوم ہوتا ہے کہ مشاہیر عہد مین ادہم پاشا کس بڑے عروج کا آدمی ہے اور اونکے ہمعصر کمانڈران افواج یورپ کس عزت کی نگاہ سے اونکو دیکھتے ہونگے ۔

بھاگرڈ کے ذکر مین بیان ہو چکا ہی کہ یونانیون نے فوج کے داخلہ سے پیشتر ہی شہر کو چھوڑ دیا اور وحشت زدہ ہو کر نہایت ابتری اور بے ترتیبی کے ساتھ پہلے ہی بھاگ چکے تھے اور اب اونکا گھیر لینا اور یا تعاقب کرنا ترکی اولوالعزمی سے بالکل بعید تھا اس لئے کہ اونکی حد درجہ کی بزدلی نے ترکون کو اوپر رحم کرنے پر مجبور کیا ۔ توپین ۔ بندوقین گولہ بارود چھکڑے ۔ میگزین ۔ اسکٹ ۔ بسکٹ ۔ سارڈین ۔ اور برانڈی کے بڑے بڑے ذخائر ہاتھ آئے ۔ اور برانڈی تو اس کثرت سے پائی گئی کہ ایک ترکی افسر نے ازراہ تمسخر لکھا کہ معلوم ہوتا ہے کہ یونانیون کی زندگی کے لئے برانڈی کا استعمال پانی سے بھی زیادہ لابدی ہے ۔

ہزرائل ہائنس ولیعہد بہادر ڈیوک آف اسپارٹا ۲۳ کی دوپہر کو (دو بجے دن کے) فوج کے داخلہ سے ایک روز پہلے ہی سخت خوف زدہ ہو کر ایسے بھاگے کہ خیمہ و خرگاہ حتی کہ

پارچہائے پوشیدنی اور شاید بوٹ کے جوڑے بھی چھوڑ گئے لیکن سامان عشرت ساتھ ہمراہ لیا۔ ریل گاڑیون مین سے عورتین اور بچے نکالے گئے اور زندہ بط اور مرغابیان کباب بنانے کیلئے بھری گئین (جنکے بغیر شراب کا کچھ لطف نہین) خوف یہ تھا کہ ترکی رسالہ انکو نہ گرفتار کرلے اور واقعی اگر وہ آدھ گھنٹہ کی بھی دیر کرتے تو رسالہ اون کے سر پر پہونچ ہی چکا تھا۔ اور یہی بڑا مدعا تھا جسکے نہ حاصل ہونیکا ادھم پاشا کو افسوس رہا۔

ریل کا تمام متحرک سامان یعنی انجن اور گاڑیان اور ٹھیلے سب وولو کو بعجلت تمام روانہ کردیے گئے اور ترکی رسالہ اونکو نہ روک سکا۔

یونانیون نے لریسا کے مسلمان یعنی ترک باشندون سے ایسا سخت برتاؤ کرنا شروع کیا کہ وہ بیچارے ہفتون پہلے سے گھر سے باہر نہ نکلتے تھے۔ اور اکثرون کو جان تک کا خطرہ ہوگیا تھا۔ افسوس ہے کہ ترکونکا اپنے مغلوب دشمن سے یہ سلوک اور یونانیون کا اپنی مسلمان رعایا سے یہ برتاؤ ہو۔ بھاگنے سے پہلے اونھون نے دو کانون کو لوٹ لیا اور دو سو مجرم جو قیدخانہ مین مقید تھے آزاد کردیے گئے اور دو ہزار بدمعاشون کو ہتھیار دیے جنھون نے شہر کو آگ لگا دینا چاہا اور بے ترتیبی سے گولیان چلائین اور طرح طرح کے فتنہ و فساد برپا کرنے کی دھمکی دی۔

یونانی سپاہیون نے شہر کی مسلمان رعایا پر گولی چلائی جو اونکو بھاگتا ہوا دیکھنے کی غرض سے ایک جگہ جمع ہوگئی تھی لیکن ترکون کے پہونچتے ہی یہ تمام بدنظمی کافور ہوگئی اور ان بہادر سپاہیون نے شہر کے بقیہ باشندون سے وہ انسانیت کا برتاؤ کیا جس نے ثابت کردیا کہ ترکی فوج لریسا مین دوستون کے لباس مین داخل ہوئی نہ کہ فتحمندی کے نشہ مین جیسا کہ عام قاعدہ کے لحاظ سے ہونا چاہیے تھا۔

ترکی سپاہی ہر ایک بازار کی موڑ پر ہر بڑی دوکان اور مکان کے سامنے ہر گرجا گھر

اور دیگر معابد کے روبرو متعین کردئے گئے تاکہ بھاگنے والے جیسے ہی چیزیں جہاں چھوڑ گئے ہیں اوسی طرح محفوظ رہیں۔ عام یونانیوں سے جو جنگ میں شریک نہ تھے کسی قسم کا تعرض نہیں کیا گیا اور جب گھر گھر یہ خبر پھیل گئی تو بھی یونانی بازاروں میں جلد چہل پہل شروع ہوگئی۔

ترکی فوج کا داخلہ شہر میں اور انکا خیر مقدم

دوپہر تک صرف ترکی جرار رسالہ شہر میں داخل ہوا تھا لیکن اسی دن شام کو پیدل فوج بھی شہر کے دروازوں پر آپہونچی اوسوقت کا نظارہ قابل دید تھا۔

مسلمان باشندے سلطانی فوج اور سلطان کو دعائیں دیتے ہوئے سپاہ سے ملنے کو باہر نکل آئے اور اسقدر انتہا مسرت کیا کہ اس جوش کی نظیر شاذونادر ہی مل سکیگی۔ ایک دوسرے کا بڑھ بڑھ کر سلام کرنا اور بوسے تپاک سے ہاتھ ملانا۔ محبت سے گلے لگانا۔ گریہ شادی برپا ہونا۔ ایک دوسرے کے چہرہ پر بوسہ دینا اس شدومد سے جاری تھا کہ دیکھنے والونکے دل پر اسکا گہرا اثر بیٹھتا تھا۔ باشندوں نے کسی ترکی ٹوپی والے کو بلا پیار کئے نہیں چھوڑا۔ یہانتک کہ ایک لائق نامہ نگار انگریزی کے بھی دونوں رخسار چوم لئے گئے کیونکہ اوسکے سر پر ترکی ٹوپی تھی اور ابتداء سے حالات جنگ قلمبند کرسکنے کے لئے اوس نے ترکی ہی فوج میں رہنا پسند کیا تھا۔ اسکے بعد قہوہ خانوں میں بلا قیمت کافی پلائی گئی۔

اس خوشی کے ساتھ ہی ان جنگجو بہادروں میں حیرت آمیز غصہ اور کسی قدر مایوسی بھی نظر آتی تھی اس لئے کہ یونانیوں کے بھاگ جانے سے اونکو ایک بڑی لڑائی کا موقع نہ ملا جسکے لئے وہ مستعد اور طیار ہوکر آئے تھے پس لڑائی نہونے پر مایوسی چھا جانے سے فوجمیں اعلیٰ درجہ کا حوصلہ اور ہمت موجود ہونے کا ثبوت ملتا تھا۔ ادھم پاشا نے

لے کر ایک ادنیٰ سپاہی تک یہی کہتا تھا کہ یونانیون نے لڑائی کچھ بھاگ جانے ہی کے واسطے چھیڑی تھی۔

شہر مین داخل ہونیکے بعد ترکون کا حُسن انتظام

کوئی امر اس سے زیادہ حیرت انگیز نہین ہو سکتا کہ ایک فتحمند فوج کے درمیان باوجود مال غنیمت کے جابجا نظر آنے کے تمام دوران جنگ مین کیونکر کامل طور پر انتظام رہا اور کیونکر مفتوحہ ملک اور مغلوب دشمن کے ساتھ اسقدر ضبط اور تحمل کا برتاو ہو سکا اور کتنے بڑے دل ان لوگون کے ہین جنمین فتح وظفر کا کوئی نشہ نہ پیدا ہو سکا۔ مخالف اور موافق ہر طرح سے یہ امر مسلم الثبوت ہو چکا ہے کہ ترکون کی طرف اول سے آخر تک کسی متنفس پر ہرگز ہرگز کسی قسم کی زیادتی نہین ہوتی۔ ولایت کے نامہ نگار جابجا شہر مین گشت لگاتے پھرے اونکو ایک نظیر بھی جبر وتعدی کی نہ ملی۔

معزز نامہ نگار ڈیلی میل مقر ہے کہ دنیا کی کوئی فوج انتظام واعتدال مین ترکون پر برتری نہین حاصل کر سکتی تھی کہ ڈربی مین ایک انگریزی مجمع کہین زیادہ تیز اور ناقابل انتظام ہوتا ہے۔

اگر کہین کسی ترکی سپاہی سے کوئی نامناسب حرکت ظہور مین آتی تھی تو افسر نہایت سختی سے اوسکو روکتے۔ چنانچہ دو سپاہی جو ایک مکان مین آگ لگاتے ہوے پکڑے گیے تھے کورٹ مارشل نے اونکو گولی سے اڑادینے کا حکم دیا۔ مگر بعد کو فوتی موت دوسری سزا سے تبدیل ہوا۔ بیس سپاہی چھوٹے چھوٹے جرمون کی وجہ سے کوڑون سے پٹواے گئے۔ شہر بھر مین ہر طرح سے امن رہی۔ ذخائر رسد بھرپور تھے اور کوئی کمی واقع نہوئی۔ لوگ جلد اپنی دُکانین کھولنے لگے۔ یونانیون مین ترکی ٹوپی

کی بڑہی مانگ ہوگئی اور کسی سپاہی کی طرف سے کسی قسم کی چھیڑ چھاڑ کہین نہ سنی گئی۔
جسقدر روپیہ سرکاری بنک وغیرہ کا ترکون کے ہاتھ لگا وہ مقفل صندوقون مین سر بمہر
کرکے پہرہ مین دیدیا گیا۔

ترکون کے داخلہ طرابلس سے پہلے یونانیونکی نالایق حرکات اپنی رعایا سے

خدانے اپنی مخلوق کو کسقدر جداجدا طبائع عطا فرمائی ہین کسی کو وہ حوصلہ دیا ہے کہ وہ بدی
کے عوض نیکی اور ظلم کے بدلے رحم کرتا ہی اور کسی مین کمینہ پن موجود ہے کہ وہ نیکی کا عوض
بدی کرکے نکالتا ہی اور خود اپنے ہی دوستون پر ظلم و زیادتی کرکے جی ٹھنڈا کرتا ہے۔ جو کام کہ
ترک (اگر وہ اتنے عالی ظرف اور حوصلہ ور نہوتے) کرتے وہ خود یونانیون نے اپنی رعایا
اپنی خیرخواہ قوم کے ساتھ کردکھایا۔ فتح طرابلس سے تین روز پہلے سے بازارون اور
مکانات کی لوٹ مار شروع کردی۔ اور بعض نے یہانتک پاجی پن کیا کہ عورات کی عفت
وعصمت تک خطرہ مین پڑگئی۔ بلا خیال ہم مذہبی وہم مشربی وہ آپس مین کٹے مرتے تھے
جب اپنے عیسائی بھائیون سے یہ برتاؤ تھا تو ہر شخص تصور کرسکتا ہے کہ مسلمان رعایا سے
جو اکثر ترک تھے کیا سلوک کرتے ہونگے جنہون نے سلطان کے قبضہ سے ضلع نکل جانے
کے بعد وہین سکونت اختیار کرلی تھی اسکی کیفیت خود عیسائی اخبارونکے بعض منصف مزاج نامہ نگارون
نے لکھی کہ ان بیچارون کا بازارون اور شہر کے راستون پر چلنا پھرنا بند کردیا گیا جسکے
سر پر ترکی ٹوپی دیکھتے فوراً اتار لیتے اور تشدد کرنا شروع کردیتے اور تو یونانیون کو جو ترکون
مین سے ملتے اعداونکا اپنا باہمی برتاؤ مشرح طور پر حالات ماسبق مین اس جگہ لکھا جاچکا ہے
جہان یونانی لریسا کے اسٹیشن سے دولوکو بھاگے ہین اور اپنی اپنی خاطر جو وہان سے

چیختی ہوئی عورتون اور بچون کو ٹانگین کھینچ کھینچ کر گاڑیون مین سے نکال پھینکا ہے۔
سنتریون پر سنتریون نے گولی چلی ہے۔ اور اس جگہ اوسکے اعادہ کی ضرورت نہین۔

ترک سپاہی

ولایت کے مارننگ پوسٹ کے نامہ نگار نے خاص ایک تار ترک سپاہی کی صرف مدح سرائی
مین روانہ کیا اُس نے لکھا کہ:

"وہ ایک شخص عالی ظرف اور عالیشان ہے۔ علم لہجانے پر بغیر چون چرا
کئے اور بغیر ایک ذرہ بھر خوف و ہراس کے وہ آگے بڑھتا ہے۔ رفتار مین
تیزی نہین ہوتی لیکن عزم بالجزم ہر ہر قدم سے ٹپکتا ہے وہ لکھتا ہے کہ مین نے
میدان مین زخمی اور قریب المرگ سپاہی دیکھے مگر کسی کے مونہ سے اُف تک
کی آواز نہ سنی۔ تربیت کا سوال کرنا حماقت ہے۔ کوئی قوم بے تربیتی کے
ساتھ فتحمند نہین ہو سکتی انہون نے اپنے قیدیون کو (جو پانچ سو سے زائد تھے)
چھوا تک نہین۔ بلکہ نہایت حفاظت سے ہیڈ کوارٹر کو بھیجدیے گئے اور یقین
ہے کہ یہ بمصالحت صحیح و سلامت چھوڑ دیے جاوینگے۔

ڈیلی میل کے لائق نامہ نگار مسٹر جی۔ ڈبلیو سٹیونس کا ادھم پاشا کو مبارکباد دینا

۲۵۔ اپریل روز پنجشنبہ کی صبح کو مسٹر موصوف ادھم پاشا سے ملاقات کرنے گئے اونہون نے
پاشا کو ایک یونانی خیمہ مین مقیم پایا۔ قریب پہونچکر اونہون نے مخاطب ہوکر کہا کہ :۔
"کارروائی تمام شد" اور کسی طرح سے اس لاثانی کامیابی پر اونھون نے فخر و مباہات کے

الفاظ استعمال نہین کیے۔ اور فرانسیسی زبان مین کہا کہ میری سمجھ مین یونانیونکا اسطرح بھاگنا کسی طرح آتا نہین۔ خصوصًا اس وجہ سے جو قدرتی طور پر محفوظ اور مامون تھا اور جس کے مضبوط کرنے مین اونھون نے بہت سا وقت اور لاتعداد روپیہ صرف کیا تھا۔

اودھم پاشا نے کہا کہ ہم تو ترنا چاہتے ہین اور ابھی بسکے لئے تیار ہوئے تھے سمجھ مین نہین آتا کہ اونھون نے راہ گریز کیون اختیار کی۔ مجھے اس بات سے رنج ہوتا ہی کاش وہ یہین ٹھہرے رہتے اور رکتے تاکہ مین اونکو کامل طور پر تباہ اور برباد کر دیتا۔

نامہ نگار موصوف لکھتے ہین کہ ادھم پاشا کے لحاظ سے یہ ایک بڑی لمبی چوڑی تقریر تھی کیونکہ وہ کام کرنیوالا شخص ہی نہ کہ باتین بنانے والا۔ آنحضرت نے یونانیون کے چھپنے کے لئے جو جال بچھایا تھا اوس سے اونکا بچ نکلنا اونکے دل پر شاق گذرا اور اونھون نے نہایت متانت اور سہولت سے اپنی اوپاناپانیا والونکی رجمنٹون کی شکایت کی کہ وہ کوچ کرتے وقت گانے کی بدعادت کے مشتاق ہوتے ہین۔ پس جب حسب الحکم اونکے چھ پلٹنون نے ایک گانونکی طرف کوچ کیا جس سے یہ منظور تھا کہ وہ یونانی فوج کے عقب مین پہونچکر اور پیچھے سے اونکو گھیر کر راہ فرار مسدود کر دین تو وہ حسب العادت زور سے گاتے ہوئے گذرے۔ اور ایک یونانی پادری نے اونکی آواز سن لی اور افسرون کو عین وقت پر خبر دیدی ورنہ ولیعہد صاحب (ڈیوک آف اسپارٹا) اسوقت ہمارے ساتھ کھانا تناول فرماتے ہوتے (یعنی ہمارے قیدی ہوتے) یہ کہکر پاشاے ممدوح نے تاسف سے سر ہلایا اور ہم چلے آئے۔"

۲۶ اپریل کی کاروائی اور مزید سلطانی فوج اور توپخانہ کا داخلہ لریسا مین

کرنیل سیف اللہ بے کے تار سے معلوم ہوا کہ پیرکے روز صبح کو دو باٹری توپخانہ کی
ٹرناوے سے لرسیا کو روانہ ہوئیں۔ جس وقت یہ فوج لارسیہ پہونچی اور برابر ۴۵ منٹ تک
کچھ فاصلہ سے اُن قیدیون نے جنکو یونانی فرار ہونے سے پہلے رہا کر گئے تھے فیر کیے۔
باوجود اسکے سپاہ شہر مین داخل ہوگئی۔ قصبہ کے مسلمان اور تھوڑے باشندون نے
خیر مقدم کیا اور مبارکباد دیتے ہوے مارے خوشی کے اونکی آنکھون مین سے آنسو جاری
ہوگئے۔ اسکے بعد مسلمان۔ نصاریٰ۔ اور یہودیون نے ملکر محل کناک کے چوک مین سلطان
کی درازی عمر و اقبال کی دعا مانگی اور مجمع نے تین مرتبہ زور سے نعرہ لگا کر کہا کہ

"خدا ہز امپیریل مجسٹی سلطان کو دیر تک زندہ و سلامت رکھے"

حقی پاشا کا ڈویژن فوج ہراول مین شامل ہوگیا اور نشاط پاشا کا ڈویژن گرد و نواح ٹرناؤ
پر قبضہ کرنے مین مصروف ہے۔

مارشل ادھم پاشا کا تار

روز یکشنبہ ۲۵ اپریل کو مارشل موصوف نے باب عالی کو تار دیا کہ فوج ہراول نے بافضال
الٰہی باقبال سلطانی لرسیا مین قبضہ کرلیا ہے۔

مارشل ادھم پاشا اور اونکے مصاحبین پر عطفت سلطانی

۲۵ اپریل کو نشانات ذیل سپہ سالار اور اونکے اسٹاف کو اونکی سرکار عالی تار سے باین
الفاظ عطا فرماے گئے۔ آلاسونیہ لشکر ہمایون کے کمانڈر انچیف۔ مارشل ادھم
پاشا کو بوجہ اونکی بہادری۔ غیرت مندی۔ عاقلانہ خدمات اور صداقت شعاری کے
نشان امتیاز۔ اور بوجہ غیرت و شجاعت اور عاقلانہ خدمات کے الاسونیہ لشکر ہمایون کے
پہلے ڈویژن کے کمانڈر جنرل خیری پاشا اور دوسرے ڈویژن کے جنرل

نشاط پاشا اور تیسرے ڈویزن کے کمانڈر جنرل ممدوح پاشا اور چوتھے ڈویزن کے کمانڈر جنرل حیدر پاشا اور پانچویں ڈویزن کے کمانڈر جنرل حقی پاشا اور چھٹے ڈویزن کے کمانڈر جنرل حمدی پاشا کو مرصع نشان عثمانی عطا فرمائے گئے۔

سپہ سالار ادھم پاشا کا داخلہ لریسا میں

۲۷ - اپریل ۱۸۹۷ء روز سہ شنبہ کو مزید ترکی فوج معہ اپنے ہر دلعزیز سپہ سالار کے باضابطہ لریسا میں داخل ہوئی۔ خاموشی اور غل شور نہ مچانے کی اسقدر تاکید تھی کہ ایسے پرمسرت داخلہ کے وقت بھی کسی قسم کا اظہار جوش و خروش نہیں کیا گیا۔ نہ ہرے کے نعرے بلند ہوئے اور نہ چیئرز دیئے گئے۔ سیف اللہ بے اور گرمپ کاف پاشا جو اسکواڈرن (رسالہ) کے آگے آگے تھے۔ جسوقت شہر کے نزدیک پل پر سے گذرنے لگے تو مسلمان باشندوں نے غل مچایا کہ خبردار پل کے نیچے سرنگ ہے۔ لیکن اُن پرجوش بہادروں کی توجہ ایسے کمزور اندیشہ کی طرف کب مبذول ہو سکتی تھی۔ گھوڑے بڑھا کر خطرناک تیزی سے آن کی آن میں شہر میں داخل ہو گئے۔

گرمپ کاف پاشا نے پل پر عثمانی سپہ سالار کو مبارکباد دی۔ مسلمان رعایا نے بڑے تپاک سے شہر کے باہر خیر مقدم کیا اور جسوقت ترکی سپاہ شہر کے بازاروں میں سے گذری تو سب نے نہایت ادب و آداب سے سلام کے لئے ہاتھ اوٹھائے لیکن کسی طرح غل شور نہ ہونے پایا اور ہر ایک طرف پر رعب خاموشی طاری ہو گئی۔

ادھم پاشا محل کناک کے چوک میں گھوڑے پر سے اوترے اور نرم آواز سے تمام سرداران فوج اور سپاہ کو اوسکی کامیابی پر مبارکباد دی۔ محل کناک نہ محل تھا جسمیں کراؤن پرنس یعنے ڈیوک آف اسپارٹا قیام پذیر تھے اور اس لئے محل کے تمام کمرے شاہانہ طریقے سے

آراستہ اور سامان ضروری سے مکمل تھے۔ میزون اور الماریون مین عیش و عشرت کے سامان مہیا اور موجود پائے گئے۔ برانڈی اور دیگر اقسام کی شرابین بکثرت بھری ہوئی تھین جس سے معلوم ہوا کہ یونانی ادنیٰ سے لیکر اعلیٰ تک بڑے شرابی اور میخوار عیاش منش ہین۔ میخانون مین شراب پینا اور شیخی بگھارنا افسرونکا شعار ہے اور اس لئے سپاہی انکے اقوال و افعال پر اعتبار نہین کرتے۔ بخلاف اسکے ترکی سپاہ اور افسرون مین باپ بیٹے کا سا لحاظ ہے۔

سیف اللہ بے اسی روز پاشا بنائے گئے جس عہدہ کے وہ ہر طرح مستحق تھے اس لیے کہ جن جن معرکہ آرائیون مین انھون نے حصہ لیا اسمین نہایت جد و جہد اور سرگرمی کے ساتھ شرکت کی اور جانبازی پر ہمیشہ تلے رہے اور اعلیٰ درجہ کے فوجی جوہر دکھلاتے رہے۔ ۲۸ اپریل کو وہ لاریسہ کے گورنر مقرر کئے گئے۔

شہنشاہ جرمن نے ادہم پاشا کو مبارکباد کا تار دیا کہ انھون نے نہایت بہادری سے جنگ کی۔ فرار شدہ لوگ واپس آنے شروع ہوگئے اور کاروبار بازاری جو کئی دن سے سرد پڑا تھا گرمی آنی شروع ہوگئی۔

شہر کے خاص ہوٹل لیمپیرن نامی پر زبردست پہرہ مقرر تھا چند قہوہ خانے بدستور سابق قایم ہوگئے۔ ترک سپاہیون نے جو نہایت سادہ فراخ اور خوش خلق ہین سپاہیانہ زندگی عارضی طور پر چھوڑکر شہر یونکی طرح پھرنے چلنے لگے۔ سرکیشیا کے سوار شبیلی لباس کرکر باشندونکے نظرون مین ایک تماشہ بن گئے جنگی وردیان میدان جنگ مین میلی پاشکستہ ہوگئی تھین اونھون نے یونانی کارخانہ کی پڑی ہوئی وردیان پہن لین لیکن ڈیوٹی پر وہ اپنے ہی آلات حرب سے مسلح ہو جاتے تھے۔

مال غنیمت اور رعایا کے اسباب کا انتظام

قلعہ کے (۱۸ ستمبر) ساڑھے پانچ انچی توپون کے علاوہ ایک نبجے دوپہر کے گیارہ توپین ٹرک پر لین اور ہر قسم کا عظیم المقدار سامان جنگ اونکے ساتھ آیا۔ لاریسہ کے سول گورنر نے انتظام کردیا کہ عام لوگونکا مال جسکو وہ گھبراہٹ مین چھوڑ گئے تھے بحفاظت تمام یکجا کرکے اونکی واپسی کے وقت لوٹا دیا جاے۔

ریلوے اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر صدہا من اسباب سازوسامان اور رسد اونکے ذخایر پڑے پاے پلٹنین اسٹیشن کی حفاظت پر متعین کیگئین تار کا سلسلہ دوبارہ قایم ہوا۔ ترکون نے یونانی تار کو نقصان نہین پہونچایا تھا۔ لوٹ کھسوٹ کی روک کا سخت ترین انتظام تھا۔ یہانتک کہ خوراک اور اسلحہ مین بھی سپاہی تصرف نہین کرسکتے تھے جس کو یورپی نامہ نگارون نے بھی کہا کہ یہ سختی نامناسب تھی لیکن وہ شاید اس سے لاعلم تھے کہ مشرقی فرمانروا اس شعر پر عمل کرتے ہین ؎ سر چشمہ شاید گرفتن بمیل * چو پر شد نشاید گرفتن بپیل۔ (سعدی) ادھر پاشانے منادی کرادی کہ رعایا بلاتکلف اپنے گھرون کو واپس آوے۔ اونکو فوج یونان سے تعرض ہے۔ رعایا سے کوئی مخالفت نہین اور اسپر اتنا اعتبار کیا گیا کہ گاڑیون پہ گاڑیان عورتون۔ بچون اور اسباب سے بھری ہوئی آنا شروع ہوگئین۔ بازار کھل گئے۔ سینماے بند ہوگئے۔ بیشمار رسد کے ذخایر گیہون۔ مکی۔ سارڈین اور برانڈی کی بوتلین کی بوتلین دستیاب ہوئین۔

یونانیون کی توپون کو بیکار کرجانے کی غلط خبر

ولایت کے تارون نے خبر پھیلادی کہ یونانی جسوقت لاریسہ سے بھاگے تمام توپون کو

آہنی میخون سے بند کر کے بیکار کر گئے لیکن یہ محض بناوٹ تھی اونکو اپنی جان بچانے کا تو وقت ہی نہ تھا وہ توپون مین کسوقت بیٹھے میخین جڑا کئے۔ یہ وہ خبرین ہین جو یونانی ذرائع سے یورپ مین پہونچی تھین اور جواول سے آخر تک سراسر جھوٹی اور کذب افترا سے پُر نکلین اور جسطرح یونانی بہادری کا خیال یورپ کے دل سے ناپید ہوگیا اسی طرح اونکی راستی اور راست بازی کا وثوق بھی جاتا رہا۔ ہان چند توپون کو گڑھون مین ضرور آدبا دیا پایا۔ شاید اسی کے معنی تینہ بند کردینے کے سمجھے گئے ہونگے۔

شہر لریسا

شہر لریسا جیسا کہ نقشہ مقابل صفحہ ۶۰ سے ظاہر ہی صوبہ تھسلی مین سب سے بڑا شہر ہی اور اسکے قریب دریاے پنیس یعنی سلامبریا بہتا ہی جو تھسلی کا سب سے بڑا دریا ہی۔ سرحد ترکی سے اس شہر کا فاصلہ دس میل اور ٹرناوے سے بھی دس میل سے کچھ زیادہ ہی۔ یہ تھسلی کی ریلون کا صدر مقام ہے۔ یہان سے تین طرف کو ریلین جاتی ہین۔ جانب شمال ومشرق دہانہ دریاے پنیس تک جو سمندر سے ملحق ہی۔ دوسری لین جانب جنوب مغرب ولیسٹنو اور وولو تک تیسری جانب جنوب مغرب جاتی ہی جو فارسالہ ترنیقالہ ریلوے کو قطع کرتی ہوئی ڈوموکو۔ لامیہ وغیرہ مین گذرتی ہوئی خاص یونان کے شہرون کو چلی جاتی ہی۔ شہر قلعہ بند مقام ہی اور قریب چار کے میدان سرسبز اور نہایت زرخیز ہین۔ آبادی شہر کی چالیس ہزار کے قریب ہے شاہی محل کا نام کناک ہی جسمین شاہزادہ ولیعہد یونان اکثر مقیم ہوا کرتے تھے۔ شہر مین ۲۲ مسجدین۔ ۲ کلیسا اور ۲ یہودیون کے معبد ہین۔ باشندون مین سے آدھے سے کچھ زیادہ مسلمان اور باقی مین یونانی اور یہودی اور دوسرے کلیسا ونکے پیرو عیسائی ہین۔ روئی وغیرہ کے بیشمار کارخانے شہر مین جاری ہین۔ قسطنطنیہ مین فتح لریسا کی تاریخ

واللہ خیر الناصرین اور امداد پیغمبری یادگار کے لئے نکالی گئی۔
۱۴ ۵ ۱۳ ۱۴ ۱۳ ۱۵

فیلڈ مارشل ادھم پاشا سپہ سالار افواج قاہرہ سلطانیہ متعینہ مہم یونان کی مختصر سوانح عمری

اس موقع پر جبکہ مارشل ادھم پاشا کے کارناموں نے تمام یورپ میں ہلچل مچادی ہے نامناسب ہے کہ اونکا مختصر حال ناظرین والاتمکین کے گوش زد کیا جائے۔

افریقہ کی اندرونی وحشی اقوام اور اسٹریلیا کے مردم خوار باشندوں کے علاوہ شاید ہی کوئی قوم اور کوئی ملت ایسی ہوگی جسکی زبان پر ادھم پاشا کا نام دن میں دوچار مرتبہ نہ آتا ہو اور خصوصًا اخباری دنیا میں تو ایسی شہرت کسی شخص کو بوجہ حیرت انگیز فوجی غدمات کے اس زمانہ میں نہیں ہوئی۔ ابھی تھوڑا عرصہ گذرا ہے کہ چین و جاپان کی لڑائی بہت بڑے پیمانہ پر ہوئی تھی لیکن کسی ایک جنرل کی بھی اسقدر تک شہرت نہ پہونچی تھی جسکا نام آج کسی شخص کو بخوبی یاد رہا ہو۔ سچ ہے کہ انسان خواہ کیسا ہی لایق و فایق شخص کیوں نہو جب تک کہ اسکو اظہار لیاقت کا موقع نہ ملے تب تک اوسکی شہرت ہونا ناممکن ہے۔ نمعلوم کتنے ہیرے کوہ نور سے کہیں بڑے بڑے خاک میں دبے پڑے ہونگے۔ لیکن جب تک وہ آغوش مادر سے باہر نہ آوینگے وہ اس کوڑی سے بھی زیادہ بیچارہ ہیں جسکے عوض چار جوار کے دانے خریدے جاسکتے ہیں۔ اسی طرح ادھم پاشا جنہوں نے اپنی عمر کے پورے دام بر محکمۂ جنگی میں گذار دئے اور معمولی موقعوں پر فوج کی سرگروہی کی لیکن کوئی ایسی شہرت حاصل نہ کرسکے جو اونکو ہمعصر پاشاؤں میں ممتاز کردیتی اور حالاکہ تو درکنار خود اونکے ہمقوم ترکوں کو علم نہ تھا کہ ادھم سا فرزانہ روزگار جنرل اون میں موجود ہے۔ حالانکہ اونمیں قابلیتیں ہر طرح کی

موجود تھین لیکن پورا موقع نہ ملنے سے وہ سب اونکی ذات ہی مین مخفی رہین تاآنکہ یونان سے
لڑائی شروع ہوئی جو اس زمانہ مین جبکہ سلاطین کے ڈپلومیٹک کارروائی اور انٹرنیشنل لا
(قانون مابین الاقوام) نہایت خوفناک اور سخت گیر خبرین ہین بہت بڑی لڑائی سمجھی
جاسکتی ہے اور اس لئے کم سے کم ترکون کو اس جنگ سے اسقدر فائدہ ضرور حاصل ہوا-
کہ ایک شیر پلونا (عثمان غازی) کے ہمپلہ دوسرا شیر پلونا اور فاتح یونان اونکی قوم
مین پیدا ہوکر ساری قوم اور تمام ہمذہب قوم کے لئے باعث فخر ومباہات کا ہوگیا
ادہم پاشا اور اونکے ماتحت ترک افسرون نے وہ مردی اور مردانگی کا کام کیا ہے اور
ایسی راستبازی دیانتداری اور وفاشعاری کا برتاؤ برتا ہے کہ جس سے بیس برس
گزشتہ کے سخت کریہ منظر دہبون کو جو عبد الکریم سے نکمے افسرون نے عام ترک
افسرونکی قدیمی ناموری پر لگادئے تھے محو ہی نہین کردیا بلکہ ان کو ممکن کی یا جیا نہ حرکات
محض ذاتی ناقابلیت اور خلقی عیب ثابت ہوئین اور یہ کہ ”جیسے دلیر اور ایماندار ترک
سپاہی ہین ویسے اونکے افسر نہین“ محض خیالی ڈھکوسلا نکلا اور اونکا عیش پسند اور
مغرور اور طامع ہونا دشمنون کے من گھڑت الزام تھے جو صرف ادہم پاشا کی عاقلانہ
تدبیر سے نقش برآب کی طرح صفحہ تاریخ سے محو ہوگئے-

ادہم پاشا ۱۸۵۳ع مین پیدا ہوئے اسلئے جنگ یونان کے زمانہ مین
اونکی عمر ۴۴ برس کی تھی- غازی عثمان پاشا اونسے بیس برس بڑے ہین
گویا جس عمر مین غازی ممدوح نے روم و روس کی جنگ مین لازوال شہرت
حاصل کی ہے اسی سن وسال مین ادہم پاشا نے جنگ یونان سے ناموری
پائی اور یہ ایک عجیب اتفاق ہے کہ ترکی افسرون کی شہرت کے لئے ۴۴ برس
کی عمر نہایت ہی موافق اور مبارک وقت ہوتا ہے-

ادہم پاشا مصر کے باشندے [illegible] کے شریف خاندان سے تھے [illegible]
آغاز شباب [illegible] بہادر اور دلیر افسر کی حیثیت [illegible]
اور [illegible] استقلال سے [illegible] کارہائے نمایاں [illegible]
نے جو بڑے بڑے [illegible] ترقی کی [illegible] ایک [illegible]
جو ایسے [illegible] استاد کے زیر تعلیم [illegible] ادہم پاشا کی [illegible]
کا [illegible] سے پوری ہوئی۔

ادہم پاشا ۱۲۸۵ء [illegible] میں ایک بریگیڈ کے جنرل تھے۔
۱۸ ستمبر سنہ [illegible] کو ایک دستہ فوج زیر کمان پاشائے موصوف مقام [illegible]
سے بغرض کمک پلونا کی طرف بڑھا۔ ۲۱ و ۲۲ تاریخ کو اس [illegible] فوج
اور روسی سپاہ میں سخت ترین معرکہ آرائی ہوئی جس میں ادہم پاشا نمایاں قرار دیے
گئے۔ اس کارنامہ کے صلہ میں حضرت سلطان المعظم سے انکو فوج [illegible]
کا [illegible] کمانڈری عطا ہوئی۔ [illegible] ۲۳ ستمبر کو [illegible] جنرل [illegible] ساتھ
پاشا سے [illegible] کوناواک میں سخت مقابلہ ہوا جس میں وہ شدید زخمی ہوئے
[illegible] معرکہ [illegible] میں انہوں نے وہ بہادری کے جوہر دکھلائے
جس [illegible] میں [illegible] زیادتی ہو گئی۔ ۲۴ ستمبر [illegible] فوج
نہایت خوبی سے پلونا میں داخل ہوئی اور [illegible] پلونا کی [illegible] میں
ادہم پاشا [illegible] لگا رہے تھے۔ اس لڑائی میں عثمان پاشا [illegible] کی
[illegible] فوج [illegible] بالکل ختم ہو جانے [illegible] ترکی فوج
کو فصیل قلعہ سے باہر کر کے [illegible] روسیوں [illegible] شکل [illegible] کو
چیرتے ہوئے نکل آئے تھے۔ اور مجروح ہو جانے کے باعث [illegible] افسروں

سے ہاتھہ آگئے تھے۔ چنانچہ جسوقت یہ لڑائی نہایت شدومد سے ہو رہی تھی اور اس ہنگامہ رستخیز مین جبکہ "سر یون برس رہے تھے کہ جیسے جھڑی لگے" اور ادہم پاشا اپنی جان پر کھیلکر بخوبی داد شجاعت دے رہے تھے کہ یکایک رومانیون نے جو ادہم پاشا سے مقابلہ کر رہے تھے اطلاع دی کہ لڑائی موقوف ہو اس لئے کہ عثمان پاشا نے صلح کا سفید پھریرا اوڑا دیا ہے۔

اس بیان پر اونہون نے ہاتھہ روک لیا۔ لیکن بعد کو معلوم ہوا کہ یہ انکو ایک جڑا دہوکہ دیا گیا جسمین وہ نادانستہ اگر قابل اعتراض ہوگئے۔ اسوقت عثمان پاشا ایسے ہنگامہ آفتخیز مین ۲۴ گھنٹے کے بھوکے پیاسے مصروف و مشغول تھے کہ انہین بجائے علم صلح بلند کرنے کے یہ بھی اطلاع نہتھی کہ ماتحت کمانڈر کتنی فوج کے ساتھہ کہان کہان مقیم ہین اور کس کس سے لڑ رہے ہین۔ روسیونکی کثرت فوج سے یہ حال تھا کہ ایک ایک ترک کے مقابلہ مین دس دس روسیون کا حساب تھا۔ لیکن غازی عثمان اس قلت کے ساتھہ اپنی کثیر التعداد دشمنون سے برابر یکلہ یکابہ لڑ رہا تھا۔ اور اس لئے انکی طرف سے کسی ماتحت افسر کو احکام پہونچنے کی کوئی سبیل نہ تھی لہذا ادہم پاشا کو اس آسانی سے دہوکہ مین آجانے اور عثمان پاشا سے پیشتر لڑائی بند کردینے کا سخت افسوس اور نہایت قلق ہوا۔

معرکہ پلونا کے بعد ادہم پاشا فوجی عہدون مین برابر ترقی کرتے رہے لیکن یہ ترقیان ایسی آہستہ آہستہ اور خاموشی کے ساتھہ عمل مین آتی رہین یہانتک کہ فیلڈ مارشل کے معزز عہدہ سے ممتاز ہوئے کہ اسوقت سے لیکر ۲۰ برس تک جبتک کہ یہ جنگ یونان شروع نہوئی۔ کوئی خاص نیک نامی

شہرت انکو حاصل ہوگئی - حتی کہ یہ خبر گوش زد عوام ہوئی کہ سلطان المعظم نے انکا معتقد ہو جاتحت ترکی افواج کی سرحد یونان کو روانہ کردی - علاوہ اسکے اور کثیر التعداد لشکر برابر روانہ ہو رہا ہی اور یہ کہ اوس کل سپاہ کے سپہ سالار فیلڈ مارشل ادہم پاشا مقرر کئے گئے ہین - پس اس تقرر کے بعد جو کچھ انہون نے صرف ایک ماہ کے قلیل عرصہ مین فتح ودہ ملونا - ماتی - ترناو - لریسا - فارسالا ولسطنو - ودلو - ... - اور دوموکہ سے دنیا کو تماشہ دکھایا اوسکا ... کی تفصیل حاصل ہو - اصل یون ہی کہ یہ تاریخ تمام وکمال نہین ادہم پاشا کی ... ہو - ابتدائی حالات پڑکر جو اوپر مذکور ہوے اُن کل صفحات کا پڑہنا جو تاریخ جنگ ترکی و یونان کے نام سے موسوم ہی اونکی سوانح عمری کی تکمیل کے لئے لازمی ہی -

دوران فتوحات مین یورپ کے متعصب اخبارون کو برا معلوم ہوا کہ ایک مسلمان جنرل کی کارگزاریان اسطرح دنیا مین مشہور ہون - لہذا اونہون نے مشہور کیا کہ ادہم پاشا یونانی فی النسل ہین اُن کے باپ دادا عیسائی تھے وہ صغیر سنی مین بطور غلام کے ایک ترکی پاشا کے پاس رہے اور رفتہ رفتہ فنون حربیہ کی تعلیم حاصل کرکے اس مرتبہ کو پہونچے گویا ان اخبارات نے ثابت کردیا کہ جو فتوحات انہون نے کین - اور جو لیاقتین انمین موجود ہین وہ اُس عیسوی خون کے ہین جو عیسائی نسل مین ہونے سے انکی رگون مین دوڑ رہا ہی - لیکن یہ سب فقرہ بندی نکلی - اور ایک بہتان عظیم تہا جو ادہم پاشا کی ذات پر لگایا گیا تھا -

ادہم پاشا نسلاً بعد نسلٍ ترکی الاصل ہین - انکے مورثان اعلیٰ کو یونانیت اور عیسویت سے کسیطرح کا تعلق نہین رہا - ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اس نا ... نوبی اور ... مسلم ترکی فوج مین ہوگا - اسکی سوانح عمری ... یون ہی ...

پیشتر اس سے کہ دیگر دنیا کو اس امر کا یقین ہو معاملۂ شکست از بام پہونچ گیا اور قبل اسکے
تردید شائع ہو سکیں - آپ خاص قسطنطنیہ پہونچے اور ایڈمرل پاشا کے
جنگی بیڑے سے تعلیم یافتہ ہوئے جنرل [illegible] اعیان [illegible]
ادہم پاشا [illegible] خوش [illegible] اور [illegible] ان کے
[illegible] کام [illegible] ظاہر نہیں ہوا جیسا [illegible] پاشا کو کہ
[illegible]
[illegible] ہوسکے - [illegible] پاشا [illegible] فوج کا [illegible]
انسکے لئے نہایت [illegible] تحسین [illegible]
کیفیت ہے کہ ساری لڑائی میں کسی موقع پر کیا حکم انھوں نے ایسا نہیں
دیا جیسا کہ یورپ کے تجربہ کار جنرل کسی قسم کی نکتہ چینی کر سکتے یا اس سے
بہتر طریقہ بتا سکتے جس طریقے سے انہوں نے جنگی کارروائیوں میں پیشقدمی کی۔"

جمعہ کی لڑائی کی دلچسپ کیفیت زبانی مسٹر جی ڈبلیو [illegible] نامہ نگار اخبار ڈیلی میل

مسٹر جی - ڈبلیو - اسٹیونس ڈیلی میل کے لایق و مشہور نامہ نگار ہیں جو انگلستان کی طرف سے
جنگ کے حالات قلمبند کرنے کی غرض سے موقعہ پر پہونچے [illegible] مصلحت [illegible]
نے ادہم پاشا کے لشکر کے ساتھ رہنا بہ نسبت ڈیوک آف اسپارٹا کے ہمراہی کے ترجیح دیا
انہوں نے بذات خود اس لڑائی کی چشم دید کیفیت کو جو تخمیناً [illegible] ۲۳ - اپریل کو
جمعہ کے دن ہوئی تھی ایسے پر اثر الفاظ میں لکھا تھا کہ جسکا اصل عبارت کو تاریخ میں جگہ دینا
نہایت لطف خیز معلوم ہوا - یہ کیفیت انہوں نے دیانتداری کے ساتھ [illegible] شائع کی جسکا ترجمہ [illegible]

فوج لیبیا میں داخل ہوگئی اس لئے کسی نامہ نگار یا مخبر کا عین موقع جنگ پر کمانڈروں کے احکامات
اور فوج کی حرکات و سکنات کا اعلان کرنا سخت قابل عجب بات ہے - اور بعض موقعوں پر ایسا
کرنے اور نقشہ جات جنگ کے شائع ہونے سے سخت ترین نقصانات واقع ہونے کا اندیشہ
ہو سکتا ہے اس لئے لائق نامہ نگار خود ضبط کرتے ہیں - اور دوسرے مجبوریت کی نگرانی گورنمنٹ
کی طرف سے ہوتی ہے - [illegible] اور چونکہ اولیا
کے نامہ نگار [illegible] تھے اس لئے جو کچھ آنکھ سے دیکھا
لکھ بھی نہ سکتے تھے [illegible] گولی کھاتے
کھاتے بچا کسی [illegible] نقشے تصویریں دوڑ بھاگ میں
رہ گئیں غرض ان کے لئے [illegible] کر سکتے - لیکن مسٹر [illegible]
ترکی فوج کے ساتھ تھے ان سے زیادہ اطمینان کس کو ہو سکتا تھا - وہ وقت فرصت میں [illegible]
سے ہر ایک واقعہ دیکھا کرتے تھے - اور [illegible] سے چھپ [illegible] کیا کرتے - یوں تو
اور ذرائع سے جنگ کی خبریں آتی ہیں لیکن جو حالات ان لوگوں نے لکھے [illegible] بے نظیر
فاتح قوم [illegible] کے مذہب کے خلاف [illegible] اور [illegible] سے اور
اوس کے زوال و تباہی و تاراجی ہونے کے وقت کا انتظار کرنے والے مشہور ہوں ان کے
قلم سے کسی ایسی عبارت کا نکلنا جو ترکوں کے حق میں مفید ثابت ہو نہایت ہی باعث لطف
اور قابل اطمینان ہو سکتا ہے - مسٹر [illegible] نے لکھا کہ :-

اب جونکہ ترکی فوج لیبیا میں داخل ہوگئی ہے - لہذا ممکن ہے کہ گذشتہ دو دنوں کی
کارروائی کی وضاحت بیان کر دی جاوے جب کہ [illegible] عثمانی اور [illegible]
کے درمیان فیصلہ کن لڑائی شروع ہوئی - کوہستانی سلسلہ کے جو [illegible]
سلسلے پھیلا ہوا تھا یکایک وہاں توپوں کی آواز آئی اور پھر غلیظ سفید بادل

ابر کی طرح اوٹھا۔ اور پھر وہی دنادن کی مہیب آواز سنی اور دہوئین کا غٹ نمودار ہوا
اوسمین چھوٹی چھوٹی شکلین توپون کے بڑے بڑے سیاہ نشانون کے گرداگرد
متحرک نظر آئین۔ ہر ایک دن کی آواز کے ساتھ شن کی آواز آتی تھی۔ اور ابھی
اس گرج کی گونج کی آواز ختم نہو چکی تھی کہ یونانی صفوین بم کے گولے پھٹنے کا
کڑاکا گوش زد ہوتا تھا پھر وہی مسلسل دنادن کی آواز آتی رہتی جسکی مہیب
صدا کانون کو گنگ کیئے دیتی تھی۔ توپون سے دھوئین کے غٹ کے غٹ نکلتے ابر کی طرح گھیر لیتا
تھا۔ دور سے کبھی کبھی ایک نقطہ سیاہ کی طرح کوئی شخص آہستہ آہستہ ہماری جانب
آتا ہوا دکھلائی دیتا تھا۔ یہ کوئی توپخانہ کا زخمی سپاہی ہوتا تھا۔

یونانی ہماری طرف کی گولہ باری کا جواب دیئے رہے تھے۔ اور دونون توپخانون
کی آواز کا ملکر ہونا ایک ہولناک برق کے طوفان سے مشابہ تھا۔ یونانی توپچی
اچھی طرح گولہ نہین پھینکتے تھے۔ اُن کے بم کے گولے یا تو ہماری توپون کے
اوپر سے گذر جاتے تھے یا ایک طرف تھوڑے فاصلہ پر گر کر پھٹ جاتے تھے
ایک گولہ نہایت ناپسندیدہ طریق سے ہمارے قریب پھٹا جب وہ گرا تو
چند لمحہ تک زمین مین پڑا رہا۔ لیکن ہم پوست طور پر کہتے ہی جاتے تھے کہ اس گولہ
کی بارود کسقدر خراب ہے کہ وہ ایسی بڑی مہیب آواز سے پھٹا کہ تھوڑی دیر کے
لئے میری جنگ کی دلچسپی کرکری ہو گئی۔ سامنے توپون کو چلتے چلتے بہت عرصہ
گذر گیا اور چھوٹی چھوٹی شکلین خاک اور دہوئین مین چھپی رہین۔ گولون کے چلنے
اور بم کے گولے پھٹنے کی برابر آواز آتی تھی۔ مگر رفتہ رفتہ یونانی توپخانہ کی آتش
فشانی کم ہوتی گئی۔ اور ہماری پیادہ فوج ایک آخری حملہ کرنے کے لئے تیار
ہو گئی۔ ہماری توپون کی آتش باری لحظہ لحظہ ترقی کرتی گئی۔ ترکی گولے یونانی

فوج کی صفوں پر مینہ کی طرح برس رہے تھے اور ان دو گاؤں پر جا کر گرتے تھے
جو دو فاصلہ پر واقع تھے چھوٹی چھوٹی شکلیں جو گاؤں کے سپاہیوں کی طرح
معلوم ہوتی تھیں دوربین کے ذریعہ سے قلابازیاں کھاتے ہوئے نظر آتے تھے
اسکے بعد حملہ کرنے کا حکم دیا گیا۔ ترکی فوجی بگل بجنے لگے۔ اور ہم سوار ہو کر ایک
توپخانہ کے نزدیک ایک مقام پر جا کر کھڑے ہوئے۔ وہاں سے ہم نے پیچھے کی
طرف دیکھا کہ پیادہ فوج کی صفیں اپنی ترکی ٹوپیاں اچھال رہی ہیں۔ سنگینیں
چمک رہی ہیں اور سرگرم سپاہی جوش مسرت کے نعرے بلند کر رہے ہیں
یہ نظارہ نہایت عالیشان معلوم ہوتا تھا۔ ہمارے سامنے پشت کی طرف ہمارے
جنگل واقع تھا اور اسکی داہنی طرف وہ دیہات بسے ہوئے تھے جن پر حملہ کی
تیاریاں کیگئی تھیں سرسبز جنگل کے تختہ پر دیہات جابجا نیلے دھوئیں کے ٹکڑے
لگائے ہوئے ابر کی طرح پھیلے ہوئے تھے۔ یہ دھواں ان بندوقوں کی باڑھ سے پیدا ہوتا
تھا جو یونانی پیدل فوج مار رہی تھی۔ اسی عرصہ میں ایک گاؤں سے کسی کسی جگہ
شعلے بلند ہوتے نظر آئے۔ یونانی فوج کے عقب میں ایک وسیع مربع مکان تھا جو
دھوپ میں بجلی کی طرح چمک رہا تھا۔ اور سبزہ زار کے مقابلہ میں نہایت خوش منظر لگتا تھا
اس کے متصل ایک سفید مینار صاف نظر آتا تھا۔ اس مکان اور مینار کے گرد
یونانی سپاہی چیونٹیوں کی طرح رینگتے معلوم ہوتے تھے۔ اور ہماری پیشقدمی
کرنے والی سپاہ (ترک) نہایت تیزی سے بندوقیں مار رہے تھے۔ ہمارے ادر
انداز نشانچی کھلے میدان میں پھیل گئے تھے۔ اور ان کے عقب میں باقاعدہ فوجیں صف
بستہ ٹہر رہی تھیں اور ایسی خوبصورتی سے ایڈوانس مارچ کر رہی تھیں جس
سے معلوم ہوتا تھا کہ کوئی مشین ہے جو انکو ایسے باقاعدہ قدم بقدم چلا رہی ہے خوش

ہیں اور کسی قسم کا اندیشہ ان سپاہیوں کے نزدیک تک پھٹکتا تھا۔ پیچھے پیچھے
اور بارُوت کا دھواں ابر غلیظ کی طرح اُنکے آگے آگے چلتا جاتا تھا۔ اور گرد اگرد
پاؤں کی روند سے خاک اڑ رہی تھی اُنکے پیچھے کمزور آدمیوں کا سلسلہ تھا جو کبھی
علیحدہ ہو جاتے تھے اور کبھی دو تین اکٹھے ہو کر چلنے لگتے تھے بعض وقت بم
کا گولہ پھٹ جانے سے بعض شکلیں آگے بڑھنے سے رک جاتی تھیں بلکہ آہستگی سے
پیچھے آجاتی تھیں یہ ہولناک معرکہ تھا جسے جنگ کہتے ہیں۔ اور یہ آدمیوں کے قتل و
خونریزی کا کھیل تھا جو میرے پیش نظر تھا۔ ہم آگے بڑھنے نہیں کہتے تھے اور یہ
بڑھتے چلے جاتے تھے وہ چیونٹیاں جو مذکورہ بالا گھر کے گرد جمع تھیں آگے پیچھے
کیطرف حرکت کرتی ہوئی نظر آنے لگیں مگر حقیقتاً اون کے پاؤں جمے ہوئے تھے
بندوقوں کی آواز میدان میں ترقی کرتی جاتی تھی۔ اور وہی شعلے وہی دھواں
وہی تاک اور وہی چھوٹی چھوٹی انسانوں شکلیں پیچھے کیطرف دکھائی دیجاتی تھیں
رفتہ رفتہ ہمارے ترکی سپاہی بڑھتے ہوئے اوس سرسبز چھوٹی پہاڑی کے
دامن تک جا پہنچے جسپر یہ مکان واقع تھا۔ اور اب وہ اوس مکان سے بہت
متصل ہوگئے اوسی خوبصورتی کے ساتھ جیسے کوئی گلہ پہاڑی پر چڑھتا ہے
اور اون چیونٹیوں میں اب کھلبل اور بدحواسی کے آثار پائے جاتے تھے
کبھی ادھر اودھر بھاگتے ہیں اور کبھی پیچھے کو ہٹتے ہوئے نظر آئے اور آخر کار راہ
گریز اختیار کی۔ اب ہمارا فیصلہ لڑائی مرکز پر ہوچکا تھا۔ اور سنگینوں کی لڑائی شروع
کرنے میں کوئی تامل کرنے کی وجہ نہ تھی پس سرد فولاد کا کام آغاز ہوا۔ ڈولیاں زخمیوں
کو اٹھانیکے غرض سے آگے بڑھیں اور ادھر پاشا بھی فوج ظفر موج پیچھے ہٹ کر چلا گیا
میں ایک ترک سپاہی کے پاس سے ہو کر گذرا جسکی دونوں ٹانگیں ٹوٹ گئی تھیں اور وہ

۲۸۰۸۳

درد سے سسک رہا تھا۔ مجھے اسوقت جنگ سے بالطبع نفرت معلوم ہوئی
ہمارا نقصان غیر معمولی طور پر بہت تھوڑا ہوا یعنی صرف ۱۰۔ آدمی ہلاک
اور ۳۸ زخمی ہوئے جنمین سے بہت ہی کم ایسے تھے جنکے زخم کچھہ زیادہ
تھے یونانیون کی صفون مین مقتول اور مجروح سپاہیون کی تعداد زیادہ تھی۔
بعض جگہہ ہمارے توپخانے کے فیرون کے نتایج نہایت ہیبتناک نظر
آتے تھے خیمون کے پرزے پرزے اوڑ گئے تھے۔ ہاتھہ پانون کٹ کٹکر علحدہ
پڑے تھے۔ وردیان جلی ہوئی اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی تھین۔ بندوق کا کام
نہایت صفائی اور تیزدستی کا رہا۔ ہمنے پچاس یونانی قیدی گرفتار کئے جو نہایت
ذلیل اور بیدلی کی حالت مین پائے گئے لیکن ہمارے آدمیون نے اون کے
ساتھ اچھا برتاو کیا"۔

ایتھنیز مین نازک پولیٹیکل حالت

وزیر اعظم ایم۔ ڈیلیانی کی معزولی اور وزارت کی بحرانی

۲۶۔ اپریل کے دوپہر سے ایتھنز دار الخلافہ یونان مین نہایت مضطربانہ کیفیت تھی۔ یہ بوجہ پے درپے اُن شکستون کے ہوئی جو ملونا۔ ٹرناو۔ مائی۔ اور لریسا پر حاصل ہوئین۔ اور ان ذمہ دار اور بخیر ذمہ داروں کے خلاف جو شور و غل مچ رہا تھا وہ اس درجہ تک پہونچگیا تھا جسکا نتیجہ قایم کرنا کسکے لئے کوئی رائے قایم کرنا ناممکن تھی کہ کب کیا حادثہ پیش آجائے۔ چنانچہ ۲۷۔ اپریل کو مخالف لوگون کے تعلقات بہت ہی زیادہ تہدید آمیز ہو گئے تھے۔ عوام الناس کا خیال جم گیا تھا کہ افواج یونان کا شکست پانا محال ہی نہین بلکہ غیر ممکن ہے۔ اور اس لئے شکستون کی خبرون سے اونکو یقین ہو جاتا تھا

کہ ضرور کچھہ ہوکہ بازی کو کام مین لایا گیا ہے۔ اور اس بیہودہ خیالکو یہانتک ترقی ہوئی کہ ایسیا سے جو فوجین بھاگین اونکی نسبت یقین کرلیا گیا کہ یہ ناموزون اور تباہ کن کارروائی حکام کی سازش کا نتیجہ ہے اصلی مقتولین کی فہرست ناکافی اور بہت ہی قلیل تھی۔ اور اونکی سمجھہ مین نہین آتا تہا کہ ایسی لڑائی مین جسمین اسقدر کم آدمی مارے جاوین بھاگنا کیونکر ممکن ہے۔ ان خیالات پر موجودہ وزارت اور موجودہ حکام کے خلاف ایک بہت بڑی جماعت پیدا ہوگئی جسمین یونان کے بڑے بڑے لوگ شریک تھے اونہون نے یہانتک شور وغل کیا کہ شاہ یونان کو فیصلہ کرنا پڑا کہ موجودہ وزارت جسکے صدر اعظم ایم ڈیلیانی ہین معزول کردیجاوے۔ یہ فیصلہ نامناسب نہین تھا اسلئے کہ اگر اس وزارت اور اوس کے مخالفونکی موجودگی مین وہ تباہی اور بربادی یونانکو نصیب ہوتی جو نئی وزارت کے بعد بھی اونکی مقدر مین لکھی تھی تو سخت ترین بدنتایج اندرون ملک مین پیدا ہوجاتے اور مخالف یہ فرقہ یہ سمجھکر (جیسا کہ اوسکو پہلے سے خیال تہا، کہ ان لوگونکی سازش نے ملک کا استیصال کردیا ہے خدا جانے کیا آفتین برپا کرتا۔ اور کس درجہ تک قتل عام اور خونریزی ایتھنز اور اور شہرونکی گلی کوچون مین ہوتی۔ چنانچہ شاہ نے ۲۶ کی دوپہر کو جو سہ شنبہ کا دن تہا ایم ڈیلیانی صدر اعظم کو محلسرائے شاہی مین طلب کیا۔ اور اونکو اطلاع دی کہ بصواب دید حالات موجودہ بمقتضائے مصلحت معقول اونکے جلسۂ وزارت کو مستعفی ہونا لازم ہے۔ ہز مجسٹی شاہ نے وہ وجوہات بیان کین جنکی بناپر اونکو جلسہ وزارت کے استعفا لینے کی خواہش ہوئی اور کہا کہ اس بارہ مین مجھکو زیادہ بحث اور مباحثہ کی ضرورت نہین۔

ایم ڈیلیانی نے استعفا دینے سے انکار کیا اور درخواست کی کہ مجھکو شاہی فرمان کے ذریعہ سے برخاست کردیا جائے۔ اور اوس فرمان مین کوئی لفظ ایسا ہو جس سے کچھہ شایبہ اس امر کا مترشح ہو کہ مین عہدہ وزارت سے بخوشی خاطر کنارہ کش ہوتا ہون اور یہ کہ جو کارروائی شاہ نے کی ہے وہ سوائے طوعاً کرہاً کے مین نے کسی اور طریق سے منظور کی ہے۔ شاہ نے اونکو یقین

دلایا کہ کوئی بات اوسمین ایسی نہوگی جس سے عوام یہ باور کرسکین کہ تاج اور وزارت مین مسائل حکمت عملی پر کوئی نقیض واقع ہے۔

ایم ڈیلیانی نے اپنا خیال عام طور پر ظاہر کیا کہ آیندہ گورنمنٹ یونان کے ساتھ بوجہ معزول کئے جانے اپنے کے وزارت سے میرا تعلق ہرگز مخالفانہ نہوگا۔ بلکہ معہ اپنے ہمسرون اور رفیقون کے جسکی تعداد جلسہ وزرا مین کثیر ہے۔ اپنا اثر و اقتدار کام مین لاکر جدید گورنمنٹ اور نئی جلسہ وزرا کی حتی المقدور معاونت کرونگا۔ اور سب کو ترغیب دونگا کہ وہ کسیطرح کی مخالفت نہ کرین۔ اور جدید وزارت کے کامونمین کوئی وقت نہ ڈالین۔ انہون نے کہا کہ موجودہ حالت یونان کی اس قابل ہرگز نہین کہ کسی قسم کا نزاع پیدا کرکے نازک حالت کو اور بھی نازک تر کردیا جاوے۔ بلکہ ایسی خطرناک حالت مین جو یونان کی قومی تاریخ مین پیش آئی ہی ہر متنفس کا فرض ہے کہ اس جلسہ وزارت کے جسکو شاہ اختیار دینا پسند کرین ہرطرح کی استعانت کیجاوے۔ جب اُن سے دریافت کیا گیا کہ تمنے شاہ کی خواہش پر استعفا دینے سے کیون انکار کیا۔ تو انہون نے جواب دیا کہ مجھے ایسا کرنیسے یہ خیال ہوا کہ ایسی حرکت گورنمنٹ کی جانب سے بزدلانہ اور نالایق شمار کیجاویگی۔ کیا معنی کہ ایسی نازک حالت مین انتظام امور سلطنت کو چھوڑکر علیحدہ ہوجانا میری دانست مین ایک بڑی بیجا اور ناموزون حرکت معلوم ہوئی۔ گورنمنٹ نے چاہا کہ مین بدستور عہدہ وزارت عظمی پر قایم رہون اور اُس کے افعال کے نتایج کو برداشت کرون اور اُسکی حکمت عملیون کا حتی الوسع تحفظ کرون لیکن یہ نہین کہ سکتا کہ شاہ نے کن وجوہ سے مجبور ہوکر میرے جلسہ وزرا کو برخاست کرنا مناسب سمجھا۔ شاید ہر مجسٹی پر پبلک نے زور ڈالا ہو۔ ایم ڈیلیانی کا خیال آیندہ تعلقات کے لحاظ سے بنظر اُس واقعہ کے جو ۱۲ مارچ سنہ ۱۸۹۷ع کو پیش آیا تھا نہایت دلچسپ ہے۔ یہ اوس زمانہ مین وزیر جنگ تھے۔ اُسدن شاہ نے اُنکے اختیارات چھین لئے تھے لیکن اونکی معزولی اسباب پر منحصر تھی کہ آیا یونانکی

فوج شاہ کے احکام کی تعمیل کرتی ہی یا ایم ڈیلیانی کا حکم بجالاتی ہی۔ فوج نے شاہ کا اتباع حکم کیا اور تاج محفوظ کرلیا۔

(ایم ڈلییانی کی معزولی کی ایک وجہ)

اگرچہ ایم ڈلییانی نے ایک نامہ نگار سے بیان کیا کہ اُن کے اور شاہ کے مابین مسائل حکمت عملی کے سبب کوئی اختلاف نہین ہی مگر بعض اور لوگون سے اونہون نے ذکر کیا کہ اونہون نے ایک تجویز مصالحت کی ٹرکی کے ساتھہ کی تھی جسکی روسے یونان دول یورپ کی اُن خواہشات کی تعمیل کرتا جو کرنیل واساس اور یونانی افواج کریٹ کی واپسی پر محمول تھین۔ برخلاف اسکے شاہ کا مصمم قصد یہ تھا کہ کرنیل واساس کو کریٹ سے ہرگز طلب نہ کرے اور اس اختلاف کے باعث شاہ نے وزیراعظم سے فوراً استعفا طلب کرلیا۔

۲۷- اپریل ۱۸۹۷ء کو مخالف جماعت کے سرغنایان ایوان شاہی مین طلب کئے گئے اور شاہ نے اُنکو اپنے ارادہ کی اطلاع دی اور حکم دیا کہ وہ ایک جدید جلسہ وزرا مرتب کرین ایم رالی جو یونانیون مین ایک ہر دلعزیز شخص ہین عہدہ وزیراعظمی کے لئے تجویز کئے گئے۔ شام کے وقت شاہ نے ایم ڈلییانی کو بلایا۔ اور اُن سے درخواست کی کہ جدید وزارت کے فرمان تقرر پر دستخط کرین

جدید جلسہ وزراء

جدید جلسہ وزرا کے تعین سے پیشتر لوگون مین نہایت بیقراری اور اضطراب پایا جاتا تھا مجمع ہائے کثیر شہر کی گلیون مین پھرتے تھے۔ اور مضطرب الحالی اونکی حرکات سے نمایان تھی مجمع ایوان کے روبرو جمع ہوا۔ اور اوس نے اون لوگونکو جو اسی جماعت مخالف کے سرغنہ تھے بلاکر حالات دریافت کرنا چاہے اور اس غرض کے پورا کرنے کے لئے ایم سلیم خاصہ طلب کئے گئے لیکن بجائے اُنکی اول جو شخص نمودار ہوا وہ ایم ڈیلیانا تھے

اُس نے ایک اونچے زینہ پرچڑھکر جو پارلیمنٹ کے مکان کو جاتا تہا یہ بیان کیا کہ گورنمنٹ کی تباہی کے لحاظ سے سابق جلسہ وزرا اور پبلک نے شاہ سے چاہا کہ وہ اپنا فرض ادا کریں اور عام امن و امان کے برقرار رکھنے کی کوشش کریں اور ہدایت کی کہ جماعت مخالف کے ممبروں پر بھروسہ رکھنا لابدی ہی جو اعلی ترین پولیٹکل حقوق کی نگرانی مین مصروف ہی ان الفاظ پر زور سے نعرہ ہای خوشی بلند ہوئے، اور جب تھوڑی دیر بعد ایم رالی نمودار ہوئی تو پھر ان نعرہ ہای خوشی کی زور سے تجدید کی گئی اور اس مجمع نے ان امور سے فرقہ مخالف کی فتحمندی خیال کی چنانچہ پرجوش لوگون مین سے چھ ہزار اشخاص نے ایم ویلیٹا اور ایم رالی کے مکان تک انکی مشایعت کی۔ اور یہان پہونچکر ایم رالی پھر نمودار ہوئے اور مجمع کو مخاطب کرکے کہا کہ گورنمنٹ نے خودکشی کرلی ہی۔ اور ہمارا فرض ہی کہ امن و امان کو قایم کریں اور اپنے وطن کے لیے لڑین۔ مجمع نے اوسپر نہایت پرجوش نعرہ لگائے اور اوس کے بعد منتشر ہوگئی

دوسرے روز شاہ نے سرغنایان فرقہ مخالف کو جدید جلسہ وزرا کے تشکیل کے اختیارات عطا فرمائے۔ چنانچہ یہ لوگ براہ راست پارلیمنٹ ہوس کو گئے۔ اور وہان فوراً ایک جلسہ منعقد کیا جسمین بحث و مباحثہ کے بعد یہ امر قرار پایا کہ ایک وزراء کی فہرست تیار ہو ئی اور تین سربراوردہ ممبر اسکو شاہ کی خدمت مین پیش کرنے کی غرض سے لے گئے۔ شاہ نے انتخاب پسند کیا اور صرف اسقدر ترمیم کی کہ ایم تھیوٹاکی جو عنقریب ایتھنز مین آنیوالے تھے جلسہ وزرا مین شامل کیے جائین بعد منظوری شاہ مندرجہ فہرست وزراء جدید کی مشتہر کی گئی ایم رالی وزیراعظم و وزیر بحری کرنیل سماد و وزیر جنگ ایم سیمو پولو وزیر مال ایم کراپولو وزیر سررشتہ تعلیم ایم تھیوٹاکی وزیر صیغہ داخلیہ۔ ایم ویلی جارجی نے جدید جلسہ وزرا مین داخل ہونے سے انکار کیا اور اعتراض کیا کہ اسمین صرف وہی لوگ شریک ہونا چاہئین جو پولیٹکل جماعتون سے علیحدہ ہین۔ امیر البحر کناری اور ایم سوٹوروپولو نے بھی وزارت کے لیتے قبول کر دی

سے انکار کیا اور اسطرح اس جلسہ وزرا مین صرف ٹرے کو پسٹ اور السٹ لوگ شریک ہوئے۔ وزیر اعظم اور وزیر جنگ فوراً ایک جلسہ مین نشست کر کے فرسالہ کو روانہ ہو گئے تاکہ میدان جنگ کے نقصان کا ملاحظہ کر کے اوسکی اصلاح کرین۔

یکم مئی کو جدید چیمبرلین مسٹر ہالی وزیر اعظم نے بیان کیا کہ ہماری پہلی کوشش یہ ہوگی کہ فوجی طاقت کو سنبھالا جاوے۔ اور از سر نو اسکی آراستگی ہو جسکے بغیر جنگ جاری رکھنا یا عزت کے ساتھ صلح کرنا غیر ممکن ہوگا ہے

جنگ ایپائرس

نوٹ۔ چونکہ جنگ ایپائرس برابر ابتدا سے جاری ہے اور بوجہ سلسلہ معرکہائے میدان تھسلی اسوقت تک تاریخ کے ۱۰۰ صفحے چھپ چکے اوسکا کوئی تذکرہ احاطہ تحریر مین نہین آیا۔ اور زیادہ التوا نامناسب ہے۔ بدینوجہ مزید فتوحات میدان تھسلی کو برلے چندے چھوڑ کر ہم صوبۂ ایپائرس کیطرف متوجہ ہوتے ہین۔

صوبۂ ایپائرس

یہ صوبہ یورپی روم کے مغرب مین سرحد یونان سے ملحق واقع ہے اسکا قدیمی نام ایپائرس ہے لیکن فی زمانہ ٹرکش صوبجات مین جلیتنا کے نام سے موسوم ہے جو دراصل ملک البانیہ کا جنوبی حصہ ہے اس کے شمال مین ردمیلیا۔ مشرق مین مقدونیا اور تھسلی۔ جنوب مین خلیج آرٹا۔ اور مغرب مین بحر روم واقع ہے۔ پورے صوبہ کا طول شمالاً جنوباً ڈیرہ سو میل۔ اور عرض شرقاً غرباً زیادہ سے زیادہ ۵۰ میل ہے۔ بڑا دریا آرٹا ہی جو جنگ سے پیشتر تھسلی اور ایپائرس کے درمیان حد فاصل تھا۔ اس کے جنوبی کنارہ پر شہر آرٹا واقع ہے جو یونانی عملداری مین شامل ہے۔ دوسرے بڑے دریا ڈیوسا اور چروسٹا ہین جو مشرق سے مغرب کی طرف بہ کر بحر آدیاٹک مین گرتے ہین۔ صوبہ کے عین وسط مین شرقاً غرباً ایک مکمل سلسلہ پہاڑون کا حائل ہے جو شمالی اور

مشرقی حصہ ملک سے افواج کے داخل ہونے مین سدراہ ہوتا ہی۔ اس پہاڑ کے مشرقی حصہ کے جنوب مین چند میل کے فاصلہ سے ایک بڑی جھیل شروع ہوئی ہی جو شمالاً جنوباً ۱۸ میل کے قریب طولانی ہے۔ جسکا نام جانینا ہے۔

اس جھیل کے جنوب و مغرب کے کنارہ پر بڑا شہر جانینا واقع ہی۔ جو صوبہ کا صدر مقام ہی اور شہر آرٹا سے جو دوران جنگ مین یونانی فوج کا ہیڈکوارٹر رہا اسکا فاصلہ بخط مستقیم ۴۸ میل ہے مغربی ساحل کے قریب ایک بڑا جزیرہ کارفو واقع ہی جو صوبہ تھسلی کے ساتھ یونانی سلطنت سی ملحق کردیا گیا ہی۔ صوبہ کے جنوبی نقطہ اختتام پر اور خلیج آرٹا کے دہانہ پر سلطان المعظم کا ایک زبردست فوجی قلعبند مقام پریوزا ہے جو پوری پوری طرح پر یونانی فوجی بندگاہ واقع خلیج آرٹا کی نگہداشت رکھتا ہے آرٹا اور جینینا کے درمیان راستہ پر دو چار چھوٹے چھوٹے قصبے واقع ہین جسمین فلیپیاڈیس اور قلعہ پنٹی پگیڈیا کا ذکر جنگ ایپائرس مین اکثر آویگا فلیپیاڈیس آرٹا سے ۱۴ میل اور پنٹی پگیڈیا ۲۲ میل ہے۔

ایپائرس مین جنگ

اول سے آخر تک گو مرکز جنگ میدان تھسلی مین رہا جسکو درہ ملونا سے گذر کر ترکون نے فتح کیا تاہم مغربی اضلاع مین ایپائرس کی لڑائیان بھی جنمین ابتداءً یونانیون کو کسیقدر کامیابی رہی نظرانداز کرنے کے لایق نہین بلکہ ایک لحاظ سے وہ سب سی زیادہ ضروری حصہ جنگ کا ہی اس لئے کہ جسطرح ترکون نے ملونا کے راستہ سے تھسلی پر قدم بڑھائے اوسی طرح یونانیون نے آرٹا کی راہ سے ایپائرس مین پیشقدمی کی اور اگر اوسکو مستقل کامیابی ان اضلاع مین اسیطرح آخر تک ہی جسطرح کہ اول مین ہوئی تو وہ تھسلی کے بڑا قطعہ زمین پر ترکی عملداری ایپائرس مین قابض ہو کر تھسلی کا نعم البدل حاصل کرلیتا لیکن وہ نمایان جنگی قوت اور تدابیر حسن و معقول سے جو ترکی افسرون نے میدان جنگ مین تین نہ صرف

یونانی ایپائرس کو خالی کر کے بھاگ گئے بلکہ اونکا نقصان جان و مال بھی بہت زیادہ ہوا صوبہ ایپائرس مین آرٹا کیطرف سے بڑہنے کی وجہ یہ تھی کہ یونانیون کو اسطرف کوئی روک نہ تھی اونکی فوجین تیس ہزار خود آرٹا مین جمع تھین اور اونکا مغربی بیڑہ جہازات ہر وقت تازہ افواج کے لانے اور ترکی قلعجات ساحل سمندر کے اوڑا دینے کے لئے بہمہ وجوہ مستعد اور تیار تھا۔ برخلاف اسکے ترکی ہیڈکوارٹر فوجی جس مقام پر تھا اس کے اور ایپائرس کے درمیان مین نہایت دشوار گذار پہاڑون کے سلسلے اور ناہموار قطعات زمین اور جنگل اور ندیان واقع تھین مزید برآن فاصلہ بھی اسقدر تھا کہ فوجی امداد ہفتون کے اندر مشکل سے آسکتی تھی یہ ترکون کے سردارون کی نہایت ہی عالمانہ اور کامل تدبیرین تھین جنکی قدرت انتظام سے کافی تعداد افواج قاہرہ کے معہ سامان حرب و رسد عین وقت پر پہونچگئے اور اوسیوقت سے یونانیونکو شکست پر شکست اور ہزیمت پر ہزیمت ملتی گئی۔

۱۷ اپریل کی صبح کو ترکونکیطرف سے نہایت تیزی کے ساتھہ جنگ شروع ہوئی۔ ۸ بجے صبح کے قلعہ پریوزا سے بیڑہ جہازات پر گولہ باری شروع ہوئی اور یونانی جہاز مقدونیہ نام جبکہ وہ خلیج امریشیا کے تنگ دہانہ سے گذر رہا تہا گولون نے اوسکو غرق کر دیا۔ کپتان زخمی ہوا اور ملاح بیرک بچگئے قلعہ سے یونانی جنگی مقام انٹیئم پر بھی گولے برسائے گئے۔ لیکن بیڑہ کے یونانیون نے بھی تیزی کے ساتھ کام دیا جس سے ترکون کا کسیقدر نقصان ہوا۔

یہ خبر سنکر ایتھنز سے شاہی روبکار جاری ہوئی جسکی رو سے مغربی ڈویژن کے بیڑہ جہازات یونان کو قلعہ پریوزا پر گولہ باری کا حکم ملا اور جہاز مقدونیہ کے ڈوبجانے سے جو راستہ بند ہو گیا تھا اوسکو ڈائنامیٹ سے اڑا کر صاف کرنیکی تجویز رہی۔ نیز جنگی جہاز اسپٹ مٹی کو حکم ملا کہ وہ بھی پٹرس سے پریوزا کو جائے۔

غرض آغاز جنگ پر ہی تمام سرحد اس سرے سے اُس سرے تک مغرب مین پریوزا

وسط میں گریونیا اور مشرق میں کرانیا تک میدان کارزار نکلتی - اور جسطرح ترکون نے اپنی
تمام قوت کرانینا کے متصل درہ ملونا پر جمع کی اسیطرح مقامی فواید کے لحاظ اور ایپائرس پر بآسانی
متصرف ہونے کے خوش آیند خیال سے یونان نے اپنی پوری طاقت کا اجتماع آرٹا پر کیا
بمقابلہ ٹرکی کے یونان کو ایپائرس میں کامیابی نہایت آسان تھی - اگر آخرالذکر قوم میں کچھ بھی جنگی
قوت ہوتی اسلئے کہ مابین ایپائرس اور یونان کے کوئی کوہستانی سرحد جو تو تھسلی میں سد راہ
ہوتی حائل نتھی - بجز ایک دریا کے جو ایک نہر ہے اور کوئی حد فاصل نہیں - یونانی فوج بلامزاحمت
جانینیا تک جا سکتی تھی اسلئے کہ ترکی فوج نمبر اول میں سے کوئی دستہ اس صوبہ میں مصروف کارزار
نہ تھا - زیادہ تر ردیف فوج کا کچھ حصہ بھیجا گیا تھا - دوسرے یہ کہ بوجہ بعد مسافت اور نہونے ریل
اور حائل ہونے نہایت پیچیدہ اور دشوار گذار پہاڑی سلسلوں کی ترکی فوجی صدر مقاموں سے یکایک مزید فوج
اور رسد کا آنا آسان نتھا اور انہیں وجوہات پر منتظر کرکے وزارت یونان نے فیصلہ کیا تھا کہ اگر ترکوں نے تھسلی
میں سے کوئی حصہ لیا تو ہم اسکے دو چند ایپائرس میں لے لینگے - تیسرے یونانیوں کے خفیہ مطلب اور بھی
تھا کہ ترکی افواج متعینہ ایپائرس کو صرف حفاظتی جنگ کا حکم تھا اور پیشقدمی کی اجازت نہ دیگئی تھی جسمیں
کوئی شاہانہ رمز اور حکمت ہوگی - غالباً اس لئے ایسا حکم دیا گیا ہوگا کہ یونانی فوج جو بقدر تیس ہزار کے
آرٹا پر جمع ہوئی تھی بوجہ موجود ہونے ترکی افواج مقابل کی اپنی جگہ سے نہ ہل سکے اور ایک دن
کے لئے بھی وہ آرٹا کو نہ چھوڑ سکے - اور یہ اسی صورت میں ممکن ہوا جبکہ ترکی فوج برابر آرٹا کے مقابل
ڈٹی ہوئی رہی - اور نہ آگے بڑھی اور نہ اس فوج یونانی کو بڑھنے دیا -

یونانی بحری طاقت کے بھروسہ پر مخالفین ترکی کی دل خوشکن امیدین

یونان کی بحری قوت جسکی اسقدر تعریف و توصیف ہوتی تھی بالآخر اس شعر کے مصداق ہوئی

بہت شور سنتے تھے پہلو مین دل کا ٭ جو چیرہ تو اک قطرۂ خون نکلا

جنگ سے پیشتر اور اوسکے مابعد یونانی جہازون کی طاقت اور اوس کے کپتانونکی جنگی لیاقت کی وہ پکار تھی کہ جسکی کچھ انتہا نہین - کوئی صاحب الراے تجویز کرتا تہا کہ ادہر خشکی مین ترکی فوج بڑھی ادہر خونخوار یونانی بیڑہ پرانے کرم خوردہ عثمانی جہازات کو تباہ کر کے دل کا بخار نکالیگا کوئی اس خیال سے خوش تھا کہ اب کوئی دم مین خبر آتی ہے کہ ساحل لیوانٹ سے لیکر ساحل بحیرہ اسود تک کے تمام بنادر اور ساحلی قلعجات مسمار ہوتے جا رہے ہین - کوئی حضرت یہ صلاح بتاتے تھے کہ سب سے اول اس غضبناک بیڑہ سے دہانہ ڈارڈ نیلز کو عبور کر کے قسطنطنیہ پر گولہ باری کرنا لازم ہے تا کہ سلطان دیا دکھا کر سین اسٹیفنو کیطرح فوراً صلح پر آمادہ ہو جائین اور یونان من مانتی اپنی خواہشات کی تکمیل کرا لے - اور اگر اسمین کچھہ دقت ہو تو کم سے کم اتنا تو کرے کہ بندرگاہ ڈیڈی غاچ کو جہان سے بجانب مشرق قسطنطنیہ کو اور بجانب مغرب ایڈریانوپل کے راستہ اور سیلونیکا کو ریلوی لائن جاری ہین گولہ باری سے تباہ کر دیا جاوے اسلئے کہ ڈیڈی غاچ وہ ضروری مقام ہے جہان ہو کر پہلے سے زیادہ فوجین گذری ہین - اور جہان پانچ غیر ملکی جہاز دقت مقرر پر آتے اور جاتے ہین - پس اس بندرگاہ کے ضایع ہو جانیسے ترکی فوج متعینہ تھسلی بھی تباہ ہو سکتی ہے - اس لئے کہ اوس کے لئے رسد قسطنطنیہ سے صرف اسی راستہ ہو کر آتی ہے اور یونانی بیڑہ کے خوف سے براہ تری نہین بھیجی جاتی - غرض تمام یورپ اور مخالفین ترک کے لئے جو امر تسکین بخش تھا وہ زیادہ یہی بحری قوت تھی - اور یونان نے ان اصول پر کار بند ہونیکی کوشش بھی کی - لیکن اسکے چند جہاز کیونکر آبناے ڈارڈ نیلز مین گذرنے کی جرأت کر سکتے تھے جسکے کنارون پر عالیشان قلعہ کلید البحر - قلعہ حمیدیہ - قلعہ مجیدیہ - قلعہ سقارہ - قلعہ سلطانیہ - قوم قلعہ - سید البحر - ارخانیہ - اور قلعہ طغرل - وغیرہ ہون، جنکی قلعہ شکن اور قیامت خیز توپون کے نالون کے قطر دس دس - اور چودہ چودہ انچھ کے ہون جنکا ایک گولہ سوا گز کے محیط کا ایک آہنی جہاز کو غرق کر سکتا ہے - بیچارہ یونانی

٭ اس مقام پر جو قسطنطنیہ کے مقابل ہے پچھلی جنگ روم و روس مین عہدنامہ قرار دیا گیا تھا ۱۲

بیڑہ تو منجملہ صدہا توپوں کے دس توپوں کے فیر کا بھی متحمل نہو سکتا تھا اور جب وہ دردانیال مین بھی گذرنے کا خیال نہ کر سکتا تھا تو ظاہر ہی کہ محفوظ قسطنطنیہ تو وہان سے فاصلہ بعید تر واقع ہے۔ علی ہذا القیاس ڈیڈہی غاچ گو سمندر کے کنارہ واقع ہی لیکن وہ برلے ریل فوجی ہیڈ کوارٹر اڈریانوپل سے صرف ۹۲½ میل کے فاصلہ پر ہی جہان اسّی ہزار رگلر فوج ہمیشہ تیار رہتی ہی علاوہ برین ڈیڈہی غاچ سے سلونیکا یا قسطنطنیہ کو سمندر کے کنارہ کنارہ ریل نہین جاتی ہی بلکہ ترکی دور اندیش عمالون نے ڈیڈہی غاچ سے شمال کیطرف فاصلہ دیکر ساحل سمندر سے دور لیجا کر لین نکالی ہے۔ پس بندرگاہ پر یونان کا قابو حاصل کرنا اور پھر ملک کے اندرونی جانب فوج اوتار کر لیجانا اس کے حق مین کامل بربادی بخش تھا۔ چنانچہ ۲۰ اپریل سے پیشتر جو ایک گروہ یونانیون کا جہاز سے اتر کر قسطنطنیہ سلونیکا ریلوی کی پٹری اوکھاڑنے مین مصروف تھا بے انتہا زک پا کر پسپا ہوا اور پھر اس حرکت کی تجدید نہ کیگئی۔ یہ گروہ جزیرہ تھیاس کے مقابل ساحل پر اترا تھا۔

نوٹ: ایک فرانسیسی اخبار کے ذریعہ سے جو افواج ممالک دنیا کی تعداد سے کامل واقفیت رکھتا ہے حسب ذیل شمار دیا جاتا ہی۔

انتظام فوجی کے لئے: سلطنت عظمیٰ سات حصوں پر تقسیم کی گئی ہی اور اونکے ہیڈ کوارٹر قسطنطنیہ۔ اڈریانوپل۔ ارزنجان۔ دمشق۔ بغداد۔ موناسطر۔ اور صنعا مین ہین۔ اردوی معلی تین قسم کی فوج سے مرکب ہی۔ نظام ردیف۔ مستحفظ اور اسمین ۲۰ سے لیکر ۴۱ سال تک جوان ہین۔ گویا ہر آدمی کو بیس سال تک فوجی ملازمت بھگتنا پڑتی ہی۔ رنگروٹ دو قسم کے ہوتے ہین قسم اول چھ برس (چار برس زیر علم اور دو برس ریزرو) نظام آٹھ سال (چار برس اول زیر علم اور چار برس دوم ردیف) اور چھ سال مستحفظ مین اسطرح کل بیس سال رہنا پڑتا ہی۔ قسم دوم مین وہ جوان بھرتی ہین۔ جو قسم اول کے لئے نہین لئے گئے اور اس بھرتی کو ترتیب ثانی کہتی ہین یہ لوگ ملازمت کے پہلے سال چھ سے نو مہینے تک بارگون مین رہکر قواعد سیکھتے ہین۔ اور پھر ہر برس صرف ایک مہینے اپنے گھرون مین ہی قواعد کیا کرتے ہین۔ فوج نظام حسب دستور۔ فرنگستان۔ کمپنیون۔ رجمنٹون۔ بٹالین۔ بریگیڈ۔ اور ڈویژنون پر تقسیم ہے لانکے

یونانی بیڑہ کی ناقابلیت محض اسی نتیجہ سے صاف روشن ہے کہ ڈارڈنیلز اور ڈیڈی غاچ کو چھوڑ کر اُن صدہا چھوٹے بڑے ترکی جزیرون مین سے بھی ایک پر ہاتھ نہ ڈال سکا۔ جو بحر انجین مین بکھرے پڑے ہین اور بجز اس کے کہ مشرقی ساحل پر کٹیرینا کے مقابل جہاز لاکر کچھ سامان رسد ضایع کردیا۔ اور پلاٹا مونا۔ اور لفتوری تورئی قصبون پر حملہ کیا۔ قلعہ پریوزا پر غیر مفید گولہ باری کچھ دیر کرتا رہا ایک مصری آگبوٹ کو گرفتار کیا۔ اور سر اسٹیمیڈیا ٹلمیٹ کو پکڑ لیا۔ جو سلطان کی جانب دار مانے جاتے ہین۔ اور کوئی کارروائی بحری اُس سے ایسی ظہور مین نہین آئی جو قابل بیان ہو۔ البتہ مصری حکم لیکر یہ بیڑہ دار السلطنت ایتھنز سے ضرور روانہ ہوا تھا لیکن اوس پہر

بقیہ حاشیہ صفحہ (۱۱۵)

۲۶ رجمنٹ مین سے ہر ایک مین ۴ بٹالین ہین۔ لیکن کچھ ایسے بھی ہین جس مین صرف تین بٹالین ہین نظامہ مین ۳۹ کمپنیان انجنیرون کی ہین جنمین ۷۰۰۰ آدمی ہین۔ ایک رجمنٹ آگ بجھانے والون کی اور پندرہ بٹالین رائفل کے بھی ہین۔ طرابلس مین ۱۲ بٹالین ہین کہ جو فوج محافظ کریٹ کی طرح حصہ اول و دوم و پنجم (یعنی قسطنطنیہ اڈریانوپل وغیرہ) سے بھرتی ہوتی ہین۔ ہر بٹالین مین مع عہدیداران ۹۲۲ جوان اور ۱۵ گھوڑے ہوتے ہین۔ گویا ہر رجمنٹ مین ۴۲۷۶ آدمی اور ۲۰۰ گھوڑے۔ دو رجمنٹ ملکر ایک بریگیڈ ہوتا ہے۔ دو بریگیڈ مع ایک بٹالین رائفل کے ڈویژن کہلاتا ہے۔ اور دو ڈویژن ملکر ایک اردو بنتا ہے۔ پیدل فوج ہنری یا ماؤزی بندوق سے مسلح ہے بعض رجمنٹون کو ماسر تنگ نالی والی بھی دی گئی ہے۔ علاوہ اس کے دو لاکھ بیس ہزار کشادہ [illegible] سلحخانہ مین موجود ہین (اور ابھی کسی کو نہین دیگئی) فوج ردیف ۸۸ رجمنٹون پر تقسیم ہے۔ اور اس کی ترتیب نظام ہی کی طرح ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ نظام مین ہر بٹالین مین ۹۲۲۔ اور ردیف مین ۱۲۰۰۔ آدمی ہوتے ہین۔ رسالہ مین ۲۰۲۔ اسکواڈرن ہین۔ علاوہ اس کے ایک فوج سواران کردون کی کھڑی کی گئی ہے۔ اور حمیدیہ کہلاتی ہے۔ وہ اپنے گھوڑے لاتے ہین۔ اور اونکے سردار بھی اپنے ہی ہین۔ سرکار عالی کو صرف ہتھیار مہیا کرنے پڑتے ہین۔ توپخانہ مین انتظام سنہ ۹۱ء کے موافق ۲۰۷۴۵ آدمی۔ اور ۱۲۵۶ توپین ہین یہ سب ۱۷۴ اسیدانی ۲۲ پہاڑی توپخانون مین تقسیم ہین۔ کل فوج قاہرہ کی تعداد اسطرح سمجھ مین آئیگی۔

نام فوج	کامل قواعددان	کم قواعددان	کم و بیش قواعددان	میزان کل
نظام	۲۵۰۰۰۰	۱۳۰۰۰۰	۱۵۰۰۰۰	۵۳۰۰۰۰
ردیف	۲۸۰۰۰۰	۳۲۰۰۰۰	۰	۶۰۰۰۰۰
مستحفظ	۱۸۰۰۰۰	۱۹۰۰۰۰	۰	۳۶۰۰۰۰

شاہی حکم کا اسوقت تک کچھہ حال نہ کھلا کہ آیا اُنمین قسطنطنیہ کے لینے کا حکم تھا یا سلونیکا پر قابض ہو جانے کی ہدایت تھی۔ چنانچہ اول الذکر تو ہر طرح ناقابل فتح اور دشوار گذار راستہ پر واقع ہے اور سلونیکا آزاد بندرگاہ ہے۔ جسکا تجارتی تعلق تمام دول یورپ سے ہے اور چونکہ اوسکے نقصان پہونچانے سے غیر ملک کی تجارتگاہون کو بھی نقصان پہونچتا تھا سلونیکا پر بھی گولہ باری نہو سکی۔ غرض سوائے مذکورہ بالا کارنامون کے اور دو تین گاؤن اڑا دینے کے دوران جنگ مین سارا بیڑہ بے نیل و مرام چارون طرف گھومتا پھرا اور ایک موقع بھی اسکو اپنے نام اوچھالنے کا نہ ملا۔

سلطانی بیڑہ جہاز کی کاروائی

گو یورپ بھر مین سلطانی جہازونکو بہ نظر حقارت دیکھا جاتا تھا۔ اُن کے متعلق طرح طرح کے تمسخر آمیز من گھڑت خبرین شایع ہوتی تھین لیکن بالآخر معلوم ہوا کہ وہ ترکی کے حق مین بہت کچھہ کارآمد ثابت ہوا۔ حالانکہ یورپ مین ٹھٹہ بازاسی بھروسہ پر رہے کہ سارا عثمانی بیڑہ بحر مارمورا اور اپنے ڈارڈینلز مین محفوظ پڑا ہے اور اس کے کپتانون نے نوٹس دیدیا ہے کہ جہاز سمندر مین چلانے کے قابل نہین ہین۔ گو درحقیقت ایسے ناکارہ چند جہاز ضرور تھے کہ قلعجات ڈارڈنیلز کی پناہ مین لنگر زن رہے۔ تاہم باقی بیڑہ کے ایک بہت بڑے حصہ نے وہ کام کیا کہ بہر سلطنت ایسی سرعت سے ایسا اہم کام سرانجام نہین دیسکتی یعنی تمام ردیف فوجکو جو لشکر معظم مین ایشیائے کوچک اور اناطولیا سے طلب کی گئی تھی اُنھین جہازون نے ایک بندرگاہ سے دوسرے بندرگاہ کو منتقل کیا۔ اور پھر اونکے لئے لاکھون من سامان رسد اور سامان حرب سلونیکا کے اسٹیشن سے ہر چہار طرف سے لے جاکر ڈھو ڈالا۔ اور اس آمد و رفت مین وہ وہ

احتیاطین اور حفاظتی کام عمل مین لائے گئے کہ یونانی بیڑہ جہاز تو درکنار کسی کشتی کو بھی معرض خطرہ مین نہ ڈال سکا۔ عثمانی بیڑہ کے سب جہاز پرانے ہئین ہین۔ اور جو قابل مرمت ہین انکی درستی نہایت چابکدستی سے عمل مین لائی گئی۔ چنانچہ آہن پوش جہاز حمیدیہ ابھی ۱۸۸۵ء مین تیار ہوکر قسطنطنیہ مین داخل ہوا۔ اسکا وزن ۶۷۰۰ ٹن یعنی ۱۸۷۶۰۰ من ہے۔ اسپر علاوہ چند جلد چلنے والی مشینی توپون کے دو توپین ۶ س و س انچھ قطر کی اور دو کرپ توپین ۶۰۲۶ انچھ قطر کی چڑہی ہین۔ انجنون کی طاقت چھہ ہزار ۸ سو گھوڑونکی ہے اور رفتار سے گھنٹہ ۱۲ ناٹ یعنی ۱۵ میل ہے (ناٹ = ۱۵ء۱ میل)، دوسرا آہنی جنگی جہاز جسمین عثمانی امیر البحر (جو فی الحال حسن رومی پاشا ہین) مقیم رہتے ہین مسعودیہ ہے جو ۱۸۷۴ء مین مکمل ہوا تھا۔ اسکا وزن ۹۱۲۰ ٹن یعنی حمیدیہ سے بڑا ہے جسپر ۱۲ توپین دس س انچھہ کے قطر کے موہنہ کی چڑہی رہتی ہین۔ تیسرا آہن پوش عثمانیہ اور چوتھا عزیزیہ۔ ہر ایک وزن مین ۶۴۰۰ ٹن ہین ۱۸۶۴ء مین اتارے گئے۔ لیکن بعد مین تھوڑا عرصہ گذرا انکی تجدید کیگئی۔ نجم شوکت وزنی ۲۰۸۵ ٹن ۱۸۶۸ء مین اوتارا گیا۔

ہر براہین پوش اگن بوٹ وزنی ۴ سو ٹن ۱۸۷۵ء مین اتارا گیا تھا یا ڈاک کا جہاز ۱۸۶۵ء مین اوتارا گیا۔ از میر مسلح جہاز بار برداری۔ بلنگ دریا۔ تارپیڈو لوپیدا جہاز وزنی ۹۰۰ ٹن ۱۸۹۰ء مین اتارا گیا۔ اجیر تارپیڈو کشتی وزنی ۱۵۰ ٹن ۱۸۹۰ء مین چار تارپیڈو کشتیان ہر ایک وزنی ۸۵ - ۸۵ ٹن ہین۔ علاوہ انکے دیگر تارپیڈو کشتیان ہر وقت تیار رہتی ہین کہ جہان ضرورت ہو تباہی بخش نتایج پیدا کرنے کو موجود ہین۔ تجارتی اور ڈاک کے جہازات انسے علاوہ ہین۔ **بیڑہ کی روانگی** آخری ہفتہ مارچ مین جب یہ بیڑہ گولڈن ہارن سے روانہ ہوا تھا اسوقت لاکھون تماشائی کنارہ دریا چھتون اور پلون پر جمع تھے۔ روسی سفیر ایم نیلیڈوف اور فرانسیسی سفیر ایم کیمبن۔ حسن پاشا وزیر بحریہ کے ہمراہ روانگی ملاحظہ کرنے گئے۔

اور اعلیحضرت امیر المومنین نے قصر یلدیز کوشک کے بالاخانہ سے اس نظارہ کو

معائنہ فرمایا۔ کریٹ کے سمندرون مین ایک ترکی آہن پوش نے شروع مارچ مین ایک یونانی جہاز آذو قیا کو گرفتار کیا جو بعد کو تصوحی پاشا والی بیروت کی تحویل مین رہا۔ مارچ کے تیسرے ہفتہ مین ترکی جہاز عوالدین نے ایک دوسرے یونانی جہاز موسومہ میرآہ کو سخت معرکہ آرائی کے بعد جسمین ۵۴ یونانی اور ۸ ترک قتل ہوئے گرفتار کرکے جرمنی جہاز کی حوالہ کردیا۔

اس جہاز پر یونانی پارلیمنٹ کا نائب میر مجلس ایک ممبر اور ساٹھ یونانی مجاہدین علاوہ سامان حرب کے سوار تھے۔

دوران جنگ مین بحری جنگ کے نہونیسے البتہ اسقدر ضرور ثابت ہوا کہ عثمانی بیڑہ اوسوقت اسلئے تیار نہتا کہ وہ یونانی بندرگاہون اور ساحلون کو حملہ کرکے تباہ کرڈالتا۔

اور خود پیشقدمی کرکے یونانی بیڑہ کو دارالفنا کا راستہ دکھلاتا۔ تاہم یہبھی معلوم ہوگیا کہ اُسمین اپنے اور اپنے ملک کی حفاظت کرنے کی طاقت ضرور ہے اور چونکہ بیڑہ کے حملہ آور ہونیمین چند اُمور مانع تھے۔

(مثلاً ترکی بری فوج کی پوری کامیابی کا ظہور اور اوس کے بحری حملہ کی ضرورت کا مفقود ہونا اور دول یورپ کے متحدہ بیڑہ جہازات کا سواحل کریٹ پر موجود ہونا) اس لئے یہبھی کہا نہین جاسکتا کہ ترکی جہازات حملہ کی طاقت رکھتے تھے یا نہ رکھتے تھے۔

حضرت سلطان المعظم کو یونانیون کا تباہ برباد کرنا اگر منظور ہوتا تو وہ ایسا کرتے کہ ادہر بری فوجین انگو نیست و نابود کرتی ہوتین۔ ادہر جہازون کی آتشبازی سے ساحلی قلعہ اور بندرگاہ پائرس۔ اور ایتھنیز کو ڈھیر کیا جاتا۔ لیکن منشاء سلطانی ہرگز یہ نہتا اسلئے کہ جو کچھہ ترحم اُسہم پادشاہ نے نہایت درجہ کی انسانیت سے دشمن پر ظاہر کیا وہ منشاء سلطانی کا درحقیقت پرتو تہا۔ ورنہ اونکو کون امر مانع تھا کہ مفتوحہ شہرون مین ایک رعیت کا بچی

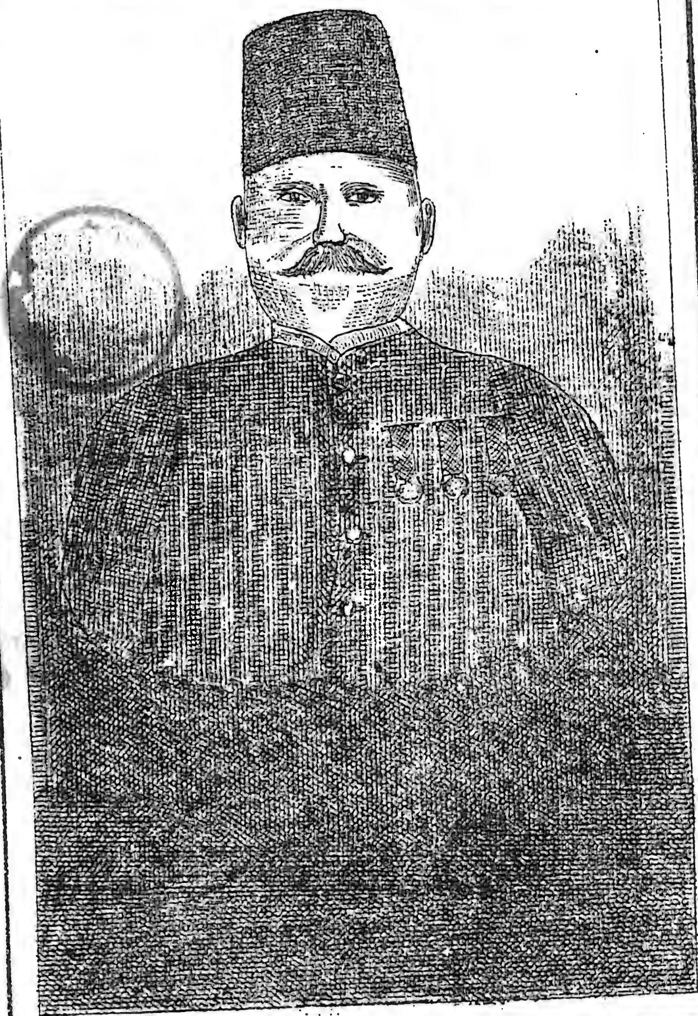
قتل ہونے دیا۔ اور بھاگتی ہوئی فوجون کا ایک جگہہ بھی تعاقب نہ کیا۔ اور اگر وہ ایسا کرتی تو یہ امر یقینی تھا کہ یونانی فوج آرٹا اور لریسا کے میدانون مین چیل کوؤن کا شکار بنی ہوتی اس سے ہم یہ نتیجہ اخذ کرتے ہین کہ ترکی بیڑہ بعد جنگ روم و روس کے اگر کسی یورپ کی بڑی سلطنت کا مد مقابل نہین رہا تو وہ ایسا گیا گذرا بھی نہین کہ یونانی بیڑہ سے بھی آنکھہ نہ ملا سکے

سرحد ایپائرس مین طرفین کی افواج کا شمار

شروع ہفتہ جنگ مین ترکی اور یونانی افواج کی شمار حسب ذیل تھی۔ جو بعد کو زیادہ کر دی گئی۔

ترکی فوج انفنٹری فوج یعنی پیدل پلٹن ۴۷ بٹالین۔ میدانی توپخانہ کی ۴ بیٹریان کہ بھی توپخانہ کی ایک بیٹری سوار پیادو نکی رجمنٹ مین شامل ہین جیسا کہ نوٹ صفحہ ۱۱۵ مین مفصل طور پر درج کیا گیا۔ یہ تمام جمعیت دو ڈویژن یعنی حصون پر منقسم تھی۔ ایک کا ہیڈ کوارٹر جانینا۔ اور دوسرے کا لوروس مین تھا۔ کمانڈر جنرل حملہ افواج ایپائرس کے جنرل احمد حفظی پاشا گورنر جنرل صوبۂ جانینا رہے۔ اول ڈویژن کے کمانڈر سعد الدین پاشا اور دوسرے ڈویژن کے سپہ سالار عثمان پاشا دشیر ملوپا ہین، اور جانینا کی جنداری (فوجی پولس) کے سالار اسد پاشا تھے

جنرل احمد حفظی پاشا والی صوبہ جانینا اور کمانڈر انچیف افواج ایپائرس کا سن جنگ حال کے زمانہ مین ۴۰ سال کا تھا۔ یہ ایک نہایت اعلیٰ درجہ کی قابلیت اور لیاقت کے بڑے تجربہ کار عہدہ دار ہین۔ کارگزاری اور استقلال و متانت و مستعدی و ذکاوت مین مشہور ہین۔ راستی و راستبازی آپکی ضرب المثل ہے۔ موناسطر مین پیدا ہوئے اور



(منقول از پیسہ اخبار لاہور)

By. M. Jalal uddin.

اس لئے البانی قوم مین شمار کئے جاتے ہین ۔ سنہ ۱۸۷۶ع کی خونریزی بوسنیا مین پاشا موصوف
سرویہ ۔ بلگیریا ۔ اور مانٹی نگرو ۔ کی افواج کے سپہ سالار رکھے ۔ جس موقع پر انہون نے
فنون جنگ مین اعلیٰ درجہ کا اظہار لیاقت کیا ۔ سنہ ۱۸۷۷ع مین گوبلی ڈرک پر روسی افواج کا
سخت نقصان کیا ۔ مخالفین سلطان کا قول ہے کہ حضرت سلطان کو احمد حفظی پاشا کی لیاقت
کا کچھہ رشک ہے ۔ اور اس لئے انکو ڈویژن کی جنرلی (منیر اردو) سے فائز تر کوئی عہدہ
نہین دیا ہے ۔

سعد الدین پاشا کمانڈر اول ڈویژن متعینہ ایپائرس ۴۷ سال کی عمر رکھتے ہین ۔ قدیم
زمانہ کے نہایت اعلیٰ اور منتظم ترک سمجھے جاتے ہین ۔ مدرسہ حربیہ سلطانیہ مین تعلیم پائی ہے
اور فوج اسٹاف مین کام کر چکے ہین ۔
سنہ ۱۸۷۷ع مین بمقام سیلسٹریہ کمانڈنگ انجینیر رہ چکے ہین ۔ اور جنگ سرویہ کی لڑائی مین شرکت
کئے ہوئے ہین ۔ سنہ ۱۸۸۴ع مین عہدہ تو ملا اور سنہ ۱۸۹۴ع سے عہدہ جلیلہ فریق سے ممتاز رہے
جانینا پہونچنے سے قبل انکی نسبت بے بنیاد خبر مشہور ہوئی تھی اور وہ احمد حفظی پاشا
کی جگہہ جانینا کے گورنر اور فوج کے کمانڈر انچیف مقرر ہوئے ۔

عثمان پاشا ۔ کمانڈر ڈویژن دوم عساکر ایپائرس ۔ ولایت سیواس مین سنہ ۱۸۲۵ع مین پیدا
ہوئے (یہ شیر پلونہ نہین ہین) سنہ ۱۸۴۸ع مین حصول تعلیم کی غرض سے سینٹ پیٹرسبرگ بھیجے
گئے اور ایک روسی پلٹن مین دو برس تک کام کیا ۔ سنہ ۱۸۶۲ع مین علی پاشا کے لشکر متعین
مانٹی نگرو (جبل اسود) [illegible] نے ایک دستہ پیدل و لشکر اول کے بحیثیت کرنیل کے کمان کی
لڑائی مین ہمراہی لشکر سلیمان پاشا درہ شپکا مین اپنی فوج لئے ہوئے روسیون سے مقابلہ
لیا اور انکے حملو کو درہ شپکا پر کامیابی سے روکا جو ایک بہادری کا کام تھا ۔
جب محمد علی پاشا کا تقرر بحیثیت افواج متعینہ جنوب کوہ بلقان کی کمانڈر انچیفی پر ہوا تو

عثمان پاشا محمد علی پاشا کے اسٹاف کے چیف مقرر ہوئے۔ اور ساتھ ہی برگیڈیر جنرل کے معزز عہدہ سے سرفراز کیے گئے۔ بعدہ روسیون سے مصالحت کی گفتگو مین نامہ و پیام کرنے پر متعین ہوئے۔ اور بعد اختتام جنگ درجہ اول کے اسٹاف مین چیف یعنی صدر اعلیٰ مقرر کیے گئے۔

سنہ ۱۸۸۵ء مین عثمان پاشا صوبہ ایپائرس کی افواج کے کمانڈر مقرر ہوئے اور سنہ ۱۸۸۹ء مین تمام فوج طرابلس (ٹریپولی) کے کمانڈر انچیف مقرر کیے گئے۔ جہان سے سنہ ۱۸۹۲ء مین انکو واپس طلب کر لیا گیا۔ پاشائے موصوف روسی اور فرانسیسی زبان بولتے ہین اور جنگ کے زمانہ مین رجمنٹل اسٹاف افسری کے کام مین نہایت مشتاق اور تجربہ کار ہین۔ وہ بڑے زیرک اور راستباز افسر ہین۔ انکی حب وطنی اور خیر خواہی قوم و ملت زبان زد عام ہے۔ Regimental staff

یونانی فوج متعینہ ایپائرس کی تعداد

مقام ایپائرس مین یونانی فوج ابتدا جنگ مین اسقدر تھی۔ پیادہ فوج (۱۲۰۰۰) تین بٹالین (۳۰۰۰) انجنیر (۶۰۰) رسالہ سوار (۶۰۰) الفنٹری (۵۰۰۰) امدادی فوج (۴۰۰۰) توپخانہ (۲۵۰۰) اور والنٹیر (۴۰۰۰) جملہ ۲۲ ہزار اس مین ۸ ہزار سپاہی اور آملنے کا حکم ہوا تاکہ پوری تعداد تیس ہزار ہو جاوے۔ کرنیل میناس اس کل فوج کا کمانڈر انچیف تھا۔

نوٹ یونان کی فوجی طاقت۔ یونانی فوج کا شمار صفحہ کے نوٹ مین درج ہو چکا ہے۔ اسمین فوج نظام یعنی ریگولر ترتیب کی تعداد دیگئی۔ بعد ازان مزید تفصیل مندرجہ اخبار ڈیلی نیوز سے معلوم ہوا کہ یونانی فوج کی یہی طاقت دمعہ فوج محفوظ حسب ذیل ہے۔

پیدل فوج ۵۵ رجمنٹ جسمین ۶۱۶۲۰ سپاہی ہین۔ باربرداری کے گھوڑے ۱۵۵۵ رسالے تعداد مین دس ہین جسمین دو ہزار آٹھ سو اسی سوار ہین۔ باٹری توپخانہ ۲۹ جسمین سپاہی ۴۲ ۹۶ ۱۰۸۰ اور ۱۰۸ توپ ہین توپ چلانے کے گھوڑے ۵۲۸۹ ۔ اور فوج پاینیر کے سپاہی ۲۶۰۳ اور گھوڑے ۲۰۸۵ کل فوج کے ہمراہی دو ہزار دو سو معہ گھوڑے لشکری پولیس چار ہزار اور ملازمان کا شمار کل فوج نظام اور محفوظ کی ۸۲۱۱۵ سپاہی اور ۱۱۴۸۴ گھوڑے ہین۔ منجملہ ان کے قریباً ۲۵ ہزار کے تعصلی مین فرار ہوگئی ہی اور ۲۰ ہزار اثنا مین اکثر اوقات بیکار پڑی رہی

معاملۂ کریٹ مین یونان کی چیرہ دستی ترکی فوجکشی اور حفظ ماتقدم

نوٹ چونکہ مغربی صوبۂ ایپارس کی جنگ کے حالات قلمبند کرنے مین جو ابتدا سے بیان ہونے چاہئین جنگ کے اصلی وجوہ اور ترکی انتظام پیشبندی کے اسباب لکھنے لازمی ہین اس لیئے ہمین کچھہ دیر کے لئے مختصر طور پر وجوہ مخاصمت مضامین کا تحریر کرنا ہی جو اس تاریخ کے ابتدائی حصہ مین چھوڑ دیئے گئے تھے ۔ اور اس موقع کے لئے محفوظ رکھے تھے محض اس خوف سے کہ مبادا تمہیدی مضامین کا حصہ شروع کتاب مین زیادہ بڑہ جاوے اور اصل حالات جنگ دیر سے ملاحظہ ہونا ناظرین والا تمکین کو گران گذرے مگر بغیر وجوہ و اسباب جنگ تحریر کیئے کوئی جنگی کارنامہ مکمل نہین ہوسکتا اس لئے اونکا نظر انداز کرنا ایک ناگزیر امر تھا اور یہ موقع اونکی تفصیل کے لئے مختص سمجھا گیا اور چونکہ جنگ ایپارس جنگ تھسلی سے جدا ہوتی رہی ہے اس لئے شروع سے اُس کے حالات بیان ہوتے ہین ۔۔

یونان کی مختصر تاریخ اور ترکی سے اُسکے تعلقات یونان کی تاریخ سنہ ۱۰۹۰ قبل عیسیٰ علیہ السلام سے شروع ہوتی ہے سنہ ۱۶۶۴ قم مین یونان کا بڑا شرقی حصہ اٹیکا جسمین شہر ایتھنیز واقع ہے ایک بڑے طوفان سے جو مثل طوفان نوحؑ کے تھا ایسا تباہ و برباد ہوا کہ دو سو برس سے قبل اوسکی حالت تبدیل نہوسکی سنہ ۶۵۸ قم مین بائزنٹیم یعنی قدیم قسطنطنیہ تعمیر ہوا سنہ ۵۴۴ قم سے ایرانیون کے حملے شروع ہوگئے ۔ اگست سنہ ۴۸۰ قم مین زرکسیز نے یونان پر حملہ کیا لیکن اسی وادی تھرماپلی مین جہان سنہ ۱۸۹۷ع کی جنگ مین مفرور یونانی سپاہ نے پناہ لی ہے اوسکا حملہ روکدیا گیا ۔

فتوحات فیلقوس پدر اسکندر اعظم سنہ ۳۳۸ قم سکندر اعظم کا آغاز حکومت سنہ ۳۳۵ قم
فتوحات سکندر اعظم بر ایران سنہ ۳۳۴ قم تھسلی کے باشندون کے یونان مین نباہکاری

Byzantium

Xerxes

Philips

سنہ ۱۴۶ء لیٹن لوگون سنے (اٹلی کے باشندے) فتح کرکے چھوٹے چھوٹے صوبون مین یونان کو تقسیم کیا سنہ ۱۴۶۰ء مین اسلامی حکومت ترکی نے زیر حکم سلطان محمد ثانی ایتھنز اور دیگر حصص یونان فتح کیے سنہ ۱۴۵۶ء مین۔ Latin

وینس کی جمہوری ریاست نے پھر ایتھنز اور موریا کو قبضہ مین کرلیا ... ... سنہ ۱۴۶۶ء Venice

کل یونان ترکون کے قبضۂ اقتدار مین آگیا ... ... سنہ ۱۵۴۰ء

صوبہ موریا وینس والون کے تصرف مین رہا۔ ... ... مابین سنہ ۱۷۱۵–۱۶۸۷ء Morea

روسیون کی امداد سے ترکی کے برخلاف آزادی یونان کی سخت کوششین سنہ ۱۷۷۰ء تا ۱۷۹۰ء

مالڈیویا اور ولیشیا کی بغاوت بمقابلہ ترکی فرو کی گئی جسمین یونانی معاون تھے سنہ ۱۸۲۱ء Moldavia

شہزادہ الگزینڈر کا اعلان آزادی۔ مارچ سنہ ۱۸۲۱ء اوسکا ہلالی پرچم کے مقابلہ مین صلیبی جھنڈا اکھڑا کرنا اور آزادی کے لیے لڑائی شروع کرنا ... ... ۔ اپریل ۱۸۲۱ء

یونانی پیٹریارک کا قسطنطنیہ مین مارا جانا ... ... ۲۳ اپریل ۱۸۲۱ء Patriarch

آزادی یونان کا اعلان۔ ... ... ۲۷ جنوری سنہ ۱۸۲۲ء

موریہ اور مسلونگھی کو یونانیون کا فتح کرلینا ... ... جون تا نومبر سنہ ۱۸۲۱ء Missolonghi

ترکون کا محاصرہ کارنتھ ... ... جنوری سنہ ۱۸۲۲ء

جزیرہ سیو (قریب ساحل اناطولیا) کا محاصرہ اس پر گولہ باری اور باشندونکا قتل عام جو زمانہ حال کی تاریخ مین سب سے بڑا گنا جاتا ہے یعنی جسمین ترکون کے ہاتھ سے ۲۴ ہزار کس قتل ہوے۔ ... ... ۱۱۔ اپریل سنہ ۱۸۲۲ء Scio

جزیرہ صنوبر مین قتل عام ... ... جولائی سنہ ۱۸۲۲ء Cyprus

کارنتھ مین یونانی قبضہ ... ... ستمبر سنہ ۱۸۲۲ء

ابراہیم پاشا کا داخلہ اور فتح کرنا نیوریونیو اور ٹریپولزا کا ... ... فروری تا جون سنہ ۱۸۲۵ء Navarino

Tripolitza

یونان انگلنڈ کو کمک کے لئے طلب کرتا ہے .... جولائی سنہ ۱۸۲۵ء
ابراہیم پاشا مسلونگی کو بزور شمشیر فتح کرتے ہین .... ۲۳-اپریل سنہ ۱۸۲۶ء
ستر ہزار پونڈ استعانت یونان کے لئے یورپ مین چندہ ہوئے ... ایضاً
رشید پاشا ایتھنز کو دوبارہ فتح کرتے ہین ...... ۲ جون سنہ ۱۸۲۷ء
نوورینو مین ترکی مصری بیڑہ کی تباہی ...... ۲۰-اکتوبر سنہ ۱۸۲۷ء
عہدنامہ لندن بموافقت یونان جسپر روس - فرانس اور انگلستان کے دستخط ہوئے ۶ جولائی سنہ ۱۸۲۷ء
ترکون کا موریا کو خالی کردینا ...... اکتوبر سنہ ۱۸۲۸ء
مسلونگھی کا یونان کو دیا جانا ...... ۱۶ مئی سنہ ۱۸۲۹ء
یونانی جلسہ قومی کا اجتماع اور آغاز جلسہ ...... ۲۳ جولائی سنہ ۱۸۲۹ء
بابعالی یونان کی آزادی کو بموجب عہدنامہ ایڈریانوپل کے قبول کرتا ہے ۱۴ ستمبر سنہ ۱۸۲۹ء
بموجب ایک کنونیشن کے اوتھو آف بویریا شاہ یونان مقرر ہوتا ہے ۷ مئی سنہ ۱۸۳۲ء
تھسلی اور ایپائرس مین برخلاف ترکی غدر کا ہونا اور دربار یونان کا اُس سے
موافقت کرنا اور بالاخر ترکی اور یونان مین تعلقات کی کشیدگی ... ۲۸-مارچ سنہ ۱۸۵۴ء
انگلنڈ اور فرانس کا بحری سپاہ بھیجکر بندرگاہ پائرس کا محاصرہ کردینا اور شاہ کا
مجبوراً بے تعلقی رکھنے کا وعدہ کرنا اور تبدیل وزارت ...... ۲۵ و ۲۶ مئی سنہ ۱۸۵۴ء
شاہ یونان کا کنارہ کش ہو کر اپنے وطن بویریا کو واپس چلا جانا۔ جولائی سنہ ۱۸۶۱ء
شاہ ڈنمارک بوڑھے ایڈمرل کناری سے تاج یونان کو شہزادہ ولیم کے لئے
قبول کرتا ہے ...... ۶ جون سنہ ۱۸۶۳ء
یونانی افواج جزیرہ کارفو پر دخل کرتے ہین ...... ۲-جون سنہ ۱۸۶۴ء
غدر کریٹ کے بڑھانے کے لئے نہایت جوش و خروش کا ہونا ... اگست تا دسمبر سنہ ۱۸۶۶ء

Convention, Bavarian, Corfu, Crete.

ایضاً - بار دیگر معہ محاصرہ بحری ... ... سنہ ۱۸۶۷ء

قسطنطین یعنی ڈیوک آف اسپارٹا - ولیعہد یونان کی پیدائش ... ... ۲۰ اگست سنہ ۱۸۶۸ء

یونانی جہاز انوسیس ترکی جہاز و نپر گولہ باری کرتا ہے اور بندرگاہ سیراسین داخل ہوتا ہی ۱۴ دسمبر سنہ ۱۸۶۸ء

ترکی اور یونان مین قطع تعلقی بوجہ اس کے کہ یونان نے ہتھیار بند ہو کر کریٹ مین مداخلت کی دسمبر سنہ ۱۸۶۸ء

بعد کو ایک کانفرنس کا منعقد ہونا جسمین سلاطین یورپ کے وکیل جنوری سنہ ۱۸۶۹ء

مین بمقام پیرس جمع ہوئے - اوسکی اصلاح منظور کی گئی - اور ڈپلومیٹک تعلقات

باہمی از سر نو تازہ کرا دئے گئے ... ... ۲۶ فروری سنہ ۱۸۶۹ء

بجانب دول عظام بہ شرکت انگلستان یونان کو تھسلی کا تقریباً کل صوبہ اور

صوبہ ایپائرس کا کچھ حصہ ترکی سے چھڑوا دلوایا گیا۔ ... ... سنہ ۱۸۸۱ء

مزید حرص و ہوس سے بغاوت مشرقی روملیا کا فائدہ اوٹھا کر لشکر یونان کا ترکی

سرحد کو عبور کرنا اور ترکون کے ہاتھ سے سپکا صفایا ہو جانا۔ ... ... سنہ ۱۸۸۵ء

مندرجہ بالا واقعات کی فہرست سے ظاہر ہوتا ہی کہ ملک یونان پندرہوین صدی عیسوی کے

وسط مین سلطنت عثمانیہ کی حدود مین داخل کیا گیا - اوس وقت سے لیکر سنہ ۱۷۷۰ء تک کوئی

عظیم الشان واقعہ ترکون کے خلاف وقوع مین نہین آیا - سب سے پہلی تاریخ جسمین یونانیون

نے آزاد ہونے کے لئے بغاوت کی وہ سنہ ۱۷۷۰ء ہی جسکی دوبارہ سنہ ۱۷۹۰ء مین تجدید کی گئی

اور آخر تیسری بغاوت مین جو سنہ ۱۸۲۱ء سے شروع ہو کر سنہ ۱۸۹۰ء مین ختم ہوئی - روس

فرانس - اور انگلستان کی مدد سے یونان آزاد ہو گیا - اور سنہ ۱۸۳۰ء مین ایک علیحدہ بادشاہ

بنا دیا گیا - سنہ ۱۸۶۱ء مین پہلے بادشاہ کو جس نے ۲۹ برس حکومت کی تھی خارج کر کے دول

ثلاثہ نے سنہ ۱۸۶۳ء مین شاہ حال کے والد کو جو اب شاہ ڈنمارک ہے یونان کا بادشاہ بنایا

جس نے اپنی جگہہ اپنے دوسرے بیٹے جارج (شاہ حال) کو یونان کا تخت سپرد کردیا۔ اسکو خزانہ یونان سے ۱۱ لاکھ ۲۵ ہزار فرینک صرف خاص کے لئے ملتے ہین اور فرانس و روس اور ایک تیسری سلطنت کی طرف سے بھی چار چار ہزار پونڈ سالانہ ملتا ہی۔

یونانیون کو حسب تقاضائے فطرت انسانی آزاد ہونے کے وقت سے ہی اپنی ریاست کی توسیع کی خواہش رہی۔ چنانچہ ۱۸۸۱ء مین دول عظام نے بشرکت انگلستان یونان کو تھسلی کا تقریباً کل صوبہ اور صوبہ ایپائرس کا کچھہ حصہ ترکی سے جبراً دلوادیا۔ اس سے یونان کی آتش طمع وحرص اور بھی زیادہ مشتعل ہوگئی۔ اور ۱۸۸۵ء مین جب صوبہ مشرقی روملیا بغاوت کرکے بلگیریا سے ملحق ہوگیا تو یونان کو توسیع حدود کا پھر خبط سوجھا اور ترکی کو بلگیریا کے معاملات مین مصروف اور بیلا ہی سا کمزور سمجھکر حملہ کرنے کی طیاریان شروع کردین اور یورپ بھی چپکا بیٹھا تماشہ دیکھتا رہا۔ مگر بابعالی نے پندرہ دن کے اندر لاکھون فوج سرحد یونان پر جمع کردی اور اوس نے تھوڑے ہی دنون مین یونانی فوج کے اس حصہ کا جو سرحد کو عبور کرآیا تھا قلع قمع کردیا۔ لیکن دول عظام نے بیچ بچاؤ کرکے مصالحت کرادی اس کے بعد یونان کو سوائے حال کے برسر فساد ہونے کی جرأت نہ پڑی۔ چنانچہ جب اُن لوگون نے جنھون نے اپنی ذاتی اغراض کے پورا کرنے کے لئے آرمینیا کے بیوقوف باشندون سے محسن کشی اور نمکحرامی کرائی تھی یہ دیکھکر کہ اس شورش سے مطلب برآری نہین ہوئی تو ۱۸۹۶ء مین کریٹ کے عیسائیون سے بغاوت کرادی۔ یہ کئی مہینے رہی اور یونان کی گورنمنٹ نے خود بالکل خاموشی اختیار کی۔ اور بلکہ اپنے ملک کے مجاہدین کے روکنے مین ساعی رہی لیکن شروع ۱۸۹۷ء کی بغاوت کریٹ پر یونان کا باوجود اس بے بساطی اور کم مائگی کر جو نتیجہ جنگ سے ظاہر ہوئی یکایک مقابلہ کے لئے آمادہ ہوجانا اور چند سلطنتون کے سمجھانے پر انکو ٹکا سا جواب دیدینا کہ ہم مثل تمھارے عیسائیان کریٹ کی مظلومی پر مہر سکوت

لگائے ہنین بیٹھے رہ سکتے اور خود اپنی بحری فوج بماتحتی کرنیل وساس کے کریٹ یعنی سرحد گورنمنٹ عثمانیہ مین اوتارنا صاف ثابت کر رہا ہے کہ اُس کو ماسوائے اپنی جمعیت کے اور تین دیگر عیسائی گورمنٹون کے مالی اور فوجی امداد کا بھروسہ ضرور تھا۔ جنہون نے بغاوت بجز چند والنٹیر آجانے کی اجازت دیدینے کی اور کسیطرح کا سلوک اور کمک یونان کی نہ کی اور ترکی فوجی عظمت دیکھکر دور ہی دور سے تماشا دیکھنا پڑا۔ اور ہر چند کہ شاہ یونان کے قریبی عزیز واقارب مین سے چند بادشاہ اور شہزادے موجود تھے لیکن خلاف دور اندیشی انکو سلطنت عثمانیہ سے اپنے ڈپلومیٹک تعلقات توڑ دینے کی کوئی وجہ نہ تھی اور اس لیئے نہایت سنجیدگی اور ہوشیاری کے ساتھ تمام غیر ملکی اُمراء بادشاہ اور شہزادے جنکو گورنمنٹ کا جزو سمجھنا تھا ہی صاف علیحدہ رہے۔ اور بجز اس کے کہ معاملات صلح اور شرائط صلح مین نرمی کی خواہشات پیش کیگئین کوئی ظاہری طور پر امداد یونان کا کسی نے کوئی پہلو اختیار نہ کیا جس روسے تمام دنیا کے مسلمان اُنکے مشکور ہین۔

جزیرہ کریٹ کا مختصر تاریخی حال جو دراصل بانی جنگ ہوا

یہ ٹرا ترکی جزیرہ بحر روم مین یونان کے جنوبی ساحل کے متصل اور راس میلیا سے بجانب جنوب و مشرق ساٹھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے اوسکا قدیمی نام کریٹ ہے جو زمانہ قدیم مین اپنی سو شہرون۔ کوہ اڈا اور ایک بھول بھلیان کی وجہ سے نہایت مشہور رہچکا ہے تی زمانہ وہ کینڈیا کے نام سے موسوم ہے جس نام کا شہر اوسکا صدر مقام بھی ہے۔ عربی مین اسکو جزیرہ قریطہ یا قریطش کہتے ہین۔ رومیون نے اول مرتبہ ۶۸ق م میں اسکو فتح کیا تھا جسے اہل عرب نے ۸۲۳ء مین چھین لیا۔ ۹۶۱ء مین وہ پھر یونانیون کے قبضہ

مین گیا - اور اگست سنہ ۱۲۰۴ع مین وینس کی جمہوری سلطنت کے ہاتھ فروخت کیا گیا سنہ ۱۳۶۴ع
مین بہت بڑا غدر فرو کیا گیا سنہ ۱۶۴۵ع مین ترکون نے اسکا محاصرہ کیا اور بعد ۲۴ برس کی محنت
شاقہ اور متواتر محاصرون کے جسمین ۲ لاکھ سے زیادہ آدمی تباہ ہوئے سنہ ۱۶۶۹ع مین پورا
جزیرہ فتح کیا - سنہ ۱۸۲۱ع سے سنہ ۱۸۳۰ع تک وہ نہایت نازک حالت مین رہا اور پے در پے
لڑائیون سے تباہ و برباد ہوا سنہ ۱۸۳۰ع مین مصری پاشا کے حوالہ کیا گیا - لیکن ۱۰ برس بعد وہ
پھر براہ راست ترکی سلطنت مین لے لیا گیا اسی سال بغاوتین ہوئین جو سنہ ۱۸۴۱ع مین فرو کی
گئین - ۳۱ جولائی سنہ ۱۸۵۹ع کو عیسائیون کا قتل عام ہوا جس نقصان کا معاوضہ جون سنہ ۱۸۶۶ع
مین چاہا گیا - ۱۲ - اگست سنہ ۱۸۶۶ع کو کریٹ کے عیسائیون نے ایک ملیٹن بنام نہاد "مقدس ملیٹن"
قایم کی ۳ - ستمبر سنہ ۱۸۶۶ع کو قریطی لوگون نے عام جلسہ کر کے ترکی حکومت سے انکار کیا اور
کریٹ کی یونانی بادشاہت سے الحاق کا اعلان کیا - اسپر جنگ کی نوبت پہونچی اور ۱ ستمبر
سنہ ۱۸۶۶ع کو افواج ترکی مصطفے پاشا کے زیر کمان کی گئی - ستمبر اور اکتوبر سنہ الیہ مین چھوٹی
لڑائیون مین یونانی فتحمند نظر آئے - اکتوبر کے مہینہ مین یونانی سلطنت کا ایک جہاز والنٹیر
اور سامان حرب کو کینڈیا پہونچاتا رہا - ۲۶ نومبر سنہ ۱۸۶۶ع کو خانقاہ ارقدی محصور کر لی گئی
لیکن خود محصورین کے اسکو اڑا دینے سے طرفین کا نقصان عظیم ہوا - ۲۸ مارچ سنہ ۱۸۶۷ع
کو - اسٹریا - جرمنی - اٹلی - اور سوئزرلینڈ کی سلطنتون کیطرف سے کینڈیا چھوڑ دینے کے
لئے سلطان کی خدمتمین متفقہ یادداشت بھیجی گئی جو ۳۱ مارچ کو نامنظور کی گئی - ۲۱ جون سنہ ۱۸۶۷ع
کو روس کی سرکردگی سے پھر ایک متفقہ یادداشت لڑائی بند کر دینے کے لئے بابعالی مین پیش
کی گئی - جولائی مین برابر غیر منفصلہ لڑائیان جاری رہین اور ۱۹ - اگست سنہ ۱۸۶۷ع کو ترکی
جہاز عز الدین نے یونانی جہاز ارقدی کو جو یونانی والنٹیر لانے اور جزیرہ سے عورتون
اور بچون کو لیجانے مین مصروف تھا - بالکل تباہ کر دیا - ۲۲ ستمبر کو ڈلیگیٹون نے

وزیر اعظم سے ملاقات کی اور اسی مہینے کی ۲۸ کو وزیر اعظم کے پہونچنے سے عذر رفع ہوا امن کا اعلان اور ترمیم قوانین کا وعدہ کیا گیا - نومبر مین کامیابی کے ساتھ یونانی لوگ جزیرہ کا محاصرہ کرنے لگے - اور ترکی جنرل عمر پاشا جزیرہ کے کمانڈر نے اپنے عہدہ سے استعفا دیا - چنانچہ فروری ۱۸۶۹ء مین جنگ از سر نو تازہ ہو گئی - ۱۰ دسمبر کو ۲ ہزار پانچسو یونانی جزیرہ کے مقابل اوترے لیکن بعد چند دست بدست محاربون کے جن مین اون کے ۱۵ آدمی مارے گئے سب نے اطاعت قبول کرلی - اور یہ سب ۲۶ دسمبر کو یونان واپس بھیجدیے گئے - ۸ - مارچ ۱۸۶۹ء کو نیا ترکی گورنر عمر آفندی داخل جزیرہ ہوا اور محاصرہ موقوف ہو کر امن قائم ہوا -

اس مختصر تاریخ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آرمینیون کی طرح یہان کے باشندے بھی جو ایک چہارم مسلمانون کو چھوڑ کر باقی تین چوتھائی یونانی عیسائی ہین ہمیشہ اپنی شہنشاہی سلطنت سے بغاوت پر آمادہ رہتے ہین اور مشکل سے کوئی سال خالی جاتا ہے جس مین کوئی نہ کوئی حیلہ حوالہ کرکے علم بغاوت بلند نہ کرتے ہون اور اپنی کثرت تعداد کی وجہ سے کوئی دن ایسا نہین گذرتا کہ اپنے ہم وطن مسلمان باشندون کے امن و عافیت مین خلل انداز نہوتے ہون چنانچہ اس صدی مین آٹھوین مرتبہ شروع سال ۱۸۹۷ء سے پھر وہی پیچیدہ جھگڑون اور کبھی نہ تمام ہونے والی مفسدہ پردازیون اور بغاوت کا زور شور سے آغاز ہو گیا - ان فساد دلنسی اونکی غرض ہمیشہ یہ رہی ہے کہ سلطنت ترکی کو مجبور کرکے اور سلاطین یورپ سے زور ڈلوا کر جزیرہ کریٹ کا الحاق کسی نہ کسی طرح یونان سے ہو جاوے جو اونکی قومی سلطنت ہے -

جزیرہ کریٹ کا جغرافی تذکرہ - یہ جزیرہ ۳۵ درجے اور ۳۵ درجہ ۴۰ دقیقہ عرض البلد شمالی کے درمیان اور ۲۳ درجہ ۳۰ دقیقہ طول البلد شرقی سے لیکر ۲۶ درجہ ۲۲ دقیقہ تک پھیلا ہوا ہے - اور اس نے طول کل جزیرہ کا ۱۶۰ میل اور عرض زیادہ سے زیادہ چوڑے مقام پر ۳۵ اور تنگ سے تنگ جگہہ ۱۵ یا ۱۶ میل ہے - رقبہ ۳۴۰۰ میل مربع کے قریب ہے قریب تین

ساحل ایشیائے کوچک سے جزیرہ کے صدر مقام کینڈیا کا فاصلہ ۱۶۰ میل اور اتیھنیہ دارالسلطنت یونان سے اس شہر سے ایک بندرگاہ کینیا کا فاصلہ ۱۷۰ میل ہے۔ قسطنطنیہ سے سمندر کے راستہ ٹھیک پانچسو میل اور اسکندریہ (بندرگاہ مصر) سے ۲۵۰ میل کی دوری پر ہے اور بحر روم کا انگریزی فوجی اسٹیشن یعنی جزیرہ مالٹا کو کریٹ کے غربی ساحل سے بخط مستقیم چار سو میل کا فاصلہ ہے۔ صدر مقام جزیرہ کا شہر کینڈیا ہے جو شمالی ساحل پر واقع ہے۔ دوسرے مشہور شہر اور قصبے کینیا۔ ریٹی مو۔ قسطریہ۔ سیلینیہ۔ اسپنا لونگا۔ سیتیا۔ کسموس۔ اسفیکیا۔ اور ہیرا پیٹرا ہیں۔ کل جزیرہ میں شرقاً غرباً ایک کوہستانی سلسلہ پھیلا ہوا ہے جسکی سب سے اونچی چوٹی وسط جزیرہ کے قریب کوہ ایڈا کے نام سے مشہور چلی آتی ہے۔ زمین زرخیز اور چھوٹی ندیوں کی کثرت سے خوب شاداب ہے۔ نارنگی۔ انگور زیتون کے درختوں کی کثرت سے تمام جزیرہ نہایت خوشنما معلوم ہوتا ہے۔

جزیرہ تین صوبوں میں منقسم ہے یعنی غربی حصہ کینیا درمیانی ریٹی مو اور شرقی کینڈیا کا صوبہ ہے۔ ان سب پر ایک ترکی گورنر اور ایک فوجی کمانڈر باب عالی کی طرف کر متعین رہتا ہے۔ معمولی تعداد فوج کی جو یہاں مقیم رہا کرتی ہے ۱۵ ہزار رہے۔ اس جزیرہ کے پہاڑوں میں بہت سے درے اور گھاٹیاں اور گوپھائیں ایسی ہیں جو قدیمی واقعات کو زمانہ کی یاد میں ابتک تازہ رکھتے ہیں۔ خاص خاص پیداوار اور تجارتی اشیاء یہاں کی روغن زیتون تیل۔ ریشم۔ شراب۔ صمغیات۔ اون۔ نارنگی۔ لیموں۔ شہد۔ اور موم السی اور بادام ہیں۔ باقی تمام یونانی مجمع الجزائر کے باشندوں سے کریٹ کے باشندے زیادہ تنومند اور طاقتور ہوتے ہیں۔ لیکن ذہن و ذکاوت میں یونانیوں کے ہم پلہ کیا بلکہ بہت ہی کم ہیں۔

آبادی جزیرہ کی ۳ لاکھ کے قریب ہے جس میں ایک حصہ سے زاید مسلمان اور ۲ حصے

Canea, Rethimo, Castria, Spinalonga, Sitia, Kissamos, Sphakia, Hierapetra,

کم یونانی عیسائی ہین -

فروری سنہ ۱۸۹۷ء مین مفسدہ پردازی کا زور شور اور یونان کی مداخلت

اہل کریٹ جب شروع سال مین بیجد دست اندازیان کرتے کرتے مسلمانون کی جان و مال کا سخت نقصان کرنے لگے تو عثمانی صبر و تحمل اونکے ہاتھ سے بھی چھوٹنے لگی اور اپنے دشمن کے پیروؤنکو وہ بھی ترکی بہ ترکی جواب دینے لگے - سلاطین عظام کے جنگی جہازات نے امن قایم کرنے کی غرض سے سواحل کریٹ کو محصور کرلیا - چنانچہ فروری کے شروع مین باہمی خانہ جنگیون مین ایک عیسائی جج اور چار مسلمان ہلاک ہوئے اسپر مسلح مسلمانون کی جماعت نے کثیر التعداد عیسائیونکو یہانتک نیچا دکھایا کہ وہ غیر طاقتون کے جہازون پر جا جا کر پناہ لینے لگے - اونہین محاربوںمین جب مکانات کے منہدم ہونے اور تین عیسائیون کے قتل و ہلاکت کی خبر مشہور ہوئی تو یونانی گورنمنٹ نے جنگی جہازون کی روانگی کا حکم جاری کیا - اور بد امنی دیکھکر انگریزی فرانسیسی - اور اطالین جنگی جہازون کی سپاہیون نے کینیا کے بازارون مین پہرہ دینا شروع کردیا - اسپر بھی عیسائی برابر غیر ملکی جنگی جہازون پر جا کے چھپتے رہے تمام جزیرہ مین آتش عناد مشتعل ہونا شروع ہوگئی - یونان مین پبلک جلسے منعقد ہوکر گورنمنٹ پر زور ڈالنے لگے کہ وہ فی الفور جزیرہ کو اپنی سلطنت سے ملحق کرلے -

۱۲ - فروری کو یونانی گورنمنٹ نے لارڈ سالسبری وزیر اعظم انگلستان کو ایک یاد داشت روانہ کی جس مین یہ درخواست تھی کہ کریٹ مین ترکی سپاہ کو داخل ہونے سے روکا جاوے ورنہ خود یونان اس کے روکنے مین اسقدر کوشش کریگا جہانتک اوس کا مقدور

سے چلے گا

یہ یادداشت نہایت ہی تمرد آمیز تھی۔ لہذا اور سلاطین نے قصد کرلیا کہ یونان کو کریٹ مین فساد بڑہانے سے باز رکھین گے۔ اور باغیون کو بھی خاموش کرنے کی کوشش کرین گے۔ یونانی امیر البحر نے اطلاع دی کہ کینیا پر گولہ باری کرنے سے ۴۸ گھنٹہ پیشتر غیر ملکی جنگی جہازونکو مطلع کیا جاویگا۔

انہین تاریخون مین ایک معمولی ترکی جہاز کو جو کینڈیا سے روانہ ہوا تھا یونانی جنگی جہاز نے گھیر کر اوسپر گولے مارنے شروع کیے جس سے مجبور ہو کر وہ پھر کینڈیا کو واپس آگیا۔ عیسائیون نے قلعہ کینیا پر گولہ باری کی جبپر قسطنطنیہ کے سفراء دول نے سلاطین کو مشورہ دیا کہ مسلمانون کے حفاظت کی غرض سے کینیا۔ ریٹمو۔ اور کینڈیا پر قبضہ کرنا لازم ہے انگریزی جنگی جہاز ڈریاڈ۔ ھاربرا۔ بلیپنیر۔ اور ایک تارپیڈو پکڑنے والی کشتی معہ آرڈر رنٹ مالٹا سے کریٹ کو روانہ ہوئی۔

۱۴۔ فروری کو یونان کے تین جہاز فوج سے بھرے ہوئے کریٹ کو روانہ ہوئے۔ اور اسی تاریخ کو پرنس نکولس شاہزادہ ولیعہد کے چھوٹے بھائی نے جو توپخانہ کے سپہ سالار ہین تھسلی کی طرف کوچ کیا۔ سلاطین کے جواب طلب کرنے پر گورنمنٹ یونان نے جوابدیا کہ جو کارروائی وہ کریٹ کے معاملہ مین کر رہی ہے وہ اوسکی خود ذمہ دار ہے۔ کینیا پر عیسوی گولہ باری ہونے سے تمام سفیر معہ اہل و عیال جنگی جہازونپر پناہ گزین ہوگئے۔ ۱۹ فروری کو تار آمدہ لندن سے ظاہر ہوا کہ سلینیہ کے قریب ۱۰۴ مسلمان جن مین بیس عورتین اور ۴۱ بچے تھے عیسائیون کے ہاتھ سے قتل کیے گئے۔ اسی عرصہ مین یونانی فوج نے ۱۵ فروری کو پیشقدمی کر کے ایک ترکی قلعہ کو چھین کر ۲۵۰ ترک قید کر لئے اور ترکی فوج کو مجبوراً کینیا کو واپس آنا پڑا۔ ۱۴ فروری کو تمام دن شہنشاہ ولیم جرمن نے سفارت خانون

اور مجلس وزرا مین معاملہ کریٹ کے مشورہ مین گذارا اور اسی طرح ایم ہنوٹا وزیر فرانس نے ۵ تاریخ مقدمہ کریٹ کے مشورہ مین سفرا دول کے ساتھ گذاری۔

شاہ یونان کا ایڈیکانگ کرنیل واساس افواج یونانی متعینہ کریٹ کا سپہ سالار کیا گیا اس نے کینیا کے قبضہ کی اہل کریٹ کو اطلاع دی۔ اور گورنمنٹ یونان نے دوسرے سلاطین کی صلاح کی مطلق پرواہ نہ کی۔ بلکہ اونکی دہمکیون کو بھی اس کان سنا اور اس کان اوڑا دیا۔ آغاز مارچ مین۔ سلاطین نے ایک متفقہ یاد داشت دولت عثمانیہ مین پیش کی اور اسکی ایک نقل گورنمنٹ یونان کو بھی روانہ کی گئی اوسمین درج تھا کہ کریٹ آیندہ سے سلطان ٹرکی کے زیر نگرانی ایک خود مختار دولت تصور کیجائے۔ اور یونانی سپاہ چھہ دن کے اندر کریٹ کو خالی کردے۔ ورنہ یونان سے نہایت سختی کا برتاو ہوگا۔

معاملہ کریٹ مین یونان کا جوش و خروش اور دیگر طاقتونکی دست اندازی

تمام یونانی اخبار گورنمنٹ کو رائے دینے لگے کہ کریٹ کے معاملہ مین ہرگز دوسرے سلاطین کی تجویز نہ منظور ہو اور ادنی سپاہی سے لیکر اعلی درجہ کے عہدہ دار تک کو یہ جوش تھا کہ یونان سے مزید ملکی فوج کے نہ بہیجے جانے پر وزیر جنگ نے اپنی خدمت سے استعفا دیدیا اور ایتھنیز کے پیرہادری نے ارک بشپ آف کنٹربری کو لکھا کہ عیسی مسیح کے نام پر کریٹ کے عیسائیون کے لئے ہر ملک سے امداد طلب کیجائے۔ لیکن ارک بشپ موصوف نے اوسپر توجہ نفرمائی۔ اور میکشیز ایک اطالین جمہور کا ایک ڈپٹی اپنے ملک کے والنٹیر لیکر کریٹ جانے کے لئے ایتھنیز مین وارد ہوگیا۔ ۹ مارچ کو ایتھنیز مین

جوش و خروش کی کچھ انتہا نہ رہی۔ اور اسی تاریخ کی شام کو ایک مجمع کثیر "جنگ جنگ" کی نعرے مارتا ہوا ایوان شاہی کے احاطہ مین گھس آیا۔ ولیعہد صاحب نے بالاخانہ کی کھڑکی سے اونکی طرف مخاطب ہوکر بادشاہ کا شکریہ ادا کیا۔ اور نصیحت کی کہ ہر کام خموشی اور آہستگی سے کرنا لازم ہے۔ بجاے مستعفی وزیر جنگ کے دوسرا شخص وزیر مقرر ہوا جس نے فوج کے تمام افسرون کو بہمہ وجوہ مستعد اور تیار رہنے کی ہدایت کی اور نہایت سرگرمی سے توپخانہ کی بیٹریان سرحد ٹرکی کیطرف روانہ کرنے مین مصروف ہوا۔ اور لندن کے ہاج کے تار سے واضح ہوا کہ ہاؤس آف کامنس کے چند ممبرون نے جنمین سر چارلس ڈلکی اور مسٹر ہربرٹ گلیڈسٹون شریک تھے شاہ یونان کو ایک تار روانہ کیا جسمین اونکی بیحد تعریف کی گئی۔ کیونکہ اونھون نے کریٹ کو مہذب بنانے اور وہان امن قایم کرنے مین بہت سعی کی۔ یہہ تار محض پرائیوٹ رعایا کی حیثیت سے تھا نہ کہ بحیثیت سرکاری ممبر پارلیمنٹ

۷۔ مارچ کو یونان نے گورنمنٹ عثمانیہ کو یادداشت بھیجی کہ اگر وہ ترکی فوج کو مقدونیا سے ہٹالے تو یونان بھی اپنی فوج وہانسے واپس بلانے کے لئے تیار ہو۔ اسی تاریخ کو باب عالی نے سلاطین کی یادداشت کا جواب دیا کہ اسکو اکثر تجاویز اصلاح قبول ہین لیکن آزادی کریٹ کے معاملہ مین بحث کی ضرورت ہے۔ اس کے دوسرے روز معلوم ہوا کہ سلاطین عظام کے امیر البحرون نے تجویز کیا ہو کہ بہ پاداش کلہ درازی یونان اوسپر سختی واجب ہے اور اس لئے بندرگاہ پایرس (یہہ ایتھینز کا بندرگاہ ہے) اور کریٹ کی آمدورفت جہازات بند کردیجاوے۔ اور جو یونانی جہاز تعمیل حکم نہ کرین اونکو گرفتار کیا جاوے لیکن ایھنوٹا وزیر فرانس نے اس سے اختلاف کیا۔

اور کہا کہ جب تک چیمبر آف ڈیپوٹیز مین مشورہ نہ کرلیجاوے گا تب تک یونان پر کوئی سختی روا نہ رکھی جاوے گی۔

سلاطین کی یادداشت پر یونانی گورنمنٹ کا جواب اور سلاطین کی عملی دست اندازی

۹- مارچ کا تار مظہر ہوا کہ یونانی گورنمنٹ نے جو جواب سلاطین کو دیا وہ یہ تھا کہ فقط کریٹ کے خود مختار بنائے جانے سے موجودہ مشکلات کا خاتمہ نہین ہو سکتا - کیونکہ اس کے سبب مذہبی جوش اور بغاوت ہرگز کم نہوگی - بلکہ مناسب یہ ہے کہ یہ جزیرہ گورنمنٹ یونان کو دیدیا جاوے اور فوج کے واپس بلانے کی نسبت یہ جواب ہے کہ یونان ایسا کر کے وہان کے عیسائیون کو مسلمانون کے اختیار مین دیدینا ہرگز نہین چاہتا - ہان بحری فوج اور بیڑہ جہاز کا حصہ کسیقدر واپس لیا جا سکتا ہے اور یہ امر کہ کریٹ مین کسطرح کی گورنمنٹ قایم ہو وہین کے باشندون پر چھوڑ دینا چاہیے اس متمردانہ جواب سے گریٹ برٹن کو تشفی حاصل نہوئی اس سلئے کہ یونانی فوج کے کریٹ مین رہنے سے برابر عیسائی اور مسلمانون مین کشت و خون جاری رہنے کا احتمال تھا۔

۱۴- مارچ کو خبر ملی کہ روس کی گورنمنٹ نے ایک سرکار سلاطین عظام کے نام جاری کیا جسمین تجویز کی گئی کہ چھ بڑی سلطنتون مین سے ہر ایک فوراً دو دو ہزار آدمی کریٹ مین اوتار کر جزیرہ کا قبضہ حاصل کرین تاکہ یونان اپنی فوجین طلب کرنے پر مجبور ہو - جرمن اور آسٹریا نے مزید افواج کے بھیجنے سے اختلاف کیا اور جملہ سلاطین کے مشورہ سے یہ امر طے پایا کہ یونانی یادداشت کا کوئی جواب نہ دین - بلکہ یونان و کریٹ کا بحری راستہ فوراً بند کر دین تاکہ آمد و رفت یونانی جہازات کی مسدود ہو جاوے - یونان نے ایک اور یادداشت نافذ کی جسمین تحریک کی تھی - کہ کریٹ مین امن پھیلانے کا کام یونانی فوجون سے لیا جاوے اور یورپین طاقتین اسمین

اسکا ساتھ بتائین اور یہ بھی تجویز کیا کہ امن قائم ہونے کے بعد جب تک اہل کریٹ کی رائے صحیح نہ معلوم ہو کہ آیندہ انتظام حکومت کی بابت اونکی کیا مرضی ہے اوسوقت تک ترکی بطور اعلےٰ حکومت کے جزیرہ کی سرپرست ہو۔

آخر ہفتہ مارچ مین عیسائیونکی مسلمانون پر سخت زیادتی اور قسطنطنیہ مین ترکونکی جوش کی ترقی

۲۴ - اور ۲۵ - مارچ کو دن بھر **کیمیا** کے گرد ونواح مین نہایت خونریزی ہوتی رہی اور مسلمان مرد بچے اور عورتین گاجر مولی کی طرح کاٹے گئے - اکثر مقامات پر باغیونکا قبضہ ہوگیا یہانتک کہ قلعہ **ملاک** کو بھی چھین کر خاک سیاہ کر ڈالا گیا حالانکہ دس منٹ تک جنگی جہاز ادہر سے گولہ باری ہوتی رہی مگر باغی لوگ کسیطرح ظلم و ستم سے باز نہ آئے - انہون نے موجودہ قلیل التعداد ترکی فوج کا تعاقب کرکے خوب شکار کیا اور یہان سے بھی بڑھکر مقامات **ہلمیا** وغیرہ مین ترکونکو چارونطرف سے گھیر کر یا۔ نے مین مشغول ہوئے جبپر دوبارہ جنگی جہازونسے گولہ باری کی ضرورت درپیش ہوئی جسمین دو سو مفسدین کے قریب ہلاک ہوئے - اب ان مسلمانونکے بیہم کشت و خون نے تمام ایشیائی روم اور یورپی روم کے ترکونکو بھڑکا دیا - اونکی رگ حمیت جوش مین آگئی اور یہ جوش اونکا کچھ بیجا نہتا انھون نے ایک عرصہ مدید تک دنیا کو اپنا صبر و تحمل خوب نمایان طور پر دکھلایا - چنانچہ ان ترکون مین یونانیون کے خلاف قسطنطنیہ مین ایک آتش غیظ و غضب مشتعل ہوئی - لندن مین ۲۶ کی رات کے وقت اطلاعی تار برقیان روانہ کرنیکی ضرورت پڑی کہ قسطنطنیہ مین ترکون کو بیحد جوش ہے اور وہان کی حالت نہایت نازک ہو رہی ہے - یونانی بوجہ خوف قتل ہتھیار بند ہو رہے ہین - اس تاریخ کو غیر ملکی جہازون نے پھر باغیون پر گولہ اندازی کی جو خلیج **سودا** کے سامنے قلعہ ملاک کے نیچے کو مورچہ بندی مین مصروف تھے - اسی روز جزیرہ **غازے** مین جو

Gulf of Suda

Gozo Is.

کریٹ کے جنوب مین واقع ہے یونانیون نے ترکون پر دہاوا کرکے انکے بہت سے آدمی قتل و ہلاک کر ڈالے - اور بعض مفسدین نے ایک انگریزی دوخانی کشتی پر بھی گولے مارے ہ۲- مارچ کو ممالک اجنبیہ کے امیر البحرون نے سلاطین سے درخواست کی کہ ہر ایک سلطنت فوراً ایک ایک زاید پلٹن کریٹ کو بھیجے تاکہ جدید مقبوضہ حصہ شہر مفسدین کی حملہ آوری سے محفوظ رکھا جاوے - ۱۳ کو مفسدون نے دو روز کی جنگ کے بعد قلعہ اسپینا لونگا فتح کرلیا اور ایک ترکی جہاز جس مین سامان حرب تھا غرق کردیا اور قلعہ تزیدین واقع خلیج سوڈا پر حملہ کیا جسکے فرو کرنے اور قلعہ پر قبضہ رکھنے کے لیے بیڑہ جہازات نے باغیون پر گولہ باری کی اور کچھہ مجموعی فوج قلعہ کی طرف بھیجی گئی -

اپریل کی کارروائی متعلق بہ کریٹ

۲- اپریل کو سرکار برطانیہ نے ایک مزید پہاڑی توپخانہ اور ۱۸۰ توپچی کریٹ کو روانہ کیے -
۳- اپریل کو دو ہزار باشی بزوقون نے کینیا سے نکلکر ایکروتری مین باغیون سے مقابلہ کیا مگر شکست کھائی اور نقصان عظیم اوٹھایا - ترکی گورنر اور اطالین افسرون نے جنگ بند کرائی - اور باشی بازوق کو کینیا مین واپس لیجا کر اونسے ہتھیار کھلوائے - ۵ اپریل کو کینیا کے امیر البحرون کو حکم ہوا کہ یونان کی جابرانہ زیادتی ہونیکی وجہ سے وہ سب ملک بندرگاہ پاموس (ایتھنز کا بندرگاہ) کو بند کردین -
اسی عرصہ مین سرحد تھسلی ترکی فوجون سے لبریز ہوگئی اور جنگ کے لیے ترکی عساکر مین اسقدر جوش پھیلیا کہ لوگ اشارہ ہوتے ہی وہ یونان کو دہوان دہار کردین
۶- کو بتائید و مشورہ گورنمنٹ روس کے تمامی سلاطین نے دولت عثمانیہ اور شاہ یونان کو اطلاع دی کہ زیادتی کرنے والون مین جو کوئی بھی فتحیاب ہوگا

اوسکو فتح و نصرۃ ملنے دیا جائیگا۔ اسی تاریخ کو ایتھنز میں جو شور و شر برپا ہوا تھا۔ لوگ جوق جوق نعرہ ہائے جنگ مارتے پھرتے تھے عثمانی گورنمنٹ ہی نے ایک یادداشت پر جو ہفتہ اول کے اختتام پر یونان کو بھیجی گئی کوئی توجہ ایتھنز میں نہیں کی گئی

ویلش فیوزلیر اور **سیفورتھہ** کی بقیہ فوج انگلینڈ کی طرف سے اور فرانسیسی سپاہ روس کیطرف سے کریٹ میں داخل ہوئی جہاں برابر سرحد پر جنگ جاری تھی

۹- اپریل کو باغیان کریٹ نے کسمو میں کا محاصرہ شروع کیا۔ اور بحری سپہ سالاروں کو مطلع کیا کہ اگر وہ اونپر گولہ باری کرینگے تو اوسکا جواب ترکی بہ ترکی دیا جاویگا

اسی تاریخ کو مسلح یونانی بیقاعدہ گروہوں کے ۲ ہزار آدمیوں نے ترکی سرحد پر کرانیا کے قریب عبور کیا اور جنگل میں گھیر کر ترکوں نے شکست فاش دی اس سرحد کی کارروائیوں کا مفصل حال مسلسل طور پر ابتدائی ابواب میں لکھا جاچکا اس جگہ صرف کریٹ اور ابپائرس کے معرکوں کی تفصیل تحریر کیجاتی ہے۔

۱۰ اپریل کو باغیوں نے غیر ملکی جہاز پر جسمین پناہ گزین مسلمان بھی سوار تھے گولہ باری کی اور اوسکا جواب جہاز سے دیا گیا۔ سلطان المعظم نے کریٹ کے معاملہ میں مصالحت میں دیر ہونے سے جو نقصانات عظیم واقع ہورہے تھے سلاطین عظام سے اسکی شکایت کی اور ۱۷- اپریل کو پھر دوماکی مسلسل خونریزی کے افسوسناک نتائج پر انکو متوجہ کیا باقاعدہ ترکی اور یونان میں اعلان جنگ ہوگیا۔ سلاطین میں بنادر یونانی اور بحری راستوں کے بند کردینے کی کامل تجویز ہوگئی۔ اٹلی سے بھی ایک بری فوج اور دو پلٹنیں کیانیہ میں پہونچگئیں

۲۴- اپریل - کرنیل واساس سپہ سالار افواج یونان مقیم کریٹ نے امیر البحر دن سے استفسار کیا کہ سلاطین دولت عثمانیہ کے موافق ہیں یا مخالف کیونکہ اوس نے

کہا کہ ترکون پر حملہ کرنیکا حکم ہوا ہے۔ ان تاریخون مین سرحد پر نہایت تیزی سے جنگ جاری تھی اور ترک میدان تھسلی مین بڑھ آئے تھے۔ شاہی خاندان کی وہ نازک حالت ہوئی کہ ایک جہاز اس لیئے ہروقت تیار رہتا تھا کہ ضرورت کے وقت فوراً اپنے شاہی مسافرون کو غالباً ڈنمارک مین اُتار آوے جہان خود شاہ جیارج کے بوڑھے والدین امان سے سریر حکومت پر جلوہ گر ہین۔ ٹرنا و اور لریسا کی ہزیمت سے کرنیل واساس مین بھی دم نہین رہا وہ چاہتا تہا کہ تھسلی کا بدلہ کریٹ کے بے گناہ اور غیر مسلح مسلمانون کا خون بہا کر نکالے اور اسی لیئے اُس نے امیر البحرون سے دریافت کیا کہ سلاطین کا تعلق ترکی سے کیا ہے۔

۲۹- کے تار سے معلوم ہوا کہ سلاطین نے تجویز کیا کہ کرنیل واساس یونانی فوج کو کریٹ سے واپس لے آوے اور اگر گورنمنٹ یونان ایسا کرنے مین تساہل کرے تو کوئی بادشاہ جنگ مین دخل نہ دے اور یہ کہ کرنیل واساس کو واپس بلا لینا ثابت کر دیگا کہ یونان سلاطین کی اطاعت سے باہر نہین ہے۔ علی ہذا شاہ جرمن نے سخت شرط کی کہ جب تک یونانیون سے کریٹ نہ خالی ہو جاویگا تب تک وہ جنگ کے معاملہ مین ہرگز دخل نہ دیگا اور بالآخر تھسلی مین شکست کھا کر یونان کو نہایت مجبوری اور شرمندگی کے ساتھ کرنیل واساس کو معہ فوج کے کریٹ سے واپس بلانا پڑا۔ چنانچہ ۹ مئی کے تار سے معلوم ہوا کہ وہ ایتھنز مین لوٹ کر آ گیا۔ اور گورنمنٹ یونان نے سلاطین کو اطلاع دی کہ رفتہ رفتہ کل یونانی افواج کریٹ سے واپس کر لی جاوینگی۔ اور امید ظاہر کی کہ جنگ ترکی و یونان کے تصفیہ کرنے مین وہ جلد مدد دینگے لیکن سلاطین کو اس رفتہ رفتہ سے تشفی نہین ہوئی سلطان المعظم نے جو کریٹ کو خود مختار کر دینے کا وعدہ کیا تھا وہ باوجود فتح تھسلی کے بیچند شرائط اُسپر قایم رہے۔

۲۱ - مئی - سلاطین کی تجویز پر یونان نے کامل اطاعت کا اظہار کیا اور شرائط مجوزہ جرمنی کے بموجب یونان کو ایک نوٹ دیا گیا جسکو اس نے بلا کم وکاست منظور کر لیا - اسی تاریخ کو کریٹ سے یونانی لشکر واپس ہونا شروع ہو گئے - اور ۲۲ - مئی تک تمام بقیہ یونانی سپاہیون سے جزیرہ بالکل خالی ہو گیا -

واقعات مندرجہ بالا سے صاف ظاہر ہے کہ بناء مخاصمت جزیرہ کریٹ ہوا اور چونکہ بوجوہات چند در چند سلطان المعظم کو یونان کی بیجا مداخلت کا پہلے سے اندیشہ تھا اس لئے سامان جنگ کے متحرک کرنیمین اُنہون نے وہ عاقلانہ تدبیر قبل از جنگ اختیار فرمائی جس سے بہتر ناممکن تھی اور اس احسن طریقہ سے جنگ کی تیاریان ہوئین کہ باوجود موجودگی لاتعداد سفراء دول خارجہ کے جو سلطنت کے ہر بڑے شہر مین مقیم رہتے ہین سلاطین یورپ اور پبلک کو کوئی خاص توجہ کرنیکی نوبت نہ آئی اُسوقت تک کہ درہ ملونا کے مقابل طبل جنگ نہ بج لیا - یونان نے اول پیشقدمی کی اس مین تو کوئی شک نہین - کیونکہ کریٹ مین کرنیل واساس کا داخل ہوتا غنیم کی فوج کا ترکی سرحد مین داخل ہونا تھا جسکی طرف ابھی کوئی چھیڑ چھاڑ ہونے پائی تھی اور اسی بناء پر اعلان جنگ کا باضابطہ عمل مین لانا اختیار کیا گیا - حالانکہ جنگ اپریل کے دوسرے ہفتہ مین شروع ہوئی لیکن یونانی جہاز فوجین لیکر ۱۵ - فروری سے کریٹ کی جانب چل پڑے تھے جنہون نے جزیرہ مین داخل ہوکر اور باغیون کے ساتھ ملکر مسلمانون پر جو سختیان کین وہ ناگفتہ بہ ہین اُنہون نے جزیرہ کے تمام اندرونی آباد مقامون کے مسلمانون کو تہ تیغ کر کے قلعون پر تسلط کر لیا اُنکی تمام جائداد مال و اسباب کو لوٹ لیا - باغات اور لاکھون زیتون کے درختون کو کاٹ ڈالا - پس ترکون کو سوائے ساحلی شہرون کے اور کہین پناہ لینے کا ٹھکانا نہ تھا - چنانچہ ۱۵ - مارچ کو ایک ساحلی قلعہ پر بھی جہان ترکون نے اپنے کو محصور کیا تھا حملہ کیا - غیر ملکی جہاز کچھہ عرصہ تک ساکت رہے یہانتک کہ یونانی قلعہ مین داخل ہو گئے - اور تمام محصور ترکون کو قتل کر ڈالا

تب اسٹریا کے ایک جہاز نے یہ کھلا ظلم دیکھہ کر گولہ باری شروع کر دی جس سے تھوڑے عرصہ مین قلعہ مسمار ہو گیا۔ اور تمام یونانی بھی بجز معدودی چند لوگون کے اوسی جگہہ ہلاک ہوئے تب بھی یونانی مقتولین کی تعداد قلیل تھی نیز آسٹریا کے ایک جنگی جہاز نے دو یونانی باربرداری کے جہازون کو جو سامان حرب اور خفیہ اسباب یونان سے کریٹ کو لا رہے تھے گرفتار کر لیا۔ اندرون جزیرہ مین بعد ایک قتل عام کے صرف سوسوا سو ترک باقی بچے تھے اور اونہون نے ایک قلعہ مین پناہ لی تھی وہ بھی یونانیون کے دست تظلم سے نہ بچے اور سب ہلاک کر دئے گئے باوجود اس کے کہ سلطان نے اپنی مسلمان رعایا مین امن قایم رکھنے کی غرض سے کریٹ کی خبرون کو مشتہر ہونے دیا تاہم رفتہ رفتہ ان مظالم کی خبرون نے مختلف ذرایع سے اشاعت پائی۔ مسلمانون کی جوش ہمدردی اور غصہ کا کچھہ ٹھکانا نہ رہا۔ تاآنکہ مسلمان سلطان کی نرمی اور سہولت پر غم کھانے اور افسوس کرنے لگے حتی کہ اگر بدبخت یونانیون کو کافی سزا دی کی جرأت نہ دکھائی جاتی تو کچھہ بعید نہ تھا۔ کہ سلطان کا تاج و تخت تو در کنار مسلمانون کے ہاتھہ سے شاید وہ قیمتی جان بھی جو فی زمانہ بائیس کروڑ مسلمانونکی جان ہے معرض خطر مین پڑ جاتی — جوش حمیت کا کچھہ ٹھکانا نہ رہا بلکہ عام خیال یہ پیدا ہو گیا تھا کہ اگر اسی طرح مسلمانون کا قتل اور اونکی تباہی اور جزیرہ سے بیخ کنی رہی تو افواج عثمانیہ شاید خود عنان اختیار اپنی ہاتھہ مین لیکر عیسائیون سے بدلہ لینا شروع کر دین گے۔ (افواج مقیم کریٹ کی جو اول سے آخر تک باوجود کشت وخون رعایا کے دست اندازی نہ کی وہ سلاطین کے روکنے سے ہوئی کیونکہ وہانکی امن قایم کرنیکا ذمہ خود شاہان یورپ نے لے لیا تھا اس لیئے کہ ترکی فوج جو اونکی دست اندازی سے شاید مذہبی رنگ چڑہکر بغاوت کو اور ترقی ہو اگر عثمانیہ فوج اس اخلاقی طور پر بے دست وپا کر دیجاتی تو اسقدر طول نہ کھنچتا اور کم سے کم مسلمان تو اس افسوسناک حالت سے تباہ و برباد نہوتے) لیکن خدا کے

فصل سے ایسا نہ ہونے پایا بلکہ مسلمانوں کے عظیم الشان بادشاہ نے ان ظالموں کی نامردی اور مسلمانوں کے خون کے بدلہ لینے کی ذمہ داری باوجود ہزار دقتوں میں پھنسے ہونیکے اپنی ہی سر لی جیسا کہ انکو شایان تھا۔ اور ماہ اپریل اور مئی میں کیا جو کچھ کیا۔ اور اہل عالم نے سنا جو کچھ سنا مختصر یہ کہ ایک ماہ کی کارروائی نے اسلام کو حضیض مذلت سے اوج سربلندی پر پہونچا دیا۔ الغرض کریٹ کے متعلق ضروری واقعات جسقدر قلمبند ہوئے وہ اس ضرورت کے لئے کافی ہیں کہ جنگ کے وجوہات بخوبی سمجھ میں آجاوین بقیہ حالات اور واقعات بعد از اختتام جنگ اپنے موقع پر درج کیئے جاوینگے۔ لہذا ہم پھر جنگ ایپا رس کے ابتدائی محاربات لکھنا شروع کرتے ہیں جنکی تمہید بیان ہوچکی ہے۔ اور جبتک کہ اس صوبہ کی ۲۹۔ اپریل تک کی کارروائی نہ لکھہ لینگے تھسلی کی طرف رجوع نہ کرینگے تاکہ آئیندہ سے مقامات کے حالات ملے جلے چلے جاوین۔

یونانی فوج کا داخلہ ایپارس مین

۱۲۔ اپریل ۱۸۹۷ء سے قبل ایپارس مین ترکی افواج کا طرز عمل صرف مدافعانہ رہا اور جیسا کہ سرحد تھسلی پر وہ چند روز تک یونانیون کی شرارت کا تحمل کرتے رہے اسی طرح آرٹ کے مقابل بھی جو افواج ترکی موجود تھین وہ یونانیون کی چھیڑ چھاڑ پر صبر کرتی رہین۔ حتی کہ احکام سلطانی حملہ بچانے اور نیز حملہ کرنیکے بھی پہونچ گئے۔ چنانچہ مثل سرحد تھسلی کے سرحد ایپارس کو بھی یونانی ارنگولر سپاہیون نے عبور کرکے گریونیا پر حملہ کیا جنکے ساتھ اٹلی کے والنٹیر بھی شامل تھے ان سب کی مجموعی تعداد ۲ ہزار کے قریب تھی۔ سرحد ترکی مین داخل ہونے کے بعد انکی خوب خاطر داری کی گئی یعنی سلطانی البانیہ فوج کے کمانڈر نے انکو دیکھکر حکم دیا کہ ایسے بزدلون پر شاہی کارتوس کے ذخائر صرف کرنے کی ضرورت

نہین ہے بلکہ انکا کام سرد لوہے سے لینا چاہئے یعنی تلوار اور سنگین سے انکی مزاج پرسی کرلینا کافی ہوگا پس البانی فوج کی طرف سے ایک فیر نہوا بلکہ ان بہادرون نے چشم زدن مین مجاہرین یونانی کو سنگینون پر رکھکر ٹکرے ٹکرے کرڈالا چنانچہ دو ہزار مین سے بمشکل تمام تین سو آدمی جان بچاکر بھاگے۔ اور باقی سب وہین کھیت رہے۔ اس کے بعد باقاعدہ فوجون مین زور شور سے لڑائی ہونا شروع ہوگئی۔ ۱۷۔ اپریل کی صبح کو ۸ بجے کے وقت قلعہ پریوزا سے یونانی بیڑہ پر گولہ باری کی جس کے صدمہ سے یونانی جہاز مقدونیہ خلیج امرشیا کی تنگ دہانہ مین غرق ہوگیا۔ نیز قلعہ مذکور سے یونانی جنگی مقام ایٹیم پر گولے برسائے گئے جسکا جواب بیڑہ کی توپون سے نہایت چابکدستی سے دیا گیا۔ اور ترکون کا اس سے کسیقدر نقصان ہوا۔ یعنی منجملہ ۳ توپخانون کے دو چھوٹے توپخانے کچھہ عرصہ کے لئے بند کرنا پڑے حالانکہ تیسرا بڑا توپخانہ کسیطرح خاموش نہوسکا۔ گورنمنٹ یونان نے مغربی حصہ کے بیڑہ جہازات کو حکم دیا کہ وہ قلعہ پریوزا پر گولہ باری کرے اور ایک معقول تعداد لشکر کی سمندر کے کنارے بیڑہ کر جزیرہ کارفو کے مقابل۔ سارانتہ پر جہاز سے اوترے اور اودس مقام پر جو کچھہ ترکی سامان رسد مختصر آجمع تھا اسکو اڑا دینے اور جلا دینے مین کامیابی حاصل کی اور یونانی فوج برتی کے ایک پہلو کو اپنے زور مین رکھا جو کرنیل ماناس کے زیر کمان جانینا پر بڑہ رہی تھی کرنیل نہایت تیزی سے حملہ آور ہوا اور ترکون کو ابتدائً مقام فلیپاڈیز سے مٹا دیا اور جنکو آگے بڑہکر مقام اسٹرونیا بھی خالی کردینا پڑا۔ جس کو کرنیل ماناس نے اپنا فوجی ہیڈکوارٹر قرار دیا۔ دوسرا گروہ یونانیون کا قلعہ نیپی پکرد یہ کے مقابل موجود ہوا۔ یہ مقام اودس جگہہ واقع ہے جہان جانینا کی سڑک آرٹا اور پریوزا کیطرف پھٹتی ہے لیکن بقول ایک انگریزی اخبار کے "ترکی سپاہیون کا دل وگروہ تمام فن جنگ کے کمالات سے برتر اور اعلی ہے" انہون نے اس حملہ آور فوج کا نہایت شجاعت سے

مقابلہ کیا اور ابھی آدھی دور بھی نہ پہونچنے پائی تھی کہ ادنہوں نے شکست فاش کھائی اور پھر اپنے علاقہ آرٹا کیطرف مراجعت کرنا پڑی - اس عرصہ میں ترکی ملکھو تھسلی کو جارہی تھی راستہ ہی سے ایپارس کیطرف بڑھ گئی جہاں کمک کی زیادہ ترضرورت تھی ۱۸ - اپریل کو یونان کے بیڑہ جہازات نے قلعہ پریوزا اور ادن قلعجات پر نہایت زور شور سے گولہ باری کی جو دہانہ خلیج امریشیا پر واقع ہین اور یہی ایک بڑی کارروائی تھی جو تمام دوران جنگ مین یونانی بحری طاقت سے ظہور پذیر ہوئی - اس جہازی حملے کے جواب مین قلعہ پریوزا نے نہایت دندان شکن مقابلہ کیا اور تمام جہازون مین ایک کھلبلی ڈالدی - بیڑہ جہازات کو آخر کار توپون کے زور سے دُور ہٹ جانا پڑا اور وہ آہن پوش جہاز جو گولہ کھاکر نہ سنبھل سکا تھا بدبختی سے خلیج کے تنگ دہانہ کے بیچ مین ڈوبا جسکی وجہ سے دیگر جہازات کی آمدورفت مین بڑا خلل واقع ہوگیا تھا اس لئے گورنمنٹ یونان سے حکم ہوا کہ ڈائنامیٹ کے ذریعہ سے اڑاکر راستہ صاف کیا جاوے - اس بحری حملہ کی کیفیت خود جنرل حفظی پاشا کے تار سے بخوبی ظاہر ہوتی ہے - جو انہون نے ۱۹ اپریل کو حضور سلطانی مین روانہ کیا -

۱۹ اپریل جنرل حفظی پاشا کا تار قلعہ پریوزا کی گولہ باری کے احوال مین

جنرل ممدوح الصدر اصطلاح ۱۹ تاریخ کو تار دیتے ہین کہ :-

ان ۱۴ جہازون مین جنمین سے ۷ نے ایا ملوات اور باقی ۶ نے خلیج فاردہ کیطرف آکر شہر پریوزا پر حملہ کیا تھا جنکا حال اول عرض کیا گیا ہے جب پریوزا کے قلعہ سے گولہ باری کی گئی تو حمیدیہ اور جدید دمدمون کی توپون مین سے

۵ سینٹی میٹر والی توپون کے تین سخت گولون نے دو جہازون کو نقصان پہنچایا مگر یہ تحقیق نہو سکا کہ نقصان کی مقدار کسقدر ہی مگر اسکی وجہ سے یونانی بیڑہ ہٹ کر چلا گیا۔ خدا کا شکر ہے کہ اس ۲½ گھنٹونکی سخت جنگ مین ہما را کچہ نقصان نہین ہوا

اسی بحری حملہ کی خبر کو اخبار صباح نے اسطرح لکہا کہ :۔

شہر پریوزا اور قلعجات پریوزا اور سر کی موچون کو جلا دینے کی غرض سے یونانی بیڑہ نے جس مین - - آہن پوش اور تین چوبی جہاز تہے دو سو گز کا فاصلہ بیچمین رکھکر دو اسکواڈرن مرتب کئے جنکے ۱۱ گولے بتفصیل ذیل اسطرح آکر لگے کہ قلعہ حمیدیہ موریہ کے خارج اطراف پر ایک اور اوس کے اندر دو۔ ریتی قلعہ کے بیرونی اطراف پر تین اور اندرونی حصہ مین ۵ گولے لگے لیکن کوئی نقصان نہ پہونچا کر ایک یونانی آہن پوش جہاز جبکہ حمیدیہ مورچون کے مقابل گذر رہا تہا تو اوس کے اگلے حصہ مین ۵ سینٹی میٹر والی توپ کا ایک گولہ مذکورہ بالا مورچہ سے اور اوس کے پچھلے حصہ مین ایک گولہ ریتی قلعہ کے توپ سے آکر لگا جس کے سبب سے جہاز ایک طرف کو جہک گیا۔ اور ایک دوسرے آہنی جہاز کے اندر ایک گولہ پھٹا جسکے سبب سے بیڑہ کو ہٹ جانا پڑا اور علاوہ اس کے "واطی مورچہ" اور "خضر قلعہ" پر ۱۵۔ اور گیارہ سینٹی میٹر والی توپون کے گولون نے ایک چوبی جہاز کو بالکل بیکار کر دیا جسکو دو آہنی جہاز گھسیٹ کر لے گئے۔ اور یونانی بیڑہ کو بجز نقصان اوٹھانے کے کچہ اور ہاتہ نہ آیا"

پریوزا کی گولہ باری یونانیون نے ۲۱۔ اپریل ۱۸۹۷ء کو بالکل موقوف کر دی جسکا جاری رکھنا اسوقت ان کے بس کی بات نہی تہی۔ کیونکہ قلعہ کے استحکام کے باعث بجز گولہ و بارود ضایع ہونے کے اور کوئی فائدہ مترتب ہوتا معلوم نہوتا تھا

ترکی فوج متعینہ ایپائرس کی کیفیت

کپتان نارمن صاحب ولایت کے ایک ماہوار رسالہ مین ترکی فوج کی موجودہ حالت کا سنہ ۱۸۹۶ء
کی حالت سے باوضاحت مقابلہ کرنے مین جنکی تحریر مصداق اَلفَضلُ مَا شَہِدَت بِہ
الاَعدَاءُ نہایت قابل وثوق ہوسکتی ہے۔ صاحب موصوف نے دو برس ہوئے اسوقت کی فوجی
حالت پر ایک رسالہ شایع کیا تھا جسمین اونہون نے یقین کے ساتھہ تحریر کیا تھا کہ ترکی فوج
ان اصلاحات کے طفیل جو ایک جنگی کمیشن کی نگرانی مین جسکے میر مجلس خود اعلیحضرت امیر المومنین
ہین اور جو برابر یلدز کوشک مین اجلاس کرتی رہتی ہے رایج کی گئی ہین کسی میدان مین خواہ اوسکا
مقابل کوئی ہو اپنی شجاعت و آزمودگی کا پورا ثبوت دیگی وہ اب محاربہ روم و یونان کے نتیجہ سے
خوش ہوے انکا بیان بالکل درست ثابت ہوا۔ کپتان ممدوح اس جنگ مین ترکی فوج
مع صوبہ ایپائرس کے ہیڈکوارٹر کے ساتھ تھے اور اونہون نے صوبہ مذکور کی لڑائیون اور
محاربون کے حالات نہایت شرح و بسط کے ساتھہ تحریر فرمائے ہین جسمین اونہون نے ترکی
فوجی ترقی کا ذکر کیا ہے جو اس کو پچھلے بیس برسمین حاصل ہوئی ہے سنہ ۱۸۷۷ء کی ترکی فوج
کی نسبت تحریر فرماتے ہین۔

محاربہ روم و روس مین ترکی فوج کے اہم نقص یہ تھے کہ اسٹاف کا اسمین
نام و نشان تک نہ تھا۔ اور افسر بالکل ناقابل اور جاہل تھے مختار پاشا
(سپہ سالار افواج آرمینیا) کے ساتھ کوئی اسٹاف نہ تھا اور نہ کوئی افسر ایسا
انکے ساتھ تھا جو دشمن کی جمعیت اور ملک کی قدرتی کیفیت کو معائنہ کرنے
کی قابلیت رکھتا ہو۔ بہت تھوڑے افسر نقشہ کو پڑہ سکتے تھے اور نقشے بھی
بہت تھوڑے تھے۔ اور جو تھے وہ بھی آسٹریا کے چھپے ہوے میدان

* بعد اختتام جنگ سلطان المعظم نے انکو جنگی تمغہ عنایت فرمایا۔ ۱۲

جنگ میں تار برقی سے کوئی کام نہ لیا گیا تھا۔ کیمپ سے فاصلہ پر پلٹ
اور پھر سے بٹھا لیتے وہ جانتے ہی نہ تھے۔ ڈویژنوں بریگیڈوں اور رجمنٹوں
کے کمانڈر اپنی اپنی فوجوں سے کام لینے اور ان کی فوجی نقل و حرکت
کرانے کے فن سے نا آشنا تھے۔ اور کمپیوں کے صاف رکھنے کے لئے
کوئی کوشش نہ کیجاتی تھی۔ میدان جنگ کے لئے تقریباً کوئی ہسپتال
موجود نہ تھا۔ اور مجروح سپاہیوں کے اعضا قسطنطنیہ سے منظوری
ملنے سے پہلے قطع نہیں کئے جا سکتے تھے۔ میدان جنگ میں فوجی خزانہ بالکل
خالی تھا اور کمسریٹ کا انتظام کہیں دکھائی نہیں دیتا تھا ۱۸۹۷ء میں
کل نقشہ بدلا ہوا ہے۔ ڈویژنوں کے کمانڈر عثمان پاشا ابراہیم پاشا دیہ
دونوں افسر صوبہ ایپائرس کی فوج پر مامور تھے جیسا کہ مارشل ادہم پاشا سے
کوئی تعلق نہ تھا اور جو اعلیٰ تعلیم یافتہ اور علمی و عملی دونوں طرح کی فن جنگ میں
پورے ماہر تھے اسٹاف افسر ایسے چالاک اور ذہین تھے کہ کسی فوج میں ان سے
بہتر نہیں دکھائی دیتے تھے۔ فوج ایپائرس کے دونوں ڈویژنوں کے اعلیٰ
اسٹاف افسر میجران اسعد و صالح نے کئی برس جرمنی فوج میں رہ چکے تھے
اور ٹوپی کی چوٹی سے لیکر بوٹ کی ایڑی تک ہر جوڑ بند انکی سپاہگری
کا شاہد تھا۔ تمام رجمنٹوں کے افسروں اور اسٹاف افسروں کو ملک کے نقشے
درست نقشے تقسیم کئے گئے تھے جو ۱/۵۰۰۰۰ کے پیمانہ پر تھے ڈویژنوں کے
کمانڈروں کے پاس اس نقشہ کے علاوہ ایک ایک نہایت ہی نقشہ
رنگین ۱/۱۰۰۰۰ کے پیمانہ پر تھا۔ ان سے عمدہ نقشے میں نے کبھی نہیں دیکھے
محکمہ تار فوجوں کے ہمراہ تھا۔ اور گو عیسائی باغی اکثر تاروں کو کاٹ جاتے

تھے تاہم محکمہ مذکور نہایت قابل تعریف درستی اور سرعت سے کام دیتا رہا
بکٹ اور دو سکے پہرہ کے ذرایعہ کو نظام فوجین بخوبی سمجھی تھین اور خصوصہ
مذکور کے تینون بریگیڈون کے سب صفائی و پاکیزگی مین اپنی آپ ہی
نظیر تھے آدمیون اور گھوڑون کے لیے پانی پینے کا الگ الگ انتظام تھا
پاخانے نہایت احتیاط سے بنائے گئے تھے اور ہر روز صاف کیے جاتے تھے
میدانی فوجی ہسپتال ہر ایک فرقہ ڈویژن کے ہیڈکوارٹر مین موجود تھے ایک
بمقام پریوزا تین بمقام فلیپا ویس - ایک بمقام ملا کا اور پانچ جانینا مین
ان سب مین بالمجموع دو ہزار بیمار اور مجروح سما سکتے تھے مگر خوشی کا مقام
ہے کہ طبی ڈاکٹرون پر بیمارون کی جیدائی پھر مرہم پٹی - قطع اعضا وغیرہ
قسطنطنیہ سے اجازت منگوانے کی کوئی ضرورت نہین تھی - یہ امر ہسپتال
کے اعلیٰ طبی افسر کی رائے پر منحصر تھا - جانینا کے ہیڈکوارٹر کا فوجی خزانہ بھرپور
تھا اور عثمانی پاشا ہر وقت نہ فقط اون دہقانون کو جنگی جانور باربرداری
واسطے لیے جاتے تھے کرایہ دے سکتے تھے بلکہ فوج کے لیے جو بھیڑ بکری
خریدی جاتی تھین انکی قیمت فی الفور ادا کر دیتے تھے - سپاہی بھی روپیہ سے
خالی نہ رہتے تھے انکی بھی تنخواہ برابر ملتی رہتی تھی - اور گو البانی طبعاً لوٹ
مار کے عادی ہوتے ہین مگر دوم آرمی (اردو) کے سپاہی نہایت احتیاط
والتزام کے ساتھ ہر ایک چیز کی جسکی اونھین ضرورت ہوتی تھی قیمت ادا کرتے
تھے - مئی کے آخر مین جانینا سے آگے بڑھنے کے وقت فوجین باربرداری
کا انتظام نہایت مکمل تھا - ہر ایک بٹالین کے ساتھ دو سو یا یا خچرین تھین
اور مقامات مہیر یونیا - فلیپا ڈیز - سروصون - کاروان سرائے اور جانینا مین

ڈ یپو قائم کردئے گئے تھے۔

اس کے بعد کپتان نارمن تحریر فرماتے ہین کہ۔

گورنمنٹ عثمانیہ نے اس محاربہ مین عثمانیہ فوج کا بہترین و فابلترین حصہ نہین بھیجا تھا۔ چار رجمنٹون کے سوا اور کوئی رجمنٹ باقاعدہ فوج نظام کی سلطان المعظم نے میدان جنگ کو روانہ نہ کی۔ یہ میدان الیلی ردیف فوج تھی جیسا ہی نظام فوج اپنی اپنی چھاؤنیون کی بارگون ہی مین مقیم رہتی تھی اگر سرویا یا بلگیریا بھی یونان کے ساتھ شامل ہو جاتے دگو ہیتک یونان صوبہ مقدونیا کا دعویدار ہے۔ یہ دونون قومین اُسکی بجائے زیادہ تر سلطان کی طرفدار ہینگی) تو ٹرکی کو اسکی کچھہ پرواہ نہوتی۔ اسی لیے ان دونون ملکونکی سرحد پر منسرل ہیسنرال ایکسو ہیبس ۱۲۲ بلٹین نظام فوج ڈال رکھی تھی جو سب کی سب ماسر سکنزین رائفلون سے مسلح تھین۔ اور گو باب عالی کو ان دونون ملکونکی ساکت رہنے کا یقین تھا۔ مگر اُسے یونان ایسے حقیر دشمن کے مقابلہ پر نظام فوج روانہ کرنیکی احتیاج نہ تھی۔

پس ٹرکی نے ثابت کر دیا کہ وہ یونان ایسے ملکون کو صرف بائین ہاتھ کی ضرب سے تباہ کر سکتی ہے۔ کیونکہ ردیف اور نظام کی وہی نسبت ہے جو ہندستان کے گورہ فوج کو پولیس کے رنگروٹ سے ہے۔ (منقول از وکیل)

جانینا کے قریب لڑائی

۲۴- اپریل کو جانینا سے کچھہ فاصلہ پر اُس یونانی فوج سے جو براہ اندرون ایپائرس مین بڑہتی چلی گئی تھی ترکون نے بڑی بہادری سے مقابلہ کیا جسکا نتیجہ صرف یہی ہوا

ہوا کہ یونانیوں کے قدم آگے بڑھنے سے رک گئے بلکہ انکو ایسی شکست فاش ملی کہ جس میں پانچسو کے قریب قتل و زخمی اور ۶۲۰ قید ہوئے۔ اور ترکون کی طرف سے کل ۱۲۴ آدمی قتل اور زخمی ہوئے۔ اس معرکے سے یونانی فوج پسپا ہو کر پیچھے کو لوٹ پڑی یہانتک کہ قلعہ پنٹی گیڈیا پر دم لیا۔ جہاں دوبارہ خونریزی کے ساتھ معرکہ آرائی ہوئی۔ یہ مقام آرٹا اور جانینا کے درمیان واقع ہے۔

پینٹی گیڈیا پر دوسرا سخت معرکہ اور یونانیوں کی ہزیمت

پہلی مرتبہ یونانیوں نے ترکون کو پینٹی گیڈیا سے ہٹا دیا تھا۔ لیکن اس مقام پر ۲۳ اپریل کی شام سے پھر ایک یونانی پلٹن زبردست دستہ فوج ترکی سے مصروف کارزار رہی جسمین قبل الذکر کے ڈیڑھ سو آدمی ہلاک ہوئے تاہم اوس روز نتیجہ کا فیصلہ نہو سکا کہ بالآخر میدان کس کے ہاتھ رہا۔ اس کے بعد پھر دونوں فوجون مین بڑا بھاری مقابلہ ہوا جس مین یونانیون کو سخت ہزیمت ہوئی اور اوس جگہہ سے شکست کھا کر یونانی سپاہ ایسے دیوانہ پن کے ساتھ فرار ہوئی کہ جا بجا خود اپنے شہرون کو لوٹتی ہوئی پیچھے ہٹتی چلی گئی۔ اور چونکہ ترک پیچھے سے تعاقب رہے اس نے اونکو رک کر دم لینے کا کہین موقع نہ ملا حتی کہ دریائے آرٹا کو عبور کر کے اپنے محفوظ مقام شہر آرٹا مین جا کر پناہ گزین ہوئے۔ افسرون نے بہتیرا کوشش کی کہ بھاگڑ بند کر کے اپنے دشمنون سے مردانہ وار مقابلہ کرین۔ لیکن سپاہی کب کسی کی سنتے تھے۔ چنانچہ ہر طرف سے کھینچکر آرٹا پر یونانیون کی تعداد تیس ہزار سے متجاوز ہو گئی۔ اور مجموعی تعداد ترکون کی اوس کے مقابل بیس ہزار سے بھی کم تھی۔ دونون سپاہون کے درمیان صرف دریائے آرٹا حائل تھا۔ اگر یونانی گھر پر پہونچکر بھی ذرا حوصلہ کو کام فرماتے۔ تو ظاہر ہے کہ اُن کے حریف اُن سے تعداد مین دو ثلث سے بھی کم تھے۔ لیکن باوجود

افسرون کے بہلانے پھسلانے - دہمکانے - ڈرانے چیخنے - اور چلانے کے کسی سپاہی نے اُنکے ارادون کی تائید نہ کی اور کسی روز تک مقابلہ کا ارادہ تک نہ کیا -

یورپی والنٹیرون کا یہ حال تھا کہ جابجا پہاڑون کے محفوظ مقامات مین مسکن گزین تھی اور باطمینان تمام ورجینیا تماکو کے سگرٹ بنا کر پی رہے تھے اور اندھیرے اوجالے جو کوئی نظر آجاتا تو ترک سمجھکر نشانہ موت بنا دیتے تھے - حالانکہ وہ شخص یونانی لباس مین ہوتا تھا وہ خیال کرتے تھے کہ ترک دہوکہ دیکر اونکی قریب آنا چاہتا ہے - ملنٹی گیبڈیہ سے یونانیون کی فراری بعینہ لریسا کی مانند تھی - وجہ یہ تھی کہ افسرون کی نالایقی اور سپاہ کی بزدلی اور گھبراہٹ سے انتظام اور ڈسپلن قایم نہ رہ سکا -

نتیجہ جنگ ملنٹی پگاڈیہ

اس لڑائی کا نتیجہ ۲۹ - اپریل یوم جمعہ کو ظاہر ہوا جس مین پانچسو یونانی مقتول و مجروح ہوئی والنٹیرون مین انگریز والنٹیر کلیمنٹ ہیرس کے زخمی ہونے کا افسوسناک واقعہ پیش آیا جو ایڈمرل ہیرس کا بھتیجا ہے - بعد کو معلوم ہوا کہ ہیرس والنٹیر نہین ملکہ نامہ نگار تھا جو ترکون کی قید مین کچھ عرصہ رہا - ترک تعاقب کرتے کرتے آرٹا کے سامنے جا پہونچے اور اُس کے قرب وجوار کے گاؤن قبضہ مین کرلئے - علاوہ اس کے دوسری لڑائیون مین کپتان برج دجوان مین گولی لگنے سے مجروح ہوئے جمیس روڈ کنا کی گلمین اور پارک صاحبان بھی زخمی ہوکر ایتھینز کو واپس گئے -

آرٹا مین مخالفا جوش اپنی گورنمنٹ سے

ملنٹی گیپڈیہ سے فراری اور تھسلی کی پیہم شکستون سے گورنمنٹ کو رعایا نے اپنا دشمن

تصور کر کے مخالفت کا اظہار شروع کیا۔ چنانچہ ۲۵۔ اپریل یوم یکشنبہ کو جب پادری صاحب نے بادشاہ اور خاندان شاہی کے لئے دعا مانگی تو لوگون مین سخت مخالفانہ جوش پیدا ہوا۔ اور گرجا کے قریب مین جو شاہی محل واقع تھا دہقانیون نے اسکو لوٹ لیا اور طرح طرح کی خفگی اور ناراضگی کا اظہار کرتے پھرے۔ باشندے شب و روز نہایت بے چینی اور اضطراب سے بازارون اور گلی کوچون مین پھرتے رہتے تھے۔ خوف سے اونکے چہرے متغیر اور حواس پریشان تھے کبھی تو اُن فوجون کے خیر مقدم کی غرض سے ریل اسٹیشن یا ساحل سمندر پر دوڑے جاتے تھے جو بذریعہ ریل یا بوسیلہ جہاز اُس مقام پر اُترتے تھے اور کبھی باہم جلسے منعقد کرکے واقعات جنگ پر ہرطرح نکتہ چینیان کرکے غیظ و غضب کا اظہار کرتے اور بادشاہ سے لیکر فوجی سپہ سالارون اور جملہ افسرون اور گورنمنٹ کے تمام اہلکارون اور منصبدارون حتی کہ اپنے سوا تمام ملک کو یونان کی مصیبت کا باعث ٹھیراتے تھے اور یہ جوش اسدرجہ بڑہتا رہا کہ دوراندیش اشخاص کے نزدیک خانہ جنگی برپا ہونیکا احتمال تھا۔

یونانی مغربی بیڑہ جہازات کی کاروائی

۲۶۔ اپریل کو مغربی اسکواڈرن نے سکایہ گاؤن پر حملہ کیا جسمین ترکون کی فوج کے تے رسد کا سامان اور ذخیرہ جمع تھا لیکن کچھ کامیابی شکل پذیر نہوئی۔ کرنل ماناس بدستور افواج ایپائرس کا سپہ سالار رہا لیکن بوجہ نالایقی کے اُسکے اسٹاف کو بدل دینے کی تجویز ہوئی۔

پینٹی گیٹیہ پر کیونکر ترکی قبضہ حاصل ہوا

۲۸۔ اپریل کو ترکون نے وہ موقع جو اونکے ہاتھ سے نکل گیا تھا دوبارہ واپس لینے کے لئے جی توڑ کر کوشش کی۔ اور چار ہزار ترکی سپاہ نے معہ اُس توپخانہ کے جو اونکے

ہمراہ تھا یونانیوں کے ہیڈکوارٹر پر حملہ کیا۔ جنکو صرف چھ سو یونانی سپاہیوں تین سو
پیادوں اور دو سو والنٹیروں نے بہت خوبی اور دلیری کے ساتھ روکا اور برابر اسوقت تک
اپنی جگہ پر قابض رہے جب تک کہ امدادی فوج اپنے ساتھ دو توپ خانے لیکر آپہونچی۔
موقع چونکہ کوہستانی تھا اس لئے بعد وقت توپین پہاڑ کی چوٹی پر چڑہائی گیئن۔ ان باموقع
توپوں کی گولہ باری نے ترکونکا بڑا نقصان کیا جسکے اثر سے اونکو پسپا ہونا پڑا۔ بقول ایک
ولایتی نامہ نگار کے اس معرکہ مین یونانی صرف ایک مقتول اور چار مجروح ہوئے لیکن چاہیے تھا
کہ اس غیر متوقع فتح اور خوش نصیب حملہ سے آیندہ کے لئے یونانی متنبہ ہوتے اور ہمت
بڑھا کر اُس ضروری مقام کو جو دراصل صوبہ اپایرس کی کنجی تھا اچھی طرح محفوظ اور مضبوط
کرنیکا اہتمام کرتے اور اوسپر متصرف رہنے کی ضرورت سے واقف ہوجاتے۔ لیکن
"چون قضا آید طبیب ابلہ شود" یونانی افسرون نے ایسا ضروری مورچہ معدودے چند آدمیونپر
چھوڑ دیا اور اونکے لئے کافی سامان رسد بھی نہ چھوڑا جو ایک ہی طرف سے مطمئن رہتے
انکی تعداد اسقدر قلیل تھی کہ اگر وہ حد سے زیادہ بھی مستقل مزاج اور بہادر ہوتے تو بھی ترکی
گولہ باری کی تاب لاسکتے تھے لہذا رات ہونے سے پیشتر ہی اس مستحکم مورچے کو تمام سپاہی جنکی
شمار تین ہزار تھی چھوڑکر چلدئے اور اپنی موجودہ توپین بھی اپنے ہمراہ لے گئے اور صرف
ترکی اقبال سے بلا ایک فیر کئے ہوئے ساری فوج نے راہ فرار اختیار کرلی۔ بھاگنے والونپر
بے حد خوف و ہراس طاری تھا اور اونکے چہرون سے حالت اضطراب اور طرز رفتار سے سستی
محسوس ہوتی تھی۔ اُنکا قیافہ ظاہر کررہا تھا کہ مقابلہ کرنے کی امید اُنہون نے قطعی ترک
کردی تھی۔ یہ تمام لوگ جو وردیوں سے فوجی سپاہی معلوم ہوتے تھے ایک باقاعدہ بے ترتیب
اور ناممکن الانسداد صورت مین آرٹا کی جانب اوڑے جارہے تھے بیچارے افسر جنکی پلٹنین
سب منتشر ہوگئی تھین اور انکا انپر کوئی قابو نہ رہا تھا وہ بھی پیچھے پیچھے دوڑتے چلے جارہے

تھے - حزن و ملال اور شرم و غیرت کے آثار اونکے بشرے سے صاف عیان تھے اور دوبارہ اپنے آدمیون کو ترتیب مین لانے کی اونکو کوئی امید باقی نہ رہی تھی - ان سب بھاگنے والے سپاہیون کی شمار قریب ۰ ہزار کے پہونچ چکی تھی جنکے ساتھ دیہاتی لوگ بھی گریز مین شریک ہوکر اور بھی ہربونگ کا سبب بن گئے تھے یہ دیہاتی لوگ سلطان کی رعایا تھی نسکین بدین خوف کہ ترک اُن سے یونانیون کو مدد پہونچانے کا بدلہ نہ لین اپنے اپنے گھر چھوڑکر آرٹا کی جانب بھاگے چلے جارہے تھے - ہزارون مرد عورتین اور بچے جنکا مال و اسباب گھوڑون مین بندھا ہوا اونکی پشت پر لدا ہوا تھا۔ افتان و خیزان کثیر التعداد مویشی بھیڑون اور بکریون کو آگے آگے ہنکائے ہوئے چلے جارہے تھے - بعض بعض جگہ جہان سڑک تنگ ہوتی تھی تو اس خوف زدہ بھیڑ بھاڑ اور اونکے اسباب اور سامان کثرت سے ایسی ٹھس جاتی تھی کہ پیچھے سے آنے والے لوگ چیختے چلاتے - شور و غل مچاتے ہوئے یگانہ اور بیگانہ کو کچلتے ایک دوسرے کو پامال کرتے تھی کہ جان سے مارتے ہوئے زبان دوان تھے - گاؤن والون کی حالت ذرا اس کے کسیقدر بہتر تھی - سخت شرمناک ہنگامہ برپا تھا - والدین کی آہ و زاری اور بیقراری کی چیخین سنائی دیتین جنکے بچے گم ہوگئے تھے اور بچون کے دہاڑنے کی آواز گوش زد ہوتی تھی جو اپنے اپنے ماں باپ سے بچھڑ گئے تھے رات ہوجانے سے یہ ہولناک سین اور بھی پرخطر ہوگیا تھا - بعض بعض آدمیون کے ہاتھ مین جو لالٹینین تھین وہ اس دردناک سین کے کسی حصہ کو کبھی کبھی روشن کردیتی تھین یہ گروہ نصف رات کے ڈھائی بجے رات کے آرٹا کے پل پر پہونچا - اور صبح ہوتے ہی مطلع صاف ہوگیا - ایک یونانی بھی سرحد کے اس پار باقی نہین رہا - چنانچہ گیارہ ہزار فوج جرار جسکے ہمراہ چالیس ضرب توپ کا توپخانہ تھا اور جس نے شروع شروع مین ترکی مین جابرانہ حملے کرکے خاص کامیابی حاصل کی تھی - اور اچھی طرح مستحکم اور مضبوط مقامات پر جم گئے تھے -

ایسے بے سروپا طریقے سے ایک ایک کرکے واپس آ گئے جسکی نظیر کسی تاریخ مین مشکل ملے گی۔

آرٹا کی حالت
مفرورین کے جمع ہو جانیکے بعد

بعد جمع ہو جانے کل مفرور اور موجودہ سپاہ کے اور بوجہ پناہ گزین ہونے بیشمار دیہاتیون اور دیگر مفرورین کے آرٹا کی حالت نہایت نازک ہو گئی۔ ہجوم خلائق کا وہان کوئی ٹھکانا نہ رہا اور انتظام صفائی کے بگڑ جانے سے شہر کی حالت نفرت انگیز اور گھنونی ہو گئی یہانتک کہ آب و ہوا خراب ہو کر تپ محرقہ اور اسہال کے امراض وبا کی طرح پھوٹ پڑے۔

بقول ایک غمزدہ اور ہمدرد قوم نامہ نگار کے یونانیون کی محض سستی اور ناقابل عفو کاہلی اور بزدلی سے ایسے برے نتائج ظہور پذیر ہوے جنکے لکھنے سے شرم آتی ہے اگر وہ دس روز پہلے جانینا پر حملہ کر دیتے جہان البانیا سپاہ باغی ہو گئی تھی تو انکی کامیابی پر ذرا بھی شبہ نہین ہو سکتا تھا اسی طرح پریویزا پر اگر مزید بحری قوت سے مدد پہونچائی جاتی تو کچھ عرصہ تک قبضہ ہو جانا ممکن تھا۔

ایپائرس مین مزید ترکی فتوحات

علاوہ نکالدینے یونانیونکے ترک سلاگورا۔ اور قلعہ عمرت پر بھی متصرف ہو گئے۔ ترکی سپہ سالار جانینا کی رپورٹ سے ظاہر ہوا کہ یونانی تین ہزار رائفلین۔ سامان جنگ کی تین سو پیٹیان۔ ایک پہاڑی توپ اور ۷۰ لاشین میدان جنگ مین چھوڑ بھاگے۔

آرٹا کی بھاگڑ اور اُسکی دلچسپ کیفیت

مطابق تحریر نامہ نگار اخبار ٹائمز

ہوتے سیرت سے ہین مردانِ دلاور ممتاز* ورنہ صورت مین تو کچھ کم نہین شہباز سے چیل

اخبار ٹائمز کے خاص کارسپانڈنٹ نے مقام سٹیراس* سے ۲۳ مئی کو تحریر کیا کہ :-
مین اور میرا ایک رفیق اپنا اسباب موضع کونارڈس مین جو ایک پہاڑی
درہ کے راستہ پر واقع ہے چھوڑ گئے تھے - جب ہم اس گاؤن مین آئے
تو لوگ سخت آفت مین مبتلا تھے - جب ہم سڑک پر پہونچے تو ہمین موضع کرداسٹر
اور بہت سے گاؤن دکھائی دئے جن مین آگ لگی ہوئی تھی اور مکانات
یکے بعد دیگرے جل رہے تھے - یہ گاؤن دو میل سے زیادہ دور نہ تھے اس سے
ہمنے یہ نتیجہ نکالا کہ ترک بہت قریب آگئے ہین - اور عیسائی کاشتکارون کے
مکانات جلا رہے ہین - اب اس گاؤن مین رہنا ہماری رائے مین آپ موت کے
مُنہ مین جانا تھا - اس لئے ہمنے اُن بیچارے زمیندارون کو صلاح دی کہ اپنا
اپنا اسباب جو فی الجملہ گران قیمت کا ہو لیکر راتون رات آرٹا مین پہونچ جاؤ
ہمنے اونسے یہ بھی وعدہ کر لیا کہ جب تک تم تیار نہ ہو جاؤ ہم تمھاری راہ دیکھین گے
بلکہ اپنے گھوڑے بھی اونہین عاریتاً دیدے - بیکس عورتین روتی تھین اور
اسی حالت مین اونسے جو کچھ ہو سکا اُنھون نے سمیٹ کر گٹھرون مین باندھا
جب اس سے فارغ ہوئین تو اونھون نے نہایت درد انگیز اور مایوسانہ

* سٹیراس خلیج کارنتھ کے دہانہ پر جو مستقیم آرٹا سے ۵۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے - ۱۲

نگاہوں سے اپنے مکانوں اور باقی ماندہ اسباب معاشرت کی طرف دیکھا جنکی نسبت اوہنیں یقین کامل تھا کہ ابھی طرفۃ العین مین جلکر خاکستر ہوجائیگا اور اوہنیں پھر دیکھنا نصیب نہوگا۔ ایک جوان عورت کی مایوسی خاصکر قابل بیان ہے کیونکہ اوسکی شادی عنقریب ہونے والی تھی اس سبب سے اسکا جہیز وغیرہ سب کچھ تیار تھا۔ اب چونکہ بہت گڑبڑی پڑی اس مین ناچار اوسے اپنے جامۂ عروسی تک یہین چھوڑنے پڑے۔ چھوٹے چھوٹے بچے بستروں سے اوٹھائے گئے اور وہ اوسکی اصلیت سمجھ گئے اوسکی وجہ یہ ہے کہ بچپن ہی سے اونہین جب کبھی وہ والدین کو ستاتے تو اس نواح مین یہ کہکر چپ کرایا جاتا ہے کہ وہ ترکی سپاہی آئے۔

خیر جون تون کرکے ہم روشنی لیکر گھر سے باہر نکل آئے اور دروازے مقفل کرکے پہاڑوں کے درے مین اوترے۔ ہمارے ساتھ بہت سے آدمی تھے جن مین بعض تو ضعیف العمر تھے۔ اور بعض معصوم بچے۔ ان مین سے اکثر جن مین تھوڑی قوت بھی تھی اسباب کی گٹھریان سر پر اوٹھائے ہوئے تھے راستہ مین اور بھی آدمی ہمارے ساتھ شریک ہوئے اور رفتہ رفتہ ہماری تعداد ساٹھ آدمیوں تک پہونچی۔ مین اور میرا رفیق سفر بہت دور تک پیادہ پا چلاتے رہے۔ اور جب آخرکار ہم گھوڑوں پر سوار ہوئے تو ہمنے اپنے ساتھ اپنے مالک خانہ کے دو شیرخوار بچے بھی لے لئے۔ رات بہت اندھیری تھی اور پہاڑی راستے بالکل ناہموار تھے اس لئے ہم جلد جلد سفر نکرسکتے تھے۔ بہت سے آدمی مشعلین اور لیمپ لے کر ہمارے قافلے مین دور دور پھیل گئے تاکہ اندھیرے مین کوئی پیچھے نہ رہ جائے اور راستہ بھی

دکھائی دے۔ ہمین خوف تھا کہ دیوہ کے سرے پر ہمارے پہونچتے ہی ترک
بھی نہ آن پہونچین۔ مگر جب ہم پہونچے تو وہان کوئی متنفس عام ازین
کہ وہ دوست ہو یا دشمن موجود نہ تھا۔ یونانی بھگوڑے ہمارے آگے تھے
اور ترک ہمارے پیچھے چلے آتے تھے۔ اسوقت جب مین نے اپنے
داہنی طرف نگاہ کی تو آگ مشتعل نظر آئی۔ کیونکہ ترکون کی فوج اب
مقام فلیباڈا پر تعاقب کرتے کرتے قابض ہوگئی تھی (یہ شہر اسی
لڑائی مین تیسری بار ترکون کے ہاتھ آیا ہے) اس شہر کا مابقی حصہ جو سابقہ
تاخت وتاراج سے باقی رہا تھا اب آگ کی نذر ہو رہا تھا۔ نصف شب
ہوگئی تھی کہ ہمین یونانیون کی وہ فوج ملی جو بھاگ رہی تھی انکی عجب صورت
ہو رہی تھی اور ہمین اونکی حماقت پر سخت تعجب آیا کہ یہ کس بنیاد پر وہان سے
بھاگ آئے ہین نہ تو کوئی بے ضابطگی تھی نہ خوف وہراس اور نہ کشت وخون
تھا جو انکے بزدلانہ فرار کا موجب ہوا تھا بلکہ اگر باعث تھا تو یہ تھا کہ
انھون نے آپس مین پختہ عزم کرلیا تھا کہ ہم اپنے افسرونکی متابعت نکرینگے
اور ترکون کے مقابلے مین مطلق ہاتھ نہ اوٹھائینگے چنانچہ اونھون نے
ایک گولی تک نہ چلائی اور بلا وجہ بھاگ گئے۔

مین اور میرا رفیق دونون حیرت مین تھے کہ انکو کیا ہوگیا یہ ہٹے کٹے
ہین اور اونہین دیکھنے کو یہ قوت بخوبی موجود ہے کہ دشمن کا مقابلہ کرسکین
مگر باوجود اسکے صورت یہ تھی کہ چپ چاپ ہتھیار بغل مین دبائے بلاتمیز
خورد وکلان و افسر وسپاہی اندھیری رات مین دبک کر چلے جارہے تھے
اور افسر بھی عالم بے بسی مین یہ دیکھ کر کہ سپاہ قابو مین نہین کمال ذلت ورسوائی

کے ساتھ اونکے ساتھ ساتھ چلے جاتے تھے سمجھ مین نہ آتا تھا کہ باوجود
اس تن و توش کے انکے عضلون کو کیا ہو گیا۔"

یہ کارسپانڈنٹ آرٹما سے پیشتر اس کو بذریعہ ریل ہونچا اور وہان سے اس نے یہ تار دیا کہ
"پیشتر اس کے لوگ بھی سخت اضطراب مین ہین۔ غول کے غول ایک وحشت
اور گھبراہٹ کی حالت مین شہر کے بازارون مین دیوانون کی طرح پھرتے
اور جہان کہین دس پانچ اکٹھے ہو گئے وہین ان متوحش واقعات کے
موجبات اپنے اپنے قیاسات کے مطابق بیان کرنے شروع کر دیتے ہین
کوئی افسرون پر الزام لگاتا ہے۔ کوئی شاہ کو کوستا ہے اور کوئی اوسکے
ارکین خاندان پر دل کا بخار نکالتا ہے۔ غرضکہ کوئی شخص ایسا نہین
جو اونکے لعن و طعن سے محفوظ رہ سکے۔ اکثر فہمیدہ آدمیون کو خوف تھا
کہ کہین انقلاب سلطنت ہی نہو جائے چنانچہ پچھلے اتوار (۲۵-اپریل ۱۸۹۷ء)
کو جب گرجون مین پادریون نے شاہ کی مزید عمر اور بقاے سلطنت کے
لئے دعا مانگی تو لوگ اسپر بہت بگڑے اور بادشاہ کے محل کو بھی جو اسی طرح
مین واقع تھا۔ بدحواسی مین بعض دہقانون نے لوٹ لیا۔"

کارسپانڈنٹ پھر جمعہ کے روز (۳۰-اپریل) آرٹما مین واپس آیا اوسکا بیان ہے کہ مین نے
راستہ مین ہزارون باضابطہ فوج کے سپاہی اور ردیف اور والنٹیر دیکھے جو سرحد پر
جا رہے تھے ان مین حب قومی کا کچھ ولولہ تھا۔ مگر آرٹما والون کے دل سخت افسردہ اور
طبیعتین بجھی ہوئی تھین کہ ترکون سے لڑنے کو اغسر بتیبیجتے تھے (ابھی ابھی ہی کارسپانڈنٹ
لکھتا آیا ہے کہ فوج بزدل ہے اور افسران کی بزدلی اور کم حوصلگی کے ہاتھون ناچار ہین)

ترکون کی جمعیت یہان اونکے مقابلہ مین بہت قلیل ہے اور اُنکی فوج دریا کے کنارے پڑی ہی باوجودیکہ بار بار وہ انہیین اشتعال بھی دیتے ہین اور گاؤن پر گاؤن جلا رہے ہین مگر پھر بھی اونہین اتنی ہمت نہین کہ آگے بڑھکر اونسے دو دو ہاتھ کر لین - چنانچہ ۲۳- اپریل جمعہ کے روز ترکون نے موضع کرمیٹرا کو جلا کر خاکستر کر ڈالا- حالانکہ دو میل کی مسافت پر سلسے یونانیون کے تیس ہزار سپاہی اپنی آنکھون سے یہ قیامت خیز حادثہ دیکھتے رہے مگر کسی نے چون تک نہ کی-

اب آرتا مین آئینی اور غیر آئینی فوج اور دیگر اطراف کے بھگوڑے بکثرت جمع ہوگئے ہین عام طور پر تپ محرقہ اور اسہال کا زور ہے - دوکانین سب بند تجارت بلکہ کاروبار تک بالکل مسدود ہے - اب اونہون نے قلعہ عمرت اور سیلگورا بھی چھوڑ دیا ہی اور ترکون نے اپنا تسلط وہان بھی جما لیا ہی

ترکون کا جنرل مقام جنیا سے تار دیتا ہے کہ "یونانی یہان سے شکست کھا کر بھاگ گئے ہین- "

"لڑائی مین اٹھاسی آدمی کام آئے اور ترکون کو تین ہزار بندوقین اور تین سو صندوق گولہ اور باروت کے اور ایک پہاڑی توپ بطور غنیمت کے ہاتھ آئی"-

"یونانیون کے ایک بیڑہ جہازات نے پیر کے دن موضع سکیا پر گولہ اندازی کی یہان ترکون کا ذخیرہ خوراک ہے- "

البانیا کے عیسائیون کا اشتہار

البانیا کے عیسائیون نے ایک اشتہار دیا - جسمین عبارت ذیل درج تھی -

"جن لوگون کا یہ اعتقاد ہی کہ مقدونیا اور تھسلی ہماری ہین وہ
غلطی پر ہین - بھائیو! جو ہمین یونانی سمجھے وہ ہم سے دشمنی کرتا ہی
اور ہمین رنج دیتا ہی یہ خوب یاد کرلینا چاہئے کہ اسلام اور
نصرانیت کے پیشواؤن نے ہمین ایک دوسرے سے
علیحدہ کرلیا ہے یونان علاقہ آرٹا اور تھسلی پر قبضہ
کرچکا ہے اور اب ایپائرس اور مقدونیا کی
ہوس ہی ہے مانٹینگرو نے سیٹو
اور اینیڈ و دبا رکھے ہین - ہمارے
باقی علاقہ پر آسٹریا - بلگیریا اور سرویا کے
دانت ہین - سرویا مجھنیم
ہماری نظرون مین دست
اندازی سے
باز
رہین نہ ہم تلوار سے اونکا مقابلہ کرین گے"

خاتمہ - حصہ اول تاریخ جنگ روم و یونان - ۷ - دسمبر ۱۸۹۷ء -



بسم اللہ الرحمن الرحیم

تاریخ ہذا کے حصہ اول مین ہمنے ٹرکی سپہ سالار ادہم پاشا کو اپنی مظفر و منصور فوج کے ساتھ شہر لریسا مین داخل ہوتے ہوئے چھوڑا ہے جو تھسلی مین ایک بڑا قلعہ بند شہر اور ریلون کا صدر مقام ہے سرحد ٹرکی سے لیکر یہان تک تمام جنگی مورچے اور فوجی چوکیون پر بجائے یونانی پھریرون کے سلطانی پرچم اڑتے نظر آتے ہین - یونانیون نے ڈوملو - ویلسٹنو اور فارسالا مین بھاگ کر پناہ حاصل کی ہے ادھر ایپارس مین جو ابتداءً تھوڑا بہت یونانی حوصلہ مندی کا ظہور ہو چلا تھا صرف ایک ہی جنگ و جدل کے بعد پست ہمتی اور بزدلی سے تبدیل ہوگیا - خدا جانے وہ اولو العزمی اور عالی حوصلگی وہ جوش و خروش جو دس روز پیشتر ایتھنز کے جلسہ گاہون اور عام سڑکون اور بازارون مین بپا ہوا تھا کیون اتنی جلدی خاک مین مل گیا - مگر ابتک بھی نہ معلوم کیون آناً فاناً کافور ہوگئی

ترکون کی کس بات سے ایسے ڈری کہ محض اونکا نام ہی سے دینا افواج یونانی کے بھگا دینے کے لیئے کافی ہوگیا۔ اور یہ خوف کچھ ایک ہی جگہہ نہین بلکہ تمام ملک مین سرایت کر گیا۔ لریسا۔ اور آرٹا کی بھاگڑ کا حال دیکھکر ثابت ہوگیا کہ ہر جگہہ یکسان طور پر پھیل گیا تھا جو آخر تک کسی یونانی انسان کے دل سے دور نہو سکا۔ اور یہی وہ غائبانہ پر عظمت خوف و ہراس تھا۔ جسکو مشرقی لوگ اقبال کہا کرتے ہین ذیل کی تصدیق سے جو ایک معتمد انگریزی نامہ نگار نے کی ہے اچھی طرح واضح ہوتا ہے کہ اس اقبال کی دہل کس درجہ تک پہونچ چکی تھی اور کیا کیا نتائج یونانیون کے حق مین اوس کے اثر سے پیدا ہوئے۔

یہان سے تاریخ کا وہ سلسلہ شروع ہوتا ہے جو حصہ اول کے صفحہ ۲۴ و صفحہ ۹۰ پر چھوٹ گیا ہے

شہر لاریسا کیونکر تسخیر کیا گیا

ٹرناو کے قریب پہاڑی ڈہال پر ایک بڑے درخت کے سایہ مین ترکی گھوڑون کے درمیان اخبار ڈیلی نیوز کا نامہ نگار جو تار بھیجنے پر معین تھا اس انتظار مین بیٹھا ہے کہ کوئی خبر ملے تو تار پر اوڑا دون کہ اتنے مین سلطان کا ایک اڈیکانگ پہونچا جسکی سرخ اور نیلے لباس پر زر بفتی کام اس قدر آب و تاب سے چمک رہا تھا کہ نگاہ نہین ٹھہرتی تھی اوس نے کہا کہ

ہز اکسیلنسی۔ آدہم پاشا تمہین مطلع کرتے ہین کہ لاریسا مسخر ہوگیا۔"

نامہ نگار۔ مسخر ہوگیا! کسطرح؟ ہمین تو یہ امید تھی کہ کل سے ایک لڑائی کا آغاز ہوگا جو بظاہر نہایت خونریز اور دیر طلب معلوم ہوتی تھی۔ کیا واقعی لاریسا فتح ہوگیا؟ کیسے مسخر ہوا؟ اور کب؟ اور کس نے فتح کیا۔

اڈیکانگ۔ بلا ایک گولی چلائے آج صبح لاریسا پر قبضہ ہوگیا۔ آؤ چلکر شہر کو دیکھیں

نامہ نگار کہتا ہے کہ مین گھوڑے پر چڑھکر روانہ ہوا - حالانکہ درمیان مین چند دریا حائل ہین لیکن شوق اسقدر متقاضی تھا کہ اگر سمندر مین بھی راستہ پڑے تو تیر کر نکل جاؤن اور واقعی جلدی پہونچنے کی غرض سے ارادہ مصمم یہی کر لیا کہ کچھہ ہی کیون نہو آج ہی دریاؤنکو تیر کر جسطرح بن پڑے لاریسا پہونچ جاؤن لیکن ایک دریا بالکل خشک ملا جسمین پانی نام کو نہ تھا دوسرا جسمین پانی جاری تھا اوسپر پل صحیح و سلامت موجود تھا کیونکہ یونانیونکو بوجہ اپنی خوف جان کے اسقدر مہلت ہی نہ تھی کہ وہ اوسکو توڑ دینے کا خیال بھی کرتے - البتہ پل کی دوسری جانب وہ ڈائنامیٹ کا ایک گولہ چھوڑ گئے تھے جس کے اوٹھانے کی اپنی معمولی بے پروائی سے ترکون نے ذرا بھی فکر نہ کی مین نے آج اوسے اوسی جگہہ پر پڑا دیکھا (جہان غالبًا یونانی چھوڑ بھاگے تھے) لیکن اس کے یونانی الساخت ڈائنامیٹ ہونے کی وجہ سے مجھے شک تھا کہ وہ بھی چل سکتا ہے یا نہین کیونکہ یہ صفت یونانی میگزین نے اپنے لئے مخصوص کر لی تھی -

ٹرناؤ سے لاریسا جانے کے لئے ہمنے شاہراہ اعظم اختیار کی جو وسیع و کشادہ اور خوش منظر سڑک ہے اور جس سے بہتر کوئی دوسری سڑک قریب جوار مین ہمنے نہین دیکھی گئی - ٹرناؤ کوہستان کریٹیری مین واقع ہے جو ایک ایسی ناقابل گذر پہاڑی ہے جسمین چار سو ترک ترکی سپاہ کا میمنہ داخل نہ ہو سکا یہانتک کہ انکی خوش نصیبی سے یونانیون نے (ازراہ دوراندیشی یا - از براہ مہربانی) خود ٹرناؤ اور کریٹیری کے دونون (زبردست) مورچون کو چھوڑ دیا - ٹرناؤ بالکل خالی اور ویران پایا گیا - باشندون کے نہونے سے ہر طرف ایک سناٹے کا عالم نظر آتا تھا - سوائے چند مرغون کے جو صحن مکانات مین یا چند کتون کے جو بازار مین پھرتے دکھائی دئے کسی چڑیا تک کا پتہ نہ تھا - مکانات خالی - دروازے اور کھڑکیان چوپٹ کھلے ہوئے (جو اضطراب مین بند نہ ہو سکین) کئی قمیص کرتے وغیرہ بازارون مین بکھرے ہوئے پائے گئے - غرض ٹرناؤ مین اسقدر وحشتناک خاموشی چھائی ہوئی تھی کہ گویا وہان قیامت آ پہونچی ہے - چوبی پل کو

عبور کرکے ہم شاہراہ پر پہونچے جس کی داہنی جانب ایک بڑی فوجی بارگ بنی ہوئی ہو جسکی
طرف ایک ترکی افسر نے اشارہ سے کہا کہ یہ ہماری بنائی ہوئی ہو۔ جو وحشت خیز اداسی اس
جگہہ پائی جاتی تہی اُس سے زیادہ کہین دیکھی اور نہ سُنی کیونکہ اس یاوسی بخش فراری کا ثبوت
اس سے ملتا ہو کہ سڑک کے اطراف و جوانب مین سرسری نگاہ ڈالنے سے معلوم ہوتا تھا کہ
زین اور لگام کے انبار لگے ہوئے فوجی کاغذات ہوا مین اُڑتے ہوئے دور دور پہیلے ہوئے تھے
یہان سپاہی کا تھیلا لٹک رہا ہو وہان ٹوپی ٹھوکرین کھا رہی ہو۔ ایک جگہہ توپخانے کے گولہ
بارود کی گاڑی خندق مین گری ہوئی ملی۔

دوسری جگہہ کارتوسون کا چھوٹا سا ڈھیر لگا ہوا پایا جو ایک فوجی ملک کے لئے نہایت
شرم کی بات ہے

لاریسا کی بربادی خود اپنے محافظین کے ہاتھ

ٹائمز کے نامہ نگار نے ۲۶۔ اپریل کو لاریسا سے اس مضمون کی خبر بھیجی کہ جب مین ایک دستہ
سواران کی ہمراہ کل اس شہر مین داخل ہوا تو اوس کی حالت نہایت خراب اور افسوسناک
معلوم ہوئی ابھی دشمن کا ایک سپاہی تک شہر مین داخل نہوا تھا کہ خود اوس کے محافظون نے
لوٹ مار شروع کردی اور دست اندازی کا کوئی دقیقہ اوٹھا نہ رکھا۔ باوجودیکہ اکثر دوکانین بند پائی گئین
اور اکثرون کے قفل ٹوٹے ہوئے دیکھے گئے۔ گہرون کا یہ حال تھا کہ قدم بقدم لوٹ اور غارتگری
کے آثار ملتے جاتے تھے۔ اسباب خانہ داری بڑی بے سلیقگی سے ادہر اودہر منتشر پڑا پایا گیا
بعض نشانات اور آثار سے یہ بھی مترشح ہوتا تھا کہ ایسی بے ترتیبی فراری کی وجہ سے ہوئی ہو
لیکن دراصل اسکا سبب وہ ہی لوٹ مار تھی جو خود وہین کے بدمعاشون نے بیکس اور خوف زدہ
رعایا پر ایسی بے بسی کے عالم مین اپنے ہاتھون سے جایز رکھی۔ کل شام سے رات بھر ترکی افسرون
نے ان فسادیون کے فرو کرنے مین بسر کی جسمین انہین بڑی کامیابی ہوئی ہے۔ اس ترشیشہ

نہین کہ اسپانیا کے ایک دو ترکی سپاہیون نے لوٹ مار پر نیت کی تھی لیکن اوسکا نتیجہ فوراً
یہ ہوا کہ وہ فوج سے علحدہ کر دئے گئے اور سر بازار دس سپاہیون کو گولیون سے اڑا دیا گیا
کیونکہ اونہون نے باوجود تاکید و اطلاع تعمیل احکام مین تساہل کیا تھا۔ پس اس کارروائی سے
تمام فوج کو عبرت ہوگئی اور ترکی جنرل کے اس فعل نے اُس کے ضابطون کی تعمیل دیرپا ہی
کا سکہ بٹھا دیا اور اس سے یہ بھی روشن ہوگیا کہ ترکی فوج مین کس حد تک انتظام اور قواعد
کو دخل ہے کیونکہ یہ کوئی معمولی بات نہین کہ ایک نیم وحشی اور جاہل جماعت کو جس نے ابھی ابھی ایک
شہر کو بزور شمشیر فتح کیا ہو اس فعل سے روکا جاسکے کہ وہ کسی ایسے مال پر ہاتھ نہ ڈالے جس کو وہ
شیر مادر سمجھ رہا ہے اور خاصکر ایسی صورت مین جبکہ اپنا غنیم بھی اسمین حصہ لے چکا ہو۔ ایسی فوج کو
روکنا آسان بات نہین ہے۔

یونانیون کو خود اپنی بیضابطگی کا اقرار

اکثر یونانیون نے خود تسلیم کیا کہ ہماری فوج مین بے ضابطگی اور بے آئینی بے طرح پھیلی ہوئی ہے
اور ان رنگروٹون (ریکروٹ) نے بجائے فائدہ کے ہمین سخت نقصان پہونچایا ہے اور اس
بے تکی لڑائی کی جسطرح یہ لوگ عادی ہین ایسے غنیم کے مقابلہ مین ذرا بھی نہین چل سکتی جسکی فوج مین
آئینی اور جسکے جنرل زمانہ حال کے فنون جنگ مین بدرجہ اتم مشاق اور بدرجہ اکمل ماہر ہون

لاریسا اور آرٹا کی فوجی بھاگڑ مین امتیازی مقابلہ
اور
یونانیون کے طریقہ جنگ کی مختصر کیفیت ایپائرس مین

اس موقع پر یہ معلوم کرنا دلچسپی سے خالی نہوگا کہ قریب قریب ایک ہی وقت مین ہر دو فوج
یونان مقیمہ ایپائرس اور متعینہ تھسلی کیونکر فرار ہوئین اور یہ کہ دونون مقامات مین فرار کے
اسباب یکسان تھے یا مختلف ہے چنانچہ حالات ذیل سے انکشاف ان اسباب اور فرق کا ہوجائیگا

ہوتا ہی جو انگلش اخبار ڈیلی نیوز کے نامہ نگار نے موقع جنگ سے ارسال کئے تھے اُس کی تحریر کا اقتباس یہ ہی کہ بدحواسی مین لاریسا اور آرٹہ کی دونون فوجین سے ایک سے ایک بڑہکر تھی لیکن بے لڑے بھڑے بھاگنے مین طریقہ فرار کو جانچا جاوے تو آرٹہ کی فوج زیادہ جوانمرد اور صف شکن ثابت ہوتی ہی - کیا معنی کہ آرٹہ کی فوج نے دو چار مقامات پر ترکون سے مقابلہ کرکے اور اُنکی قوت کا اندازہ کرکے راہ گریز کو راہ ستیز پر ترجیح دی تھی -

کمبخت لاریسا کی پلٹنین تو ترکی ہراول تک کی صورت نہ دیکھنے پائین بلکہ صرف رایت اقبال و اجلال سلطانی سے متاثر ہوکر ایسی نو دو گیارہ ہو کر بھاگین کہ خود فاتحین کو اُنکی اسقدر پریشانی اور خوف کی وجہ تلاش کرنے مین ایک عرصہ صرف ہوا لیکن اسکی وجہ کچھ ایسی مشکل نہین جو سمجھ سے باہر ہو - کیونکہ لاریسا سے بھاگنے والی فوج مین وہ ہی سپاہی تھے جنہون نے اول سرحد پر بڑہکر رشتہ مصالحت کو توڑکر درہ ملونہ پر قدم جمائے تھے اور تین چار روز انہین لگاتار نہایت اپنی مقدور بھر سینہ سپر ہوکر لڑے تھے اور باوجود پوری قوت صرف کردینے کے انکو مجبوراً پیٹہ دکھلا کر ٹرناوو مین پناہ گزین ہونا پڑا تھا اور پھر وہان سے بھی راہ فرار اختیار کرکے لاریسہ مین آکر دم لیا تھا اور اس کے ترک تعداد مین زیادہ سخت ترین جنگی قاعدون کے پابند اور مہیب ترین اسلحہ سے مسلح تھے پس ایک دفعہ سے زیادہ آزمودہ کو آزمانا اپنے کو غیر محدود آفات مین پھنسانا اور خود موت کے منہ مین جانا تھا اس لئے "جان ہی تو جہان ہی" کے مسئلہ پر پورا عمل کرکے اونہون نے گریختن کا صیغہ خوب نوک زبان کرلیا تھا جس سبق کو یہ دور اندیش و حکمت مآب قوم اسوقت تک دہراتی رہی جبتک کہ ڈوموکو سے گذر کر اپنی مادری ملک مین نہ پہونچ گئی جہان سلسلہ کوہ اتھرس اور تھرمالولی گھاٹی نے مثل آغوش مادر گود مین لیکر دشمنون سے محفوظ کرلیا - لیکن آرٹہ مین صورت معاملہ اسکے خلاف تھی وہان برابر اسوقت تک یونانی کامیاب رہے تھے یہانتک کہ چند مقامات خصوصاً پنٹی پگیڈیا کئی دفعہ لیا اور چھوڑا - علاوہ ازین اس مقابلہ مین ترکی تعداد بھی قلیل تھی اور

نہ وہ ترکی فوج بہ لحاظ اسلحہ نہ بلحاظ جنگی قواعد کے تھسلی کی فوج کے ہمپلہ تھی نہ اونکا سردار مثل ادہم پاشا کے مشہور و معروف سپہ سالار تھا اونکا بھاگنا واقعی حیرت سے خالی نہین ساحل تھسلی پر جہازی بیڑہ کو بہ نسبت مغربی بیڑہ کے زیادہ خوف نہ تہا خلیج پریوزا اور کارٹو کے گرد کا سمندر اور اوس سمندر کے محاذات کی تمام بستیان یونانی جہازون کے عین زد پر تھین لیکن قلعہ پریوزا کے حمیدیہ توپون کے چند گولون نے یونانی جہازونکی ایسی مرمت کردی کہ کچھ عرصہ کے لئے اوس بیڑہ کو بندرگاہ پاترس مین واپس آنا پڑا اور تمام سمندر جو طوفان جنگ سے کچھ دیر کے لئے متلاطم اور موجزن ہوگیا تھا یکایک ساکت اور خاموش نظر آنے لگا۔

نامہ نگار موصوف کی تحریر دیکھکر آرٹہ کی بھاگڑ کا نقشہ اسطور پر کھینچتا ہے کہ آتش جنگ مشتعل ہوتے ہی دس ہزار لشکر یونان آرٹہ سے ایپائرس کے صدر مقام جنینا کو فتح کرنے بڑھا اور اوسکے ایڈوانس گارڈ یعنی زبردست ہراول نے جسکی ہمراہ توپخانہ بھی تھا ترکی فوج کو جو تعداد مین بہت قلیل تھی اپنے آگے رکھ لیا۔ یہانتک کہ جنینا کے مقابل پہونچ گئے اور اوسکے سولہ سو یوزرونس سپاہیون نے پنٹی پگیڈیہ کی گھاٹی پر ایک محفوظ مقام پر اپنے قدم جمالئے موقع کی عمدگی اس سے ظاہر ہے کہ ۴ ہزار ترکون نے اون کو وہان سے ہٹانا چاہا لیکن ہر کوشش مین ناکامی رونما ہوتی رہی ان کے حملے خالی جاتے تھے اون کی ضربین برابر ترکون کے سر پر پہونچتی تھین وہ محفوظ بلند گھاٹی مین صف باندہے ہوئے تھے۔ ترکون کا کھلے میدان مین پڑا ہوا تھا اونکی پناہ مین ایک دیوار کوہ اونکی آڑ مین ایک پرکاہ تک نہ تھا تاہم ممکن نہ تھا کہ قدم پیچھے ہٹالین۔ یہانتک کہ دوسرے روز کے حملہ مین یونانی افسر تمام ہیٹی ہٹا کر بھاگ گئے۔ یکایک اونکے ہاتھ پاؤن پھول گئے حالانکہ امدادی فوج میدان جنگ سے ۲ گھنٹے کی راہ پر بآرام تمام مقیم تھی جس کی تعداد ۳ ہزار اور ساتھ مین ۶ توپین تھین اور علاوہ برین ایک دوسرا

دستہ فوج ماون کا اسی تعداد مین ۷ گھنٹے کی راہ پر ٹھہرا ہوا تھا لیکن افسرون کو بوجہ غایت درجہ اضمحلال اور سخت ترین بدحواسی کے اونکو اپنی کشمکش کی خبر پہونچانے تک کا خیال نہو سکا اور وہ سپاہی مزے سے چرٹ سلگا سلگا کر پھونکتے رہے۔ تعجب تو یہ ہی کہ صرف آدہ گھنٹے کے فاصلہ پر گھوڑچڑہا توپخانہ باگ ڈور اور توبڑے سے لیس کھڑا رہا اور ایسے ازک وقت مین ذرا کام نہ آیا چنانچہ جن ترکون پر حملہ آور ہو کر یونانیون نے عارضی فتح کا ڈنکا بجایا تھا وہی ترک اب اونکی جان کا وبال ہو گئے۔ پو پھٹتے ہی طبل جنگ بجا اور چار گھنٹے تک خوب میدان ستیز گرم رہا۔ گو ہر کا جواب گولون اور بندوق کا بندوق سے دیا جاتا رہا۔ یہانتک کہ ترکون نے ایک سخت حملہ کی طیاری کا نقشہ جمایا۔ اور ابھی وہ نقشہ تکمیل کو نہ پہونچا تھا کہ خیراندیش یونانی جنرلون نے اپنی فوج مین طبل بازگشت بجوا کر دشمن کے سامنے سے بھاگ جانے کا حکم دیدیا جسکی تعمیل ان فوجون نے سب سے پہلے کی جو دشمن کی زد سے چار اور سات گھنٹے کی راہ پر تھین۔ چنانچہ مشہور و معروف مثل "مارتے کے پیچھے بھاگتے کے آگے" پر عمل کر کے آرٹہ مین سب سے پہلے وہی پہونچے اور چونکہ لشکر کے تین چار روسے مختلف مقامات اور مختلف فاصلہ پر پڑے ہوئے تھے اس لئے بھاگڑ مین وہ سخت ترین بدنظمی واقع نہین ہوئی تھی جو لاریسہ سے تمامی لشکر اور رعایا کے ایکساتھ فرار ہونے سے واقع ہوئی تھی۔

ان فوجون مین ہزارہا سپاہی ایسے تھے جنکو آخر وقت تک ایک فیر کرنے کا بھی موقعہ نہ ملا جس سے ظاہر ہوتا ہی کہ گو اونہون نے ترکون کے مقابلہ مین بڑہنے کے حکم کی تو تعمیل کی لیکن اونسے لڑنے کا ارادہ کسی کے دل مین نہ تھا۔

اس سب بدانتظامی اور ابتری کا الزام شہزادہ ولیعہد سی لیکر چھوٹے سے چھوٹے افسر پر عاید ہوتا ہی کیونکہ اگر یہ حکمت عملی اور استقلال کو کام فرماتے تو شکست ہونا تو مقدر مین تھا لیکن ایسی شرمناک ہزیمت یونان کو نہوتی۔ باقاعدہ بازگشت ایسی بُری نہین جیسے بے قاعدہ بھاگڑ

عبرتناک ہوا کرتی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ سپارٹا کی جنگی تدابیر بالکل مہمل اور ناقص یقین اور اس لئے کہ بجائے اس کے کہ مقابلہ مین قدم جما کر اپنا کام کرتے بھاگنے مین وہ کام کیا کہ سارا سامان حرب توپ و گولہ۔ بندوق۔ میگزین۔ رسد۔ وغیرہ حتی کہ اپنی پوشش تک ترکونکو حوالہ کر کے چند انڈے مرغی اور کھانے پینے کا ضروری سامان اپنی ہمراہ لیکر فرسٹ کلاس کی گاڑی مین سب سے پہلے روانہ ہو لو ہوئے اور یہ ایسی بزدلی کا کام تھا کہ ان سب سردارون کو الزام سے بچنے کے لئے کوئی حیلہ باقی نہین رہا۔

یونانی فوج کی حالت بعرصہ جنگ بزبانی نامہ نگار اخبار ڈیلی نیوز

نامہ نگار موصوف جسنے اس سے پہلے بہت سی معرکے بچشم خود دیکھے ہین کہتا ہے کہ یونانی سپاہیون کی حالت جو بمجبوری فوج مین بھرتی کئے گئے تھے۔ ناگفتہ بہ ہے لیکن جنگ شروع ہونے سے پہلے جو عام یونانیون مین جوش و خروش تھا اوس سے مجبوری کی کوئی علامت نہین پائی جاتی جبکہ بمبئی تک کے یونانی باشندے قومی حمیت کے جوش مین اپنا اپنا کاروبار بالائے طاق رکھکر جان نثاری کے لئے میدان جنگ مین جا موجود ہوئے تو ہم نامہ نگار کی راے سے اتفاق نہین ہو سکتا کہ کوئی یونانی سپاہی بمجبوری بھرتی کیا گیا ہو۔ ہان اس کے معنی یہ ہو سکتے ہین کہ بوجہ کمی فوج کے شاہ کو مجبوری ہوئی کہ وہ نا تجربہ کار لوگون کے ذریعہ فوج تیار کرنے پر مجبور ہوا مگر پر جوش اور جواں مرد غازیون کا یہ کام ہوتا آیا ہے کہ وہ باضابطہ فوجون کے سامنے بے دھڑک پڑنے سے اپنی جانین دیدین لیکن میدان جنگ سے پیٹھ نہ پھیرین۔

یونانیون کا ایسی بزدلی اور ذلت خواری سے ہر مقابلہ مین پشت دکھلا دینا انکی سمجھ کا قصور

پروا ل ہے نہ نا تجربہ کاری کا کوئی عذر ہے بلکہ صاف اور بدیہی ثبوت ہے اس امر کا کہ وہ قوم عنصر رتو ہے لیکن بے حد لچر اور نہایت بزدل اور جنگی سطح سے بہت ہی نیچے گری ہوئی اپنی جان و مال و آل کو عزت و آبرو پر ترجیح دینے والی ۔ ملک و ملت کا نام بدنام کرنے والی ۔ مادری وطن کی شان و شوکت کو خاک مین ملا دینے والی ہے ۔ اب یونانی ہرگز وہ یونانی نہین رہے جو اسی میدان تھرماپلی مین اگست سنہ ۴۸۰ قبل عیسیٰ علیہ السلام مین ایرانیون سے سینہ سپر ہو کر انکی سیلاب حملہ آور فوجونکو روک دینے مین کامیاب ہوئے تھے ۔ نہ وہ یونانی ہین جو سکندر اعظم کے جھنڈے کے نیچے دنیا کو فتح کرنے پر تلے ہوئے تھے اور جنھون نے مشرق و مغرب مین تہلکہ ڈال رکھا تھا ۔

یہہ لوگ افتراق پسند ۔ نقصان رسان اور تفرقہ انداز ضرور ہین ۔ ان کا خاصہ ہے کہ بغاوت کو امن پر مقدم کرین جیسا کہ قدیمی تعلقات سلاطین روم سے ظاہر ہوتا ہے لیکن یہ صفات کسی جوانمرد ۔ شیر دل اور باعزت قوم مین نہین پائے جاتے ۔ یہ کام چھچھورون اور ڈرپوک تھڑدلون کے ہوا کرتے ہین (بہادر مجبور فوج وہ کام کیا کرتی ہے جو غازی عثمان پاشا کے سپاہیون نے پلونہ مین کیا تھا) نامہ نگار کہتا ہے کہ مین نے کسی معرکہ مین چھوٹے سے چھوٹے دستہ فوج کو بھی ایسے انتشار اور اضطراب کے عالم مین پیٹھ دکھلاتے نہین پایا اور زیادہ تعجب خیز یہ امر ہے (کہ باوجود ہمسایہ قوم ہونے کے) ایسے ناتجربہ کار لشکر کو جس نے میدان جنگ کی صورت تک نہ دیکھی ہو اور جس کے کان ترکی توپون کی آواز تک سے نا آشنا ہون کیون میدان مین لایا گیا اور کیون اول سے ترکی شجاعت کا اندازہ نہ کیا گیا جن کے مقابل ہوتے ہی ایسا رعب و خوف ان پر طاری ہوا کہ جہان تہان سے وہ ہمیشہ بھاگتے ہی نظر آتے رہے ۔

آج کل کے یونانی جو ہمیشہ دوسری قومون سے اپنی کو موازنہ کرنے کے عادی ہین کیا اُنمین یہ جرات باقی ہے کہ برابر تعداد کی اوس قومی فوج سے مقابلہ کر سکین جنگی

تعریف وتوصیف مین کتب تواریخ کے ہزارہا صفحے بھرے پڑے ہین - البتہ اون سپاہیان
یہ عذر کرنے کا موقع ہوسکیگا کہ قصور اونکا نہین بلکہ فوجی سرداروں کا ہے خصوصاً اون افسران
کا جو ولیعہد کے اسٹاف مین شریک ہین جنکا تمام اینتخضر کی رعایا نے تمسخر کیا اور بے حرمتی
کی اور جب اون سرداروں سے جواب لیا جاوے کہ کیون تمنے ایسی بزدلانہ حرکات کین
تو وہ صاف کہدینگے کہ یہ سرکار کا قصور ہے کہ اوس نے ہمین کافی فوجی تعلیم نہین دی جس
سے تجربہ اور جنگی لیاقت حاصل ہوتی -

سلطانی تار برقی دربارہ فتوحات ٹرناؤ - لاریسہ وغیرہ
بنام غازی احمد مختار پاشا ہائی کمشنر ترکی متعینہ مصر

بعد فتح لاریسا محمد کامل بے کاتب ماہین ہمایون ملوکانہ کی جانب سے غازی مختار پاشا
کے نام ایک تار روانہ ہوا جسکا مطلب حسب ذیل تھا -

خداوند جل وعلا کے فضل وکرم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پرفتوح
کی استعانت سے عساکر نصرت مآثر نے ٹرناؤ - لاریسا - اور اوس کے کل حوالی کو بتاریخ ۲۶
ذیقعدہ - بروز چہارشنبہ (۲۸ - اپریل) فتح کرکے علم سلطانی جابجا نصب کردیا -

فتح تریقالہ ۲۹ - اپریل بوقت ۶ بجے شام

لاریسا کی کامل تسخیر کے بعد ایک دستہ فوج زیر کمان جنرل خیری پاشا قصبہ تریقالہ کو فتح
کرنے بڑھا -

یہ قصبہ جیسا کہ نقشہ مقابل صفحہ ۱۶ سے واضح ہوتا ہے لاریسا سے ٹھیک مغرب ٹان
قریب چالیس میل کے فاصلہ پر ہے - یہان وہ ریل گذرتی ہے جسکا سلسلہ جنوب مشرق مین

فارسالا۔ ولیسٹو اور وولوتک پہونچتا ہی اور شمال و مغرب مین کلابکا تک اور اس سے پچھلی
کے بڑے شہرون لاریسہ اور ڈدموکو وغیرہ سے اوسکا ریلوی تعلق ہی۔

لاریسہ کے مسافر کو تریقالہ پہونچنے سے پہلے دریائی سلامبریا کو عبور کرنا پڑتا ہی
چنانچہ ترکون کی آمد آمد کی خبر وحشت اثر نے اس مقام پر بھی وہی اثر پیدا کیا جو ہر جگہہ عام
تھا یعنی اون کے داخلہ سے پیشتر ہی سب اعیان سلطنت اور عمال سرکاری شہر چھوڑکر محفوظ مقام
کیطرف فرار ہوگئے اور چلتے وقت اتنا ہی ولیست کرتے گئے کہ مفسدہ پردازی کے لئے
جیلخانہ کے قیدی چھوڑ دئے گئے اور ہزارہا بندوقین بارود اور کارتوس اہالیان شہر کو دیتی گئی
کہ ترکون کے داخل ہوتے ہی وہ اون سے برسرپیکار ہون لیکن جب فوج ہی ایسے حملہ آورون
کے نام سے ڈرکر بھاگ نکلے تو بیچارے گھر گرستی لوگ اور ہل جوتنے والے کسان کیا کھاکر
مقابلہ کرتے۔

چنانچہ خیری پاشا امن و امان سے ۲۹- اپریل کی شام کو داخل آبادی ہوئے اور تمام
ہتیار اور ذخیرہ ہائے رسد جو لوگونکی تحویل مین تھے بذریعہ اشتہار عام ضبط کرلئے
گئے۔

فتح تریقالہ کا تار بحضور سلطان المعظم

۲۹- اپریل ۱۸۹۷ء کو سپہ سالار ادہم پاشا نے بذریعہ تار برقی حضور سلطانی مین اطلاع دی
کہ آج ۲۹- اپریل کی شام کے ۶ بجے تریقالہ کو فوج ظفر موج نے فتح کرلیا اور شہر
مین داخل ہونے سے پہلے خبر ملی کہ یونانیون نے دوسو دائم الحبس قیدیون کو رہا کردیا
اور ۲ ہزار بندوق معہ سامان حرب کے اہالیان شہر کو بدین غرض حوالہ کرکے چلتے
ہوئے کہ اون سے ترکون کا مقابلہ کرین کمنڈان (کمانڈر) پہلے فریق کا خیری پاشا شہر مین
داخل ہلوا اور یہ اشتہار شایع کیا کہ ۲۴ گھنٹے کے اندر جو شخص آلات حرب ہمای

تحویل مین نہ دے گا وہ سزا پاوے گا اور نیز جس کے پاس فوجی ذخیرہ ہو یا جسکو اوسکی اطلاع ہو وہ حاضر کرے ورنہ اخفا کرنے والا بھی مستوجب سزا ٹھہرے گا۔

(Ghazi Ahmad Mukhtar Pasha)



"غازی احمد مختار پاشا ہائی کمشنر ٹرکی متعینہ مصر"

تریقالہ اور قارديجہ (کارڈیسا) کی رعایا اور اوس کی فریاد بخدمت سفرائے سلاطین

بقول المؤید المصری تریقالہ اور قارديجہ دیہ ایک قصبہ تریقالہ کے جنوب مین ریلوے

لائن پر واقع ہیں کی یہودی - یونانی - آرمنی - اور دیگر رعایا نے سفراے روس و فرانس و جرمن و انگلینڈ و اٹلی کی خدمات مین ایک عریضہ ارسال کیا جسمین اونہون نے یونانیون کے ہاتھ سے اپنی تباہی اور بیحد بربادی کا افسوسناک حال اسطرح لکھا کہ پندرہ سولہ برس سے ہم لوگ یونان کے دست تظلم سے تنگ اور اونکے جور و تعدی سے سخت مجبور ہو گئے تھے اوس پر طرہ یہ کہ یونانی لشکر ترکون کے ہاتھ سے ہزیمت اوٹھا کر فرار ہونے لگا تو بھاگتے بھاگتے بھی ہمارے سرسبز کھیتون - اور ہر قسم کے مال و اسباب کو تباہ و برباد کرکے ہم کو بے زر کیا ہرچند ہم چیختے چلاتے رہے لیکن ہماری فریاد و زاری پر کوئی متوجہ نہین ہوتا تھا۔ یہانتک کہ ترکی لشکر آپہونچا تب ہمکو امان ملی۔

یہ قوم ہماری زراعت کی محافظ ہماری ننگ و ناموس اور مال متاع کی نگہبان اور حفظ صحت کی پوری پوری ساعی ہے۔ پس ہماری درخواست ہے کہ ہماری ردی حالت اور ترکی عساکر کے ترحم اور معدلت کی حکایت اپنے اپنے بادشاہونکو سنا دین - اور عرض کرین کہ آیندہ ہمیشہ کے لئے ہمکو یونانی گورنمنٹ کے نہ حوالہ کرین اور اوس کے دست تعدی سے نجات دلانے مین ساعی ہون۔

دارالخلافہ یونانمین شاہی خاندان کی نازک حالت

۲۶ - تا ۲۸ - اپریل کی تاربرقیون نے دارالخلافہ کی نازک حالت کا بہت کچھ اظہار کیا عام جوش و خروش و خوف و گھبراہٹ کے علاوہ خود ہز مجسٹی شاہ جارج کے متعلقین کی مایوسی اس درجہ نازک حالت پر پہونچ گئی کہ بقول "سٹینڈرڈ" اگر ضرورت واقع ہو تو ایتھنز سے فرار ہو جانے کا پورا پورا بندوبست کر لیا گیا اور اس امر کے انجام دینے کو ایک جہاز اسٹیم سے بھرا ہوا بندرگاہ پائرس مین ہر وقت طیار منتظر رہا کبھی یہ بھی طے ہوا کہ شہزادہ کو جن کی

کارروائیاں تمام ناقص ثابت ہوئیں واپس بلوا لیا جاوے اور کبھی یہ قرار پایا کہ اون شاہزادہ کو نہیں بلکہ اونکے اسٹاف کو جو نہایت بزدل اور کم حوصلہ لوگوں کا مجمع ہے واپس بلا یا جاوے چنانچہ اِن لوگوں کو طلب کر لیا گیا۔ اور کرنل اسمائلنسکی اس اسٹاف کا سردار مقرر ہوا۔ جو بمقابلہ اور افسروں کے تاحال جوانمرد ترین ثابت ہو چکا تھا۔ شہر میں جابجا غضبناک انبوہ پھر رہے تھے اور شاہ کی تصویروں کو جو دوکانوں پر جابجا آویزاں تھیں بے عزت کرنے میں مشغول تھے حتی کہ ایک مجمع نے حملہ کر کے شاہی رزرو میگزین کے اسٹیشن سے ہتھیار اور گولی بارود وغیرہ بالجبر چھین لئے اور توپ سازی کے کارخانوں کو دن دہاڑے لوٹ لیا اور ان آلات سے مسلح ہو کر شاہی ایوان کے روبرو جمع ہو کر آمادہ فساد ہوئے اور وجہ یہ بیان کی گئی کہ کیوں نہیں انکو ترکوں کے مقابل بھیجا گیا تا کہ وہ انکو قلع قمع کر ڈالتے۔

۲۸۔ کی شام کو مغرب کے وقت دس ہزار آدمیوں نے وزارت خانہ جنگی تھیمیرتو دوپیٹرو کو گھیر لیا۔ اور ایم رالی ہونے والے وزیر اعظم نے گورنمنٹ کو بوجہ کمزوری اور اختلاف کے بہت برا بھلا کہا۔ چنانچہ ۲۹۔ کو ایم ڈیلیانس موجودہ وزیر اعظم کو برطرف کر کے ایم رالی کو اوسکی جگہ مقرر کیا گیا۔ اور تمام وزراے دیگر بھی معزول ہو کر جلسہ نئے شخصوں سے مرتب ہوا جسکا مفصل حال حصہ اول کے صفحہ ۱۰۳ تا ۱۰۹ میں لکھا جا چکا ہے۔

آغاز ماہ مئی و جنگ ویلسٹنو ۱۳ اپریل سنہ ۱۲ء

جیسا کہ نقشہ صفحہ ۱۴۲ حصہ ایک) سے ظاہر ہے ویلسٹنو براہ راست لاریسا سے بذریعہ ریلوے لائن ملحق ہے اور اوسکے قریب ساحل سمندر پر وولو واقع ہے۔ یہ ہر دو مقامات قریباً نصف نصف فارسالا (فرسالوس) کے جہاں لاریسا سے گھوم کر ریل جاتی ہے لہذا ویلسٹنو اور وولو کا فتح کرنا مقدم ہوا بہ نسبت فارسالا کے۔ علاوہ بریں ویلسٹنو جنکشن ہے جہاں سے

بجانب مشرق دوملوکو اور بجانب مغرب فارسالاکو اور بطرف شمال مغرب لاریسا کو ریل جاتی ہی پس اوسکو قبضہ مین کرنے سے گویا فارسالا اور دوملو کا سلسلہ یونانی رسل و رسایل بند کردیا تھا اور ریل پر متصرف ہونے سے یونانی امدادی فوج کی آمد و رفت بند ہوجانا ممکن تھا اور نیز یونانیون کے مقابلہ کی اول لاین مین سے صرف یہی ایک جگہ فتح کرنے کو باقی تھی جو سب سے زیادہ اہم اور یونانیون کے حق مین نہایت کارآمد اور محفوظ مقام تھا کیونکہ اس شہر کے گرد دو پہاڑیان ہلال کی شکل کی واقع ہین اور بلندیون پر یونانیون کے زبردست مورچے اور دمدمے بندھے ہوئے تھے اس لئے لامحالہ **ادہم پاشا** نے اس ضروری مقام کو بقیہ فتوحات کی کنجی سمجھا اور فارسالا پر اُسکو مقدم رکھا۔

چنانچہ ایک دستۂ فوج دوملو کے محاصرہ کے لئے روانہ کیا اور جنرل **حقی پاشا** کو دس پیادہ پلٹنون اور میدانی توپخانہ کی دو باٹریون کے ساتھ ویلسٹنو پر حملہ کرنے کی غرض سے روانہ کیا۔ جو دستہ فوج دوملو کو جارہا تھا اوس سے ۳۰۔ اپریل کو یونانی فوج نے ویلسٹنو سے نصف گھنٹے کی راہ پر مبارزت کی۔ دس بجے صبح سے شام تک لڑائی رہی جسکی مفصل کیفیت خود مارشل موصوف کے تار سے معلوم ہوتی ہے جو وزیر جنگ کو بتاریخ یکم مئی ۱۸۹۷ء موصول ہوا۔

مارشل ادہم پاشا کا تار بحضور وزیر جنگ

یکم مئی ۱۸۹۷ء

یکم مئی کو وزیر صیغہ جنگ ٹرکی کو منجانب مارشل ادہم پاشا حسب ذیل تار موصول ہوا۔

"جو سپاہ کا دستہ بمحاصرہ دوملو کے لئے بھیجا گیا ہی اس کے کمانڈر کی رپورٹ ابھی میرے پاس پہنچی ہی جس سے ظاہر ہوتا ہی کہ کل ساڑھے بارہ بجے صبح کے ویلسٹنو سے نصف گھنٹے کی مسافت پر دشمنون سے مقابلہ ہوا۔ لڑائی شام تک ہوتی رہی۔ دوسرے روز ۹ بجے

صبح کو جنگ پھر ہوئی - سپاہ سلطانی نے تین قلعون اور چار مورچون پر قبضہ کرلیا - اور دشمن نے ویلسٹنو کے قریب ایک قصبہ کے قلعہ مین پناہ لی - بروصہ ردیف پلٹنون نے اسکا بھی محاصرہ کرلیا ہی اور امید کامل ہی کہ یہ قلعہ بھی بہت جلد تصرف مین آجائیگا -

"مین نے جنرل حقی پاشا کو دس پیادہ پلٹنون اور میدانی توپخانہ کی بارٹرون کے ساتھ ویلسٹنو پر حملہ کرنے کے لئے بھیجا ہے اور توقع کیجاتی ہی کہ ویلسٹنو کے قلعہ پر عنقریب ترکی جھنڈا لہراتا نظر آئیگا - اور دولوسے اسکی تمام خط وکتابت بند کردیجاے گی -

"جنرل احمد حفظی پاشا گورنر جنرل اور کمانڈر انچیف جانینا نے ۲ مئی کو بذریعہ تار اطلاع دی ہی کہ دوسرے ڈویژن کا کمانڈر رپورٹ کرتا ہی کہ افضال الہی واقبال سلطانی سے ترکی فوج نئی اور پرانی دونون سڑکون سے لوروس کی جانب بڑھ رہی ہے اور سپاہ اول قصبہ مذکور مین پہونچ گئی ہے"

جنگ ویلسٹنو ۷ مئی ۱۸۹۷ء

اسی تاریخ جنرل حقی پاشا اپنی جمعیت کے ساتھ عین وقت پر ویلسٹنو کے سامنے آپہونچا لڑائی صبح سے شروع ہوگئی) یونانی مستحکم مقامات پر پیر جمائے ہوئے تھے اونکو دشمن کی توپون سے اچھی خاصی آڑ تھی - حقی پاشا نے آہستگی سے بلکہ کامل استقلال اور مضبوطی سے اپنے مورچے جمالئے - ایک توپخانہ جو نسبتاً کم ناہموار مقام پر لگادیا گیا تھا حملہ آور فوج کی حفاظت کے لئے مامور کیا گیا تھا ترکی فوج کا میمنہ اور میسرہ آگے بڑھا اور قلب لشکر اونکی حفاظت کے لئے اپنی جگہ ٹھہرا رہا -

اِن دونون بازوؤن نے نہایت تیز آتشباری کے ساتھ دھاوا کرنا شروع کردیا جسکا جواب یونانی کمزوری سے دینے لگے - حتی کہ شجاعان ترک اس موقعہ پر پہونچے جہان توپون کی زد سخت ترین تیزی کے ساتھ ہو رہی تھی مگر وہ اس مقابلہ کے سامنے سینہ سپر کیے ہوے

برابر آگے بڑھتے رہے اور یکے بعد دیگرے ہر ایک قلہ کوہ اور بلندیون کو فتح کرتے چلے گئے اور ایک مضبوط مورچے پہ کمک کا انتظار کرتے رہے اس لئے کہ بازوے میسرہ کو ایک سخت کام درپیش تھا دشمن مقابل مین ایک بلند عمودی پہاڑ پر قابض تھا اونپر براہ راست حملہ کرنا نہایت دلیری اور مردانگی کا کام تھا۔ چنانچہ ترکون نے سامنے ہی سے حملہ کا خیال ڈالکر یونانیون کو ایسی ترکیب سے محصور کر لیا کہ اونسے بجز مورچہ چھوڑکر بھاگ نکلنے کے اور کوئی پہلو نہ اختیار ہوسکا۔ چنانچہ اونھون نے دوسرے مورچے پر جاکر پناہ لی اور وہان سے آگ برسانے لگے لیکن تابکے۔ آخر ہلکی ہوتے ہوتے آتش باری بالکل بند ہوگئی اور اس لئے ظاہر ہے کہ ترکی فوج کے میسرہ نے اول درجہ کی بہادری اور شجاعت اور قابل تحسین جوش وخروش کے ساتھ مقابلہ کیا۔ حالانکہ یونانی فوج کی امداد کے لئے ایک معقول تعداد مین کمک پہونچ چکی تھی اور اس نے ملکر میسرہ پر جی توڑ توڑ کر حملہ کیا جسکا جواب نہایت کامیابی سے برابر دیا جاتا رہا۔

جب اونھون نے دیکھا کہ میسرہ بے حد مضبوط اور ثابت قدم ہے تو اونھون نے میمنہ کا امتحان لینا شروع کر دیا۔ جنھون نے اونکے حملہ کی مطلق پرواہ نکی اور اونکو صحیح الطمحاطب نہ سمجھکر جواب تک دینا گوارا نہ کیا۔ آخرکار بجاے توپ و تفنگ ونیزہ وسنان کے گریختن کے مشتقات چلنے لگے۔ گریختیم۔ گریختہ اند۔ بقیہ خواہند گریخت۔

الا : اے یونان بگریزید۔ اگر تاب مقاومت ندارید جہان ست تا جان ست این وقت نہ آنست کہ خود را بدست خود در معرض ہلاکت بیندازید وبراے چہ :

ننگ و ناموس وقوم وملک : جان خود را کہ از ہمہ جہان بہتر واند تمامی عالم و عالمیان خوشتر ست ۔ قبل از وقت بجا البسپارید۔

الا : اے یونانیان پاے خود را بسر پیوستہ راہ فرار اختیار کنید چرا کہ اگر یک ازما

کم شود بباغم والم شود واگر یک صد بلٹن از ہزیران ترک در ہوس ملک گیری سر در خاک و خون دہد مضائقہ نیست!

غرض ہر طرح بھاگنے ہی مین فائدہ نظر آیا۔ واقعی یہ بہادر اگر بے فائدہ کٹ جاتے تو شاہ کو ایسے جری اور آزمودہ کار سپاہی پھر کہان ملتے جو سیکڑون روپیہ خرچ کرکے تیار کیے گئے تھے چنانچہ جنگ کی خبرون کے ساتھ ہی دنیا بھر مین تار دوڑنے لگے کہ یونانی ویلسٹنو سے بھاگ رہے ہین اور زخمیون کی ایک بہت بڑی تعداد گاڑیون مین سوار کرکے وولو کو لیے جارہے ہین۔

ریوٹر کے کارسپانڈنٹ نے لکھا (جسکی تصدیق بمقابلہ ترکی حوالون کے اکثر بلاد مین زیادہ تر قابل وثوق ہے) کہ اثنائے جنگ مین ترکی فوج کا قلب ایک گھنے جنگل کی آڑ مین تھا۔ یکون نے نہایت کامیابی سے یونانیون کے حملہ کا مقابلہ کیا۔

دشمن کی فوج ترکون کے مقابلہ مین بہت زیادہ تھی۔ صبح کے وقت ترکی رسالہ کے دو اسکواڈرن یونانی فوج کے ایک حصہ پر حملہ آور ہوئے اور انکو مار کر بھگا دیا لیکن غیر متوقع طور پر ایک بڑا لشکر سامنے آگیا جس نے نہایت مضبوطی کے ساتھ مورچہ بندی کر رکھی تھی۔ اس موقع پر ترکون کا بڑا نقصان ہوا۔ ترکی فوج کی بہادری اور شجاعت کی تعریف نکرنا ناممکن امر ہے جو خوف اور خطرہ کے مطلق پروا نہ کرتی تھی۔ مین نے ان مورچون کو دیکھا جنپر ہر لمحہ مین دشمن کے ٹوٹ پڑنے کی امید تھی وہان بجز چند سنتری سپاہیونکے تمام فوج بآرام تمام خواب راحت مین پڑی ہوئی تھی۔ گویا انھین جنگ سے کوئی تعلق ہی نہ تھا۔ فوج کے لیے روٹی ابھی سے گاؤن مین پک رہی تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ کل شام آٹھ بجے یونانی کمکی افواج وولو اور فارسالا سے بذریعہ ریل یہان لائی گئی ہین۔ ترکی فوج چونکہ اپنے دشمن کے مقابلہ مین بلحاظ تعداد بہت ہی کم تھی اور میمنہ و میسرہ کے درمیان فاصلہ بہت بڑھ گیا تھا اس لیے سپہ سالار نے انکو ایک بہتر صورت مین یکجا مقیم کرنا مناسب سمجھا۔

مقام ویلسٹنو پر ۳۰۔ اپریل اور اوسکے قبل کے معرکہجات کے تفصیلی حالات

ویلسٹنو کی فتح سے قبل شہر کے قرب و جوار مین کئی روز تک معرکے رہے۔ ۲۷۔ اپریل کو قریب ایک ہزار ترکی سواروں نے چھ میدانی توپین لیکر ویلسٹنو کے گرد و نواح مین گشت لگایا۔ اگرچہ ۱۵۰۰ یونانیون سے (جنکے پاس بھی چھ میدانی توپین تہین) وہ کوئی ڈیڑھ گھنٹے تک برابر جنگ کرتے رہے لیکن ریلوے کاٹ دینے کے ارادہ مین کامیاب نہو سکے۔ لڑائی ختم ہوجانے کے بعد یونانیون کو فارسالا سے مدد پہونچی۔ تین یونانی افسر اور ۳۲ ترک مقتول ہوئے۔ ۲۹ کی شام کو ترکون کی دو ہزار پیادہ فوج اور ایک رسالہ نے بارہ میدانی توپین لیکر پھر گشت کیا اس مرتبہ یونانیون کی فوج زیادہ تھی لہذا ترکون کو اب بھی ریلوے کاٹ دینے مین کامیابی نہ میسر ہوئی اور دو گھنٹے کی لڑائی کے بعد وہ اپنے مقام پر پسپا ہوئے۔

۳۰۔ اپریل کو ترکی پیادہ فوج پھر دو کالمون مین منقسم ہوکر بدین عزم آگے بڑھی کہ ویلسٹنو کی ریل کاٹ کر وولو اور فارسالا کے باہمی سلسلۂ پیغام رسانی مسدود کردین۔ یونانیون کی طرف بارہ ہزار سپاہ تھی۔ ترک تقریباً چار ہزار سے کم نہ تھے۔ اونھون نے بڑے قابل تعریف طریقے پر سنگینون کے زور سے مقام کیفالو کو چھین لیا۔ اگرچہ اس موقع پر اونکی تعداد یونانیون سے کم تھی۔ جانبین کا نقصان بہت سخت ہوا۔

میدان مین ترکی رسالے اور یونانی پیادون کے دستے مصروف کارزار تھے۔ نقصان زیادہ تر پیادون کو پہونچا۔ افواج مقابل مین باہم گولیان برابر چلتی رہین وہ ایک دوسرے سے ۵۰۰ گز کے فاصلہ پر رہتی تھین اور چھوٹی چھوٹی پہاڑیون کے سلسلہ سے منقسم ہوگئی تھین قریب شام کے ترکی سپاہ کا بڑا درمیانی حصہ تھوڑی دور پر آگے بڑھتا نظر آیا لیکن غروب

آفتاب کے باعث عارضی طور پر جنگ ملتوی ہو گئی۔ اب وولوسے فارسالا جانے والی ریل نے یہان سے گزر جانے کا بندوبست کیا۔ رات کو یونانی آگے نہین بڑھے بلکہ اپنے مورچون پر قایم رہے اور ترک وہان سے پانچ میل دور موضع عربی مین چلے گئے اور فوج کا انتظام کرنے لگے۔

یکم مئی روز شنبہ کو یونانیون نے تقریباً اپنی تمام سپاہ متعینہ فارسالا یہان بلالی اور کئی غیر نتیجہ خیز معرکے ہوئے۔ رات کو بھی کئی بار کشمکش ہوتی رہی۔ لیکن یونانی اپنی جگہ قایم اور قابض رہے۔ بالآخر حقی پاشا سے ہزیمت اوٹھا کر وولو وغیرہ کی طرف فرار ہونے لگے جو یکم مئی کے حالات مین ابھی درج ہو چکا ہے۔

فتح ولیستنو اور ترکون کا نقصان ۲ مئی ۱۸۹۷ء

چونکہ اس جنگ مین یونانی بلند اور محفوظ مقام پر تھے اور ترک نیچے میدان مین اُس پہاڑی کے فتح کرنے پر لگے ہوئے تھے جنکے لیے کسی قسم کی آڑ نہ تھی اس لیے ترکون کا زیادہ نقصان ہوا جو اسوقت تک کسی لڑائی مین ایک جگہ اور ایک ہی وقت مین نہ ہوا تھا۔

یونانی فوج بماتحتی جنرل سمولنسکی لڑ رہی تھی۔ ترکون نے ریلوے سلسلہ مسدود کرکے کمک کا دروازہ بند کر دیا لیکن موجودہ کثیر التعداد فوج اور محفوظ جگہ سے گولہ باری ہونے کی وجہ سے کھلے میدان کی ترکی فوجون کو صدمہ پہونچا۔ چنانچہ اول روز یعنی یکم مئی کو بقول نامہ نگار ریوٹر ترکون کے بارہ سو سپاہی اس حملہ مین کام آئے ہین۔ جن مین سے یکم و ۲ مئی کو خود یونانیون نے چھ سو کے قریب دفن کیے۔ علاوہ برین چار سو رسالے کے گھوڑے بھی مارے گئے تھے اور یونانیونکی فقط ۲۳۰ جانون کا نقصان پہونچا۔ جسمین سے صرف ۸۵ مارے گئے اور باقی زخمی ہوئے۔ یہ یکم مئی کا واقعہ تھا۔ ۲ مئی کو حقی پاشا نے یونانیون کے پہلے مورچے پر

یورش کی اور ایک سخت مقابلے کے بعد یونانی فوج اُس کو چھوڑ دینے پر مجبور ہوئی مورچہ سے ہٹ گیا۔ اور دشمن دوسری لائن پر پسپا ہو گئے۔ یہاں بھی امن چین سے گذر نہ سکی اور بالآخر تاب مقاومت نہ پاکر وولو کی طرف بھاگ گئے جہان سے جہاز مین بیٹھکر سیدھے گھر کو جا سکتے تھے۔

یہ لڑائی اسقدر سخت تھی کہ رجمنٹ نمبر میں سے صرف ایک سو بیس[۱۲۰] سپاہی زخمون سے محفوظ رہ سکے باقی کل یا تو زخمی ہوئے یا مارے گئے۔ ترکون کو یہ فتح میدانی توپون کی موجودگی کے باعث قرار دی گئی لیکن تحقیقت فوج جب کسی مقام کو فتح کرتی ہے تو آخر کچھ نہ کچھ ذریعہ ضرور ہوتا ہے اسکا اظہار کرنا فضول بات ہے کہ توپون کے ذریعے سے ہوئی یا کہ بندوقون کے۔ ہوئی دراصل فوج کے ذریعہ سے جو مستقل مزاجی سے توپ اور بندوق چلانے پر قدرت رکھتی تھی ورنہ خود بخود توپ نہین چلا کرتی۔

یونانیون کے پاس فقط کوہی توپ خانہ نہ تھا۔ علاوہ بریں ایک یورپین اخبار نے لکھا کہ فتح اس وجہ سے ہوئی کہ اونکے جنرلون نے بڑی ہوشیاری اور تدبیر سے کام لیا اور خوب مہارت جنگ دکھلائی گویا اونکے نزدیک نامی فتح جب ہوتی جبکہ بیوقوفی اور بلیدپن سے کام کرکے شکست دیتے ورنہ عقلمندی اور تدبیر سے کام لیکر فتح کرنا تو سب جانتے ہی ہین۔

کرنل سموئیلنسکی ہوا کا مخالف رخ دیکھ کر وولو سے دور آلمیرو کوچ کر گئے اور اپنی ہمراہی فوج کو مع الخیر ساتھ لیتے گئے۔ اس واپسی مین یہ امر البتہ قابل تعریف ہے کہ کوئی بے ترتیبی اور لوٹ اور آرڈر کی بھی گڑبڑ واقع نہین ہوئی۔

المیرو سے سموئیلنسکی کا فرار ہونا

جب کرنل سموئیلنسکی کا المیرو کی طرف پہونچ کر ٹھہرنا معلوم ہوا تو ادھم پاشا نے اوس پر اوسی جگہ حملہ کی تیاری کی جسکی خبر پاتے ہی اونکو وہ جگہ بھی چھوڑنی پڑی اور المیرو سے ہنگام

مقام سوربی میں جو بیروت سے شمال میں واقع ہے جاکر مورچہ بندی کی۔ لیکن یہاں بھی حملہ کا خوف صحیح تھا کیونکہ ادھم پاشا تسلی کے ایک ایک گوشے سے بخوبی واقف تھے۔ کمانڈر دستہ شلو نے بذریعہ تار اطلاع دی کہ میں ترکوں کے مقابلہ کی تاب نہ لاکر ... کی شکست کھاکر جا ملنے والا ہوں۔

حقّی پاشا فاتح ولسٹنو

حقّی پاشا سپہ سالار اردوے سوم (تفرقۂ سوم) جنگ ... پہلے صدر جنڈارمہ (یعنی پولیس کمشنر) سلطنت عثمانیہ تھے ۱۸۵۵ء میں فوج میں داخل ہوئے۔ مدرسہ حربیہ سے نکلتے ہی خدمت لفٹنٹی پر ممتاز ہوئے۔

حقّی پاشا نانگ وکی لڑائی پر روانہ کئے گئے تھے اور ایک پیادہ دستہ فوج بحکم مشاہیر حملہ آور ہوئے جس کارنمایاں کے صلے میں عہدہ کولاغاسی یعنی ایجوٹنٹ میجر پر ترقی پائی۔ ۱۸۶۸ء میں سلطان عبدالعزیز خان مرحوم کے ایڈی کانگ مقرر ہوئے اور عہدہ میرالائی (لفٹنٹ کرنل) سے ممتاز ہوئے۔ اسکے بعد اعلیٰ حضرت سلطان المعظم کے ہیڈ چیمبرلین مقرر ہوئے اور ۱۸۷۷ء میں جزیرہ کریٹ پالیتاق ... جنرل ... میں شریک رہے ۱۸۷۸ء سے ۱۸۸۵ء تک ارض روم کی کونسل کے ممبر رہے ۱۸۹۶ء اور ۱۸۹۷ء کے معرکے میں بمقام فارص حقّی پاشا نے جنگ الاجادلع میں نمایاں بہادری کی جسکے صلہ میں تو اسے بریگیڈیر جنرل کے عہدہ سے ممتاز ہوئے ۱۸۸۷ء میں قسطنطنیہ واپس آئے اور جنڈارمہ (پولیس) کی صدارت سے سرفراز و عہدہ فوقی یعنی جنرل بریگیڈیر سے ممتاز ہوئے۔

حقّی پاشا ایرانی وضع کے آدمی تھے لیکن اعلیٰ درجہ کے ذہین دانا ناظم فناشر سپہ سالار کمال شجاع اور مدبر و ملک شہدم تھے۔ افسوس کہ جنگ سے چند ماہ بعد بمقام قصلی ۱۸۹۷ء میں انتقال فرمایا۔

فرانس کی طرفداری یونان

۲۳-اپریل کو موسیو پوانکارے نے ترکی سفیر متعینہ پیرس سے ملاقات کی اور دو گھنٹے تک گفتگو ہوتی رہی - اخبار ٹیلی گراف کو معلوم ہوا کہ موسیو پوانکارے نے ترکی سفیر کو خبردار کیا کہ اگر ترک اور آگے بڑھیں گے تو فرانس یونان کی حمایت کرے گا -

دارالخلافہ یونان کی نازک حالت

۲۳-اپریل کو ایتھنز میں ایک نہایت دردناک نظارہ پیش آیا - ڈچز آف اسپارٹا ہسپتال سے زخمیوں کا معائنہ کرکے پیدل واپس آرہی تھیں کہ ایک ہجوم غفیر نے ان پر شور و غوغا مچانا اور دھکم دھکا کرنا شروع کیا - چنانچہ ان کو مجبوراً بھاگ کر ہسپتال میں پناہ لینی پڑی - اس کے بعد ان کی گاڑی محل سے آئی جس پر سوار ہوئیں اور نہایت خراب حالت گھوڑے پر بیلسر پہونچیں (یہ ملکہ یونان کی بیٹی اور قیصر جرمن کی ہمشیرہ ہیں) ایتھنز کے گرجاؤں میں بھی جبکہ وہاں شاہ کی وفاداری کی دعائیں پڑھی جاتی تھیں لوگوں میں برانگیختگی اور غصہ کا اظہار ہوا -

ملوس یعنی وولو پر حملہ اور یونانیوں کی فراری

(روز شنبہ ۹ مئی -)

مقام وولو - خلیج وولو کے قدرتی بندرگاہ پر یونانی مشرقی بیڑہ جہازات کا ہیڈ کوارٹر اور ان ریلوے لائنوں کا جنکشن ہے جو تھسلی کے شمال اور شمال و مغرب کی جانب وولو سے چلی گئی ہیں اور شمال مشرقی صوبہ تھسلی کو مغرب اور جنوب و مشرق کی طرف سے محصور کئے ہوئی ہیں اس حصہ کے مشرق کی سمت وہی سمندر ہے جو شمال و مشرق کی جانب بڑھکر خلیج سلونیکا

کہلاتا ہی اور اس نئے نقشہ دیکھتے ہی فوراً یہ یقین ہوتا ہی کہ یونانی گورنمنٹ کے حق میں وہ [illegible]
نہایت ضروری مقام تھا جہان سے سالونیکا اور قسطنطنیہ تک بحری قوت سے اور [illegible]
ترقیالہ اور ذرموکو تک ریلوے لائن کے ذریعے سے بہت کچھ ترکون کی مزاحمت ہو سکتی
تھی اور اس لئے کسی یورپ کو خیال تک نہ گزرتا تھا کہ یونانی ایسے بھاری بندرگاہ اور [illegible]
مضبوط ترین ریلوے جنکشن کو ترکون کی ایک مختصر سی جمعیت [illegible] اپنی آنکھون کے سامنے
مسخر اور مسلط ہوتا ہوا دیکھ نہین سکے گا اور شاید [illegible] ترقیالہ [illegible] رسالا کے [illegible]
ابھی آنیوالا ہے) وولو کو خیرباد کہہ بیٹھین گے [illegible] محفوظ [illegible] سمندر پر واقع [illegible]
اور جہان یقین تھا کہ فوجی اور تجارتی بندرگاہ ہونے کی وجہ سے یونانی بیڑہ جہازات جنگی
اسقدر آغاز جنگ سے [illegible] دشمن کا [illegible] اس وقت مین جبکہ
یونانیون کو اسقدر قوت حاصل تھی [illegible] ترکون [illegible] سالونیکا اور [illegible]
کی طرف سے [illegible] اور [illegible] یقینی تھا کہ ترکی [illegible]
مقام وولو پر ہرگز قابض اور متصرف [illegible] ترکی اور مصری اخبار کے علاوہ [illegible]
ذرائع سے اکثر خبرین دنیا مین مشہور ہو چکین [illegible] ترکون کی بحری [illegible]
کچھ ذکر سننے مین نہین آیا کہ ترکی بیڑہ جہازات [illegible]
جس کے جہازات ایسے پوسیدہ اور کرم خوردہ ہین کہ خود ترکی بحریہ [illegible] نے [illegible]
سرکار کے ذریعے سے گورنمنٹ کو مطلع کیا کہ ترکی جہازات [illegible] کے [illegible]
پس اس حالت مین ضرور تھا کہ یونانی جہازات اپنے خاص [illegible] سلطنت [illegible]
سلطنت اس لئے کہ محض سمندر کی کنارے یونان سے اندرونی ملک مین [illegible]
تک چلی گئی ہین [illegible] بندرگاہ وولو بھی قریب قریب اسی طرح [illegible] ایک کھاڑی پر [illegible]
سے ایک اہم بندرگاہ اور ریلوے جنکشن کو دشمن کے ہاتھ سے محفوظ رکھنے مین [illegible]

لڑا دینگے اور جیسا کہ یقین تھا اوسکے مطابق ایک مستحکم یونانی جہازی بیڑہ بندرگاہ مین
موجود تھا لیکن خیال اور گمان سے دور اوسکی کوکن اور قلعہ شکن توپین ترکی جنرل کے
محض ایک زبانی ڈانٹ مین سرد پڑ گئین اور یونانی جہازات کا طفلانی بیڑہ ادھم پاشا اور
اونکے ہمراہ دو توپون کے داخل ہوتے ہی وہان سے دوسرے سمندر کی طرف ہٹ گیا جس سے
اہل فہم و قیاست نے اندازہ کر لیا کہ یونانی بحری قوت بھی کسقدر ہو سکتی ہے اور درانحالیکہ
یونانی جہازات ایسے بیچارہ و بے بس تھے کہ ترکی فوج کی گھیر گیرون سے ڈر کر بغیر لڑے بھڑے
ایک ایسے ضروری بندرگاہ سے ہٹگئے اور شہادت یہ ہے جو کہ یونانی عملداری مین ریلوے جنکشن بھی
تھا تو صاف ظاہر ہو گیا کہ یونان کے جہاز ترکی جہازون کے سامنے گو وہ کیسے ہی کرم خوردہ
کیون نہون بحری معرکہ آرائیون مین ابھی کچھہ نہین کر سکتے تھے اور ثابت ہو گیا کہ یونانی بحری
قوت "بحری قوت" کی جو پکارتھی وہ محض بے اصل اور بے پر کا کوا بنی ہوئی تھی - اگر دوران
جنگ مین یہ معلوم ہو جاتا کہ یونان کے شمال مشرقی سمندرون اور قلعہ سلونیکا کے متعلق
واقعات کی اصلی حالت کیا ہے جہان ایک برٹش جہاز مع ایک مشہور ممبر پارلیمنٹ مسٹر اسٹیڈ
پارلیمنٹ کے گرفتار ہوا تو بھی بہت سی مشتبہ کاروائیان بخوبی صاف ہو جاتین تاہم عقل سلیم
و فراست سلیم کرتی ہے کہ اگر یونانیون مین بحری قوت اور اوسکے بحری افسرون اور جہازی کپتانون
مین کچھہ بھی مادہ اور تمیز ہوتی تو وہ اسوقت بجائے ایپارس کے یا سلونیکا کے سواحل پر گولہ
اندازی کرنے کی خاص اپنی عملداری کے ان سواحل پر اپنا قبضہ رکھنے مین جی توڑ کر کد و کاوش
کرتے اور کم سے کم اس ساحل عملداری کے جس ضروری حصہ مقام کے چند سیس قریہ کو اپنے
قابو مین رکھنے یا رکھنے کی کوشش کرتے جو آسانی اونکے ہاتھہ سے نکل گیا اور جس ضروری
مقام کا نام وولو ہے - اور اس سے صاف عیان ہے کہ وولو کا چھوڑ بھاگنا یونانی بحری قوت
کی کامل شکست اور اس کے برائے نام ہونے کا کافی ثبوت ہے اور اونکے بیڑہ

جہازات کا ترکی سمندروں اور خلیج سلونیکا میں موجود ہونا اور ساحلی قلعوں پر گولہ باری کرنا ایک عجیب غریب امر تھا اور اوس کے ساتھ ترکی جہازوں کی نقل و حرکت کا ذکر ایک مرتبہ بھی یورپی اخباروں میں نہونا اس حیرت کو اور بھی زیادہ کرتا تھا جو برابر اول سے آخر تک سامان رسد اور فوج کے لانے اور لیجانے میں انھیں سمندروں میں مصروف رہے جہاں "خوفناک یونانی بیڑہ" پٹرول کرتا تھا۔ لیکن فتح وودو سے ان سب باتوں کا انکشاف ہوگیا۔ ترکی جہازوں کی کارآمدگی اور یونانی بیڑہ کی ہیچکاری بالآخر پوشیدہ نہ رہ سکی اور اسطرح مشہور حالات کے برعکس اصلی کیفیت خودبخود روز روشن کی طرح چمک اوٹھی۔

وولو کا قبضہ بروز شنبہ

پیشتر لکھا جا چکا ہے کہ اب ترکی فوج کے دو دستے حقی پاشا کے زیر کمان وولو کو بھیجے گئے تھے جن میں سے ایک دستے نے ویلسٹنو کے قریب کرنل اسمولنسکی سے معرکہ آرائی کر کے جنگ ویلسٹنو برپا کی اور دوسرا دستہ وولو پہونچ گیا جس نے بمانحتی حقی پاشا سنیچر کی صبح ہوتے ہی وولو پر قبضہ کر لیا۔ یہاں مقابلہ کسی سے نہوا اس لئے کہ ترکی اقبال سے تمام یونانی فوجیں پہلے سے ایتھنز روانہ ہو گئی تھیں۔ مگر باشندے برابر شہر میں مسکن گزین رہے۔ بنابرین برٹش اور فرانسیسی سفراء متعینہ وولو نے بذریعہ درخواست ادہم پاشا سے باشندوں کی جان کی امان مانگی جسپر جنرل موصوف نے وعدہ کیا کہ نہ صرف جان بلکہ مال و اسباب بھی تمام باشندوں کا محفوظ و مامون رہے گا۔ اور کسی قسم کی دست اندازی رعایا سے نہ کی جاوے گی۔ (یہ واقعہ سنیچر کا ہے ویلسٹنو جمعہ کے روز فتح کر لیا تھا اور یونانی حملہ کرنے والی فوج رات کے وقت ہی پسپا ہو گئی تھی) لیکن غور طلب یہ ہے کہ یونانی امیر البحر اپنا بیڑہ جہازات وولو

دور ہٹا کر لیجاوے۔ جو اسوقت تک خلیج وولو مین شہر کے سامنے موجود تھا۔
چنانچہ امیر البحر نے بلا اظہار مخالفت فوراً اس حکم کی تعمیل کی اور اپنا بیڑہ امیروس کی
طرف پیچھے ہٹا کر لے گیا۔

یہ مایہ ناز بیڑہ غالباً وہی بیڑہ تھا جسکا یہی امیر البحر جو ادھم پاشا کی صرف
گردی سے امیروس کی طرف جان بچا کر بھاگا۔ سربمہر احکام شاہ جارج سے حاصل
کر کے قسطنطنیہ پر قبضہ کرنے کے لئے اتھنز سے نکلا تھا۔

وولو کے باشندوں نے اپنے ہمسایون کے حالات سنکر اچھا سبق حاصل کیا اور
انھوں نے نہایت عقلمندی کی کہ اپنے اپنے گھرون سے نہ بھاگے اور بجائے اسکے
ترکون کے داخلہ کے وقت اظہار خوشنودی کیا۔ اور سلطان اور اونکی افواج کو
خیر مقدم کہکر دعائیہ الفاظ سے خلوص کا اظہار کیا۔

وولو کے قبضہ و دخل کا حال موافق تحریر نامہ نگار

ریوٹر

اس قبضہ و دخل وولو کی نسبت ریوٹر کے اس نامہ نگار نے جو ترکی فوج کے ساتھ تھا۔ ۹ مئی کو
اسطرح لکھا کہ ہرچند ادھم پاشا کا ارادہ صبح ہوتے ہی چند ایسے مقامات پر قبضہ
کرنے کا تھا جہان سے شہر بآسانی فتح ہو سکے مگر پو پھٹتے ہی جبکہ ہم سب خیمہ مین
بیٹھے ہوئے چاء پی رہے تھے تو ہمین دو گاڑیان دور سے آتی ہوئی دکھائی دین۔
ان گاڑیون مین روسی۔ فرانسیسی۔ اٹالین اور انگریز قونصل متعینہ وولو سوار تھے۔
انکے ساتھ چار خلاصی بھی تھے جنکے ہاتھون مین اپنی اپنی گورنمنٹ کے نشان تھے۔
بہت سے آدمی اونسے ملنے باہر نکل آئے اونکی زبانی معلوم ہوا کہ یونانی افواج نے وولو

چھوڑ دیا ہے اور اب یہان صرف امیر البحر جنگی جہازون کے ساتھ بندرگاہ مین موجود ہے یہ قونصل اس سے مل آئے تھے اور جب اونہون نے اوس سے پوچھا کہ اب تمہارے کیا خیالات موجود ہین اوسکا کیا ارادہ ہے تو اوسنے اونسے وعدہ کیا تھا کہ اگر مجھے امن کا اطمینان ہو جائے اور وعدہ دلایا جائے کہ ترک شہر کو غارت اور تاخت و تاراج نکرینگے تو مین اپنے جہاز ہٹا لونگا۔

ان قونصلون کے ساتھ تین انگریزی اخبارون کے نامہ نگار بھی تھے۔ ہم نے انہین حاضری کی دعوت دی اور فراغ طعام کے بعد اونسے مفصل کیفیت یونانیون کی تباہی اور بربادی کی سُنی جو انہین مقام وولو مین پیش آئی۔ یہ سارے حالات سنکر مین نے ان قونصلون سے آرام کرنے کے لیے کہا کیونکہ وہ پچھلے دنون کی زحمت سے تھکے ہوئے تھے۔ لیکن ایک شب کامل انگریزی سفارت خانہ مین پہرہ دیتے رہے تھے۔ کسیقدر غور و تامل کے بعد مارشل ادھم پاشا نے اقرار کرلیا کہ مین شہر مین تاخت و تاراج نکرونگا۔

یہ وعدہ لیکر چارون قونصل واپس چلے گئے اور کچھ عرصہ کے بعد انکے ہمراہی یعنی چارون خلاصی بھی نجیب کے ہمرکاب امن کا سفید علم لیکر بھیجے گئے۔ مین بھی اونکے ساتھ ہولیا۔ وولو سے کسیقدر مسافت پر ہم اس امید مین کھڑے رہے کہ ان قونصلو مین سے کوئی امیر البحر کا جواب لیکر آویگا وہان سے کوئی بھی نہ آیا۔

یہ حال دیکھکر ہم شہر مین چلے گئے تھوڑے تھوڑے آدمی جمع ہوکر ہمارے سامنے آتے تھے اور نہایت ادب سے سلام کرتے تھے۔ شہر کے دروازے پر پہنچے تو کئی ایک آدمی مل گئے۔ یہ سب ملکر ہمارے رکاب مین بہت سے آدمیونکا ہجوم ہوگیا جنکے سر یکقلم ننگے تھے اور جنکے چہرون پر بجائے غم کے خوشی کے آثار نظر آتے تھے۔

بقول اڈیٹر اخبار وکیل امرتسر "وہ ترکون کے قدیم نمک خوار تھے اور انکے آباواجداد

* یعنی سفیر۔ انگریزی مین کانسل کہتے ہین ۱۲

تک اونکے احسانون کے ممنون تھے۔ علاوہ بران وہ اونکے تازہ سلوک اور انسانیت کا شہرہ سن چکے تھے وہ بخوبی جانتے تھے کہ ایک سچا مسلمان اور حقیقی شجاع زبردستون کے ساتھ مدارات رفق اور ملایمت سے پیش آتا ہے یہی اونکا خوش ہونا حق بجانب تھا۔ ہم آہستہ آہستہ محلہ ڈمیٹری مین پہونچے جو شہر کا سب سے بڑا محلہ ہے۔ اس موقعہ پر ہمارے ساتھ کئی ہزار آدمی کا ہجوم تھا۔ پہلے تو اس مین ٹاون ہال کا پتہ نہ لگا مگر بعد مین بعد تلاش کے بعد پتہ چلا۔ یہان ہم نے میئر کی تلاش کی جو کہین دستیاب نہوا۔ آخرکار مسٹر گگو جو میئر کی غیر حاضری مین اوسکی جگہ کام کرتا تھا ملا۔ شجیب بے نے اوسے مارشل اودھم پاشا کا اعلان دکھایا جسمین مندرج تھا کہ:

"باشندگان وولو عساکر عثمانیہ کی حفظ و امان مین لئے جاتے ہین وہ اپنی جان اور آبرو اور جایداد کو محفوظ و مصئون سمجھین اونہین اختیار ہے کہ وہ اپنے کاروبار مین مصروف ہون"

جب مسٹر گگو اس اعلان کے مطالعہ سے فارغ ہوا تو ہم سب کے سب ٹاون ہال کے برآمدے مین نکلے۔ تاکہ عوام الناس کو بھی اوس کے مضمون سے اطلاع دیجائے کیونکہ ہزارون آدمی باہر انتظار مین کھڑے تھے۔ مین نے مدت العمر ایسا نقشہ اپنی آنکھون سے نہین دیکھا تھا ہزارون آدمی باہر نقش دیوار بنکر اس بیم و رجا کی حالت مین کھڑے اور فقط ایک لفظ کے سننے کے منتظر تھے جو اونکی قسمت کا فیصلہ کرنیوالا تھا۔

مسٹر گگو کے اہل عملہ نے چاہا کہ اعلان کی تکرار کیجائے مگر چونکہ اوسکی آواز پست تھی اس سبب سے سننا سخت دشوار تھا لوگون نے ہرچند کان لگائے مگر سنائی کچھ نہ دیتا تھا اسلئے اونکے دل دھڑکنے لگے اور ہی اور گمان پیدا ہونے لگے جسپر اونھون نے با آواز بلند غل مچا کر کہا کہ "ذرا بلند آواز سے پڑھئے ہم کچھ سن نہین سکتے" اسوقت مین نے دو سے

یونانی جہاز بندرگاہ مین دکھائی دیتے تھے اور امیرالبحر کا جواب بھی ابھی تک نہ آیا تھا۔ آخرالامر جب لوگون نے اعلان کا ماحصل معلوم کرلیا تو اُن سب کے مونہ سے یہ صدا بیساختہ نکلی "کہ خدا سلطان کی عمر مین برکت کرے اور ترکون کو دیر تک سلامت رکھے"

" اب وقت تنگ ہوچلا تھا اور ترکی افواج کی آمد شروع ہوگئی تھی سپاہیون نے شہر مین قدم رکھنا شروع کیا اور اگر یونانی جہاز احیاناً ارادہ جنگ ظاہر کردیتے تو ترک اوسی وقت شہر مین مورچہ بندی قایم کرلیتے۔

نجیب بے نے اب مجھے اور دیگر دو کارسپانڈنٹون کو یونانی امیرالبحر کے پاس اوسکا منشا دریافت کرنے کو بھیجا کہ اُسکا ارادہ آشتی یا جنگ کا ہی۔ جب ہم گئے تو ہمین جہاز کے زینون پر ایک کشتیبان ملا جو آگے ہی اُسکا جواب لئے آرہا تھا۔ اُس نے جواب مین یہ لکھا تھا کہ مین اُسوقت تک یہان ہون جب تک کہ ترک ان کے ساتھ شہر مین داخل نہون۔

" جب نجیب بے نے یہ جواب سُنا تو اُس نے جواباً مارشل ادھم پاشا کی طرف سے جواب دیا کہ عساکر سلطانی بخوبی باخبر ہین اور وہ ہمیشہ اُس شہر اور شہر کے باشندون سے نیک سلوک کیا کرتے ہین جو بلامقابلہ اطاعت قبول کرلین۔ ہماری افواج قاہرہ مین سے فقط ایک دستہ انتظام شہر کے لئے داخل شہر ہوگا۔ باقی فوجین نواح شہر مین خیمہ زن ہونگی۔

علاوہ برین یہ بھی کہلا بھیجا کہ اگر اب بھی تم اپنے جہاز فی الفور یہان سے نلیجاؤ تو اسکا نتیجہ تمہارے حق مین اچھا نہ ہوگا اور عساکر سلطانی کسی مکروہ نتیجے کے ذمہ دار نہونگے چنانچہ اسکے مطابق عملدرآمد ہوا اور ترکون نے بھی فقط ایک دستہ اپنی سپاہ کا شہر مین جانے دیا۔ یونانی امیرالبحر وقت تحریر اس خط کے ابھی تک نہین ہی مگر کوئی ساعت مین جائے گا"

اسی دن کے خطوط سے جو شام کے نامہ نگارون نے اپنے اپنے اخبارات کے نام روانہ کئے تھے معلوم ہوتا ہی کہ سہ پہر کے وقت امیرالبحر اپنے کل جنگی جہازون سمیت چلا گیا تھا)

فتح وولو و تلیسٹنو۔ واپسی کرنل واساس (واسو)

از کریٹ و آغاز سلسلہ گفتگوی مصالحت

فیمابین

بذریعہ سفراے دول یورپ

اوپر مذکور ہو چکا ہی کہ وِلیسٹنو جمعہ کے دن اور وولو سنیچر کے روز حقی پاشا نے فتح اور مسخر کر لیا اور برٹش اور فرانسیسی سفیرون کی سفارش پر باشندگان وولو کو جنرل ادھم پاشا نے محفوظ اور مامون قرار دیا منظور کر لیا جو بدستور اپنے اپنے گھرون مین مقیم رہے۔ یونانی بیڑہ بندرگاہ وولو سے حکماً واپس کیا گیا۔

سنیچر کے روز کرنل واساس جو یونانی فوج لیکر کریٹ پر زور شور سے چڑھ گیا تھا۔ اب اسکو گورنمنٹ یونان نے پے درپے شکستین اوٹھاکر اور دول یورپ کے آغاز تحریک مصالحت مین اوسکی واپسی کو مشروط کر دینے کی وجہ سے واپس بلانے مین اسقدر جلدی کی کہ وہ مع اپنی فوج کے ساحل کریٹ کو فوراً الوداع کہکر سنیچر کے دن ایتھنز مین داخل ہوگیا۔ اس لئے کہ تمامی سلاطین نے اختتام ماہ اپریل پر تجویز کیا کہ۔

"اگر کرنل واساس کو گورنمنٹ یونان کریٹ سے واپس نہ بلائے گی تو کوی بادشاہ جنگ ترک و یونان مین ہرگز دخل نہ دیگا اور کرنل واساس واپس بلا لیا جائے گا تو ثابت ہوگا کہ یونان سلاطین کے حلقہ اطاعت مین آگیا ہی۔"

نیز بہت سے یونانی اور اٹالین والنٹیرون نے اوسکی تقلید مین کریٹ کو خالی کرکے گھر کا راستہ لیا۔ گورنمنٹ یونان نے سلاطین سے درخواست کی کہ وہ اپنے اپنے امیر البحرون کو ہدایت کردین کہ وہ یونانی جنگی جہازون کو یونانی افواج متعینہ کریٹ کے واپس لانے کیلئے

کریٹ کے ساحل پر آنے کی اجازت دیں۔ اس لئے کہ یونانی جہازات کا کریٹ کے قریب آنا بالاتفاق مسدود کر دیا گیا تھا۔ اور چونکہ باوجود سخت تاکید کے شاہ یونان نے کریٹ خالی نہ کرنے میں ہٹ اور ضد سے کام لیا تھا لہذا اب واپس بلانے کے لئے مجبور ہو کر شرم کے باعث یہ بات بنائی کہ افواج کریٹ کو ہم اس غرض سے لوٹانا چاہتے ہیں "تاکہ پوری قوت کے ساتھ تھسلی پر دشمن کے مزید قبض و دخل کو روکیں۔ لیکن کرنل واساس نے کسی ایسی ہدایت کے وصول کرنے سے انکار کیا تھا اور جبتک صاف تاکیدی احکام نہ پہونچ لئے اُس نے جزیرہ کو نہ چھوڑا۔ ایک متفقہ نوٹ سفرائے دول نے گورنمنٹ یونان کو سہ شنبہ کی صبح کو پیش کیا۔ اوس میں درج تھا کہ سلاطین عظام فوری جہالت جنگ حاصل کرنے کے لئے درمیان میں پڑنا چاہتے ہیں جو قرارداد صلحنامہ مابین ترکی و یونان سے پیشتر ضروری ہے بشرطیکہ یونان اپنے تمام اغراض و فوائد کو بنظر غور و فکر دوستانہ دول یورپ کے سپرد کر دے۔ اسپر یونانی وزیر خارجیہ نے جواب دیا کہ "گورنمنٹ یونان اُن مطالب پر راضی ہوئی ہے جو یادداشت میں مندرج ہیں اور وہ اپنے مقاصد اور اغراض کو دول یورپ کے ہاتھ میں دیتی ہے"

نیز سفیران متعینہ قسطنطنیہ نے ایک مجموعی اور متفقہ یادداشت بالعالی میں گذرانی جسمیں درخواست کی گئی کہ مخالفت اور جنگ بند کر دیجائے اسکے جواب کا بچینی اور اضطراب سے انتظار کیا گیا۔ سلطان خود جنگ کو ختم کر دینا چاہتے ہوں لیکن وہ تمام اعیان سلطنت اور فوجی حکام کے خیالات کو نظر انداز نہیں کر سکتے تھے جنہیں یونان کی زیادتیوں سے جوش پھیلا ہوا تھا اور ان سب معاملات پر نظر کر کے سلطان نے اسوقت تک اسکا فیصلہ نکیا جب تک کہ ڈوموکو لیکر تھسلی کی ایک ایک انچھ زمین نہ فتح کر لی۔

درحقیقت اُسوقت بھی اس متفقہ یادداشت پر کچھ لحاظ نکیا گیا تھا بلکہ شہنشاہ روس کے

پرائیوٹ تار پر جسمین نہایت دوستانہ طرز مین درخواست موقوفی جنگ کی گئی تھی عملدرآمد کیا گیا۔

زرکوس کا قبضہ

یہ قصبہ جولاریا سے بجانب مغرب ترنقالہ جانے والی سڑک پر واقع ہی ۲۹۔اپریل کو ترکون کے قبضہ مین آیا جہان سے کثیر المقدار سامان جنگ ادنکے ہاتھ لگا۔ اسی تاریخ ترنقالہ بھی پوری پوری طرح مسخر ہو چکا تھا جسکا ذکر اوپر کیا جا چکا ہی۔

آغاز جنگ فرسالا

قدیمی نام (فرزاوس)

اسطرف ایک دستہ ترکی فوج کا ولسٹنو اور دولو کے فتح کرنے مین مصروف کارزار تھا دوسری طرف ترکی طلیعہ فوج فرسالا کی طرف بڑھنے مین مصروف تھی لیکن فرسالا ایک محفوظ مقام تھا اور یونانی لشکر پوری قوت کے ساتھ مع دونون شہزادون کے وہان موجود تھے نیز وزیر جنگ اور وزیر داخلہ حقیقت حال دریافت کرنے کو وہان آئے ہوئے تھے۔ اس بات کا خیال تو ہوتا تھا کہ اس مقام پر ایک جنگ عظیم برپا ہونے والی ہے لیکن یہ کسکا گمان تک تھا کہ یکم اور دوم مئی کو ولسٹنو اور دولو پر ترکی قبضہ ہو اور سوم مئی کو میدان فرسالا مین فوج بڑھے۔ چوتھی کو دونون فوجین باہم خراج پیسی کرین۔ اور ۵۔ کو ترکی ہلال فرسالا کے بلند مقامات پر لہراتا نظر آوے۔

حقیقت مین بعض کارروائیان ادہم پاشا کی ایسی عجیب و غریب ہوئی ہین جو طلسمات کا نقشہ سامنے کھینچ دیتی ہین اور جس سے ترکی کمانڈران افواج کی پوری پوری قابلیت اور

آزمودہ کاری کا ثبوت ملتا ہے - خود وہ لوگ جو بطور نامہ نگار ان اخبارات دنیا کے مختلف مقامات سے حالات جنگ مشاہدہ کرنے گئے تھے اس امر کا یقین رکھتے تھے کہ فرسالا ایسا مستحکم مقام ہے - اور یونانی افواج کو ایسی آڑیں اور پناہیں حاصل ہیں کہ ترکوں کو یہ مقام لینے کے لئے کم سے کم ایک ہفتہ صرف کرنا پڑیگا - لیکن ادہر جنگ چھڑنے کی خبر آئی اور ادہر برقی تار نے تمام یورپ کی عقل حیران کر دی کہ ایک ہی حملہ میں یونانی بھیڑوں کی طرح ہر طرف منتشر ہو گئے اور ادہم پاشا نے شام سے پہلے پرچم سلطانی فرسالا پر جا اڑایا -

حوالی فرسالا میں جنگ ۴ مئی ۱۸۹۷ء

۴ - مئی کو غیر متوقع طور پر میدان فرسالا میں جنگ کی چھیڑ چھاڑ شروع ہو گئی - ادہم پاشا ذاتی طور پر موقع کے ملاحظہ کرنے کی غرض سے صبح کے وقت لاریسا سے روانہ ہوئے تاکہ نقشہ جنگ کی ترتیب کر کے دوسرے روز حملہ شروع کر دیں لیکن دوسرا روز آنے بھی نہ پایا کہ میدان بندوقوں کی آوازے گونجنے لگا اور رفتہ رفتہ تمام جنگی لائین مصروف کارزار ہو گئی -

یونانیوں نے لاریسا سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر فرسالہ کے قریب بتدریج اونچی ہوتی پہاڑیوں کی آڑ لیکر ایک نہایت عمدہ موقع منتخب کیا جسپر نہایت زبردست اور لاجواب مورچے ترتیب دئے گئے ان مورچوں کے بازو گھنے جنگل کی پناہ میں رہے اور توپخانہ میمنہ کی طرف نصب کیا گیا - اول اول یونانی گولہ اندازوں نے اچھی مشق دکھلائی اس لئے کہ بقول ایک نامہ نگار کے "گزشتہ چند روز کے تجربہ نے انکو اچھا خاصہ نشانہ باز کر دیا تھا -"

ترک اپنی معمولی شجاعانہ اور خاموش طریقے سے برابر ثابت قدمی دکھلاتے رہے اور ایسے استقلال اور زور کے ساتھ حملہ آور ہوئے کہ باوجود جدّ و جہد عظیم دوپہر کے قریب دشمن کو اپنے مورچے چھوڑنا مناسب معلوم ہوئے اور اس باقاعدہ بازگشت میں

جو سرگرمی یونانیوں نے روز روشن میں دکھلائی وہ ہر طرح قابل تحسین ہے اس لئے کہ دشمن کے زد سے بچکر فوج کا راہِ فرار اختیار کرنا بھی ایک سبق ہے جو جنگی مدرسوں میں سکھلایا جاتا ہے لیکن پسپا کرنے میں ایک افسوسناک نقص واقع ہوگیا یعنی غلطی سے یا گھبراہٹ میں یونانی بازگشتی سپاہ اتفاقیہ ایک ترکی پیادہ فوج کے دستے کے سامنے اسقدر قریب ہوکر گزری کہ اونچی بندوقوں کی زد میں آگئی۔ اور اس طرح میمنہ فوج کو خصوصاً زیادہ نقصان پہونچا اور عقب کی پلٹنیں باقی فوج کے بچانے کی کوشش میں خود قربان ہوگئیں۔

ایک مرتبہ جب بھاگڑ شروع ہوگئی تو متعاقب ترکوں نے دشمن کو ایک لحظہ آرام نہ لینے دیا اور فیر کرتے ہوئے برابر دبائے چلے گئے۔ یہانتک کہ ایک پہاڑ کی چوٹی پر جا پہونچے جو میدان کے سرے پر واقع ہے۔ یہاں عجیب نظارہ پیدا ہوا یعنی جب درہ میں ترکی پیادہ فوج کے دستے جو برابر ہٹتے چلے جاتے تھے۔ دیکھنے والوں کو دور سے سیاہ دھبوں کی شکل میں نظر آتے تھے۔ باقی تمام میدان یونانیوں سے بھرا ہوا تھا جو تیزی سے حرکت کر رہے تھے۔ بے ترتیبی انمیں انتہا کو تھی۔

یہ سب ایک تنگی پل کی طرف کو ایک مارچ سے چلے جا رہے تھے۔ اسی حالت میں ترکوں نے اپنے توپخانہ کو بڑھا کر ایک عمدہ موقع پر جما دیا۔ اور بھاگتی ہوئی فوج کے کالموں اور بے ترتیب قطاروں میں گولہ پر گولہ پھینکنا شروع کردیا جس سے بھاگڑ نہایت تیز ہوگئی۔ تاہم یونانی فوج نے جو عقب میں تھی مقابلہ کرنے کی کوشش کی مگر ترکوں کے دھواں دھار حملہ کے سامنے وہ مثل پرکاہ اڑتے چلے گئے۔ یہانتک کہ ایک مقام سے دوسرا اور دوسرے سے تیسرا آتا چلا گیا لیکن پیچھا کرنے والوں نے اب بھی دم لینے دینا منظور نہ کیا۔

ایک نامہ نگار اس موقع پر لکھتا ہے کہ "میرے دل پر جو کچھ ترکوں کی شجاعت اور

جوانمردی کا اثر اسوقت تک ہوا وہ کبھی پہلے ہنوا تھا۔"
پناہ اور آڑ مین کھڑا ہونا وہ معیوب سمجھتے تھے حتی کہ گھٹنون کے بل بھی نہ جھکتے
تھے بلکہ بلا کے جوش و خروش مین باڑھین مارتے ہوے برابر آگے ہی کی طرف بڑھتے
چلے جاتے تھے۔

فرسالا پر ادھم پاشا کا بذات خاص حملہ کرنا

جسوقت یونانی پل پر سے گذرنے کو جمع ہو رہے تھے تو ایک بم کا گولہ ایک گاڑی پر لگا
جو دو سوے سپاہی لا رہے تھے۔ یہ گولا ایسا کاری بیٹھا کہ جس نے یونانیون کا بڑا نقصان کیا۔ پل سے گذر جانے کے بعد مفرورین اور متعاقب ترکون کے درمیان ایک
دریا حائل ہوگیا (جو دریاے سلمبیریا کا معاون ہے اور فرسالا کے مغرب کی طرف بہتا ہے)
اور اس لئے جنگ کی گرم بازاری بمقابلہ سابق کم ہونے کو تھی کہ مارشل ادھم پاشا نے
اپنی کامیابی اور اس عالی شان نظارہ کی اُمنگ مین جو اُسوقت پیش نظر تھا بخط مستقیم
حملہ کر کے اوسی روز شہر کے لے لینے کا تہیّہ کر لیا۔ اور ایک بیٹری (توپخانہ) ہمراہ لے کر
اور میدان مین اتر کر بالمقابل جنگ کے لئے ایک صف کو آگے بڑھا کر ایسی شدت سے
حملہ کیا کہ وہ واقعہ اس جنگ کے خونخوار حملون مین شمار کیا جانے لگا۔ خصوصًا داہنی جانب
(دریا کی طرف) ایک مختصر سے گاؤن کے قریب ایسی سخت آتشباری ہوئی کہ ترکی قدانداز
خود اپنی بندوقون کے دہوئین مین چھپ کر رہ گئے۔ ساتھ ہی ترکی توپخانہ نے فوج کی
مدد کی یہانتک کہ وہ گاؤن فتح کر لیا گیا اور گولہ اندازی بند کی گئی۔ یونانی اُس جگہ کو ادنیٰ نالی
اور غیر مامون سمجھ کر فرسالا شہر کی طرف بھاگ نکلے اور بغیر ایک لمحہ ضائع کرنے کے پیچھے ترکی
پلٹنون نے اس شہر پر جسکی قسمت کا فیصلہ ترکون کے حق مین پہلے سے ہو چکا تھا آگ

برسانی شروع کردی۔ لیکن اس معرکہ آرائی مین دن بسر ہوچکا۔ شام سرپر آپہونچی۔ آفتاب نظرون سے غائب ہونے لگا۔ افق پر شفق کے خونی رنگ نے میدان رزم گاہ کو پہلے سے زیادہ مہیب اور خوفناک کردیا اور جب تک روشنی کی ایک شعاع بھی باقی رہی ترکی توپون کا مونھ بند نہ ہوا۔ ایک توپخانہ کے پیچھے دوسرا توپخانہ برابر آتا رہا اور اپنے اپنے مناسب موقعون پر لگایا گیا۔

اور بقول ایک ولایتی نامہ نگار کے اتنی گولہ باری سے تقریباً نصف شہر کو آٹا کر دیا۔ رات ہو جانے سے گولہ باری بند کی گئی اور اسطرح کچھ دیر کے لئے فرسالا کو دم لینے کی مہلت ملی۔ دوسرے روز یعنی ۵۔ مئی کی صبح ہوتے ہی ترکی فوجین آگے بڑہین یہانتک کہ کوئی مزاحمت انکو پیش نہ آئی جیسا کہ خیال کیا گیا تھا کیونکہ یونانی اپنی معمولی عقلمندی اور حفظ ماتقدم کے مسئلہ پر عمل کرکے صبح ہونے سے پہلے ہی شہر کو خالی کرکے بموجب فرمان ولیعہد بہادر ڈوموکو کی طرف منعطف فرما ہوچکے تھے۔

یونانی افسرونکی طرف سے گورنمنٹ کو اپنے فتح پانیکی جھوٹی رپورٹ دینا اور اوسپر ایتھنز مین ہوم ہام کی خوشی اور مبارکباد کے تار ونکا ولیعہد کے نام آنا۔

اول سے آخر تک اس لڑائی مین یہ بات قابل یاد رہی ہے کہ جو خبرین ترکون کے ذریعے مشتہر ہوتین وہ ہمیشہ لفظ بہ لفظ صحیح اور قابل وثوق ثابت ہوتین لیکن برخلاف اسکے یونانی کلیسا کے پیروون نے من گھڑت اور دل خوش کن خبرین تراش خراش کرکے مقام جنگ سے باہر بھیجین وہ بلا استثنیات ہمیشہ دوسرے یا تیسرے روز سراسر کذب اور افترا سے مملو پائی گئین جس سے یونان کے اعتبار اور صدق کلامی پر بھی بٹہ لگ گیا۔

شکست پر شکست کھاتے جاتے تھے اور کسی نہ کسی پہلو سے اپنی قوم اور گورنمنٹ پر ثابت کرنے کی کوشش کرتے تھے کہ ہمین ہی فتح ہوئی۔ چنانچہ ویلسٹنو اور فرسالا کے ابتدائی حملہ کی روک اور دفعیہ کی اسیقدر کوشش اور ترکون کا نقصان اوٹھا کر ویلسٹنو کو فتح کرنا اور کرنل اسمولنسکی کا سخت اگر ناکام معرکے مین کچھ دیر قدم جمانا اونکے لئے کافی وسیلہ ہو گیا کہ اوسکو فتح قرار دیکر شاہ اور اوسکی رعایا کو ذرا دیر جی خوش کر لینے دین۔ چنانچہ ۵ مئی کی شب کو ایتھنز مین خبر آئی کہ ویلسٹنو اور فرسالا پر ترکون کو شکست ہوئی اسپر وہان وہ جوش پھیلا کہ باید و شاید۔ کرنل اسمولنسکی نے لکھا کہ ویلسٹنو مین ترکون کی جمعیت دس ہزار سے زیادہ تھی جو دو دستون مین تقسیم ہو کر ہمپر حملہ آور ہوئی مگر ہمنے اپنی قوت بازو سے اونکو پسپا کیا۔ دوسری مراسلت مین اطلاع دی کہ مین نے دن بھر متواتر سخت سے سخت مقابلے کئے یہانتک کہ میری فوج مین خون مثل آب رواں کے بہنے لگا۔

دن کے ڈھائی بجے لڑائی ختم ہوئی اور کرنل مذکور نے پھر ایک تار بھیجا کہ آج کی لڑائی محض خدا تعالے کی مہربانی سے ہمارے لئے فتح و نصرت کے ساتھ اختتام کو پہونچی۔

چار بجے ترکون نے پھر دھاوا کیا اور ہم نے پھر اونکو پیچھے ہٹا مارا حسن اتفاق سے میری مدد کے لئے عین موقع پر کمکی فوج آپہونچی اور اسطرح جمعیت زیادہ ہو کر اب مین نے حملہ مین پیش قدمی کی اور دشمن کو بے انتہا نقصان پہونچا“

اختتام معرکہ پر ایک تار اسی کرنل نے پرنس کی خدمت مین اس مضمون کا روانہ کیا کہ دشمن اگرچہ خدا کی عنایت سے پسپا ہو گیا لیکن آج کسی وقت وہ پھر ایک حملہ کرنے والا ہے۔ علی الصباح عساکر عثمانیہ مقام کوتیسریا سے توبکار کی طرف بڑھنے لگے اور ولیعہد یونان نے وزیر جنگ کو تار دیا کہ لڑائی شروع ہونے والی ہے اور پھر خبر بھیجی کہ جنگ چھڑ گئی اور یونان کی فوج اگلے مورچون کو چھوڑ کر قلب لشکر سے آملی ہے“ یہ واقعہ ہوتے ہوتے دوپہر کا وقت گزر گیا تھا

چونکہ اس مقابلہ کا انتظار پیشتر سے تھا اس نے اول وقت صبح سے پوزیشنوں میں تیاریاں ہو چکی تھیں۔ جب شاہزادہ ولیعہد بہادر بذات خاص میدان جنگ میں پہونچے تو سپاہیوں کی ہمت کسی قدر بڑھ گئی اور پرنس نکولس شاہزادہ ولیعہد کا چھوٹا بھائی بھی توپخانہ لیکر اسی لشکر کے ساتھ موجود تھا اور اس لئے یہ جنگ بڑی بھاری سمجھنا چاہیے۔

شام کے ۶ بجے تک آتشباری جاری رہی۔ رات کے آٹھ بجے کرنل پالس نے جو کراون پرنس کی فوج کا چیف اسٹاف تھا دن بھر کی لڑائی کی ایک رپورٹ تیار کی جسکا ماحصل یہ تھا۔ "آج دو بجے ترکون نے ہمارے مورچون پر حملہ کیا کل سے اونکا ارادہ تھا کہ ہماری میسرہ کو چیر کر نکل جائیں مگر آج خلاف توقع وہ اپنا ارادہ ترک کر کے مقدمۃ الجیش پر حملہ آور ہوئے چونکہ وہ تعداد میں ہم سے کہیں زیادہ تھے ہو رہے ہماری طلیعہ کی فوج لڑتے لڑتے پیچھے کو لوٹ آئی اور اپنی فوج کے میمنہ کے مقابل آکر صف بستہ ہو گئی۔

گولہ اندازی تھوڑی دیر تک جاری رہی۔ ترکون کی پیادہ فوج اگرچہ تین موقعون پر بڑے زور شور سے پیشقدمی کر رہی تھی لیکن ہمارے لشکر نے اونکے بڑھنے کو روک دیا۔

فریقین کے نقصان کا بھی اندازہ نہیں ہوسکتا۔ شاہزادہ ولیعہد ہر وقت جنگ ترکی پیادہ فوج کی آتشباری کی زد میں برابر موجود رہا۔ پرنس نکولس فوج کے میمنہ میں سپاہیون کی جرأت بڑھاتا رہا حالانکہ اوسکے توپخانہ کے مقابلے میں دشمن کے توپخانے زیادہ تھے۔

ہماری رائے میں جس فوج نے میمنہ پر حملہ کیا تھا اوسکی تعداد ۱۵ ہزار کے قریب تھی۔ علاوہ برین مورمن ملخ کی طرح اونکی فوجیں ہر سونہ پہاڑ و میر سے۔ اور ترکی نظر آتی ہیں ترکون کی جمعیت اونکا توپخانہ اور سوارون کے دستے ہم سے بدرجہا زیادہ ہیں۔

ہم اسوقت تک اپنے مورچون پر قابض ہیں۔ کل غالباً پھر لڑائی ہوگی صرف ایک دستہ سوارونکا جو ہمارے ساتھ تھا وہ بھی ترنیالہ فتح کرنے گیا ہوا ہے۔"

رنگ رنگیلیاں

چنانچہ اس بے اصل رپورٹ پر وزیر جنگ جامہ سے باہر ہوگیا۔ گورنمنٹ نے شاہزادہ ولیعہد۔ شاہزادہ نکولس۔ اور کرنل اسمولینسکی کو جدا جدا مبارکباد کے تار دیئے اور وزیر جنگ نے کل فوج مقیمہ فارسالہ کے نام مبارکباد کا ایک علیحدہ تار روانہ کیا اسکے بعد شاہ جارج نے خود اپنی طرف سے شاہزادہ ولیعہد کو ایک تار باظہار مسرت ومبارکباد فتح روانہ کیا (زہے جوش!) ہر شخص کو یقین ہوگیا کہ آج ہی فرسالا اور ویلیسٹنو کا قطعی فیصلہ ہوجائے گا۔ لوگ خوشی خوشی فوجی خوت پر اسقدر اتراتے پھرتے تھے کہ ٹھکانا نہیں۔ ہر ایک گرجا گھر میں یونان کے حق میں بڑے زور وشور اور ساز وسامان سے دعا کی گئی اور شادیانے فتح بڑے جوش وخروش کے ساتھ بجائے گئے۔ اور لوگ اسی مسرت میں مشغول تھے کہ ناگاہ ایک تار برقی نے بجلی کیطرح یہ خبر آکر گرائی کہ فوجیں فرسالا سے بھاگ کر ڈومو کو پر آپہونچیں۔

جنگ فرسالا کے تفصیلی حالات

۵ مئی ۱۸۹۷ء

عساکر عثمانیہ لاریسا اور دیگر شمالی مقامات فتح کرکے جنوب کی طرف ایڈوانس مارچ کررہے تھے کہ اس تاریخ ایک فیصلہ کن جنگ محض غیر متوقع طور پر ظہور پذیر ہوئی۔ ادھم پاشا اپنے ڈویژنوں میں انتظام کررہے تھے کہ دوسرے روز بحیثیت مجموعی دشمن پر حملہ آور ہوں۔ اس روز کوئی تہیۂ معرکہ آرائی کا نہ تھا لیکن اتفاقی طور پر دونوں لشکروں کی طلیعہ افواج میں مٹ بھیڑ ہوگئی اور آناً فاناً ایک سرے سے دوسرے سرے تک بازار کشت وخون گرم ہوگیا۔

یونانی مورچہ کا استحکام

یونانی مورچہ نہایت ہی مستحکم اور باموقع تھا اس لئے کہ فرسالا کے سامنے چھ چار میل کا ایک وسیع میدان واقع ہے اور اسمیں ایک دریا اینی پ

بہ رہا ہے۔ اسکی شمالی حد پر نیچی نیچی پہاڑیونکا سلسلہ کچھ دور تک چلا گیا ہے۔
ان پہاڑیوں پر یونانی افواج کی مورچہ بندی اسقدر مضبوط اور ناقابل التسخیر تھی کہ چڑھائی
کرنے والے دشمن کو بمشکل تمام آگے بڑھنے کی تاب ہو سکتی۔ کیونکہ تمام آنے والی
سڑکین دور تک ان مورچون کی زد مین واقع تھین ۵ بجے صبح کے لڑائی شروع ہو گئی
یعنی فرسالا سے مقام کراڈی مری کے تھوڑی دور بجانب شمال جو فرسالا سے ۱/۲ میل
کے فاصلہ پر واقع ہے۔ شاہزادہ قسطنطین (ولیعہد یونان کا اصلی نام) کے تین بریگیڈون
سے جو خاص اوہنین کے زیر کمان تھے مقابلہ ہو گیا جو جنگ فرسالا کا آغاز سمجھنا چاہیئے۔
اول توپخانون نے میدان کارزار گرم کیا اور یونانی توپخانہ نے اس احتیاط سے گولہ باری
شروع کی کہ اتفاق ہی سے کوئی نشانہ خالی جاتا ہو لیکن بہادر ترک ان توپون کی زد
مین ایسی استغنا اور استقلال سے بڑھے چلے جاتے تھے جسطرح کوئی فوج ایک
چھاونی سے تبدیل ہو کر دوسرے مقام کو جایا کرتی ہے۔ ریوٹر کے نامہ نگار نے اس
حملہ کو غیر معمولی اور حیرتناک پیشقدمی کرکے لکھا ہے۔

یونانی پہاڑی مورچون سے کسطرح ہٹائے گئے

جیسا مذکور ہوا ہے کہ پہلے سے یونانی فوجون نے کراڈیمری
کے پہاڑون پر نہایت زبردست مورچہ بندی کر رکھی تھی انکو
ترکون نے نہایت ہوشیاری اور چابکدستی سے فوراً توڑ دیا یعنی اول نہایت عاقلانہ
نقل و حرکت سے اونکے موقعون کو زیر و زبر کر ڈالا اور بعدہٗ توپخانہ نے پیشقدمی کرکے
یونانی میمنہ کو پسپا کیا اور پھر نہایت سرعت کے ساتھ ترکی صفین بحر موّاج کی طرح آگے
بڑھین اور سعید اللہ پاشا نے اور بہت سی پلٹنون کو یکجا جنمین البانیا کی پلٹنین بھی
شامل تھین یلغار کے طور پر دشمن پر ایسا زبردست حملہ کیا کہ مجبوری تمام یونانی فوجین
اپنے اپنے آخری مورچے چھوڑ کر میدان کی طرف پسپا ہونا شروع ہو گئین جو موقع

ٹاناری سے جنوب کی طرف اور فرسالا سے ۲½ میل شمال کی جانب واقع ہے
اس موضع کو ترکون نے ۲ بجے دن کے مسخر کیا اسوقت یونانیون مین نہایت انتشار
اور بدنظمی پھیلی ہوئی تھی لیکن یہ ضرور ہوا کہ ترکی آتشباری کا راستہ بھر جواب دیتے
رہے یہانتک کہ دریائے اینی پیس کے پل پر پہونچ گئے۔

ایک سخت غلطی اس ابتدائی نوبت مین یونانیون سے ایک سخت غلطی یہ سرزد ہوئی
کہ ادھون نے بغیر کسی مقابلہ یا مزاحمت کے ان مورچون کو چھوڑ دیا جنسے پہاڑیون اور
ٹکرون پر قابو ہو سکتا تھا۔ اور خود بخود ہٹ کر میدان مین اتر آئے۔ جہان عثمانیہ توپخانہ
قدم قدم پر گولہ باری کر رہا تھا۔ بااین ہمہ ایک مقام اظہار شجاعت و مردانگی مین سب سے
مستثنی رہا۔ یعنی صرف ایک کمپنی یونانی پیدل سپاہ کی ایک عرصہ تک اس بہادری
سے کثیر التعداد دشمن سے مقابل رہی جو قابل داد ہے مگر چونکہ اسکو کوئی کمک نہین پہونچی
اس لئے اسکی شجاعت سراسر بیکار گئی اور مجبوراً اپنے دوسرے ہم پیشہ لوگون کی
طرح اسکو بھی اپنا مورچہ چھوڑکر بڑھنے والے دشمن کے سامنے سے بھاگنا پڑا۔
یہ بازگشت فوجی نظام کی رو سے باضابطہ تھی اسکے علاوہ کئی مورچون پر کچھ ہمت
دکھائی گئی اور براے چندے ترکون کی پیشقدمی مین بھی حارج ہوئے جوانی معمولی
لاپروائی کے ساتھ اپنا جنگی جوش ظاہر کرتے ہوے بڑھتے ہی چلے جاتے تھے۔
لیکن یہ روک ٹوک چونکہ عارضی تھی اس لئے ذرا دیر مین جاتی رہی۔

غضبناک ترکی گولہ باری بعض یونانی بیٹھ کر اور بعض لیٹ کر فیر کرتے تھے اور اکثر لوگ
کھڑے ہی کھڑے نشانہ لگا رہے تھے لیکن جب ہی کہ ادھون نے چھاڑی مورچون
چھوڑکر میدان مین قدم رکھا کہ ترکی توپخانہ نے قہر ڈھانے والی آگ برسانی شروع
کی گولے پر گولا گر کر ایسے ایسے موقعون پر پھٹتا تھا کہ صفون کی صفین روئی کی طرح

اڑتی چلی جاتی تھیں اسوقت جنگ کا نظارہ نہایت عظیم الشان اور خوفناک تھا۔
تمام اطراف سے یونانی ہٹ ہٹ کر تنگی پل کیطرف نہایت سرعت سے سمٹتے
چلے جاتے تھے کیونکہ دریا کو پار کرنے کے سوائے اسکے اور کوئی ذریعہ نہ تھا دور سے
دیکھنے سے یہ انبوہ کثیر بعینہ مثل ایک امنڈ نے والے سمندر کے متحرک اور موج خیز
معلوم ہوتا تھا اور یا یون کہئیے کہ ایک سیلاب عظیم تھا جو ہر چہار طرف سے سمٹ کر ایک
تیز دھار کی صورت مین ایک ہی نالے مین سے گذرنے کی کوشش کر رہا تھا اور لمحہ بہ لمحہ
جسکا زور بہاؤ کی طرف بے انتہا تیزی کے ساتھ بڑھتا چلا جاتا تھا ترکی توپخانہ کو اس سے
بہتر کون موقع ہوسکتا تھا اوس نے اس گھچا گھچ انبوہ پر بم کے گولے پھینکنا شروع
کردیے جنھون نے عین ڈی ہوئی بھیڑ بھاڑ مین پھٹ پھٹ کر نہایت ہولناک خونریزی
پھیلا دی اور یہ گولے ایسے تاک تاک کر پھینکے جاتے تھے کہ دیکھنے والون کو توپچیون کی
قادر اندازی پر سخت حیرت ہوتی تھی جسنے ایک معقول حصہ یونانی افواج کا آن کی آن
مین تباہ و برباد کر ڈالا جو غالبًا دس فیصدی سے کم نہوگا۔
بہرحال اس غضبناک آتشباری کی زد کو اوٹھاتے ہوئے رفتہ رفتہ تمام یونانی
فوج دریا پار اوتر گئی۔

وسیلی گاؤن پر تسلط

اس میدان کے وسط مین دریا کے شمالی سمت پر وسیلی نام
ایک گاؤن واقع ہے ترک اسکے گرد مشن مورچے سے جمع ہوگئے اور ایک نہایت زبردست
یونانی لشکر سے جو نطباہر ترکی پیشقدمی روکنے پر تلا ہوا معلوم ہوتا تھا سخت
معرکہ آرائی کی۔ یہ لوگ ایک محفوظ پہاڑی کی آڑ مین چھپے ہوئے تھے اور جب ہی کہ
دشمن نزدیک قریب پہونچا فورًا میمنہ کی طرف گولیان برسانا شروع کردین لیکن بقول
نامہ نگار رویٹر ترکون نے اپنی جبلی عادت کے موافق اوسکی پرواہ نہ کی اور

انسکو مسدود کرنے کی غرض سے کسی جگہ نہ ٹھیرے بلکہ بیباکانہ طور پر برابر بڑھتے چلے گئے یہانتک کر گاؤن پر تسلط کر لیا کس ذریعہ سے؟ گولی بارود سے نہیں بلکہ محض اپنی غیر متزلزل جلادت اور اظہار شجاعت سے جسکے رعب اقبال نے یونانی دلوں میں خطرہ بٹھادیا اور انھوں نے ایسے نڈر اور شجاع ترین دشمن کے سامنے سے بجائے اسکے کہ ٹکر دیں ہٹ جانا ہزار درجہ بہتر سمجھا۔"

نامہ نگار موصوف جو دور سے تماشہ دیکھ رہا تھا بیساختہ لکھ اوٹھا ہے کہ:۔

"حقیقت میں گولیون کی ترا ترا بارش کے مقابلہ مین ایسی دلیرانہ اور بیباکانہ پیشقدمی ایک نہایت ہی عظیم الشان کارروائی تھی جو ترکون کی طرف سے عمل میں لائی گئی۔ یونانی اتنا انتظار نکر سکے کہ دست بدست جنگ کرکے فیصلہ کر ڈالنے کی نوبت آنے دیں۔ حالانکہ مارشل ادھم پاشا نے اپنے ڈویژنون کو روز آئندہ کے لیے تیار کیا تھا اور ایک ڈویژن جسکی ڈیوٹی یونانی فوج کے بازو پہ حملہ کرنے کی مقرر کی گئی تھی اس موقع پر (چونکہ بالکل غیر متوقع تھا) آبھی نہ سکا تاہم جو قابل تعریف کارروائی فوج نے اسوقت کی اوس نے اچھی طرح ثابت کر دیا کہ ترک ہر وقت پورے انتظام ترتیب اور مستعدی کے ساتھ اپنی موجودہ زندگی کی گھڑیاں صرف کیا کرتے ہیں چنانچہ وہ ڈویژن جو داقوح کے کل حملہ کرنا جنگ کی خبر پاکر تیس میل سے زیادہ فاصلہ طے کرتا ہوا لڑائی بند ہونے سے آدھ گھنٹہ پیشتر اپنی فوج میں آموجود ہوا۔

دونون طرف کے توپ خانون نے اس لڑائی مین قابل توصیف کام کیا اور بہت کچھ حصہ لیا لیکن فرق یہ تھا کہ ترک اول سے آخر تک یکسان گولہ چلاتے رہے اور یونانیون نے کام شروع مین اچھا کیا لیکن آخر مین بالکل بگاڑ دیا۔

جنگ مین ترکی توپخانہ نے اس موقع سے بڑھ کر کسی دوسری جگہ کام نکیا تھا اتفاقاً ایک ٹرین اسیوقت فرسالا کی طرف آتی ہوئی نظر پڑی لیکن یونانی باحتیاط تمام اپنے تجربہ کے موافق ترکی توپخانہ کی زد سے اسکو دور ہٹا کر لے گئے۔

ترکی نقصان موضع ویسیلی پر قبضہ کرنے کی کوئی پیشبندی نہ کی گئی تھی بلکہ اوسپر تسلط کرنے کا خیال عین حملہ کے وقت کیا گیا اور چونکہ ترک دشمن کی مہیب ترین بارہ دن کی بوچھار مین ہوکر گذرے اس لئے ظاہر ہے کہ اونکا نقصان کسقدر ہوا ہوگا۔

دلیری کی ایک مثال بقول نامہ نگار ریوٹر اس امر عظیم کے ظاہر کرنے مین ذیل کی مثیں کفایت کرے گی کہ سپاہیون کو موت کی ذرا بھی پرواہ نہ تھی اُس نے لکھا ہے کہ مین نے ایک سپاہی کو بچشم خود دیکھا کہ جسکی ٹانگ زخمی ہوگئی تھی اور وہ چار دن ہاتھ پیرونکے بل بڑھتا جاتا تھا اور متواتر دشمنون پر بندوق چلاتا جاتا تھا۔

وہ لکھتا ہے کہ البانیا رجمنٹ کی پیشقدمی اور حملہ کے لئے آگے بڑھنا ایسا نظارہ نہین جسکی یاد صفحہ دل سے کسیوقت محو ہوسکے ''

شجاعت کی دوسری نظیر یونانیون نے ازراہ پیشبندی ہر موقع کی جانچ ایسی صحیح طور سے کی تھی کہ جسوقت ترکی میسرہ کا کالم آگے بڑھا اور یونانی توپخانہ نے خوفناک آتش فشانی شروع کی تو شاذ ونادر کوئی نشانہ ہوتا تھا جو خطا ہوجاتے۔

چنانچہ ایک شیل (بم کا گولہ) ایک پلٹن کے قلب مین آکر گرا جس سے تین سپاہی ہلاک اور بہت سے زخمی ہوگئے۔ مگر ممکن نہ تھا کہ بڑھنے والی صف ایک لمحہ کا

توقف کر لے یا ملے ہوئے خانوں میں کمین گھوں کی انتشار کی صورت پیدا ہو سکے بلکہ ادنیٰ معمولی لاپرواہی سے جو ترکوں کا خاصہ ہے اپنے جنگی گیتوں اور اشعار رجز پڑھتے ہوئے پیش قدمی کئے گئے اور اپنے متواتر نقصان جان و مال کی طرف نگاہ پھیر کر بھی نہ دیکھتے تھے جو ذرا مشکل بات ہے۔

ایک لطیفہ ڈیسیلی گاؤں پر حملہ کرتے وقت بعض سپاہیوں نے کچھ چھتر میں سے اوٹھا کر کہا کہ "آج کل بارود معروف کی جیاتی ہے یونانیوں کے لئے تو یہی کافی ہیں"

جوانمردی کی ایک عمیری مثال نامہ نگار دیشر نے ڈیسیلی سے لوٹتے وقت ایک ترکی سپاہی کو دیکھا کہ وہ یکہ و تنہا وسط میدان جنگ میں اپنے زخمی گھوڑے کے پاس آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے رفع تکلیف کی کوشش کر رہا ہے۔

گھوڑا بہت بری طرح زخمی ہوا تھا اور قریب تھا کہ ایک دم میں دم توڑ دے لیکن باوجود اسقدر مایوسی کے وہ ایسی خوفناک جگہ کو جو میدان جنگ کا مرکز ہو بمقابلہ اسکے کہ اپنے عزیز گھوڑے کا آخری دم تک ساتھ دے ہرگز چھوڑنا گوارا نہیں کرتا تھا۔

تعداد افواج فریقین بمقام فرسالہ میدان فرسالا میں ترکوں کے تین ڈویژن شریک تھے اور یونانی افواج میں جو شہزادہ جارج ولیعہد یونان اور پرنس نکولس کی ماتحت تھیں بیس ہزار کے قریب سپاہی اور پانچ بٹیریاں توپخانہ کی تھیں۔

شام کی کارروائی میدان کارزار میں سب سے زیادہ ہولناک نظارہ اسوقت پیش نظر ہوا جبکہ آفتاب افق مغرب کے قریب پہونچا چونکہ ترکوں نے قصد کر لیا تھا کہ وہ یونانیوں کو شہر سے نکال کر دم لیں گے اس لئے جیسے جیسے وہ پیچھے کی طرف کو ہٹتے گئے ترکی گولہ باری برابر آگے بڑھتی گئی۔ دھندلا پن

مین توپ خانہ کی ایک بھاری لاین روشنی کی نمودار ہوکر تمام توپچیون اور گولہ اندازون کے چہرون کو منور کردیتی تھی اور اوسکے مقابل مین طرف ثانی کی جانب ایک باریک خط روشنی کا بندوق کی ہلکی باڑھ کے ساتھ چمک جاتا تھا حتی کہ ۵ بجے شام کے ترکی توپخانون نے ایک مرتفع موقع پر قبضہ کرلیا جہان سے فرسالا کی آبادی پوری پوری زد مین آگئی۔ اور پیدل فوج پل کو عبور کرکے دریا کی دوسری جانب مسلط ہوگئی۔

اندھیرا ہوجانے سے رفتہ رفتہ آتش فشانی بند کی گئی اور ۸ بجے کے بعد ترکی سپاہی زمین پر دراز ہوئے۔ اور نیندین لینے لگے۔

نقصانات تمام دن کی گولہ باری مین یونانیون کا صرف ایک شل گولہ کا دی پڑا تھا۔ حالانکہ ترکی توپخانے برابر فیر کرتے ہوئے یکے بعد دیگرے مورچہ جات فتح کرتے چلے جاتے تھے۔

اس روز طرفین سے بے انتہا مقدار گولہ بارود کی صرف مین آئی یونانیون کی نقصان جان کا صحیح اندازہ نہو سکا لیکن ترکون کی طرف تیس آدمی قتل ہوئے اور دو سو کے قریب زخمی۔

یونانیون نے آخر کیا کیا؟

یونانیون نے فرسالا جیسے مضبوط اور عسیر الفتح مقام کو صرف ترکون کی ہیبت مین آکر خالی کردیا جسکا فتح کرنا آسان نہ تھا اگر وہ ذرا بھی مقابلہ کے لئے تل جاتے۔ کیونکہ اونکی جمعیت تیس ہزار سے اسوقت کم نہ تھی اونھون نے اس خاموشی سے شہر کو چھوڑ دیا کہ ترکون کو کانون کان بھی خبر نہوئی۔ چلتے وقت بہت سا سامان

سامان اور ذخیرہ جس معتد بہ یونانیون کے چھوڑنا پڑا۔ کیونکہ بازگشت مین
راتون رات اسقدر عجلت کی گئی کہ خیر و عافیت کے ساتھ صبح ہوتے ہی (۲۶ مئی پنجشنبہ)
ڈوموکو مین جا داخل ہوے۔ دو سو زخمی قیدیا ترکون کے ہاتھ آئے۔ ڈوموکو کے
باشندے فوج کی درگت کا حال سنکر پہلے سے لامیا کی طرف کوچ کر گئے تھے۔

کرون پرنس نے بھاگنے سے پہلے ایک فوجی کونسل منعقد کی جس نے یہ تجویز کیا کہ
چونکہ اودہم پاشا کی فوج ساٹھ ہزار کے قریب ہے اور اونکی نقل و حرکت سے یہ ظاہر ہے
کہ فرسالا کو وہ محصور کرنا چاہتے ہیں اس لئے مناسب وقت یہی ہے کہ یہان سے صحیح و سلامت
نکلکر ڈوموکو مین مورچہ بندی کرین اور رات ہی کا وقت اس واپسی کے لئے نہایت مناسب ہے
اس تجویز کی اطلاع کرنل اسمولینسکی کو بھی دی گئی تاکہ اسکو اختیار دیا گیا کہ اپنے لئے جو بہتر
راہ فرار پسند کرلے۔

یہ فیصلہ ہوتے ہی فوج لشکرین باقاعدہ نقل و حرکت شروع ہوگئی اور امن و امان کے
ساتھ صبح کے وقت ڈوموکو مین داخل ہوگئے۔

قبضہ فرسالا ۲۷ مئی ۱۸۹۷ء

بوقت صبح

ترک اس خیال سے کہ دشمن فرسالا مین بند ہوکر سخت ترین مقابلہ پر آمادہ ہوگا رات بھر
شہر کا محاصرہ کئے پڑے رہے مگر صبح ہوئی تو معلوم ہوا کہ یہان یونانیون کا
پتہ نہین اونکی مستحکم مورچہ بندی خالی پڑی ہوئی ہے۔ افواج ترکی بلا روک ٹوک
شہر مین داخل ہوگئین۔ ہر ایک دیوار و اطراف شہر کا ہر ایک مکان معہ ریلوے
اسٹیشن کے پوری پوری طرح قبضہ کر دیا گیا تھا اور اس لئے ترک صحیح طور پر خیال

کرنے لگے کہ یونانی بالمقابل حملہ کرنے کی ہمت نہیں رکھتے۔ باشندے بھی اپنے اپنے مسکن چھوڑکر بھاگ گئے اور ترکی سنتری جابجا اونکی نگرانی مین مقرر کئے گئے۔ جنگی کا مکان زخمیون کے لئے شفاخانہ بنادیا گیا۔

فرسالا ایک چھوٹا سا شہر یا قصبہ ہے جسکے کئی طرف بلند اور عمودی پہاڑ واقع ہین اسٹیشن ایسے محفوظ مقام مین تعمیر کیا گیا ہے کہ دشمن کے حملہ کی دیر تک مدافعت ہوسکے

ویلسٹنو اور وولو پر پورا پورا تسلط ۷ و ۸ مئی ۹۷ء

فتوحات ویلسٹنو اور وولو کا مفصل حال اوپر بیان ہوچکا ہے لیکن پورا پورا قبضہ ان دونون مقامات پر قبضہ فرسالا کے بعد ۷ و ۸ مئی کو عمل مین لایا گیا اور ان تاریخون کے بعد وہان کسی قسم کی یونانی مزاحمت باقی نہین رہی۔

جنگ فرسالا کے متعلق افسران یونانی کی تصنیع آمیز رپورٹ دارالصدر یونان کو

۵۔ مئی ۹۷ء کی لڑائی کی رپورٹ جو ایتھنز کو روانہ کی گئی تھی اوسکا خلاصہ یہ ہے۔

"شاہزادہ ولیعہد نے سپاہ کو ترتیب دیکر دشمن کے آگے بڑھنے کا حکم دیا جسکے مقابلے کے لئے پچاس ہزار ترکی فوج حرکت مین آئی اور اوعثمان نے ٹکی پہاڑیون سے اوترکر ایک موزون موقع پر اپنا توپخانہ نصب کرکے آتشباری شروع کی جس سے ہماری فوج کو سخت نقصان اوٹھانا پڑا۔ بالخصوص ریلوے اسٹیشن کے قریب بہت کچھ خونریزی ہوئی۔ مزید برآن ترکی سپاہ سبقت کرکے یونانیون کی صفون سے سینہ

ہو گئی۔ اسوقت ولیعہد بہادر نے واپسی کا حکم دیا۔ تمام سامان جنگ امن وامان سے ڈومو کو پہونچ گیا اور ترکون نے تاتری گاؤن جو ٹیکی پہاڑی کے دامن مین واقع ہے جلا ڈالا۔ اور ایک دوسرے گاؤن مین داخل ہوتے وقت ایک یونانی پادری مع اپنے اہل عیال کے قتل ہوا۔ یونانی توپخانہ ڈوموکو کی بلندی پر جنگ کے لئے ہر وقت مستعد ہے"

شاہزادہ ولیعہد کا اعلان

مقام ایتھنز۔ مورخہ ۱۱ مئی ۹۷ء

"اے افواج یونان کے سپاہیو! تمھاری فوج ڈوموکو مین واپس آگئی ہے کیونکہ ہمارے مورچے مقام فرسالا پر اچھی طرح مستحکم نہ تھے اور دشمن کی تعداد ہم سے بدرجہا زیادہ تھی لیکن جو مقامات کہ اسوقت ہمارے قبضہ مین ہین وہ ایسے مستحکم اور ناقابل فتح ہین کہ دشمن ہرگز اسپر قابو نہین پا سکتا۔ پس مجھکو یقین واثق ہے کہ تم نہ صرف یہی کروگے کہ کثیر التعداد دشمن کے حملون کو کامیابی کے ساتھ روکو اور دفع کرو بلکہ خود حملہ کر کے اُن کو حدود یونان سے خارج کر دوگے۔ یاد رکھو کہ یہ وہ موقع ہے کہ تم اپنے آبا واجداد کے زاد و بوم کو بچانے آئے ہو۔ اور بادشاہ اور قوم کی عزت آج تمھارے ہاتھ ہے تمہین لازم ہے کہ دشمن کو اب ایک قدم بھی آگے نہ بڑھنے دو۔

مین اس امر سے خبردار ہون کہ تمنے اتنے روز دن لڑائی مین مصروف رہنے سے کسقدر زحمت اوٹھائی ہے اور اوٹھا رہے ہو لیکن ہم کو ان مصیبتون کا استقلال کے ساتھ برداشت کرنا لازم ہے۔ کیونکہ ہم یہان ناموس اپنے ملک اور وطن کی حفاظت کا فرض انجام دے رہے ہین" دستخط قسطنطین

ڈوموکو پر ترکی حملہ کا خطرہ ۱۲ مئی ۹۷ء

خاص ڈوموکو پر ۱۲ مارچ تک کسی ترکی حملہ کی ابتدا نہیں ہوئی۔ البتہ ۱۱ کی شب کو اس مقام سے دور شمال و مغرب کی طرف ایک معمولی مقابلہ طرفین میں ہوا لیکن ۱۲ کی صبح کو ایک عام جنگ اور خونریزی کا خطرہ پھیلا ہوا تھا اور ساتھ ہی اسکے مہلت جنگ کی خبریں اڑنے لگی تھیں۔ ڈوموکو کی حالت قابل رحم تھی یا تو کچھ حصہ خالی پڑا ہوا تھا یا موجودہ باشندوں میں اضطراب اور انتشار کی علامتیں جمع تھیں۔

افسروں کا اسٹاف ایک نیچی جگہ پر صدر بازار میں پڑا ہوا تھا اور اکثر لوگ میزوں کے گرد صندوقوں پر بیٹھے ہوئے خط و کتابت میں مشغول تھے۔ ہر فرد بشر کے بشرے سے عام طور پر دل شکستگی کے آثار نمایاں تھے اور جابجا پرچا اسی بات کا تھا کہ کوئی دم جاتا ہے کہ دول عظام درمیان میں پڑ کر بیچ بچاؤ کرا دینگے۔

ترکی میمنہ موضع فیشیا اسملار اور اسلنار پر قابض ہو چکا تھا۔ یونانی ان مورچوں کے سامنے کی سڑک پر دو ہزار پیادوں اور توپخانوں کے ساتھ خیمہ زن تھے۔ اسکے علاوہ دو اور سڑکیں بھی محفوظ کر لی گئیں۔

ترکی میسرہ کوہ کیسی ڈاری کے مقابل اور ہر دو اطراف میں پڑا ہوا تھا۔ مقابلہ کی سمت موضع سیالما کسلار اور کیٹکی پر تھی۔ کسلار ایک نہایت کمزور مورچہ تھا اور قریب چار پانچ ہزار یونانی فوج اس پر قابض تھی۔

ڈوموکو کی حالت سے ظاہر تھا کہ بجائے سامنے سے حملہ کرنے کے ترک اسکو عقب سے گھیر لینگے اور یہ خیال تھا کہ اگر واقعی ترکوں کی تعداد ساٹھ ہزار ہے تو بجز اسکے کہ مہلت جنگ مل جاوے کوئی صورت نہیں کہ ڈوموکو پر حملہ کرنے سے باز رہیں۔ ابھی تک یقین تھا کہ اس

موقع پر شکست پا جانے سے یونان کی کمر بالکل ٹوٹ جاوے گی - یونانی ہمیشہ دو
غلطیون کے مرتکب ہوتے رہے بقول نامہ نگاران -

ایک تو وہ اپنے اگلے مورچون کو بے زور چھوڑ دیتے ہین جیسے کہ فرسالا
وغیرہ پر واقعہ ہوا اور اس لئے باز گشت کے وقت پلٹنون کو سخت مصیبت
جھیلنا پڑتی ہے - دوسرے یہ کہ اپنی لڑائیون کو دشمن سے پوشیدہ نہین
رکھتے اور اسطرح سخت نقصان اوٹھاتے ہین -

ڈومو کو مین یونانی فوج کی ردی حالت اور صلح کی خواستگاری

پاینیر کے نامہ نگار نے ۱۴ مئی ۱۸۹۷ء کو لندن سے جو لکھا تھا اوس مین یونانی فوج کی ردی
حالت کا نقشہ کھینچا گیا ہے جسکا اقتباس ذیل مین درج ہے -

فرسالا سے بھاگنے کے بعد یونانی فوج کی بہت کچھ درگت ہوئی سپاہی
بھوک کے مارے بے حال ہوئے جاتے ہین سردی سب کو علیحدہ اٹیرن
بنا رہی ہے - بیماری کا یہ حال ہے کہ کوئی لحظہ نہین جو مسلسل کھانسی
سے فرصت ملے - دل شکستہ اور حوصلے پست ہو گئے ہین -
کسی کی طبیعت مین امنگ کا پتہ نہین رہا - بس اس قوت اور حوصلے
کے ساتھ ان خوف زدہ بھگوڑون کا لشکر ڈوموکو مین آکر اوترا ہے
جہان ہر دم اور ہر لحظہ اس خوف سے کہ فتحمند دشمن کی افواج قاہرہ
ابھی آکر پامال کئے ڈالتے ہین - بدن سے قبل از وقت روح نکلی
جاتی ہے کیونکہ سامان حرب جسقدر موجود تھا وہ قریب قریب سب پہلے
ہی کھو چکے اور ادھر برق و باران کے طوفان مین تھلی کے ایک لاکھ

یونانی بے خانمان ہوکر کسی مقام امن کی تلاش مین حیران و سرگردان پھر رہے ہین اور حال اونکا یہ ہی کہ نہ پیٹ کو کھانا نصیب ہی اور نہ تن کو کپڑا ترکون نے وہ تمام علاقہ فتح کرلیا ہے جو اونسے ١٨٨١ع مین بالجبر چھینا گیا تھا۔ اس فوج کو در اصل فوج کہنا غلطی ہے البتہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ کہ ایک غول پریشان حال شکستہ اور شکست خوردہ بھگوڑون کا مجمع ہے جنکے پیچھے پیچھے ترک بڑھے چلے جاتے ہین اور آگے آگے وہ۔ الغرض یونانی یہ لوگ بے پر اور بے زر رہ گئے ہین۔ انکا مالی اعتبار جو ملک کی حیثیت تھا وہ بالکل جاتا رہا ہے۔ اور اندرونی آمدنی کے ذرائع یعنی صنعت و حرفت و تجارت و زراعت متواتر مصائب اور مسلسل صدمات کے سبب معرض زوال مین آگئے ہین۔ اس دلخراش حالت اور ایسی جانگداز مصیبتون کے نرغے مین گرفتار ہوکر ناچار یونان کو سلاطین کی حضور مین صلح کا خواستگار ہونا پڑا۔ یونانی گورنمنٹ نے اپنے افسر اور بقیہ فوج کریٹ سے واپس بلالی ہے۔ اونکی ذلت اور رسوائی اس حد کو پہونچ چکی کہ اونھون نے بلاکسی شرط کے اپنے نیک و بد کو دول عظام کے فیصلہ پر چھوڑ دیا ہے کہ جسطرح مناسب سمجھین وہ اس بدبخت ملک کی قسمت کا فیصلہ کردین۔

یہی یونانی جنھین ایسا شوریدہ پشت اور جنگجو بیان کیا جاتا تھا اب بہمہ تن صلح کے خواستگار ہین۔ ایک ہفتہ نہین گذرا کہ وہ اس امر کے خواہان تھے کہ یورپ صلح کے معاملہ مین تحریک کرے اور ہم رضامندی ظاہر کرین اور اب بطریق شکایت برملا کہنے لگے کہ یورپ کس دن کام آئے گا کیون نہین بیچ بچاؤ کرادیتا بلکہ خاص ایتھنز کے صلح پسند لوگ اس حیرت مین

ٹرکی کہ ترکی صلح کی بات چیت کو کیون کھٹائی مین ڈال رہی ہی اور کیون مہلت جنگ کو منظور نہین کرتی - ترک اس لئے بات کو ٹالتے رہے کہ کسی طرح ڈوموکو لے لین تاکہ جو ملک اونکے قبضہ سے ۱۸۸۱ء مین نکل گیا تھا وہ بجنسہٖ واپس آجاوے اور ایتھنز ہو پہنچنے کے لئے کوئی امر سدِ راہ نہ ہو - اور جو شرائط چاہین اونپر صلح کرین خواہ وہ یونان کو کیسے ہی ناگوار کیون نہون -

گفتگوئے مصالحت مین کیون تساہل ہوا

نامہ نگار موصوف نے لکھا کہ :- مصالحت کی سدِ راہ یونانیون کی چالبازی اور عیاری رہے اور سلطان نہایت اعتدال سے کام لینا چاہتے ہین - اگرچہ اخبار ٹائمز نے سلطان کو صلاح دی ہی کہ وہ اس معاملہ مین تساہل نکرین بلکہ حسبقدر ممکن ہو جلد مصالحت کرلین مگر عبدالحمید اپنے معاملات کو آپ خوب جانتے ہین ان معاملات مین وہ بڑا ہوشیار شخص ہی اور عہد و پیمان کی بارہ مین اونسے خاص لیاقت حاصل ہے اور خصوصاً ایسے وقت مین جبکہ اونکی فوجین غنیم کی ملک مین قیامت برپا کر رہی ہین وہ اپنی فائدہ کی کب چشم پوشی کریگا اور یہ امر قابل لحاظ ہی کہ ڈوموکو فتح کرنے کے بعد اونکی طاقت اور بھی زیادہ قوی ہو جاوے گی مشہور ہے کہ سلطان صلح پسند ہین ممکن ہی کہ یہ صحیح ہو تاہم وہ یہ ہی تو سلطان عبدالحمید خان ہین جنکی فہم و فراست کو یورپ مانے ہوئے ہے - وہ ایسے وقت مین کب چوکنے لگا اور کوئی عقل سلیم نہین مانتی کہ ایک بیدار مغز آدمی اوٹنے سے اوتار وہ بھی جو ممکن الحصول ہو ہاتھ سے جانے دے اور علاوہ برین اوسے اپنی جان نثار رعایا کی بگڑی ہوئی طبیعتون کا بھی پاس خاطر

منظور ہے کیونکہ آجکل قسطنطنیہ مین جنگجو فریق کا غلبہ ہے اور قرین قیاس نہین کہ سلطان اونکے مشورہ کی کچھ بھی پرواہ کرین۔

شاہ یونان خطرہ مین

دوسری طرف شاہ یونان کو یہ خطرہ لاحق ہو رہا ہے کہ کہین بیٹھے بٹھائے سلطنت ہی نہ چھن جائے اسکی وجہ یہ ہے کہ اٹلی کے والنٹیرون نے اس فساد کا تخم یونان مین آکر بویا ہے جو قریباً سب کے سب سوشلسٹ اور ریپبلکین تھے انکا اصلی مدعا یہان آنے کا یہی تھا کہ لوگون کو سلطنت شخصی سے بدگمان کرین اور اپنے جمہوری اصولون کو ترویج دین۔ یونانی بالعموم نہ تو شخصی سلطنت کے بڑے طرفدارون مین ہین نہ جمہوری کے۔ علاوہ برین وہ یہ خوب جانتے ہین کہ اگر ہمنے ذرا بھی موجودہ خاندان شاہی کے برخلاف ایک حرف بھی زبان سے نکالا تو آدہا یورپ ہمسے بگڑ بیٹھے گا * (کیونکہ دول عظام کے سارے تاجدار تقریباً یونان سے قرابت قریبہ رکھتے ہین) مگر پھر بھی اونھین یہ امر گوارا نہین کہ شاہزادہ ولیعہد کی شکل دیکھین۔ حالانکہ اس نفرت سے یہ لازم نہین کہ سارے خاندان شاہی کے مخالف ہون۔

خرچہ جنگ کی نسبت مختلف خیالات

خرچہ جنگ کی نسبت مختلف روایتین ہین مگر تحقیق معلوم ہوا کہ ابتک اس لڑائی مین سلطان کا چالیس یا پچاس لاکھ پونڈ خرچ ہوا جس سے یہ قیاس کرنا آسان ہے کہ تقریباً اتنا ہی

نوٹ * حضور پرنس آف ویلز شاہ یونان کے بہنوئی ہین۔ شاہ ڈنمارک اونکے والد۔ اور زار روس کا وہ ماموں ہے۔ شاہ بیگم یونان زار روس کی رشتہ مین پھوپی ہوتی ہین۔ اور شاہزادہ جارج ولیعہد یونان کی بیوی قیصر جرمنی کی حقیقی بہن ہے۔ ۱۲

رقم پر خرچہ کا فیصلہ ہوگا۔ مگر دقت یہ ہی کہ یونان تھیدست ہے
غالباً بعض دول یورپ اسکی ضمانت کرینگے اور آیندہ یونان کے مالی
محاصل مین سے اس رقم کے بارے مین اطمینان کر لینگے۔
قرضخواہون مین سے اول جرمن (سب سے زیادہ) ہے جسکا روپیہ
۵ ملین (۲۲ کروڑ) کے یونان کے ذمہ ہے۔ اور دوسرون کا بھی کم از کم
اتنا ہی ہوگا۔

شرط تنسیخ رعایات — اگر دقت ہی تو وہ تیسری شرط ہے جو سلطان لگانا
چاہتے ہین وہ یونانیون کو ضرور ناگوار ہوگی۔
یہ شرط رعایا کی تنسیخ کے بارہ مین ہی جو یونانی رعایا کو بشمول دیگر رعایاے
یورپ بلاد اسلامیہ مین آج تک حاصل ہی سلطان کو اس شرط کے منوانے
مین یہانتک پیچ بیان کیجاتی ہی کہ وہ کہتے ہین کہ مین اور شرطون کی
پرواہ نہین کرتا اگر اس شرط کو ضرور منوا کے چھوڑونگا اوسکا نتیجہ یہ
ہوگا کہ یونانی سخت ذلیل ہونگے اور ہر ایک مسلمان خواہ وہ کتنا ہی
ذلیل الاوقات کیون نہ ہو اونھین نہایت حقارت کی نظر سے دیکھےگا
سلطان یہ کہتے ہین اور اونکا یہ کہنا معقولیت سے خالی نہین کہ
اگر مین یہ بھی نکر سکون تو اپنی رعایا کو کیا مونہ دکھاؤنگا۔ وہ مجھسے ضرور
معاوضہ کرینگے کہ اس جنگ کا کیا ہوا اور صرف بیجا کا یہ معقول نتیجہ نہین ہو سکتا
کہ سرحد مین ایک خفیف سی ترمیم ہو جائے۔ پانچ چھ کروڑ روپیہ
ملجاوے ایسے معاوضے تو کوہ کندن و کاہ برآوردن کے
مصداق ہین۔ یہ تو سلطان کا ظاہرا حیلہ ہے لیکن فی الاصل

اسمین جو فائدہ اونکی مدنظر ہے وہ یہی ہے کہ بلاد عثمانیہ مین یونانی بکثرت سوداگری کرتے ہین - اگر سلطان اونپر ٹیکس لگانے پر قادر ہوگئے تو یقیناً ایک قلیل عرصہ مین خرچہ جنگ کیا اوس سے دوگنا روپیہ وصول کرلین گے -

اگر یہ رعایات منسوخ ہوئین تو جسقدر یونانی تاجر ہین وہ سب کے سب سلطان کے قبضۂ قدرت مین بالکل بے بس ہونگے اور سلطان انکا خون بخوبی نچوڑینگے - جسکے مقابلے مین تھسلی کا دوبارہ ہاتھ سے جانا بھی ترکون کو چندان ناگوار ہوگا -

اب یہ دیکھنا ہے کہ دول عظام کیا فیصلہ کرتے ہین - روس پر سب کی آنکھین لگی ہوئی ہین مگر بقول اخبار ڈیلی کرانیکل وہ یونانیون کی اس تباہی پر ہنس رہا ہے - مگر یہ بھی سنا جاتا ہے کہ پچھلے دنون سے اوسے یہ فکر پڑ رہی ہے کہ ترکون کی طاقت اتنی زبردست کسطرح ہوگئی - حق یون ہے کہ یونان نے اس جنگ مین سخت غلطی کی ہے وہ ایسے بڑے مقابلے کے لئے کسی طرح تیار نہ تھا اور نہ تو اوسکے پاس فوج تھی نہ سامان حرب اور نہ رسد - اسکو جو امید تھی کہ میرے میدان مین آتے ہی بلگیریا اور سرویا اور کوہ بالکن کی تمام ریاستین علم بغاوت بلند کرینگی اوسمین بھی اوسے کوئی کامیابی نہوئی اور اسکی وجہ ظاہر ہے کہ روس نے ایک لاکھ فوج اونکی سرکوبی کو تیار رکھی تھی - رہا یورپ کا اتفاق سلاطین وہ بھی ترکون کو منع نکرسکا - اب اوسکا سارا خمیازہ انگلستان پر ڈالنا چاہتے ہین وہ کہتے ہین کہ ہمین امید تھی کہ انگلستان ہمارا ہاتھ بٹائے گا چنانچہ

انگلستان کا سابق ممبر پارلیمنٹ جو ابھی یونان سے واپس آیا ہے لکھتا ہے کہ "یہ لوگ میری آؤ بھگت کرنے مین یہانتک مبالغہ کرتے تھے کہ مین اونچی خام خیالی اور بیجا خوشامد سے بیطرح تنگ آجاتا تھا اور جی چاہتا تھا کہ اونکے دلون سے یہ بیہودہ خیال دور کردون۔ مگر وہ باز نہ آتے تھے اور انگلستان کو اپنا قومی مددگار خیال کرتے تھے اور ثبوت مین وہ ممبران پارلیمنٹ کا تار پیش کرتے تھے۔ اوسپر اونھین اتنا ناز تھا کہ کسی کے کہنے کو خاطر مین نہ لاتے تھے (حالانکہ وہ تار محض پرائیوٹ حیثیت سے دیا گیا تھا) اور اگرچہ بادشاہ اور اوسکے وزیر بخوبی جانتے تھے کہ یہ تار ہمین کسی امداد یا دستگیری کا وعدہ نہین دیتا مگر وہ لوگ ضرور اس دھوکے مین رہے۔"

سب سے بڑا نتیجہ

سب سے بڑا نتیجہ اس لڑائی کا یہ ہوا کہ یونان صفحہ ہستی سے معدوم ہوگیا اور ترکون کو حیات دوبارہ ہوئی اور مشرقی یورپ مین پھر ایک زبردست سلطنت نظر آنے لگی۔ اسلام کی بوسیدہ ہڈیون مین آب حیات چھڑکا گیا اور مسلمانون کو جو عرصہ دراز سے اپنے آپکو مردہ نقلی سن سن کر خود بھی بیمار سمجھنے لگے تھے یہ معلوم ہوگیا کہ ہم مین ابتک جان اور حوصلہ باقی ہے اور ہم مین وہی بے پایان جلادت اور جوانمردی موجود ہے جو آباو اجداد سے وراثتاً ملی تھی اور ہم اب بھی اپنے بزرگون کی طرح اوروں کو فتح کرسکتے ہین۔

اس خیال کو یہانتک وسعت ہوگئی ہے کہ ترک کہتے ہین کہ یونان اگر ہمین تاوان جنگ وغیرہ کچھ بھی نہ دے تاہم اوسکا ہمین ممنون ہونا چاہیے کیونکہ اونسے ہمارا سکہ سارے یورپ مین جما دیا ہے۔ جو بدون صورت لڑائی نہ ہونے کے ناممکن تھا۔

ترکونکا سلوک

سارے نامہ نگار جو مختلف اخبارون کی طرف سے میدانِ کارزار مین موجود تھے متفق اللفظ بیان کرتے ہین کہ ادھم پاشا کی فوج نے جو نیک سلوک باشندگان تھسلی سے کیا ہے وہ نہایت قابلِ تعریف ہے۔ لوگ خواہ مخواہ غلطی سے گھربار چھوڑکر بھاگ گئے ہین اور جن لوگون نے ایسا نہین کیا وہ ان بدبختون کی شومی اعمال پر ہنستے ہونگے جو آب نادیدہ وموزہ ازپا کشیدہ پر عمل کرکے نکل کھڑے ہوے اگرچہ کچھ قتل و غارت بھی ہوا تو وہ بھی یونانیون کا تھا جو ہمیشہ عادتاً جہان سے بھاگتے تھے قید خانے کھول جاتے تھے جسکا نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ قیدی زنجیرین توڑکر نکل آتے تھے اور بیگناہ شہریون کو لوٹتے تھے۔ اور جسوقت ترک داخلِ شہر ہوتے تھے تو ڈرکر پہاڑون مین جا چھپتے تھے اور وہان سے باشندون کو ستاتے تھے۔ اب بھی جہان جہان ترکون کی جمعیت ہے وہان ایسے بدمعاشون اور رہزنون کا بس نہین چلتا اور لوگ امن و آسایش مین ہین۔ اب لوگون کا اعتبار اس حسنِ سلوک کا اتنا جم گیا ہے کہ بکثرت اپنے گھرون کو واپس آگئے ہین۔ اور اپنے کام دہندون مین لگ گئے ہین۔ ان یونانی سپاہیون نے لوگون کو اسطرح بھی غارت کیا کہ انھین خواہ مخواہ بہکا دیا کہ ترک آکر ہمین لوٹین گے۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ بیچارے تھوڑا اسباب لیکر بھاگے اور باقی چھوڑگئے۔

"ٹائمز کے کارسپانڈنٹ کی راے مین "قریب تیس لاکھ پونڈ (پانچ کرور روپیہ) تھسلی والونکا نقصان ہوا"

جرمنی کی مداخلت

نامہ نگار موصوف آگے چلکر لکھتا ہے کہ :-

"ایک نتیجہ خیز امر جو اس لڑائی مین ثابت ہوا وہ جرمنی کی مداخلت ہے جرمن کے ماہرانِ جنگ اس کارزار مین بہت کچھ دخیل تھے اور یہ فتوحات ظاہراً انہین کی اعلیٰ تربیت کا بدیہی نتیجہ ہین اس سے عجب نہین کہ سلطان آیندہ بھی

مستفیض ہون اور سول مین بھی اونکو زیادہ تر دخیل کرین اوسے یقین ہی کہ اگر سلطنت
عثمانیہ کا انتظام متدین اور قابل آدمیونکے ہاتھ مین چلا جاوے تو ترکی عرصہ قلیل
مین ایک بڑی متمول سلطنت بنجاوے گی - جرمنی عرصہ سے چپکے چپکے اپنے
دوستانہ اور تجارتی تعلقات قسطنطنیہ مین بڑہا رہا ہی - چنانچہ ٹائمز کا کارسپانڈنٹ
مقام قسطنطنیہ سے لکھتا ہی کہ ابتدائی چھیڑ چھاڑ سے جرمنی سلطان کے ساتھ رہا ہی
اور اسکو یقین دلاتا رہا ہے کہ مین تمھارے ساتھ ہون اسمین جرمن کی غرض یہ تہی
کہ یہانکی تجارت سے فائدہ اوٹھاوے اور سلطان بھی اس امر مین رضامند ہین چنانچہ
اب جسقدر ضروریات اسلحہ گولہ بارود وغیرہ جنگی سامان کی گورنمنٹ ٹرکی کو پڑتی ہی
وہ جرمنی کے کارخانون سے تیار ہوتے ہین - جرمنی کی ایک متمول کمپنی نے سلطان
کی خدمت مین ابھی ابھی دس لاکھ پونڈ قرضہ بھی پیشکش کیا تہا مگر سلطان نے یہ کہکر
نامنظور کیا کہ ہمین بالفعل ضرورت نہین - اسمین بھی عبدالحمید کی چال ہی جس سے
یہ مطلب ہی کہ بالفعل بجاے خود ممنون ہونے کے جرمنی کو تجارتی فوائد کے لیئے
اپنا دست نگر اور گرویدہ کرین - چنانچہ ایک جرمن بینک کو یہ حوصلہ بھی ہو گیا ہی
کہ وہ قلمرو عثمانیہ مین ایک بینک کہولے اور اس بینک کو بہت سی رعایات کا وعدہ
بھی دیا گیا ہی اور یقیناً اوسے بہت فائدہ بھی ہوگا - اور اسمین ذرا بھی شک نہین
کہ یہ رعایات ضرور عطا ہونگی "

اب دیکھنا یہ ہی کہ روس ان تعلقات کو کس نگاہ سے دیکھے گا وہ بخوبی جانتا ہی کہ ترکی سپاہی
جنپر جرمنی کے افسر ہون سدّ سکندری سے کم نہین اور اسمین ذرا بھی کلام نہین کہ موجودہ
شہنشاہ جرمن سلطان کا بڑا دوست ہی اور اس یگانگت اور خلوص کا اظہار اوسنے تاریخ تخت
نشینی سے آجتک متواتر مختلف پیرایون مین کیا ہے +

یادداشت سفرائے دول عظام بنام

وزیر خارجہ یونان

جو یادداشت ایم آنو سفیر روس نے منجانب طاقتہائے یورپ وزیر خارجہ یونان کے نام بھیجی اوسکا مضمون حسب ذیل تھا۔

"سفرائے فرانس و اٹلی و برطانیہ و جرمنی و اسٹریا و ہنگری۔ ایم آنو قایم مقام گورنمنٹ روس کو جو بمقام ایتھنز سفارتی گروہ مین اعلی ممبر ہے اختیار دیتے ہین کہ وہ ہر ایک کی گورنمنٹ اور نیز اپنی سرکار کی طرف سے گورنمنٹ یونان پر ظاہر کردے کہ دول عظام اس نظر سے کہ مہلتِ جنگ حاصل ہوسکے اور اس نظر سے کہ ترکی اور یونان کے درمیان جو بالفعل مشکلات پڑی ہوئی ہین اونمین سہولت اور آشتی پیدا ہوسکے بیچ بچاؤ کرنے کے لئے تیار ہین بشرطیکہ یونانی گورنمنٹ کو ان امور کا علانیہ اقرار ہو کہ وہ اپنی تمام فوج کو کریٹ سے واپس بلا لینے کا بندوبست کرے اور کریٹ کی خودمختاری (بجائے الحاق) باضابطہ طور منظور کرے اور یہ کہ وہ ان ہدایتوں اور مشوروں پر بےکم و کاست کاربند ہو۔ جو دول عظام حصول امن کی غرض سے اوسکے سامنے پیش کرین۔

یونانی گورنمنٹ کا فوری جواب

یہ یادداشت پہونچتے ہی سرکار یونان نے بعجلت تمام حسب ذیل جواب دیا کہ :۔

"گورنمنٹ شاہی اس یادداشت پر غور کرکے جو قائم مقام گورنمنٹ روس نے منجانب سفرائے دول عظام بھیجی ہے اقرار کرتی ہے کہ وہ اب شاہی

افواج کو کریٹ سے واپس بلانے کے اہتمام میں مصروف ہے اور یہ کہ وہ کریٹ کی خود مختاری کو باضابطہ تسلیم کرتی ہے اور یہ کہ وہ یونان کے اغراض اور فوائد کو دول یورپ کی سپرد کرتی ہے۔"

ساتھ ہی گورنمنٹ یونان نے فوراً اپنی افواج کو مطلع کیا کہ طاقتہائے یورپ نے بیچ بچاؤ کا وعدہ کرلیا ہے۔

انخلای کریٹ

۱۴ مئی کی نصف شب کے وقت ایتھنز کے تار سے معلوم ہوا کہ کرنل اسٹیکو کو ۴۳ افسر اور سپاہیوں کے جہاز پر سوار کرا دینے کا حکم آیا۔

انکے لیجانے کی غرض سے تین جہاز مقام پلاٹینیا سے کچھ فاصلہ پر تھے کہ سپاہیوں کے تیار ہوتے ہی وہ اونکو لیکر رخصت ہون۔ بقیہ فوج کی نسبت بھی مشہور ہوا کہ فوراً واپس بلائی جاوے گی۔

چونکہ ابتدائی خیالات سروں سے نکل گئے تھے اس لئے باغیوں نے یونانی فوج کی واپسی کی نسبت میں سمجھوتہ کرنا شروع کیا۔ انکو یقین ہو گیا کہ طاقتہائے یورپ اپنا وعدہ پورا کر سکینگی کہ ترکی فوج بھی جزیرے سے ہٹا دیجاوے گی اور کامل خود مختاری قایم ہوگی۔ گو اسوقت تک ایک معقول تعداد باغیون کے سرگروہون کی اپنے خیالی پلاؤ پکاتی رہی لیکن کثیر التعداد کریٹ کے باشندے اپنی کامیابی اور امید براری کو امر محال تصور کرکے ناامید ہوگئے۔ کیونکہ برعکس نتائج جنگ نے ثابت کردکھایا کہ یونان ہرگز اس لائق نہین کہ وہ کریٹ کی خواہشات اور دعاوی کے پورا کرنے میں آیندہ کسی قابل ہوسکے گا۔

امیر البحر کینی درو اور سر الفرڈ بلونی نے ۱۳ مئی کی شام کو کینیا کے بشپ (لاٹ پادری) سے عند الملاقات بیان کیا کہ ہمارے پاس سرکاری طور پر اطلاع آچکی ہے کہ یونان نے تمام خیالات جو الحاق جزیرے کے تھے دل سے نکال دیے ہیں اور یہ کہ دول یورپ وہاں کی خودمختاری کی کارروائی کو چلاتا چاہتے ہیں۔

بشپ کا شک بقیمیں خودمختاری میں

بشپ نے خودمختاری کی نسبت سنکر ظاہر کیا کہ مجکو خوف ہے کہ خودمختاری کی کارروائی ایسے ہی ٹھہر کر رہجاویگی جیسے کہ اصلاحات اور ترمیمات کا وعدہ پچھلے سال میں معدوم ہو کر رہگیا ہے۔

۱۳ مئی کی دوپہر کو کرنل چرم سائڈ۔کرنل مرسے۔ لفٹنٹ کرنل ہین وارنگ اور ایک اٹلی کے کرنل نے کریٹ کے ترکی گورنر اور کمانڈنٹ سے باضابطہ ملاقات کی شاہی سلامی سر کی گئی اور ان افسرون کا مع اردلی کے شہر مین ہو کر گذرنا باشندون مین دوستی کی نگاہ سے دیکھا گیا۔ ایک ترکی بینڈ قومی راگ بجا تا رہا۔

ڈوموکو کی حالت زبانی ایک نامہ نگار کے

روز یکشنبہ ۹ مئی ۱۸۹۷ء

ایک نامہ نگار نے مقام ڈوموکو سے لکھا کہ مین ہفتہ کے روز اس درہ سے ہو کر گذرا جو لامیا کے راستہ مین واقع ہے اب تک پرانی حد بدستور موجود ہے کیونکہ ترکون کے مورچے برقرار ہین۔ لوگ سب کے سب بھاگ گئے پر سپاہی بیٹھے ہین ہزارون بیل۔ گائے۔ بھیڑین۔ گھوڑے۔ اونٹ اور اسباب خانہ داری کے چھکڑے قطار در قطار سمندر کی طرف جارہے ہین۔ ڈوموکو مین یونانی فوج کی جمعیت تیس ہزار کی

اور قلب لشکر ایک پہاڑی کے عقب مین واقع ہی جو سمندر سے ۱۴۰۰ فیٹ بلند ہو
اور فرسالا کا میدان یہان سے نیچے برابر دکھلائی دیتا ہے۔
کرنل اسمولنسکی کی سپاہ میمنہ کی طرف گوڈا کی سڑک پر خیمہ زن ہی (یہ وہ فوج ہی جو
بالا بالا ویلسٹنو سے بھاگ کر آئی ہے) اگرچہ سپاہیونکا حوصلہ۔ اور صحت اچھی حالت
مین ہی مگر موسم کی اس ناقص حالت مین سپاہیون کا صحیح وسالم رہنا مشکل معلوم ہوتا ہے
(معلوم موسم کا اثر غنیم کی فوج پر کیون نہ محسوس ہوتا تھا)

تصویر سینٹ یکو یکے از باغیان کریٹ



مال غنیمت

لرسالا کی جنگ مین جسقدر مال غنیمت ترکون کے ہاتھ لگا اوسکی مقدار بہت بڑی تھی سامان رسد۔ گولہ بارود۔ اور کئی توپین اور کثیر التعداد سامان جنگ پیچھے رہگیا۔ جو باسانی ترکون کے ہاتھ لگا۔ لیکن سب سے زیادہ مال غنیمت شاہزادون کے پہننے کے کپڑے اور جوتیان وغیرہ تہین جنکی نسبت کہا گیا ہی کہ گھبراہٹ مین ساتھ نہ جاسکین +

افسران افواج یونانی مین تغیر و تبدّل

ترنقالہ کو یونانی لشکر نے خیرباد کہی۔ رسالہ کے افسر میجر بریٹی اصل فوج مین شامل ہونے کی غرض سے عازم ڈوموکو ہوئے۔ کرنل واساس اور کرنل کانسٹن ٹنڈنیر کریٹ سے واپس آ گئے۔ تصفیہ ہوا کہ کرنل واساس تھسلی کو جائین اور کرنل کانسٹن ٹنڈنیر فی الفور ڈوموکو پر بڑہین اور بطور چیف اسٹاف وہان اپنے کامون کا چارج لین۔ کرنل مناس آرٹا کی کمان سے برطرف کردے گئے۔ اور کرنل اسٹری ٹونس بجائے اونکے مقرر ہوے اور جنرل اسٹاف بھی اونکے لئے نیا مقرر ہوا۔

یونان اور گورنمنٹ یونان کی نازک حالت

یونانیون کی باقیماندہ فوج چارونطرف سے سمٹ کر ڈوموکو مین جمع ہو چکی۔ سپاہیون کا یہ حال تھا کہ کھانسنے چھینکنے اور سردی سے کانپنے اور فاقہ کشی سے مرتے اور جابجا گھسٹتے پھرنے کی نوبت آ چکی تھی۔ بارش کے مسلسل ہونے سے بیماری لحظہ بلحظہ

ترقی پکڑ گئی۔ دوا دارو کا پتہ نہ تھا۔ نہ ایسے وقت میں ڈاکٹروں۔ کمسرٹ اور
ادویات کا بندوبست ہوسکتا تھا اور یہ دقت بار برداری کے جانوروں کے نہ ملنے سے
اور بھی زیادہ ہو گئی تھی۔ فوج کو محصور ہو جانے کا ہر وقت اندیشہ لگا رہتا تھا کیونکہ وہ توپیں
اور کارتوس دشمن کے ہاتھ میں دیکھ چکی تھی۔ ایک لاکھ یونانی رعایا اپنے مکانات واقع تھسلی کو
چھوڑ کر ایسے وقت میں جابجا کوہستانوں میں ماری ماری پھرتی تھی۔ جبکہ موسلادھار بارش
اور برف باری کی شدت تھی نہ اونکے تن پر کپڑے تھے نہ کھانے کو روٹی میسر تھی۔ کھلی
ہوا میں دن اور رات بسر کرتی تھی۔ قریب قریب اُس تمام ملک پر ترکی قبضہ ہو چکا تھا۔
جو اس جنگ سے ۱۶ برس پیشتر ان سے چھین لیا گیا تھا۔

یونان کا خزانہ کوڑی کوڑی سے محتاج۔ سلح خانہ ایک ایک رفل بندوق سے
خالی۔ اعتبار مفقود۔ آمدنی کے ذرائع بند۔ کاشتکاری اور زراعت موقوف ہو گئی تھی۔
ترکی فوج اور دارالسلطنت یونان کے ابین بجز اونہیں مغرور سپاہیوں کے اور کوئی روک تھام
نہ تھی۔ اس لئے گورنمنٹ یونان مجبور ہوئی کہ سرنگون ہوکر خواستگار امن ہو۔ کریٹ سے
فوجیں واپس بلالی گئیں۔ جزیرہ کی خودمختاری نہ کہ الحاق منظور کرنا پڑا لیکن ترکی کو دوموکو
فتح کرنے سے قبل مہلت جنگ منظور کرنا گوارا نہ تھا شاید وہ جو ۱۸۹۷ء میں نکل گیا تھا واسپے
اور ایتھنز کا راستہ کھل جاوے اور بہترین شرائط پر صلح کرنا ترکی کے اختیار میں رہے۔

آرٹا کی حالت کمانیر ترکی فوج کی تار برقی

قسطنطنیہ کو ۱۱ مئی ۱۸۹۷ء

کمانیر فوج ترکی نے ۱۱ مئی کو جینیا سے ایک تار برقی اس مضمون کی قسطنطنیہ کو روانہ کی
"یونانی فوج ایپائرس آرٹا کو بھاگ گئی اور تین ہزار بندوقیں اور تین صندوق

سامانِ جنگ کے اور ایک کوہستانی توپ چھوڑ بھاگی۔ حال کی جنگ میں یونانیون کے ۹۰ آدمی کام آئے اور جس مراسلہ کے ذریعہ سے یہ خبر قسطنطنیہ سے روانہ ہوئی تھی اسمین یہ بھی بیان تھا کہ ۲۲۵ گھوڑے کوسود کے عیسائی اور مسلمان باشندون نے بلا قیمت اس غرض سے نذر دیے ہین کہ ترکی فوج الاسونا اونکو استعمال مین لائے۔ زخمیونکا چوتھا چالان کل یہان داخل ہوا۔"

انتظام مقامات مفتوحہ

کونسل وزرا کے ایک فرمان مین جو پیشگاہ سلطان سے منظور ہوا یہ حکم دیا گیا کہ:- جنگی پولیس کی ایک بٹالین لاریسا کو روانہ کیجاوے" یہ فوج مناسطر اور سلونیکا کی جنگی پولیس سے لی گئی اور لاریسا کے قریب قریب جو مقامات واقع ہین وہانکی فوج مستحفظ کے لوگ بھی اس مین داخل کیے گئے۔

یہ بھی حکم دیا گیا کہ وولو اور لاریسا اور طرنق قلعہ مین جو ترکی افسر کانسلون کے عہدہ پر مامور تھے وہی اب اضلاع مذکور کے قایم مقام مقرر کیے جاوین اور وہان کا انتظام کرین۔ فوج سلطانی کے لیے جن تمغون کی تیاری کا حکم دیا گیا اونکی ڈھلائی کے اخراجات کا سلطان نے اپنی جیب خاص سے دینا منظور کر لیا۔

جنگ ایپارس بار سوم محاربہ پنتوپولو (ایپارس مین)

جب یونان کے محافظ فوجین جنوبی مشرقی سرحدی ضلع مین جابجا متعین تھین تو مغربی بازو جو ایپارس کے حصون پر پہلے سے قابض تھا بتدریج سرحد سے پیچھے ہٹا دیا گیا ان بہت سی لڑائیون مین جو التولسے جنگ سے پہلے ان حصہ جات مین واقع ہوئین

ایک لڑائی نہایت زبردست تھی اور وہ ہنوپولو کا معرکہ تھا۔
اخبار ڈیلی نیوز کے خاص نامہ نگار کے ذریعے سے جو یونانی فوج کے ہمراہ تھا اس ہزیمت کا حال بخوبی معلوم ہوا جو اس نے مقام پتراس سے ۱۰ مئی کو لکھا تھا۔

"جنگ ہنوپولو کی تین روز کی لڑائی میں یونانیوں کے مقتولین اور مجروحین کی تعداد سات سو سے زیادہ ہو گئی جس میں پچیس۲۵ افسر مقتول اور بہت سے مجروح ہوئے۔ افسروں کا نقصان عموماً بہت زیادہ اس لئے ہوا کہ یونانیوں کی رجمنٹوں میں بہت زیادہ افسر ہوتے ہیں۔ ایک پلٹن میں ایک میجر کمانیر اور تین افسر مارے گئے اور چار زخمی ہوئے یہی مصیبت اور پلٹنوں پر بھی گذری ہوگی۔

ایک مرتبہ جگہ کی قلت کے سبب سے ایک پہاڑی کے بازو سے توپوں کا چلنا خاموش ہو گیا جو سڑک کے اوپر واقع ہے لیکن یونانی فوج ان نقصانات سے جو اس مقام پر اس نے اوٹھائے تھے ایسی کمزور ہو گئی تھی کہ وہ اس موقع کو غنیمت سمجھ کر اس پہاڑ کی چوٹی پر قبضہ نہیں کر سکی جہاں سے ترک ایسی آگ برسا رہے تھے کہ وہاں ٹھیرنا دشوار تھا۔ اسوقت درہ فیافا کے دہانہ پر فوجوں کو کچھ بہت بڑی کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ اس درہ کی شکل نہایت پیچدار اور عمودی ہے اور اسکے دونوں جانب کی چٹانیں ڈہالو ہیں۔ یونانی توپیں ان آہنی دیواروں کے خلاف کوئی اثر ڈالنے والی کارروائی کرنے کے قابل تھیں جس کے عقب میں البانیا کے لوگ بڑے تحمل کے ساتھ کھڑے تھے اور یونانی پلٹن پر گولیوں کے متواتر سیلاب بہا رہے تھے جنکے پاس سوا ایک یا دو چھوٹی چھوٹی آبپاشی کی نہروں کے اور کوئی

بچاؤ نہ تھا۔ یہی کیفیت ہر مقام پر تھی۔ یونانی فوجوں کے لئے میدان میں صرف اُن شگافوں کے پشتوں سے کسیقدر پناہ ملگئی تھی جو ایک دوسرے کو قطع کرتی تھیں برخلاف اس کے ترک ہر مقام پر ایک قدرتی آڑ رکھتے تھے جسکو اونہوں نے اپنے طور پر بخوبی درست کرلیا تھا اور ہر حالت میں انکے مورچے یونانیوں پر حکمرانی کرسکتے تھے پس ظاہر کہ ہر موقع پر انکا نقصان نسبتًا خفیف ہوتا تھا۔

یہ لڑائی تمام دن رہی اور جیسا کہ اس قسم کی لڑائیوں میں معمولًا دیکھا جاتا ہے دوران جنگ میں کسی قسم کا ذرا سا بھی سکون نہیں دیکھا گیا جب کچھ عرصہ گذر گیا تو آسمان پر کالی گھٹائیں چھاگئیں اور موسلا دھار مینہہ برسنے لگا۔ اگرچہ اس سے اُن سپاہیوں کو نجات ملگئی جو چالیس گھنٹے سے فی الواقع بے آب و دانہ لڑ رہے تھے لیکن چار بجے ایک دلیرانہ آخری کوشش کی گئی۔

اس جنگ میں تین کالم فوجیں یکبارگی شریک ہوتیں اور ایک ہیبتناک گولہ باری جانبین سے نصف گھنٹے سے زیادہ تک ہوائی۔ اسوقت شرابور کرنے والی بارش اور بھی بڑھ گئی اور آدمی بالکل بھیگ گئے۔ اور فوجوں میں بہت بڑی بیدلی پھیل گئی۔ پہاڑیوں کی چٹانوں میں پانی کی وجہ سے پھسلن ہوگئی اور کسی حملہ کی مزید کوشش میں رخنہ پڑگیا جسے رفتہ رفتہ گولہ باری کم ہوئی اور بند ہوگئی اور اگرچہ جابجا شام تک کبھی ایک آدھ گولہ چلتا رہا لیکن درحقیقت ہنولولو کی لڑائی پانچ بجے ختم ہوگئی اور فوجیں اپنے اپنے مورچوں پر قابض رہیں۔

جب تک بہت زیادہ رات نہین گذری لاشون کے اوٹھانے کا کام ختم نہین ہوا اور بعض لاشین درحقیقت دوسری صبح تک نہین اٹھین اس لئے کہ دن مین یونانیون کے طبی وسائل رسانی کی نقل و حرکت اور خبرگیری مین نہایت ہی قابل الزام تھے ۔ البانیا فوجون کی تفنگ اندازی ایسی شدید تھی جس سے بہت سی حالتون مین اس بات کی ضرورت تھی کہ مقتولین کی لاشین جہان پڑی ہین وہین پڑی رہین ۔ رات کے گیارہ بج گئے تھے اور بارش کی وہی کیفیت تھی سپاہی بھیگ رہے تھے اور یہ دیکھا گیا کہ اکثر پلٹنون کو غیر ضرر رسیدہ افسرون نے چھوڑ دیا تھا ۔

فوجون کے جمع ہونے کے لئے احکام جاری ہوئے تھے اور ہدایت تھی کہ ایمارتی کے پہاڑ پر اپنا وسطی مورچہ قایم کرین جسکے معنی درحقیقت یہ تھے کہ جو کچھ تھوڑا بہت موقع حاصل کیا گیا ہے چھوڑ دیا جاے اور جن جن موقعون پر بالفعل قبضہ تھا وہان سے کسی مقابلہ کے بغیر ہٹ جائین ۔ جب فوج دریا کو چہارشنبہ کے روز عبور کر رہی تھی تو پھر ایک رات کھلے میدان مین بیرحم بارش کے خلاف بڑی بےچینی سے کاٹنا پڑی ۔ یہ بارش بھی شام سے صبح تک ہوا کی ۔

جب شنبہ کے روز سپیدہ صبح نمودار ہوا تو ترک ان مورچون پر قابض ہو گئے یونانیون نے پنجشنبہ کے روز دوپہر کو بڑی مردانگی سے غنیم کے گولون کی برداشت کی اور ایک جدید دفاع بندی مین مشغول رہے ۔ جہان ترکون کی سپہ گری کا سیلاب جاری تھا جسکی زد ہنوپولو کے پہاڑ تک تھی جس نے ایک روز پہلے یونانیون کی بہت کچھ قیمتی جانین ضائع کی تھین چونکہ

یونانی باوجود ان بھاری نقصانات کے ایک ایسی حالت مین نہ تھے
جس سے کسی حملہ کا تجدید ہو سکے اس لئے قرار دیا گیا تھا کہ وہ اپنی حفاظت بہ
سختی کے ساتھ قایم رہین - ترکی سوار میدان مین نمودار ہوتے لیکن
چونکہ وہ ایک فاصلہ دراز پر تھے اور اونپر کسی مزاحمت و مخالفت کا اثر
نہین ہوتا تھا اور نہ ترکون ہی نے حملہ کی کوئی علامت ظاہر کی لہذا وہ تمام
دن خاموشی سے گزر گیا - کبھی کبھی جابجا کوئی توپ چل جاتی تھی - بعض اوقات
قلعہ آرٹا سے کوئی گولہ ترکون کے مورچہ پر گرتا تھا لیکن اس سے انکو کوئی
نقصان نہوتا تھا - اصل حقیقت یہ ہے کہ جانبین کے لوگ بالکل تھکے ہوئے
تھے اور کوئی خواہش انکو لڑائی کی نہ تھی - حتی کہ دریاے لوروس کے پل
جسکا ایک حصہ کرنل گول خنولوبوس نے اس لڑائی مین چھین لیا تھا
کچھ یون ہی توپون کی لڑائی مین مشغول رہا - اور تھوڑی دیر تک بیدلی
سے توپون کی لڑائی ہوتی رہی - لیکن وہ بھی ایک یا دو گھنٹے کے بعد بند
ہوگئی اور فریقین ایک دوسرے کے مقابلے مین توپون اور بندوقون کی
بھاری گولہ باری کو سہتے رہے جو تمام دن حوالی بیریویزا مین ہوتی رہی
اسطرح نصف شب تک یونانی اپنے مورچون پر قابض رہے حتی کہ دفعتہ
کرنل مناس کا جو دوپہر کو آرٹا واپس گئے تھے یہ حکم آیا کہ تمام فوجین اپنے
مرتبہ اور دریا کے اس پار قصبہ مذکور کو واپس آجائین -

فی الواقع اس کارروائی کے متعلق بہت سی افواہین مشہور ہوئین جو عام طور پر
سمجھ مین نہین آئین - تاہم یہ بازگشت بڑی اسلوبی اور انتظام کے ساتھ
وقوع مین آئی اور تمام فوجین اور توپین قدیم جنگ بازگشت کے طریقہ پر

پانچ بجے صبح واپس گئین اسکے بعد کرنل ڈاکس اور دوسرا بریگیڈ
مقیم ہا کا چونکہ ترکی مورچہ مین ہوکر نکل جانے کے قابل نہ تھا پس یہ حصہ
نقل و حرکت مین ناکام رہا اس لئے حکم دیا گیا کہ عملداری یونان کو فوجین
واپس جائین - مارکوبوٹ زارس اور پریونزا کی فوج کو بھی یہی ہدایت ہوئی
اسطرح تیسری مرتبہ کوئی یونانی سپاہی ترکی علاقہ مین باقی نہین رہا -

پریویزا کے قریب سخت جنگ اور یونانی فوجونکی مصیبت ۱۶ مئی ۱۸۹۷ء

انھین روز ون کروراسا مین ایک جنگ عظیم تین روز تک برابر ہوا کی اور اسکے
بعد فوجین پسپا ہوئین - اس بازگشت مین بہت سے آدمی ضائع ہوئے - یہ قابل غور
ہے کہ تین ہزار کی ایک زبردست فوج دہانہ توس مین چہارشنبہ کے روز اوتری
تھی - لیکن کوئی مناسب انتظام یہان پیشتر سے نہ کیا گیا تھا - اس لئے کسی طرح
یہان کوئی کشتی نہین ملسکتی تھی اور فوج کی ایک بہت بڑی جماعت تیرنے یا پایاب
اوترنے پر مجبور ہوئی - تاہم سب لوگ اسی رات مین صبح سے پہلے بغیر کسی مخالفت کے
چہارشنبہ کے روز کنارہ پر پہونچ گئے اور اسکے بعد اونھون نے تمام ان ممکن الحصول
راستون پر جو پریویزا سے فلی پاڈیہ کو گئے ہین ایک زبردست مورچہ قایم کرلیا -
اس مقام پر وہ لوگ تمام دن پنجشنبہ جمعہ اور شنبہ کو لڑائی مین مشغول رہے -
ترکون کی دو ہزار زبردست فوج نے پریویزا سے نکلکر ایک حملہ کیا اور ایک بڑی
گولہ باری اور گولی کی بوچھار کے بعد یونانی مورچے کو منوک سنگین گھیر لیا اور اگرچہ ہر ایک
مرتبہ ترک بہت بڑے نقصان کے ساتھ وہان سے ہٹا ہٹا دئے جاتے تھے تاہم

اونھون نے متواتر اور پیہم حملے کئے۔

یونانی اپنے مورچون کو سنبھالے رہے لیکن چونکہ اونکو اپنے تئین مورچہ بند کر لینے کا وقت نہین ملا اس لئے اونکو سخت مصیبت پیش آئی لیکن ترکون کے مقابلہ مین اونکا نقصان بہت تھوڑا ہوا۔ شنبہ کی شام کو دونون فوجین تھک کر چور ہو گئی تھین یونانیون کو بھوک اور پیاس سے سخت تکلیف پہونچ رہی تھی اس مین کوئی شبہ نہین ہے کہ ترکون کا بھی قریب قریب یہی حال تھا۔ یونانیون کا قول ہے کہ البانیا کے سپاہیون نے بڑی عمدگی سے جنگ کی اور ایک عجیب غریب دلیری اور شجاعت ظاہر کی اونکو موت کا مطلق ڈر نہ تھا باین ہمہ مورچے مین کوئی انقلاب واقع نہین ہوا یونانی ابتک اپنے اصلی مورچے پر قابض تھے۔ اسکے بعد رات کے وقت حکم آیا کہ یونانی علاقہ کو فوج واپس جائے۔

اسوقت ایک کمانیر نے تھکی ہوئی بھوکی اور بھیگی فوج کو اطلاع دینے مین یہ غلطی کی کہ اونکو عجلت کے ساتھ پسپا ہونا یا منتشر ہونا چاہیئے۔ سپاہی ساحل تک ایک عمدہ انتظام کے ساتھ لوٹے۔ لیکن تقریباً دو سو سپاہی جنکے لئے اطلاع اور آگاہی کا بظاہر کوئی ذریعہ نہ تھا مارڈالے گئے یا قید مین پڑ گئے باینہمہ دریا کے کنارہ پر اس مصیبت کو بھی اور ترقی ہوئی۔ ابتک ترک خاموش تھے لیکن جب یونانیون کو کوئی کشتی نہ ملی تو مایوس ہو گئے اور آخرکار اونھون نے اس دریا کے خلیج سے پایاب اوترنے کا ارادہ کیا جو اونکو یونانی عملداری سے علیحدہ کرتا تھا۔

یہ ایک ڈہائی گھنٹے کا کام تھا لوگ دریا مین ہاتھ پاؤن مارنے لگے علی الصباح ترکون کو اس واقعہ کی کیفیت معلوم ہوئی اسوقت اونھون نے پایاب اوترنے والی جماعتون پر گولے برسانا شروع کئے جنکی اب حالت نہایت مصیبتناک تھی بہت سے

آدمی ڈوب گئے جن مین اکثر زخمی تھے اور جب یہ فوج مرتی کھپتی مقام پر پہونچی تو اوسکی حالت نہایت قابل افسوس تھی۔ دشمنون نے اپنے زخمی پیچھے چھوڑ دے تھے۔ بہت سی حالتون مین اکثر سپاہیون نے اپنے اسلحہ گرا دئے تھے اور سب خستگی اور مصیبت کی عام بلا مین پھنسے ہوے تھے۔ تین روز کی لڑائی اور ہزیمت مین کرنل بوٹ زارس کے آدمیون نے تخمینہ کیا ہے کہ انکے ایک سو آدمی گم ہو گئے پچاس مارے گئے اور دو سو سے زیادہ زخمی ہوئے۔ جنمین سے چند آدمی پیچھے چھوڑ دئے گئے تھے۔ اور دو سو کا پتہ نہ تھا۔

اب اگر اس نقصان کو ان لڑائیون کے نقصان عظیم کے ساتھ ملائین (جہان بیشتر لڑائی ہوئی) تو اپیارس کی فوج کا نقصان تین روز کی لڑائی مین جو کچھ ہوا اوسکی تعداد تقریباً اسقدر ہے کہ پانچسو آدمی مارے گئے اور ایک ہزار زخمی یا مفقود الخبر ہو گئے جنمین سے بہت سے آدمیون کو مقتولون مین شمار کرنا چاہیے۔

۱۷ مئی ۱۸۹۷ء۔ ڈوموکو کی لڑائی اور جنگ روم و یونان کا خاتمہ

اس لڑائی مین بھی جسکے اختتام پر مہلت جنگ عطا کی گئی تھی اور لڑائیون کے ترکون نے بہت بڑی گرمجوشی اور جنگی قابلیت ظاہر کی اور یونانی فوجین بڑی کمزوری کے ساتھ منہزم ہوئین۔ تاہم بقول ایک نامہ نگار کے۔

"یونانیون کی جانب سے بھی بعض ایسی علامتین پائی گئین جن سے معلوم ہوا کہ اونھون نے آخر تک ہمت و مقابلہ کیا۔ لیکن اس لڑائی کا بہت بڑا حصہ جسکا تعلق یونانیون سے ہے مایوسانہ شکست اور مصیبت سے لبریز ہے۔"

مورچہ بندی کی کیفیت

یونانیونکا مورچہ ناہمواری کی وجہ سے گھوڑے کے نعل کی شکل کا تھا

جسکا داہنا بازو نہایت تنگ تھا۔ بھاری توپوں کی تین باڑیاں اس مورچہ میں اس
چوٹی پر قایم کی گئی تھیں جو بائیں جانب واقع ہے اور انکی امداد کے لیے پانچ ہزار سپاہی متعین
تھے۔ ڈوموکو کے سامنے چوٹیوں اور اُن ڈھالوں پر جو میدان سے جا ملے ہیں
پانچ میدانی اور کوہی توپخانے مع پانچ ہزار سپاہیوں کے قایم کیے گئے تھے اور داہنی
جانب کے آخر ایک توپخانہ کیفکی میں اور دوسرا توپخانہ کنٹرزیکی میں لگایا گیا تھا۔
اسکے محاذی چار میدانی اور کوہی توپخانے تھے۔

اس مقام پر جو فوجیں صف بستہ تھیں انکی تعداد تقریباً تیرہ ہزار ہوگی یہ ڈوموکو کے
بائیں جانب ایک پہاڑ کی ڈھال پر بطور محفوظ فوج کے متعین تھیں۔ یونانیوں کے
حفاظتی مورچہ کو اشنٹی میٹر والی کرپ کی دو توپوں سے جو کرنل ٹوپولوس کے
زیر کمان تھیں استحکام دیا گیا تھا۔ انمیں سے ایک توپ قدیم قلعہ میں جو قصبہ کے اوپر اور
دوسری ڈوموکو کے مشرق میں ایک چوٹی پر نصب کی گئی۔ اس کے محاذی چار میدانی اور
کوہی توپخانے تھے۔

یونانیوں کی کل فوج کی تعداد پینتیس اور چالیس ہزار کے مابین تھی جس میں پانچ ہزار
سوار بھی شامل تھے۔ جب ترکوں کی فوجیں بائیں جانب اور سامنے کے رخ پر صف بندیاں
کر رہی تھیں تو انکی تعداد پچاس ہزار سے کم نہیں معلوم ہوتی تھی۔ اسکے علاوہ پچیس ہزار
فوج داہنی جانب کے خاتمے پر اندازہ کی گئی۔ نو بجے کے تھوڑی دیر بعد ترکی فوجیں فرسالا
کی جانب سے بڑھتی ہوئی دکھائی دیں۔ قریب قریب اوسی وقت ایک فوج کوہستان
کیسی ویادی کی چوٹی پر نمودار ہوئی اور یونانیوں کے بیرونی مورچوں پر گولہ باری شروع
کی جس نے انکا جواب دیا۔ جنرل میرجالی بائیں بازو کی کمان کرتے تھے اور جنرل
میکرس داہنے بازو کی فوج کے کمانیر تھے۔ ترکی توپخانوں نے کوہ کیسی دیا سے

اور اس وقت تک گولہ باری کی جب تک کہ انکی فوجین فرسالا کی سڑک پر کوچ کر رہی ہین
اور میدان مین صف بستہ ہو کر لڑائی کے لئے تیار ہو گئین - یہ ایک عظیم الشان منظر
تھا جو ڈوموکو کی پہاڑیون سے بخوبی دکھائی پڑتا تھا -

رسالہ کے پانچ اسکواڈرن جو دو میل تک سڑک پر سرپٹ آ رہے تھے مشرق کی جانب
مڑ گئے - اور ان اونچی اور بلند ٹیلون کے پیچھے جو لیسی دیاری کے نشیب مین واقع ہین غائب
ہو گئے - پلٹنین تین میل تک ثابت قدمی کے ساتھ سانپ کی طرح لہراتی ہوئی چلی گئین -
اسکے بعد وہ بائین جانب موضع پوگاری کے عقب مین پھیل گئین جو فی الفور جلا دیا گیا -
یہ فوجین یونانیونکی مشرقی فوجون کے سامنے قائم ہوئین - دو ترکی توپخانے سڑک
کی مشرقی جانب ایک ایسے نشیب مین قائم کئے گئے - جنھون نے بڑی قابلیت کے
ساتھ ترکی کی نقل و حرکت کو جو توپخانون کے داہنی جانب سے حملہ کرنے کے لئے
(یونان کی جانب چپ) ہو رہی تھی ایک عرصہ تک چھپائے رکھا - یونانیون کی بڑی
کروپ کی توپین جو قلعہ اور چوٹیون پر تھین گولونکا مینہہ برسانے لگین - اور فوراً نشانہ
دریافت کرکے ترکون کی صف بستہ نقل و حرکت مین ہل چل ڈالدی جو باوجود بڑی
بردباری اور بے پروائی سے عمل مین آ رہی تھی ایک اور یونانی توپخانہ نے جو ایک ناہموار
پہاڑی کی پیشانی پر تھا اس سڑک کی جانب جو میدان کو جاتی ہے نشانہ باندھا اور ترکی توپخانہ
پر گولے برسانے شروع کئے -

ایوزونیون نے مورچون پر ڈھلوان پہاڑون سے گولہ باری شروع کی اور تین بجے تک
یہ لڑائی عام طور پر پھیل گئی نصف گھنٹے کے بعد جانبین سے ہنگامہ گولہ باری اسقدر گرم ہوا
جس سے معلوم ہوتا تھا کہ گویا ہلکی توپین چل رہی ہین - یونانیون کی صف بندی غنیم کی
نسبت عمدہ تھی - ایک شخص اس خوفناک تباہی کو بخوبی دیکھ سکتا تھا جو ترکی پلٹنون کی

صفون مین اونکے توپخانون نے ڈال رکھی تھی ایک گولہ قلعہ کی کرپ توپ سے ترکی فوج کے ایک کالم مین جو مورچہ کے مشرقی گوشہ مین تھا اوسوقت گرا جب وہ ڈہس کی پناہ مین صف بندی کی تیاری کر رہا تھا اور ایک دوسرا گولا سڑک کی داہنی طرف ترکی توپخانہ مین گرا - ان گولون نے سخت نقصان پہونچایا - جسکا اندازہ اس امر سے ہوسکتا ہے کہ ایک ترکی توپ اپنے مقام سے گر پڑی اور توپچیون کو یہ توپ اوسی جگہ چھوڑکر باقی توپین کچھ عرصہ کے لئے ہٹا لینا پڑین - جو کچھ دیر کے لئے بالکل خاموش ہوگئین -

ترکون کی شجاعت

یونانیون نے توپ کو گرا دیکھکر اوسکو بالکل نیست نابود کرنے کوشش کی اور گولہ باری کا زور اوسی پر مجتمع کردیا - دو گولندازون نے ہرگز اس خوفناک حالت مین بھی اپنی توپون کو نچھوڑا - رویٹر کا نامہ نگار خاص جو عساکر عثمانیہ کے ہمراہ تھا لکھتا ہے کہ

"ان دونون جانباز گولندازون نے کمال ہی جرات اور شجاعت دکھلائی جنکے اردگرد واقعی قعر جہنم موجزن ہو رہا تھا اونکے سرون پر خاردار گولے پھٹ پھٹ کر گر رہے تھے اور کردی گولے اونکے قدمونکے نیچے زمین کو پاش پاش کئے ڈالتے تھے لیکن یہ بہادر اپنی جگہ سے ایک انچ ادھر اودھر ہٹ جانے کا نام نہ لیتے تھے - رات ہو جانے کے بعد مین ترکی فوج کے عقب مین ہٹ آیا اور فرش خاک کو بچھونا کرکے لیٹ رہا - کارتوسون کے شکستہ صندوقون کو جمع کرکے آگ سلگائی جسے دیکھکر کئی زخمی ہسپتال جانے سے پہلے اپنے کمزور جسمون کو گرم کرنے کی غرض سے جمع ہوگئے ایک افسر کے بائین آنکھ کے اوپر گولی کا سخت زخم تھا مگر وہ نہایت زندہ دلی سے اس روز کے معرکون کی کیفیت سناتا رہا - ایک سپاہی کے شانہ سے گولی وار پار نکل گئی تھی جسکی اس شیر مرد کو مطلق پرواہ نہ تھی لیکن بعض سپاہیون

کو ایسے شدید زخم پہونچے تھے کہ ذرا سی جنبش یا حس پر درد پیدا ہو جاتا تھا اور اوسکے منہ سے آہ کے ساتھ بے اختیار یہ کلمہ نکلجاتا تھا کہ "اے اللہ ہمپر رحم کر"۔

"ان غریب مصیبت زدگان کی تکلیف کا المناک نظارہ جو میرے پاس جمع ہوگئے تھے مجھے مدت العمر فراموش نہوگا۔ مین اسوقت ترکی توپخانہ کی قابل تعریف استقامت اور استقلال کی تعریف کئے بغیر نہین رہسکتا۔ اوسکو دو میل کے فاصلے سے یونانی مورچون پر گولہ باری کرنی پڑی تھی۔ اور طرہ یہ کہ انکا توپخانہ نشیب مین اور مورچے بلندی پر تھے اس سے مشکلات اور بھی زیادہ پڑین۔ دشمن اونکی نقل و حرکت کو بخوبی دیکھ سکتا تھا۔ باایں ہمہ ترکی توپخانہ کے صرف دو آدمی مقتول اور سات مجروح ہوئے۔ مگر ترکون کی پیادہ فوج کو نقصان عظیم اوٹھانا پڑا۔ مجھے میدان جنگ کے ایک حصہ پر سے گذرنے کا موقع ملا تو مردے اور زخمی بلا امتیاز ایک ہی ڈھیر مین پڑے پائے۔ زخمی سپاہی کے پہلو بہ پہلو جسکی اوس جگہ مرہم پٹی کیجارہی تھی دوسرے شخص کی لاش بھی پڑی تھی جسکا جسم گولے نے ٹکڑے ٹکڑے کرکے چیتھڑے کردیا تھا۔

جس ترکی دستہ نے دشمن کے قلب پر حملہ کیا وہ بہت ہی قابل تعریف ہے اوسکو دوران جنگ مین یہ پہلا ہی موقع ملا کہ گولے کی زد مین آوے تاہم اوسنے غنیم کے چند مورچے جو نہایت ہی محفوظ و مضبوط تھے اور جبکہ غنیم کے لشکر کی تعداد بمقابلہ اپنے بہت ہی زیادہ تھی ہنوز سنگین فتح کرکے خاص امتیاز حاصل کیا۔"

جا بنے فرسالا کی سڑک پر اور زیادہ ترکی سوار نمودار ہوئے اور اونکی چال مین جنبش
کرتے ہوئے نظر آئے - اسی وقت ترکی بائین بازو کی فوج مین مزید ترقی ہوئی
مورچے کے عقب سے دو توپین میدان مین بڑہائی گئین اور یونانیون کے مورچونپر
گولہ باری شروع کی جہان قصبہ کے نیچے بکثرت یونانی فوجین جمع تہین -
اس اثنا مین چلتے ہوئے گاؤن کے سامنے مغربی جانب فوجون کی صفین
روانہ ہوتین اور ایک خوبصورت اور عمدہ ترتیب کے ساتھ پہیلکر پنکھے کی شکل مین آگے
بڑہین اور ایزنویون اور ڈیڑہ سو گیری بالڈی والون سے مورچون پر مقابلہ کیا -
آخرالذکر سپاہی گیری بالڈی کے زیر کمان تھے - لیکن چونکہ وہ غیر ملکون کے سپاہیون
کے دیکھنے کو چلا گیا جو یونانیونکے بائین بازو پر تھے - اس لیے انکی غیر حاضری مین
سیریانی نے انکی کمان لی اور گیری بالڈی والون کو حکم دیا گیا کہ وہ مورچان پر جو
توپخانے کے سامنے تہا ایزنویون کی مدد کرین - انہون نے ہر چند غنیم پر گولہ
بوچہار شروع کی لیکن اونکی مستقل پیشقدمی کو نہین روک سکے -
اس لڑائی مین ترکون کا استقلال قابل تعریف ہی جو باوجود اسکے کہ گولون اور
گولیونکی بوچہار سے اونکی صفین پہٹ پہٹ جاتی تہین اور ایزنویی اور گیری بالڈی
بہت ہی بڑی قادراندازی کے ساتھ ارتہین مار رہے تہے مگر اونکا بڑہنا کسی طرح
نہین رکتا تہا - ترکون نے انتظام کیا تہا کہ ڈہال پر سے بسنگین حملہ کرین لیکن گیری بالڈی
والون کی صحیح گولہ اندازی اور باڑہون نے اونکو اپنی جگہ سے ہٹا دیا - اور وہ
میدان جنگ کی جانب پسپا ہو گئے - ڈیڑہ سو گیری بالڈی والون مین سے
دس مقتول اور تیس مجروح ہوئے - سیریانی بہی مجروحین مین تہا - اس موقع پر گاریڈ
بالڈیا تیمار دارون نے جو مردانہ کام کیا وہ نہایت حیرت انگیز ہے - یہ عورتین سرخ کرتی

بچے ہوے بیبا کانہ اپنے زخمیون کی تیمارداری کو موجود تھی اور خوش قسمتی سے تمام لڑائی مین اوسکو کوئی ضرر نہین پہونچا۔ یہ فوجون کی بازگشت مین صاف بچ آئی۔ اس عرصہ مین اوس نے اپنے زخمیونکا ساتھ نچھوڑا۔ یہانتک کہ تمام زخمی سلامتی سے اوس شفاخانہ مین پہونچ گئے جو بندر میرنو مین قایم ہوا تھا۔

نازک وقت

جب نازک وقت قریب آیا تو یونانی سوارونکا ایک دستہ اوس دن ایک چکردار راستہ سے جو میدان کو جاتا ہے اس لئے اوترا کہ اگر ترکی فوج حملہ کرے تو یہ اوسکا مقابلہ کرے۔ لیکن ۵ اوس کے بعد ہٹ گئے تھے ساڑھے دو بجے کے قریب ایک بہت بڑی ترکی فوج درہ اگورایائی کے بائین جانب پھیلی ہوئی دیکھی گئی جسکی امداد پر دو توپخانے تھے ان فوجون سے بہت جلد میدان جو دو میل سے زیادہ وسیع تھا بالکل پُر ہوگیا۔ اس اثنا مین ترکون کے توپخانے کیسی دلیری سے جہان صبح کو اول اول لڑائی شروع ہوئی تھی یونانیون کی بائین فوج پر گولے مارنا شروع کئے جس سے تمام پہاڑی چوٹیون پر فی الفور آگ لگا دی اور اسکا سبب یہ ہوا کہ پہاڑیان اس گولہ اندازی سے جلنے لگی تھین اور موضع لیتھی مین آگ لگا دی گئی تھی جسپر ترکون نے قبضہ کر لیا تہا۔ اور اس داہنی فوج کو جو جنرل میکری کے زیر کمان تھی ہٹا دیا تھا و پچاس یونانی مار ڈالے تھے جنرل میکری نے بڑی بے صبری کے ساتھ کمک طلب کی تھی اور تین ہزار فوج محفوظ معہ دو کوہی توپخانون کے اوسکی مدد کو بھیجی گئی تھی۔ اس عرصہ مین تینا ترکی جنرل نے یونانیون کی میسرہ فوج پر متواتر حملے کئے اور ایک حملہ دومو کے نیچے ہوا۔ یون گھنٹے تک بندوقون اور توپون کی متواتر باڑہین چلاکین اور اونکا اثر زخمیون کے اُس سیلاب سے معلوم ہوا جو چکردار راستہ سے عقب فوج مین لایا گیا تہا۔

لڑائی کا انجام

جنگ کا طوفان اب داہنی جانب بڑھ آیا۔ بالخصوص ایک سخت حملہ

ایزنویون کے مورچے پہ ہوا جہان دوسری اور رجمنٹین صف بستہ تھین اوضون نے بڑے ہونکا خوب مقابلہ کیا لیکن کرنل میرو میچالی نے جو اس حصہ فوج کے قریب سے گذر رہے تھے فریڈمک طلب کی اور باقی تین ہزار محفوظ فوجین پہاڑ کے اس پار ڈومو کو کی داہنی جانب بڑہین۔ اور لڑنے والی صفون کی مدد کے لئے بھیل گئین۔ اسوقت کرنل میچالی کے کوٹھے پر ایک گولی لگی اور وہ میدان جنگ سے واپس گئے۔ اونکو لوگ گاڑی مین سوار کرکے لاسہ کو لے گئے انکا اڈیکانگ اور بھتیجا لفٹنٹ جارج میرمیچالی بھی زخمی ہوا اسکی پیشانی پہ گولی پڑی تھی اور کھوپڑی توڑکر نکل گئی تھی اسکو بھی لوگ لاعیہ کو اوٹھاکر لے گئے تھے۔ جہان وہ جراحی عمل کے تھوڑی دیر بعد مرگیا۔ اسوقت تمام فوج مصروف کارزار تھی جسکا منظر نہایت عظیم الشان تھا۔ پھر ہنگامہ کارزار بائین جانب گرم ہوا اور ساڑھے چھ بجے کے قریب تمام میدان سپاہیون سے بھر گیا جو سخت لڑائی مین مشغول تھے۔ سات بجے کے قریب جانبین کی تفنگ اندازی دھیمی ہوئی اور جب شام ہوگئی تو بالکل ختم ہوگئی۔ ان میدانی توپون یا قلعہ کی کرپ توپون سے کبھی کبھی کوئی گولہ چلتا تھا۔ غروب آفتاب کے بعد یونانی رسالہ میدان سے اوپر کو بڑھ کر درہ فرقا تک پہونچ گیا۔ جو ایک مختصر میدان تک جھیل نزیزد کی مشرقی جانب نیچے کو گیا ہے اور اگرچہ یونانی بڑی بہادری کے ساتھ اپنے تمام مقامات پر قابض تھے۔ مگر ڈوبتے ہوئے آفتاب کی روشنی مین دہوئین کا ایک غبار معلق نظر آتا تھا جو ایک ریگستان یا سراب کا شبہ ڈال رہا تھا۔ جس مین جابجا شعلہ کے خطوط پڑے ہوئے تھے۔ میدان خون آلود اور لہولہان ہو رہا تھا۔ رات ہونے نے لڑائی کچھ وقفہ کے لئے بند ہوگئی۔

ہیبتناک نتیجہ اس روز کی جولانی اور ہیبتناک جنگ کا یہ نتیجہ تھا کہ جہانتک یونانی

فوجون کا تعلق سامنے اور بائین مورچون کی جانب تھا اونھون نے نہایت دلیری اور ہمت مردانہ کے ساتھ اونکو اپنے قبضہ مین رکھا جسکا ثنا گویا ہر ایک ترک اعتراف کرتا ہو گا۔ نوجوان سپاہی اور نوسکھ رنگروٹون کے استقلال اور دلیری نے ایک ایسے باران آتش مین جس سے بڑے بڑے بہادرونکے چھکے چھوٹ جاتے ہین ہوتے تھے ایک ایسے غنیم کے حملون کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ کیا جو نہایت آراستہ اور تربیت یافتہ تھا۔ انکی صفین دلانہ درہ اگوریائی سے فوج میمنہ تک کہین ٹوٹی ہوئی نہین اور ترک اپنی زیادتی افواج کے سبب سے دوسرے روز کی خونریز جنگ کے ذریعہ سے اس لڑائی کے خاتمہ کر دینے کی کوشش بلیغ کرنے کے لئے بہر جوہ تیار تھے چارسو زخمی جو خندقون اور مورچون سے جمع کئے گئے تھے گاڑیون پر لاریسہ کو بھیجے گئے اور وہان سے اسپتالات بندر ترکیہ اور چلستی کو روانہ کئے گئے۔

عارضی شفاخانہ ڈوموکو کے عارضی اسپتال کا منظر جو ایک مختصر سا مکان تھا اور جس مین ایک لیمپ کی دھندلی روشنی ہوتی ہے ناگفتہ بہ تھا۔ اس سے بہتر یہ ہے کہ اس بیان کو بجائے خود چھوڑ دیا جائے۔ قصہ مختصر جو لوگ حالت جانکنی مین درہ جات فرقا اور لاریسہ سے لائے گئے تھے۔ اونکا نام بھی فرشتہ اجل کی فہرست مین درج ہو چکا تھا۔

نامہ نگار رویٹر کا بیان ایک یونانی افسر کی تصدیق پر

اس افسر نے جو اس لڑائی مین شریک تھا بڑی صفائی سے بیان کیا کہ :۔

"مقام کشتکی مین ۱۰ بجے کے قریب ایک گیپچن ڈالنے والی ترکی فوج نے کیوزلرکی شرک بریونا نیون پر حملہ کیا۔ ایک جنگ صعب کے بعد وہ موضع لوری کو

پلٹ جانے پر مجبور ہوئے جو ڈیرہ میل فاصلہ پر تھا وہاں وہ ٹھہرے اور اس امدادی فوج کا انتظار کیا جو جنرل سیکری نے کرنل مسٹر اپاپیف اسٹاف سے دو بجے سے پہلے طلب کی تھی۔ یہ کمکی فوجیں پیام کے پہونچتے ہی روانہ کی گئی تھیں لیکن یہ فوجیں دیر میں پہونچیں۔ افسر نے بیان کیا کہ جنرل سیکری کا بازو اُسوقت مغلوب ہوا جب بہادر یونانیوں نے ترکی کے متواتر حملوں کو پریشان کر دیا تھا اور مردہ اور زخمی ترکوں سے زمین پوشیدہ ہو گئی تھی۔ یونانیوں کی صفیں آٹھ بجے لوٹیں اور داہنا بازو ڈوموکو کے مورچے سے ہٹا۔ اُسوقت جنرل اسمولنسکی کا ڈویژن المیروہیں اپنے انجام کے لئے چھوڑ دیا گیا تھا۔''

بے شبہ اب اسمولنسکی کا ڈویژن گھر گیا تھا صرف دریا کی جانب راہ فرار محفوظ تھی اور اسکا نتیجہ یہ شدنی تھا کہ یا تو وہ ہتھیار ڈالدیں یا براہ دریا بذریعہ یونانی بیڑہ جہازات کے بچکر نکل جائیں۔ نو بجے کے قریب تک یونانیوں کے طرفداروں کو بالکل اس سے بیخبری تھی کہ اس روز کی جنگ کا نتیجہ یونیوں کے خلاف ہوا ہے۔

بازگشت کے احکام بازگشت کے لئے اُسیوقت احکام جاری ہوئے۔ یہ تیسری بازگشت تھی جو بڑی بھاگڑوں میں شمار کی جاسکتی ہے۔ یہ منظر نہایت دردناک اور دلخراش تھا۔ لیکن اس بازگشت میں بخلاف فرسالا وغیرہ کے کوئی بڑی بدنظمی اور گھبراہٹ نہیں ہوئی البتہ لامیہ کا راستہ بوجہ اُس مزاحمت کے اکثر اوقات رُک جاتا تھا جو کسانوں کے ہجوم اور گاڑیوں اور چھکڑوں کی وجہ سے پیدا ہوئی تھی جن پر مفرورین اور رکسریٹ کا سامان لدا ہوا تھا۔ یہ نہایت تابناک چاندنی رات تھی جس سے کوئی ہلڑ نہ ہونے پایا۔ بیان ہوا ہے کہ تمام توپخانے بخیریت تمام لامیہ کو واپس لائے گئے صرف بڑے

محاصرہ کی کرپ توپین چھوڑ دی گئیں۔ علی الصباح ترکون نے ڈوموکو پر تصرف کر لیا۔
بازگشت مین شہزادے کی گاڑی سب سے آگے تھی اور اوسکے پیچھے سوار دستہ محافظ تھا۔

لامیہ کی حالت

لامیہ کے خاص محلون مین پانچ اور چھ بجے کے مابین گاڑیون کا تانتا لگا ہوا تھا جو زخمیون کو لا رہی تھین جنمین کثیر بیمار بھی تھے۔ باشندون کی حالت مین ایک بہت بڑا تہلکہ پڑا ہوا تھا۔ جنرل ماکنس جب لامیہ مین داخل ہوے اور وہان حکام سلطنت یونان کو اس شکست کی اطلاع کی جو بیچارہ یونان کی تاریخ مین نہایت المناک ہے۔

کپتان ایبوارڈ کا بیان ہے کہ "جو خوفناک منظر مین نے زخمیون کے مقامات اور پناہ گیرون کی فرار کی نسبت دیکھا ہے اوسکی تفصیل اور تشریح کی کوئی ضرورت نہین ہے اسوقت خوف پر خوف سا چھایا ہوا ہے کہ میرے لیے اوسکا بیان بالکل بیہودہ اور ہلکا ہو گیا ہے۔"

نتیجہ جنگ ڈوموکو

... مئی کی خونخوار جنگ کا نتیجہ ایسے کھلا ہو گیا جبکہ یونانیون نے ہزیمت کھا کر لامیہ کا راستہ لیا۔ ۱۸ کی صبح کو ترکون کا پوری پوری طرح شہر پر تسلط ہو گیا اور آغاز جنگ سے پورے پورے ایک مہینہ کے بعد ہلالی پرچم بالآخر لہرین مارنے لگا۔
اس آخری جنگ مین یونانیون کے مقتولین کی تعداد دو ہزار تھی اور زخمیون کی کوئی شمار نہ تھی تھسلی کے آخری شہر ڈوموکو سے رخصت ہو کر یونانی ہسپتالون مین پہنچتے پہنچتے تمام ہو جاتے تھے جیسا کہ اس سے پیشتر لکھا جا چکا ہے۔
ترکون کی طرف دو سو مقتول اور سات سو مجروح ہوے حسب معمول سامان جنگ آلات حرب وغیرہ قلعہ ڈوموکو مین ترکون کے ہاتھ لگے سب سے بڑا نتیجہ اس لڑائی کا یہ ہوا کہ یونان کی قسمت کا آخری فیصلہ ہو گیا اور اس جنگ مین شکست فاش کھانے سے اوسکی تمام امیدین ٹوٹ گئین اور سوائے خواستگاری صلح کے اور کوئی صورت تخت اتھنز کے بچاؤ کی باقی نہین رہی جسکا فتح کر لینا ترکون کے لئے اسوقت صرف ایک ہفتہ عشرہ کی بات تھی۔

ڈوموکو کی نرک قطعی اور کامل نرک قرار دی گئی۔ اور یونانیون کے دماغ سے ایک مدت کے لئے ترکون کے مقابلہ مین صف آرائی کرنے کی جرات اور ہوس بکلی محو ہوگئی

مفرور یونانیون کا تعاقب۔ کوہ اتھریس مین اونکا محاصرہ

۱۸ - مئی ۱۸۹۷ع بوقت صبح - اور

اختتام معرکہ آرائی - ۱۹ - مئی ۱۸۹۷ عیسوی

۱۸ مئی کی صبح کو پندرہ ہزار ترکون نے مفرور سپاہیون کا تعاقب کیا۔ یونانی سپہ سالار دس ہزار فوج درہ فورکہ کی حفاظت کے لئے چھوڑ کر باقی فوج لامیہ کو ہٹا لے گیا تھا اس درہ پر آٹھ بجے رات تک فریقین مین گولہ باری ہوتی رہی اسوقت یونانی اپنے مورچون پر قابض رہے۔ مگر صبح ہوتے ہی ۱۹ - مئی کو موضع ترازامین جو لامیہ اور فورکہ کے درمیان ہے ہٹ گئے۔ ترک بھی تعاقب کنان آگے بڑھے چلے آتے اور دس بجے دن کے لڑائی شروع ہوگئی۔ بیس ترکی رسالے غنیم کا عقب روکنے کے ارادہ سے اونکے پہلو پر سے گذر گئے۔ یونانی اونپر متواتر گولہ باری کرتے رہے جس سے اکثر ترکی سوار مارے گئے۔ لیکن سوارون کی اس مردانہ کارروائی سے یونانیون کے لئے کوئی راہ فرار باقی نہ تھی کہ اتنے مین التوائے جنگ کا حکم پہونچ گیا اور معرکہ آرائی ختم ہوگئی۔ یونانی ۲۰ - مئی کو لامیہ جاکر پناہ گزین ہوئے اور ترک درہ فورکہ چھوڑ کر قدیم سرحد سے پار گزر گئے۔ یونٹر کا خاص نامہ نگار اس واقعہ کو سطح سے بیان کرتا ہے کہ

ترک فاتحین یونانیون کو درہ فورکہ سے بھگا کر انکی عقب کی فوج کا جو برابر بھاگی جارہی تھی پوری سرگرمی سے تعاقب کئے چلے جارہے تھے کہ یونانی سپہ سالار کا قاصد التوائے جنگ کی درخواست لیکر آ پہونچا سیف اللہ بے

نے پیغام کو فوراً مارشل ادھم پاشا کے ساتھ جو دوموکو میں مقیم تھے روانہ کر دیا۔ جواب آنے تک دونوں فوجوں میں لڑائی ملتوی کر دی گئی۔"

اس تعاقب میں ترکوں نے ساٹھ یونانی گرفتار کئے۔ مارشل موصوف کا جواب آنے پر باقاعدہ التوائے جنگ کا اعلان کر دیا گیا۔ اور یونانی فوج لاریسہ لوٹ گئی۔ ولیعہد نے اسکو مقامات لاریسہ موکو اور فرسالوس میں تقسیم کر دیا۔ اپنا ہیڈکوارٹر آخر الذکر مقام ہی میں قائم کیا۔ اسی نامہ نگار نے جنگ دوموکو کے بعد مفصلہ ذیل تار برقی یونانی محتسبوں کی نگرانی سے نپٹنے کے لئے ایتھنز سے براہ برنڈزی ارسال کی۔

"کوہ اتھریس کے دروں پر پہنچ جانے کے بعد ولیعہد یونان کی فوج نے پرانی سرحد کے ان دروں پر جنھیں لاریسہ کو راستہ جاتا تھا قیام کیا۔ کرنل اسٹاتاناس کی رجمنٹ درہ اداما اسنزا پر متعین کی گئی۔ یہ رجمنٹ جو غالباً قلب لشکر کے ساتھ معرکہ آرائی میں شامل تھی نامعلوم وحشت سے گھبرا کر بھاگی اور ناگفتہ بہ وجہ سے درہ لوچھو گریس سلیسہ کا راستہ اس طرف سے بالکل غیر محفوظ ہو گیا تھا۔ سپہ کی راسیہ بھاگ گئی جہاں وہ کمال بے ترتیبی سے داخل ہوئی سپاہی بے تحاشا چیخیں چنگھاڑیں مار رہے تھے اور کوئی انکو روکنے والا نہ تھا۔"

قیدیوں کی رہائی

سپاہ کو اپنے سر دیکھ کر قیدیوں کے رشتہ داروں اور دوستوں نے جیلخانہ کا راستہ لیا اور اسکے دروازوں کو توڑ کر تمام قیدیوں کو رہا کر دیا۔
دوسری روایت ہے کہ حاکم شہر نے ان لوگوں کی استدعا پر خود جیلخانے کے دروازے کھولدئے۔ خیر رہائی کسی طرح ہوئی ہو۔ قیدیوں نے جیل سے نکلتے ہی دکانوں کو لوٹنا شروع کر دیا۔ ولیعہد جو رات کے وقت وہاں پہنچ چکے تھے شور و شغب سنکر فوراً وردی پہن امن قائم کرنے کی توقع سے چوک کو روانہ ہوئے مگر دیکھا اور خود سپاہیوں سے لوٹ کے

نودن سے اونکا منہ پہیر دیا۔ ایک رسالہ سوارونکا شہزادہ صاحب کی ارادل مین تھا اوسنے مداخلت کرنے کا قصد کیا تھا کہ شہزادہ نے اُسکو روک کر حکم دیا کہ فقط مفسد سپاہیون کو جمع کرکے کمپ مین لے جاؤ۔

متفقہ یادداشت سلاطین بابت درخواست صلح

دول عظام کے سفیرون نے ۱۲ مئی کو باب عالی مین درخواست کی کہ اب صلح کیجاے اور جنگ موقوف ہو اسکے جواب مین ۱۵ مئی کو ٹرکی نے باضابطہ جواب دیا کہ جب تک اسکی شرائط منظور نہون جنگ کا ملتوی ہونا غیر ممکن ہے۔ پہلی شرائط یہ تھین۔ (۱) تحاش عدد بہ تسلی۔ (۲) ایک کرور پونڈ تاوان جنگ (جو سولہ کرور روپیہ کی برابر ہوتے ہین) (۳) ترکی سلطنت مین رعایاے یونان کے حقوق کیپی چولیشن کی موقوفی۔ سفراے دول عظام سے ٹرکی نے یہ بھی تجویز کیا کہ شرائط انجام دینے کی غرض سے فرسالا مین جمع ہوکر اجلاس کرین اور اس امر مین زور دیا گیا کہ اگر شرائط قابل منظوری نہوئین تو عثمانیہ افواج پیشقدمی کو برابر جاری رکھینگی۔ اس غیر متوقع جرأت پر سلطنت ٹرکی نے کل عظمت و جبروت کا بار ڈالدیا اور ملک حیرت مین رہگئے کہ سنگین مطالبات ٹرکی حاصل کرنا چاہتی ہے۔ بنابرین سلطان المعظم کو ہر طرف سے ترغیب دلائی گئی کہ شرائط مین کچھ ترمیم فرمادین لیکن زار روس کی کوشش نے فوراً یہ نتیجہ پیدا کیا کہ التواے جنگ کا اعلان باضابطہ جاری ہوگیا۔ زار روس نے اسکے بدل مین ایک تار شکریہ کا سلطان المعظم کی خدمت مین روانہ کیا۔

زار روس کی درخواست بذریعہ تار برقی اور حضور سلطان المعظم کی منظوری بابت التواے جنگ

مندرجہ ذیل نقل اس ٹیلیگرام کی ہے جسکو زار روس نے سلطان کی خدمت مین	The Czar appeals and the Sultan accedes

The following is the text of the telegram of the Czar of Russia to the Sultan urging the declaration of an armistice.

"Your Imperial Majesty will not feel astonished by the fact that, encouraged by the evidence of that sincere friendship & neighbourly feeling which exists between us, I have taken upon myself the task of addressing Your august sensibility with my expression of the wish that you will crown the heroic success of Your soldiers by the suspension of hostilities.

This is the course which will be in entire accord with the firmness and peaceful moderation you evinced at the commencement of the campaign. Your Imperial Majesty thus will accomplish an act which will be entirely in conformity with wisdom & moderation, and

باینغرض بھیجا تھا کہ مہلت جنگ کا اعلان کریں۔

"یور امپیریل مجسٹی۔ اس امر سے کچھ حیرت نفرمادینگے کہ جس نے بوجہ شہادت اُس حقیقی دوستی اور ہمسایانہ خیال کے جو ہمارے ابین موجود ہیں ہمت دلائی ہے اور مینے بذات خود اس کام کو اپنے ذمہ لیا ہے کہ میں آپکی عالی دماغی اور زود فہمی کے سامنے اپنی اس خواہش کو ظاہر کروں کہ آپ مہربانی سے التوائے جنگ کے ذریعہ سے اپنے سپاہیوں کی دلیرانہ کامیابی کو عزت بخشینگے۔ یہ کارروائی بھی آپکے اس استقلال اور مصالحت آمیز اعتدال سے جو آپ نے آغاز معرکہ جنگ سے ظاہر کیا ہے بالکل موافق اور مطابق ہوگی یور امپیریل مجسٹی اسطرح ایک ایسے کام کو انجام دینگے جو دانائی اور بردباری سے قرابت تامہ رکھتا ہے اور جو اس عزت و

& which will serve still further to augment the respect & admiration, which you personally inspire, and of which I will for ever retain a memory.
I pray your Imperial Majesty be good enough to believe in my unalterable friendship."

The Sultan's Reply.

"I pray your Majesty accept my most lively and sincere thanks for the assurances & friendly felicitations you express towards me and the success of my soldiers in the despatch you have been good enough to address me, reiterating the peaceful sentiments you entertain towards me, based upon the relations of solid friendship & neighbourly feeling existing between us.
I thoroughly appreciate and reciprocate the pacific intentions of your Majesty & as a proof of my desire to conform with the senti-

حرمت کو آیندہ مستزاد کریگا جو آپکی ذات والا صفات مین موجود ہے اور جسکو مین ہمیشہ یاد رکھونگا۔
میری التجا ہے کہ یور امپیریل مجسٹی براہ کرم میری غیر تغیر پذیر دوستی کا یقین کرین گے۔

سلطان المعظم کا جواب

یور مجسٹی کے جناب اقدس مین التماس ہے کہ میرا نہایت دلی اور سچا شکریہ اس یقین اور دوستانہ تہنیت اور مسرت کے لئے قبول فرمائین جو آپ نے میری نسبت اور میرے سپاہیون کی کامیابی کی نسبت اس مراسلہ مین ظاہر کیا ہے جسکو براہ عنایت آپنے میرے نام بھیجا ہے۔ اس محبت نامہ مین جو مصالحت آمیز خیالات میری نسبت ظاہر کئے ہین اُس مستحکم دوستی اور ہمسایانہ طبیعت کے تعلقات پر مبنی ہین جو ہمارے اور آپکے مابین پائی جاتی ہے۔ مین اُنکی بڑی قدر کرتا ہون اور یور مجسٹی کے مصالحت آمیز ارادون کو پسند کرتا ہون

ments Your Majesty expresses concerning the suspension of further warlike movements and the cessation of bloodshed, orders have been given for the commanding officers of both my armies to simultaneously arrest the course of hostilities.

I pray that Your Imperial Majesty may also be good enough to take into consideration that I wish for the friendly intervention of the powers to assure the reestablishment of peace having for its results the safeguarding of the rights & prestige of my Government & the maintainance of general peace by the subsequent and continual security of my frontier"

اور اپنی اس خواہش کے اثبات مین جسکے ذریعے سے مین یور مجسٹی کے خیالات اور آرا کی تائید کرنا چاہتا ہون جو آپنے مزید جنگی تحریکات اور خونریزی کے انسداد و التوا کے بارے مین ظاہر کی ہیں - مین نے اپنا دونون فوجون کے کمانیر افسرون کے نام احکام جاری کر دیے ہین کہ فی الفور جنگی کاروائیون کو روک دین -

التماس ہے کہ یور مجسٹی براہ عنایت اس بات پر غور و لحاظ فرماوین کہ مین دول عظام کی دوستانہ مداخلت کے لیے اس امر کا یقین دلاتا ہون کہ از سر نو امن و امان قائم کیجاوے اور اوسکے نتیجے مین میرے حقوق اور میری گورنمنٹ کے اعزاز و مرتبہ کو محفوظ رکھا جائے اور بذریعہ آئندہ اور دوامی حفاظت میری سرحد کے امن عامہ کو ترقی دیجاوے

عارضی شرائط مہلت جنگ بمقام آرٹا

عثمان پاشا سپہ سالار افواج متعینہ ایپائرس نے ۱۸- مئی روز سہ شنبہ ساڑھے پانچ بجے شام کے یونانی کمانیر کو اطلاع دی کہ ہمارے نام قسطنطنیہ سے حکم آیا ہے کہ التوائے جنگ کا بندوبست کرون۔ (اس سے اہل یورپ کو خیال پیدا ہوا کہ ایسا ہی حکم ادہم پاشا کے نام بھی پہونچا ہوگا لیکن تھسلی مین ۱۹ مئی سے قبل جنگ نہین روکی گئی۔ اور اس سے ظاہر ہے کہ ادہم پاشا اور عثمان پاشا کے نام جو جو احکام التوائے جنگ کی بابت صادر ہوئے ان مین ضرور اختلاف ہوگا)

۱۹- مئی کو ۱۰ بجے دن کے عبد اللہ پاشا حاکم لامیہ کو اطلاع دی کہ ترکی ہیڈکوارٹر کو مہلت جنگ کے متعلق کوئی ہدایت ابتک نہین ملی ہے۔ اسی تاریخ کو ایک بجے دن کے ایک عہدنامہ جس مین شرائط مہلت جنگ مندرج تھین اور جسپر یونانی اسٹاف افسر نے آرٹا کے پل پر دستخط کئے تھے اتھینز پہونچا۔ گورنمنٹ نے اسکی اطلاع فوراً وہ سعید دی اور تاکید کی کہ وہ سیف اللہ پاشا کے اسٹاف افسر سے نامہ و پیام شروع کرین۔ اس لئے کہ گورنمنٹ یونان کے خیال مین جو انتظام آرٹا مین ہوا وہ عموماً کل جنگی کارروائیون سے متعلق سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ مقام آرٹا کے معاہدہ کے مضمون مین یہ بات تشریح نہین ہوئی تھی جو حسب ذیل ہے۔

(۱) اسوقت ایک بجے ۱۹ مئی ۱۸۹۷ء کو ایک معاہدہ مہلت جنگ فریقین مین ہوگیا۔

(۲) ترکی فوج آج شام کے ۷ بجے سے ان مورچون پر قبضہ کرے گی جو دریائے آرٹا کے داہنے کنارہ پر واقع ہین اور جنپر وہ قبل اعلان جنگ کے قابض تھے۔

(۳) یونانی فوج دریائے آرٹا کے بائین کنارے کو خالی کردے گی اور سابقہ مورچون پر قابض رہے گی۔

(۴) اس معاہدہ کی دو نقلیں ہونگی اور ہر ایک فریق ایک ایک نقل اوسکی اپنے پاس رکھے گا۔

چوبیس گھنٹے کے لئے موقوفی جنگ کا انتظام بمقام تھسلی

گورنمنٹ نے ولیعہد کو جب اس معاہدہ کے مضمون کی اطلاع دی تو انکو یہ بھی ہدایت کی کہ نقص انتظام کی ذمہ داری ترکوں پر بھی ڈالیں اور ظاہر کریں کہ یونانی فوج اب کسی طرح چھیڑ چھاڑ نہ کرے گی۔ ان اوپر اگر کوئی شخص حملہ کریگا تو وہ اپنی حفاظت کی پابند ہوگی۔ ولیعہد سے یہ بھی چاہا گیا کہ معاہدہ التوائے جنگ کا مضمون کمانڈر ترکی فوج کے بخوبی ذہن نشین کردے۔ اس پیام کے پہونچنے پر ولیعہد نے اپنے اسٹاف کے چند افسرن کو سیف اللہ پاشا کے پاس بھیجا اور ۱۹ مئی کو پانچ بجے شام کے چوبیس گھنٹے کے لئے موقوفی جنگ کا ایک انتظام ختم ہوا۔

لڑائی ۲۰ مئی کو ساڑھے پانچ بجے موقوف ہوئی

گورنمنٹ یونان اس دلیل پر کہ آرٹا کا معاہدہ ایک موکد ہوا ہے دعوی کرتی ہے کہ ادہم پاشا کی فوج نے اس گھنٹے کے بعد جو موقع حاصل کیا ہے وہ ضبط ہونا چاہئے۔ ۲۰ مئی کی دوپہر کے بعد قبل انقضائے ۲۴ گھنٹے کے ایک اسی قسم کا معاہدہ مہلت جنگ تھسلی میں عمل میں آیا اور ولیعہد کے اسٹاف افسر اور سیف اللہ پاشا نے اوسپر دستخط کئے۔ اس میں صرف اسقدر اضافہ رہا کہ ترک تھسلی میں اپنے مورچوں پر قابض رہیں۔

اختتام جنگ کی باضابطہ اطلاع

۲۱ مئی کو گیارہ بجکر ۳ منٹ پر لندن میں تار برقیاں موصول ہوئیں کہ باب عالی نے سفیران دول عظام متعینہ قسطنطنیہ کو اطلاع دی کہ جنگ ختم کردیجانے کی اطلاع مارشل ادھم پاشا کو دیدی گئی۔ اسی تاریخ مارشل ادھم پاشا کو گورنمنٹ عثمانیہ نے جنگ سے دست کشی کی خبر دیدی۔ اسی روز زار روس کا تار بدرخواست التوائے جنگ صادر ہوا جسکا ذکر ماقبل آچکا

دیا گیا۔ توفیق پاشا وزیر خارجیہ نے دولت آسٹریا کے سفیر کو اختتام جنگ کی اطلاع دی سرفلپ کری نے بوقت شام توفیق پاشا سے ملاقات کی۔ ارٹا کے سامنے ترکون نے صلح کا سفید جھنڈا بلند کیا۔

حد فاصل

۲۲۔ مئی روز شنبہ کو دونوں افواج مقابل کے درمیان آٹھ سو میٹر کی حد فاصل مقرر کی گئی۔

(**نوٹ**) آٹھ سو میٹر برابر ہوتے ہین ۸۷۵ انگریزی گز کے اس لئے ایک میٹر جو فرانسیسی پیمانہ ہے برابر ہوتا ہے ۱۳۰۰۶۹ و ۳۹ - انچہ انگریزی کے۔ میٹر کو انگریزی گز بنانیکا عموماً یہ قاعدہ ہے کہ تعداد میٹر کو ۷۰ سے ضرب کرکے ۶۴ سے تقسیم کردیتے ہین تو گز بنجاتے ہین مثلاً $\frac{800 \times 70}{64}$ میٹر = ۸۷۵ گز کے (مولف)

ذیلی واقعات

> یونان کے بے تمیز معاون یعنے اطالین مجاہدین

یونان کی بدقسمتی سے اسے جو معاون ملے وہ اپنے سپاہیون سے بھی بدتر نکلے۔ اطالین مجاہدین نے تو ایسی بدرکی جو یونانیون کو مدت العمر فراموش ہوگی۔ ترک جس شہر یا قصبہ مین داخل ہوئے فوراً شراب کی بوتلون کو توڑ کر شراب لنڈھا دیتے تاکہ کوئی مسلمان شیطان کے اغواء سے اونکو منہ نہ لگا بیٹھے انکے برخلاف اطالین مجاہدین جب کسی شہر مین جاتے تو اونکا پہلا کام شرابخوری ہوتا۔ شراب اوڑا لینے دنگہ فساد کرنے۔ عورتون کی عصمت بگاڑنے تاخت وتاراج کرنے مین اونھون نے کوئی کسر باقی اوٹھا نہ رکھی اور لڑائی کے وقت پاؤن سر پر رکھ کر رفوچکر ہوجاتے۔ ہان جب کوئی مفر نہ رہ جاتا اور بے قابو ہوجاتے جیسا ڈومو کو مین ہوا تو پھر کچھ تھوڑا ہاتھ اوٹھا کر دیتے۔ اثنائے جنگ پر یونانیون نے ان بدبختون کے حصہ کثیر کو جبراً جہازون پر بٹھلا

اٹلی کو واپس بھیجدیا۔ جب انکی کسی جماعت کو چلے جانے کے لئے کہا گیا وہ فوراً ایر پیر پر تعاقب
ہو گئی اور جب تک سرکاری فوجوں کی گولیوں سے تقریباً اسیقدر ہلاک اور زخمی
ہوئے جتنے کہ ترکوں کے ہاتھ سے ہوئے تھے ہتھیار رکھنے اور جہاز و پر بیٹھنے کا نام
نہ لیا جسوقت یہ لوگ لڑائی سے فارغ ہوتے تو انکے دماغوں میں مغویانہ خیالات پیدا ہوتے
رہتے۔ انکا افسر اعلیٰ مشہور گیری بالڈی (آزاد کنندہ اٹلی) کا بیٹا اور نائب کمانڈر
اطالین پارلیمنٹ کا ممبر ڈی فیلائیس تھا۔ ان لوگوں کی شرارت سے تنگ آکر جب
آخر الذکر کو ایم ریلی وزیر اعظم نے اپنے دفتر میں بلاکر اس سے درخواست کی کہ
اب آپ مجاہدین سمیت اٹلی کو تشریف لے جائیں اس نے جواب دیا کہ میں اپنے اعلیٰ افسر
کے حکم کے بغیر ایسا نہیں کر سکتا۔ جب وزیر نے اصرار کیا تو ممبر صاحب نے تبرے سنانے
شروع کیے اور وزیر موصوف کی بیجوئی مذمت کرنے کو تیار تھے کہ پولیس نے اطالین ممبر کو
گردن سے پکڑا اور مدعیان آزادی کو اطالین جنگی جہاز پر سوار کر کے یونان کی ان سے خلاصی کرائی

والنٹیروں سے سلوک

گورنمنٹ یونان نے اعلان دیا کہ والنٹیر ان بیقاعدہ فوج سے اسلحہ
لے لئے جائیں۔ باقاعدہ سپاہ کے کمانڈروں کے نام تاکیدی احکام صادر ہوئے
کہ انکو دیہات اور شہروں کے لوٹنے سے باز رکھیں اگر بے قاعدہ سپاہی ہتھیار
دینے سے انکار کریں تو جبر عمل میں لایا جاوے۔
ایتھنز میں کثیر التعداد والنٹیروں کی موجودگی سے سخت خوف کیا جاتا تھا۔ فوجی
پولیس کی جو جماعت ارٹا بھیجی گئی تھی واپس طلب کی گئی۔ بہت سے اطالین والنٹیر
انارکسٹ تھے گورنمنٹ نے انکو ایتھنز آنے سے روک دیا۔ آرٹا سے وہ روانہ
بھیجے گئے جہاں ان سے ہتھیار لیکر حکم دیا گیا کہ انکو جہاز میں چڑھا کر حسب مراد
جس اٹلی کے بندرگاہ کی طرف جانا چاہیں وہاں انکو اوتار دیا جاوے۔ ان والنٹیروں

نے یا احکام سنکر سرکشی کی اور باشندون سے لڑ پڑے جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک اٹالین مقتول اور چھ زخمی ہوئے۔ اونکو دو یونانی جنگی جہازون کی حفاظت سے بندرگاہ بھیجدیا گیا۔ جمعہ کو امریکہ سے پانچسو والنٹیر پہونچنے پر ایتھنز مین بیجا جوش و خروش کے ایک عالم تحیر پیدا ہوا۔ یہ دستہ فورکہ لدہیہ اور پھر پاپولی کی یونانی سپاہ کے ساتھ شامل ہو گیا۔ فرنچ والنٹیر گزشتہ ہفتہ مختلف مقامات کو ایتھنز سے روانہ ہوئے۔ کرنل منوس جسکو گورنمنٹ نے واپس بلا لیا تھا جب مقام اگرینیم مین پہونچا تو لوگون نے اسکے آنے پر بہت بڑی ناراضی ظاہر کی۔ ایک گروہ بڑے غیظ و غضب مین اوسکے پیچھے ہولیا جو اسکو چلا کر کہتا تھا کہ اسکو قتل کر ڈالو۔ خوش نصیبی سے ایک انگریز نے پرجوش مجمع سے مخاطب ہو کر کہا کہ اسوقت تمھارا طریق عمل اصول انصاف کے برخلاف ہی۔ اور ایک پادری نے تائید کی اسطرح کرنل منوس کی جان بچگئی۔

۲۳ مئی کو اخیر گروہ یونانی فوج کا کریٹ سے یونان کو واپس روانہ ہوا۔

اعلیحضرت سلطان المعظم کا ہسپتال معائنہ فرمانا

۲۳۔ مئی ۱۸۹۷ء

اعلیحضرت سلطان المعظم ۲۳۔ مئی کو اپنے مجروح سپاہیون کے دیکھنے کے لئے محل یلدز کے ہسپتال مین تشریف لے گئے۔ حضور ممدوح کے کمرے مین داخل ہونے پر تمام سپاہی کھڑے ہو گئے مگر ایک سپاہی جو بہت ہی کمزور تھا فرش پر گر پڑا۔ جب اوسے اوٹھا کر بچھونا پر لٹا دیا گیا تو خلیفۃ المسلمین نے اوسکے قریب جاکر ارشاد فرمایا۔ تیری سب سے بڑی تمنا کیا ہی؟ مجروح سپاہی نے جواب دیا " خلیفۃ المسلمین کی درازی عمر اور فتح و نصرت"۔ اعلیحضرت نے ارشاد کیا یہ تو مانی ہوئی بات ہی کچھ اپنے لئے مانگو۔ اسپر سپاہی نے اپنے زخمی ہاتھ اوٹھا کر فی الفور عرض کیا۔ " یہ ہاتھ اسلام کی شان قایم

رکھنے مین ٹکڑے ٹکڑے ہوئے ہین۔ اے میرے بادشاہ! میری التجا ہے
کہ جو ملک اسطرح حاصل کیا گیا ہے وہ تیرے پاشا واپس ندینے پائین۔"
اسکی خالص حب قومی اور جوش اسلامی دیکھکر امیرالمومنین کا روے مبارک زرد ہوگیا۔
اور آنکھون مین آنسو ڈبڈبا آئے۔

سلاطین کا اتفاق

۲۲ ۔ مئی کے تار کے بموجب سلاطین نے اس بات پر اتفاق کیا کہ ٹرکی کو اطلاع دین
کہ تھسلی کا دیا جانا غیر ممکن ہے گو یہ بات ممکن ہے کہ جنگی کامون کی عمدگی کی غرض سے
سرحد ترمیم کیجاوے اور ٹرکی جو مصارف جنگ چاہتا ہے اوس مین تخفیف کرے۔
اور سلاطین سمجھتے ہین کہ یونان کے اختیارات فسخ نہین کیے جا سکتے گو ممکن ہے کہ اون مین
کچھ تخفیف کیجائے۔

مجموعی یادداشت پر جرمن کا اعتراض اور سلطان کا شکریہ

۲۵ ۔ مئی ۔ جرمن نے ٹرکی کے پاس مجموعی یادداشت بھیجنے پر اعتراض کیا تاوقتیکہ یونان
سلاطین کی تجاویز کو منظور نکرے۔ سلطان نے شاہنشاہ ولیم کو ایک تار برقی بھیجی۔
اور اوسکے مشورہ کا شکریہ ادا کیا اور بیان کیا کہ مین امید کرتا ہون کہ اس سے ظاہر ہوگا
کہ ٹرکی کیونکر فاتح کے استحقاق کو تسلیم کرسکتا ہے۔

۲۶ ۔ مئی سلاطین نے قطعی طور سے ایک مجموعی یادداشت معہ دیگر تجاویز کے گورنمنٹ
ٹرکی کے روبرو پیش کی جنگی تار برقی شنبہ کے روز بھیجی گئی تھی۔ جسپر جرمن نے تجویز
کیا تھا کہ یادداشت پیش نکیجاوے تاوقتیکہ یونان تجاویز سلاطین کو منظور نکرے۔

وزیر اعظم ٹرکی کی استقامت

افواہ تھی کہ خلیل رفعت پاشا صدر اعظم نے اعلیحضرت کی خدمت مین التماس کیا کہ دول یورپ

ٹرکی کے مخالف ہین جو ٹرکی کو نیست و نابود کرنے کے لئے سازشین کر رہی ہین۔
حضور ممدوح مسئلہ آرمینیا اور دیگر معاملات مین یورپ کے مطالبات کو کامیابی کے ساتھ مسترد فرما چکے ہین اسی طرح تھسلی کے بارہ مین اونکی خواہشون کی پرواہ نکرکے اوسپر مستقل تصرف کیا جاوے کہتے ہین کہ آخر مین وزیر موصوف نے بصورت نامنظوری درخواست استعفاء منظور فرمائے جانے کی استدعا کی۔

(نوٹ) **شاہ یونان کے خیالات دربارہ جنگ**

مسٹر فرنیکلن یوبین نے جنکا تعلق اخبار پیرس جنرل سے ہی اُس گفتگو کا حال لکھا ہی جو شاہ یونان سے ہوئی جس مین چند امور نہایت دلچسپ اور پُراثر ہین۔ شاہ جارج نے فرانسیسی نامہ نگار کو یقین دلایا کہ مجھکو آخری ساعت تک مصالحت آمیز فیصلہ کی آرزو تھی۔ ہر مجسٹی نے یہ بھی بیان کیا کہ بے شبہ مجھکو عام رائے کی مضطربانہ حالت سے کماحقہ واقفیت تھی لیکن عاجلانہ کارروائی یا تحریک مضر تھی جو لوگ ہمپر اثر ڈالنا چاہتے ہین یہ وہ اشخاص نہین ہین جو امور سلطنت کے ذمہ دار اور جوابدہ ہین۔
ملک کا فرض مجھپر یہی کہ لڑائی سے بچنے کے لئے بہرنوع کوشش کرون۔ مین اُن شخصون مین نہین ہون جو نمود طبعی کیوجہ سے لڑائی مول لیتے ہین۔ مین نے بڑے صبر و قناعت کے ساتھ اس بات کی امید مین انتظار کیا کہ دول یورپ اپنی غلطیونکی اصلاح کرینگے۔ مین نے فوجون اور بیڑہ جہازات کے اُس مقام پر متعین کرنے مین ایک دن بھی ضائع نہین کیا جہان سے وہ اپنی خاطرخواہ کارروائی کرسکین۔ ہم کو اس نازک حالت پر سخت حیرت ہوئی جسکا پہلے سے کوئی وہم و گمان بھی نہ تہا۔ ہمارے بدترین غنیم کو کبھی ایسے موزون حالات اور اسباب کے جمع ہونے کا خیال بھی ہوگا۔ مجھے اطمینان کلی ہی کہ آیندہ ہم کو اتفاق کے ذریعے سے قوت حاصل ہوگی اور ہمارا صبر تمام دنیا کی رائے کی ہمدردی حاصل کریگا۔ اگرچہ سلاطین عظام ہمارے خلاف ہین لیکن ہر شخص ہمارا ساتھ دینے کو آمادہ ہی اور ہم اس بات پر جسقدر ناز کرین زیبا ہے۔ اس سوال کے جواب مین کہ یورپ کے اخبارون مین ابتک عداوت اور دشمنی پائی جاتی ہے اور اصرار کے ساتھ اونکی خواہش ہی کہ یونان پر الزام لگائین۔ شاہ نے کہا کہ ان کمینہ چینیون کا

ٹرکی کا جواب

طاقتوں کے متفقہ نوٹ کے جواب میں ۲۰ مئی ۱۸۹۷ء کو باب العالی کی طرف سے وصول ہو گیا اسمیں شرائط صلح کی بابت کوئی بحث نہیں کی گئی صرف اسقدر لکھا کہ اب چونکہ التوائے جنگ کی رسمیں ادا ہو چکی ہیں تو پھر جلد بازی کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ ہمارے سلطان سفیران دول سے اس معاملہ پر گفتگو کرنے کے لئے آمادہ ہیں۔ آخر اس جواب میں یہ بھی خواہش ظاہر کیگئی کہ صلحنامہ پر خود سلاطین دستخط کئے جائیں۔

کوئی اثر نہ پڑیگا۔ ہر چند یونان کے وسائل نہایت ہی محدود ہیں لیکن یونانی قوم صرف اونہیں شخصوں پر بھروسہ کر سکتی ہے جنہوں نے واقعات اور حالات کو روز مرہ دیکھا ہے اور جو ہمارے ساتھ بغیر کسی طرح غداری کے برتاؤ کرنیکو راستبازی سے آمادہ ہیں اونہوں نے بڑی گرمجوشی کے ساتھ یہ بھی بیان کیا کیا ہم اس لڑائی کے جوابدہ ہیں۔ یہ کیا ہمنے چھیڑ چھاڑ کی ؟ ایک کے مقابلہ میں سات کی مخالفت قابل غور ہے۔ بہانہ بازی سے ہمارے اعتبار میں کوئی فرق نہیں آتا۔ کیا ہمنے لڑائی کے چھیڑنے کی غرض سے اپنی فوج جزیرہ کریٹ میں اوتاری جہاں ہمارا فرض تھا کہ اپنے ان بھائیوں کی جانوں کو محفوظ رکھیں جنکو ترک ہلاک کر رہے تھے۔ درحالیکہ یورپ سلطان سے صلح کی گفتگو کر رہا تھا اور کیا یہ بات سرحد تھسلی پر بھی جہاں ہمسے آٹھ روز قبل ترکوں نے بھی محفوظ فوج طلب کی تھی مجھکو معلوم ہے کہ سرحد پر کچھ حادثے گذر رہے تھے لیکن کیا ان چند بلوائیوں کی نقل و حرکت اعلان جنگ کے لئے کافی و واقعی وجہ قرار دیجا سکتی ہے۔ اول غرض یہ تھا کہ اونکو سرحد سے اوترنے کی اجازت نہ دیجاتی۔
شاہ نے ۱۸۹۶ء کو نقصان رسانی یونانی سرحد کا حوالہ دینے کے لئے (جب ترکوں کی باقاعدہ فوج نے اناسس کے تھانہ پر حملہ کیا تھا) مندرجہ ذیل غمناک حالات بیان کئے۔ اونہوں نے کہا اصل حقیقت یہ ہے کہ ہمپر بیوجہ حملہ ہوا اور راست راست یہ ہے کہ ہمپر حملہ کرنے کے لئے حکم دیا گیا تھا۔ یہ امر بخوبی ظاہر ہے کہ ہم ٹرکی سے جنگ نہیں کرتے ہیں۔ جزیرہ کریٹ کے سبب سے ہم میں تفرقہ نہیں ہوا بلکہ اور سازشیں ہیں جو بعد کو کھلینگی۔ غرضکہ تمام دول عظام ہمارے خلاف ہیں اور چند تو ہمیں تو کھلم کھلا ہماری مخالفت کر رہی ہیں۔ آپ کہینگے کہ یہ کیوں تو میں اسکی توضیح کے لئے تیار نہیں ہوں۔ ہر حال اگر وہ جنگ کے لئے بیچین تھے اور لڑائی سے خروج کیا تو یہ یورپین اتفاق کا فعل ہے۔"

یونان کا عذر افلاس

۲۸ مئی کو یونان نے طاقتوں کے نام ایک مراسلہ لکھا بدین مضمون کہ سرحد یونان میں کوئی تغیر نہ ہونا چاہیئے (جیسا کہ طاقتیں بجائے تھسلی دینے کے ملک یونان میں ترکی کی حدود کچھ بڑھا دینا اور سرحد کو سیدھی کرنی چاہتے ہیں۔) کیونکہ اس صورت میں یونان کو اپنے ملک کی حفاظت کے لئے از سر نو جدید قلعے بنانے پڑینگے اور اوسپر تازہ زیر باری کا پہاڑ ٹوٹ پڑے گا۔

مشکلات کریٹ کی خاص بحث پر شاہ جارج نے کہا۔ "مجھے ابتک کوئی دول یورپ کا حال معلوم نہیں لیکن قومی قانون کے مطابق محاصرہ قایم نہیں رہ سکتا یورپین فوجیں اُس مقام پر قیام کرنے کی وجہ سے دولت عثمانیہ کے اصول استبدادی کو شکست کر رہی ہیں۔ درحقیقت وہ ہمارے دشمن کی مدد پر ہیں۔ اور ہمارے مقابلہ کو ہتھیار اوٹھا رہی ہیں۔ یونان اور ترکوں کا جھگڑا اگر طے ہوجائے تو پھر تمام مداخلت یکطرفہ عداوت کا ایک فعل ہو جائے گی۔ بدنصیبی سے اس نازک حالت نے ہم کو سکھا دیا ہے کہ قومی قانون ایک بیکار سا نہیں ہے۔" علی ہذا ہر مجسٹی نے دفعتاً لڑائی کے پھیل جانے پر نہایت مشرح گفتگو کی۔ اونھوں نے کہا یورپ کو بہت جلد یہ بات معلوم ہو جائے گی کہ ہم کو لڑائی میں دھکیل دینے سے کوئی مسئلہ ملک اور قید کا قایم نہ رہیگا۔ تم بہت جلد دیکھو گے کہ ہمارا بیڑہ جہازات ایک بہت ہی بڑی کارروائی کے لئے طلب کیا گیا ہے۔ کیا تھسلی اور ایپرس ہی تک جنگی کارروائیاں محدود رہینگی۔ ہم جانتے ہیں کہ ہم اپنے پر بھروسہ کر سکتے ہیں لیکن ہم اور ہتھیاروں سے بھی فائدہ اوٹھا سکتے ہیں جو ہم کو .... ہمینا ہم میں کافی ہمت موجود ہے اور ہم اپنے حقوق کا تحفظ بخوبی کر سکتے ہیں ہمارا یہ خیال ہے کہ ہم تمام دنیا کے مقابلہ میں تنہا ہیں یہانتک کہ فرانس بھی ہم سے بالکل علیحدہ ہے تم کہتے ہو کہ یورپ قبل اوس طوفان کے نمودار ہونے کے جسکا وہ بانی ہے ہٹ آیگا لیکن مجھے بخوبی معلوم ہے کہ وہ ایک طولانی اور خونریز جنگ کے لئے نہایت بیقرار ہے اگرچہ بدقسمتی سے بہت دیر ہو گئی ہے لیکن ہم کو آیندہ انصاف پر یقین رکھنا چاہیے کریٹ کے معاملہ میں حق اور انسانیت کے خلاف ایک بہت بڑا جرم سرزد ہوا ہے اور اوس کی گوشمالی شروع ہو گئی ہے۔

اس مراسلہ مین یونان نے یہ بھی لکھا کہ ہم صرف بہت تھوڑا تاوان دے سکتے مین اور یہ ناممکن ہو کہ تاوان جنگ ابھی دیا جاوے اور قرضخواہون کو بھی بھگتا جاوے اس کے علاوہ یونان کو اسمین بھی عذر ہی کہ یونانی رعایاے ٹرکی کے حقوق مین کسی قسم کی تخفیف کیجاوے۔

جواب الجواب منجانب سفیران

بالعالی کے نوٹ مذکورہ بالا کے جواب مین ۳ مئی کو سفیران یورپ نے لکھا کہ ہمین التواے جنگ کے ختم ہونے مین کوئی عذر نہین ہی اور اسی کے مطابق ہم ایتھنز مین کارروائی کرینگے لیکن ساتھ ہی ہماری راے یہ ہی کہ شرائط صلح پر بحث فی الفور شروع ہو جانی چاہیے۔

۳۱ مئی۔ قسطنطنیہ۔ ایک سلطانی فرمان جاری ہوا جس مین مہلت جنگ پندرہ روز کی ۲۰ مئی سے قرار دیگئی اور یہ شرط کہ اور زیادہ کیجاوے اگر گفتگوے صلح ختم نہو۔

رعایتی حقوق یونان

کیسا پولیشن یعنی رعایتی حقوق یونان کی موقوفی کی شرط دفعات شرائط مصالحت مین اوپر لکھی جاچکی ہی۔ اوسکا مطلب اور حقوق کی تشریح معلوم کرنا لازمی ہے چنانچہ رعایتی حقوق کا ذکر اوپر آچکا ہی۔ وہ بعض ان مراعات کا نام ہی جنکو یکے بعد دیگرے تمام فرمانروایان سلطنت عثمانیہ ان بیرونی سلطنتون کے باشندون کے باب مین ملحوظ رکھتے آئے جنھون نے ترکون کی عملداری مین سکونت اختیار کی ہو۔ یہ رعایتین قرن اوسطے ابتک چلی آتی ہین اور ابتدا مین مثل اونکے مغلون نے انگلش سیاحون کے حق مین عطا کی تھین۔ یہ محض تجارتی رعایتین تھین بوجہ امتداد ایام و زوال سلطنت عثمانیہ ہندوستان کی طرح ٹرکی مین بھی وہ عہدنامجات کی برابر گران قدر ہوگئین اور ٹرکی سے زبردستی بمعاوضہ ان دوسری سلطنتون کے حفاظت ٹرکی یا دوسری باتون کے جو اونکی بابت دعوی کر سکتی قوت رکھتی تھین حاصل کیجانے لگین۔ ان رعایتی حقوق کے بموجب جو مراعات ملحوظ رکھی

جاتی ہین وہ یہ ہین - برات ٹیکس سے علاوہ محصول کسٹم کے (اور جو بیرونی اشخاص غیر منقولہ جائداد رکھتے ہون تو ٹیکس اراضی سے) ٹرکی مین رہنے سے اونکو وطنی سکونت کے حق کا ضایع نہونا - اور کل عدالتون کے اختیار سماعت سے اونکا بری رہنا - یہ آخری رعایت البتہ مستثنیات اور حدود کی پابند ہی اور اسکی تفصیل بہت طول طلب اور پیچیدہ ہے پس اسقدر کہنا کافی ہی کہ اجنبی اشخاص کے حق مین اس رعایت کے ہونے سے ہمیشہ طرح طرح کے جھگڑے بالخصوص مصر مین جہان اونکی وجہ سے شاملاتی عدالتین مقرر کرنا پڑین پیدا ہوا کرتے ہین اور قبل اسکے بارہا مختلف ملکون کے مابین اونکی وجہ سے پیچیدگیان واقع ہوئین فی الحال جو سلطنتین یہ رعایتی حقوق رکھتی ہین اونکے نام یہ ہین - یعنی یورپ مین فرانس - اطالیہ - انگلستان - جرمنی - آسٹریلیا - روس - ہالینڈ - سوئیڈن - ڈنمارک بلجیم - پرتگال اور یونان - اور نئی دنیا مین ممالک متحدہ امریکا و برازل -

رعایتی حقوق یونان پر سر الفرڈ ملز کی تحریر

رعایتی حقوق یونان کے تاریخی حالات کے بارے مین بہت کچھ اختلاف راے ہے - اسموقع پر سر الفرڈ ملز کی تحریر کا حوالہ مناسب ہی - سر الفرڈ ملز اپنی تاریخ مصر مین لکھتے ہین کہ ابتدا مین جو رعایتی حقوق اعطا کئے گئے وہ اصل مین معاملات کی حیثیت نہین بلکہ زیادہ تر عنایات کی حیثیت سے دیئے گئے تھے - اس زمانہ کے سلاطین ٹرکی نہ تو مغرب کی عیسائی سلطنتون کو اس قابل سمجھتے تھے کہ انکے ساتھ برابری کا برتاو کیا جاتا اور نہ اونکا خاص منشاء یہ تھا کہ جو رعایتین وہ عطا کرتے انکے معاوضے مین اسی طرح کی رعایتین دوسری سلطنتون مین اونکے ساتھ کیجاتین - جن زبردست خود مختار فرمانرواون نے ابتدائی رعایتی حقوق عطا کئے تھے وہ اس خیال پر مسکرا دیتے کہ جو رعایتین وہ قریب قریب

حقارت کی نگاہ سے دیکھ رہی ہیں وہ کسی وقت اسکے جانشینون کی کمزوری اور سخت پریشانی کا
باعث ہو جائینگی۔"

دنیا کی سب سے بھاری سلطنت کا معدود سے چند بیرونی ملک کے تاجرون کو اپنے
شاہانہ اختیار کی کوئی جزو اپنی خوشی اور مرضی سے دیدینا اور یہ بات ہے۔ (ان تاجرون
کی وطنی گورنمنٹیں بہت ہی دور دراز مقامات پر واقع تھیں۔ اور ان ایام میں بمقابلہ
ٹرکی کے بالکل ہی ضعیف تھیں۔ اور اس وجہ سے ذرا بھی گمان نہ تھا کہ جو حقوق اسوقت
دیے گئے تھے اونکی تعمیل ایسی سخت پابندی کے ساتھ چاہی جاوے گی) اور یہ بالکل
دوسرا امر ہے کہ وہی سلطنت ضعیف اور زوال پذیر ہوگئی۔ اور اب اسکو بیشمار تعداد
ان اجنبی باشندون کا سامنا کرنا پڑا جو ایسے حقوق سے مسلح ہیں۔

سلطان المعظم کی نسبت اخبار کرانیکل کی رائے

کرانیکل نے جو اکثر موقعون پر ترکون اور اونکے سلطان کے ساتھ اظہار تعصب کرتا رہا ہے
ماہ مئی سنہ ۹۱ء کے پرچہ میں یون آرٹیکل لکھا۔ "یہ مشہور ہے کہ سلطان نرمی پر مائل ہے
مگر پھر بھی وہ اس سے بہت کچھ زائد طلب کریگا جو دول عظام کا ارادہ ہو۔ اسکی عادت
میں داخل ہے کہ وہ جس چیز پر اڑ بیٹھے اوسے آسانی سے نہیں چھوڑتا۔ سارے پولیٹیشن
یہ کہا کرتے ہیں کہ امور مدن میں جب کوئی رائے قایم کرتا ہے تو پھر اس سے بمشکل ہٹتا ہے
برسون تک اوس نے تمام یورپ کی سلطنتون کو انگلیون پر نچایا حالانکہ سب کے سب
یہ کہتے رہے کہ اوسکی ذات بلکہ سلطنت تک ایک دن میں نیست و نابود ہو سکتی ہے مگر
آج اوسکی وہ حالت نہیں جو اون دنون میں تھی وہ اسوقت ایک ایسی فوج کا میر لشکر ہے
جس نے نمایان فتح حاصل کی ہیں بلکہ سچ پوچھو تو وہ آج ایک قوم کا سردار ہے جسمین
ایک نئی روح پھونکی گئی ہے اور جس نے نئی زندگی پائی ہے۔ اسلام جو برسون اور

قسطنطنیہ کے کشت و خون اور قتل و غارت کے بعد پست ہو گیا تھا آج اوسکے دم سے
قوی ہو گیا ہی بلکہ اوسکے وجود پر فخر کرتا ہے۔ یورپ مین بھی اب اُسکو بہت بڑی وقعت
حاصل ہو گئی ہی اور کثرت سے طرفدار ہو گئے ہین۔ بڑے بڑے زبردست بادشاہ آج
اوسکے جنبہ دارون مین ہین آج کی حالت کا پچھلے ماہ کی حالت سے مقابلہ کیا جاوے
تو کتنا فرق ہی۔ اوسوقت اوسے اپنے تخت و تاج بلکہ مملکت کے ٹکڑے ٹکڑے
ہو جانے کا اندیشہ تہا اور آج وہ دن ہی کہ یورپ اوسپر حاکمانہ کارروائی نکریگا۔ اور ایسے
وقت مین جبکہ سکہ اوسکا یورپ کے دلون مین بیٹھ گیا ہے اوسکے منہ سے اس کلمہ کا نکلنا
کہ ہم نرمی پر مائل ہین بڑی مسرت اور خوشی کے ساتھ سنا جاویگا۔

واقعات بعد از جنگ

یکم جون۔ اکثر باغیونکے سرغنے کریٹ کی خودمختاری اس شرط پر قبول کرنا چاہتے تھے
کہ ترکی فوجین وہان سے نکل جاوین۔

۲۔ جون۔ بابعالی نے سفیران دول عظام کو اطلاع دی کہ تا تصفیہ شرائط صلح التوای جنگ
منظور ہی۔ بابعالی نے کل دول عظام کو دعوت دی کہ کل سے مصالحت کی بابت گفتگو شروع کر دین

۳۔ جون۔ فرانس نے کریٹ کی خودمختاری کے بارہ مین ایک تجویز پیش کی جس مین تجویز کیا گیا
کہ ممالک غیر کی پولیس بھرتی کیجاوے اور سلطنت ہای غیر کے اعتبار پر قرضہ واسطے اخراجات کے
لیا جاوے۔ روس اور انگریزون نے اس تجویز کو پسند کیا۔

۴۔ جون ۱۸۹۷ء کریٹ کے لوگون نے بماتحتی خاص مفسد میکلیس نامی کے صوبہ کی گورنمنٹ قایم کی

۴۔ جون ۱۸۹۷ء مابین سفیران ملک غیر اور توفیق پاشا کے گفتگو واسطے صلح شروع ہوئی۔
یہ بات قرار دی گئی ہی کہ ایم لیذوعنہ دربارہ ترمیم ترکی یونی سرحد کے اور ایم کیملون دربارہ

اختیارات یونانیوں کے اور سر خلیب کری در بارہ ادائے مصارف جنگ کے ایک ایک یادداشت طیار کرین۔

۵۔ جون۔ مختلف علامات کی موجودگی سے ثابت ہونے لگا کہ ٹرکی تیاری کر رہا ہے کہ تھسلی میں بہت مدت کے لئے قبضہ کرے۔ گورنر جج اور اسکول ماسٹر مقرر ہوے ہین۔ اور ٹرکی سے لوگون کے حرم بھی داخل ہونے لگے۔

۵۔ جون ۱۸۹۷ء آج مقام پیرا مین جو جلسہ سفیرون اور توفیق پاشا کا جمع ہوا تاکہ در بارہ شرائط صلح ٹرکی و یونان کے بحث کیجاوے اوس مین قایم مقامان گریٹ برٹن فرانس اور اٹلی نے قطعی برخلاف اُس تجویز کے بیان کیا کہ تھسلی سلطنت ٹرکی مین شریک کیجاتے۔

۶۔ جون ۱۸۹۷ء۔ گورنمنٹ ٹرکی نے جو یادداشت سفیرون کو پیش کی اوس مین ٹرکی نے خواہش کی ہے کہ تھسلی کو پھر اپنے ملک مین شریک کرے۔ کیونکہ جن شرائط سے وہ مقام یونان کو دیا گیا تھا اونکا عملدرآمد نہین کیا گیا۔ گورنمنٹ ٹرکی پھر اپنی خواہش ظاہر کرتی ہے کہ یونان کو جو اختیارات دیئے گئے تھے وہ خارج کئے جاوین کیونکہ یونان نے اونکا خراب برتاؤ کیا اور در بارہ مصارف جنگ کے یادداشت مین بیان ہے کہ فاتح اپنا نقصان پورا کرنے کا مستحق ہے۔

۷۔ جون ۱۸۹۷ء۔ پندرہ یونانی والنٹیر کریٹ کو اس غرض سے واپس آئے تھے کہ کریٹ کے لوگوں کو ترغیب دیکر آمادہ جنگ کرین لیکن جہاز سے اوترتے وقت گرفتار کر لئے گئے۔

۹۔ جون اس خبر سے ایتھنز مین سخت تشویش پھیلی کہ سفیران متعینہ قسطنطنیہ نے صرف تشریح کی ہے کہ کس بنا پر فیصلہ ہونا چاہیئے اور ٹرکی اور یونان کو اس بات پر چھوڑ دیا ہے کہ وہ خود اپنا فیصلہ کر لیں۔

۱۰۔ جون۔ سفراے متعینہ قسطنطنیہ نے تین کمیٹیان تجربہ کارون کی مقرر کین جنہین

اُٹھانا چاہتی ہیں تاکہ گفتگو سے مسئلۂ تھسلی اور معاملۂ جنگ اور یونان کے اختیارات کے بارے میں جانچ کریں۔

۱۰- جون- گورنمنٹ ٹرکی نے اُن الزامات سے انکار کیا جو اُس یونانی یادداشت میں لگائے گئے تھے جو سلاطین کے پاس بھیجی گئی تھی کہ تھسلی اور ایپرس میں ترکوں نے سخت جور و ظلم کیا ہے۔

۱۰- جون- اخبار ڈیلی نیوز کے نامہ نگار نے قسطنطنیہ سے تحریر کیا کہ توفیق پاشا نے سفیران دول یورپ کو اطلاع دی کہ ایسے ایک علاقہ کا واپس دینا جو خون کے ذریعے فتح کیا گیا ہو مذہب اسلام کے خلاف ہے۔ اسی ذریعہ سے یہ بھی بیان کیا گیا کہ سفیر جرمن نے اس بارہ میں توفیق پاشاہ کی تائید کی۔

۱۱- جون- ٹرکی نے تھسلی میں بہت سی فوجی فراہمی کی کا انتظام کیا اور فرسالا میں ایک ترک گورنر مقرر کیا۔

۲۸- جون- قسطنطنیہ میں سفیروں نے جو ایک فنانشل کمیشن مقرر کی تھی اوس نے ایک رپورٹ تیار کی کہ یونان کے اخراجاتِ جنگ کے لئے چالیس لاکھ پونڈ سے زیادہ نہیں دیا جا سکتا۔

۵- جولائی- ایم ڈیلیانیس سابق وزیر اعظم یونان نے ایتھنز میں پرنس وزیر سے کہا کہ یونان کی مالی حالت کی نگرانی کسی دوسری دولت کو تفویض کی جاوے گی جیسا کہ دول یورپ کا خیال ہے۔

۶- جولائی- یونانی سرحد کے متعلق وزرائے ٹرکی نے طاقتوں کے متفقہ نوٹ پر دستخط کرنے سے انکار کیا اور کہا کہ تھسلی میں سے ایک انچ زمین یونان کو واپس نہ دیا جاوے گی۔

وزیر اعظم نے سلطان کو اطلاع دی کہ میں ہرگز مجوزہ کاغذ پر دستخط نہ کرونگا۔
ایک بڑے لارڈ نے کہا کہ ٹرکی یوں نہ مانے گا اس کے منوانے کے لئے

کی طرح قسطنطنیہ پر روسی فوج کے جمع ہونے کی ضرورت ہی۔
روس نے ایک گشتی چٹھی طاقتون کو بھیجی کر فیصلہ کا جلدی فیصلہ کرائین۔

۸- جولائی - ٹرکی نے بھی ایک مراسلے مین مسئلہ یونانی سرحد کی نسبت اپنے عذرات خوب وضاحت سے بیان کئے کچھ عرصہ کے لئے ٹرکی کے خلاف ساری طاقتین متفق ہوگئین سفیر آسٹریا نے توفیق پاشا کو لکھا کہ سرحد تھسلی کی بابت اگر بابعالی گفتگو کے لئے کوئی دن معین نفرمائے گا تو سفیران یورپ اپنی اپنی طاقتون کو لکھ دینگے کہ بسبیل تعجیل بطور خود کارروائی کرین۔

سفیران یورپ نے ایک متفقہ یادداشت بابعالی مین پیش کی کہ سرحد والے معاملہ مین تاخیر نکرین
شہنشاہ آسٹریا نے تھسلی کے معاملہ مین سلطان کے مراسلے کے جواب مین لکھا کہ بابعالی اگر طاقتون کا کہنا مان لیگا تو اسکا فائدہ ہی۔

شہنشاہ جرمنی نے بھی سلطان کو یہی جواب دیدیا کہ افسوس ہی ساری طاقتونکے خلاف کارروائی نہین کرسکتا۔

۱۰- جولائی - پریسیڈنٹ فرانس و دوسرے سلاطین یورپ نے بھی سلطان المعظم کو جواب یہی دیا کہ شرائط صلح مین ہمنے جو رائے دی ہی وہ آپکو قبول کرلینا بہت مناسب نظر آتا ہی۔

۱۲- جولائی - توفیق پاشا نے سفرائے دول یورپ کو اطلاع دی کہ یونانی سرحد کا معقدمہ طے ہونے کی بابت سنشنبہ کے دن ہم کچھ کہین گے۔

۱۳- جولائی - جواد پاشا جو سابق مین وزیر اعظم دولت عثمانیہ تھے کریٹ مین فوجی سپہ سالار مقرر ہوئے

۱۴- جولائی - سفرائے دول یورپ نے شنبہ کے روز مجوزہ اخراجات جنگ اور یونانیون کے لئے ممالک ترک مین رعایتی حقوق منسوخ کرنے کے لئے چند تجاویز پیش کین۔

۱۵- جولائی - بموجب تحریر نامہ نگار ٹائمز - سلطان نے ذکی پاشا اور سعدالدین پاشا کو

صلح کے طے کرنے کی غرض سے توفیق پاشا کے ساتھ فوجی ڈیلیگیٹ مقرر کیا لیکن سفرا نے توفیق پاشا کے ساتھ اور کسی کا ہونا ناپسند کیا اور اس لئے ایک ہفتہ کے لئے جلسہ ملتوی رہا۔

۲۰ و ۲۲۔ جولائی۔ سفیرون نے جو نقشہ الحاق سرحد کا بنا کر توفیق پاشا کو پیش کیا تھا وہ سلطان نے نامنظور فرمایا اور اس لئے سفیرون سے گزر کر اب یہ فیصلہ وزراء دول مین جا پڑا مگر ۲۲۔ کو اسکے خلاف سلطانی اعلان کئے جانے کا شہرہ ہوا یعنی ترمیم سرحد ترکی کسیقدر تبدیل شرائط کے ساتھ بابعالی نے منظور کرلی۔ خرچہ جنگ کا تخمینہ سفیر جرمن کے سپرد کیا گیا۔

(نوٹ) استغاثہ سلطان و جواب شہنشاہ آسٹریا

۸۔ جولائی کو سفراء دولتہای یورپ نے موافق ہدایت اپنی اپنی گورنمنٹون کے سرحد تھسلی کے قایم کرنے کی نسبت بتکرار مطالبہ سابق توفیق پاشا کے پاس ایک متفقہ یادداشت روانہ کی جسکا مضمون حسب تلیگرام اخبار اسٹینڈرڈ بطریق ذیل تھا۔

"ہم سفراے دول جنکے دستخط ذیل مین ثبت ہوئے ہین عالی جناب وزیر صیغہ خارجیہ دولت عثمانیہ کی خدمت مین عرض پرداز ہین کہ چونکہ بابعالی کیطرف سے ترمیم سرحد تھسلی کے متعلق ہنوز کوئی قطعی فیصلہ نہین کیا گیا ہے لہذا ہمارے متفقہ بیان ذیل پر لحاظ کرنا ضرور ہے۔ مجوزہ سرحد باغراض جنگی فوجی اتاشیون نے جو تجویز کی ہے اور باب عالی مین پیش کی ہے۔ دول عظام یورپ اسی تجویز کو منظور کرتے ہین اور اسی بنا پر دول نے اتفاق کرلیا ہے کہ دولت عثمانیہ کو یقین دلایا جائے کہ ہمنے مصمم ارادہ کرلیا ہے کہ اُن مزاحمتون کا استیصال کردین جنکے سبب سے صلح مین تاخیر ہوئی ہے جو مقصد اغراض یورپ ہے"

مذکورہ بالا یادداشت متفقہ کے وصول ہونے کے بعد سلطان المعظم نے سلاطین یورپ کے پاس استغاثہ بھیجا بلاواسطہ روانہ کیا اور اس مین جدید سرحد سلامبریا پر معارضہ کیا۔ سلاطین و پریزیڈنٹ فرانس کیطرف سے جو جواب آئے وہ بالکل ایک سے ہین۔ سلطان کو یہ صلاح دی کہ تجویز پیش کردہ سلاطین کو تسلیم کرلیا جائے۔ فرانسیس جوزف آسٹریا نے سلطان المعظم کے ایک خاص استغاثہ پر جواب دیا وہ حسب ذیل ہے۔ "جو خلوص اور وفادارانہ اتحاد مجکو حضرت والا سے حاصل ہے

۲۸- جولائی - منجانب یونان خرچہ جنگ کی بابت روس نے تجاویز جرمن سے اختلاف کیا اس لئے سفیر جرمن نے اپنی گورنمنٹ کو اس بارہ مین تحریر بھیجی -

۲۹- جولائی - جرمن کی راے ہے کہ اگر سلاطین یونان کی مالی حالت کی نگرانی اور اخراجات جنگ کی ادائیگی کے ذمہ دار ہون تو ٹرکی فوج تھسلی سے قدم نہ اوٹھائیگی -

۳۰- جولائی - جنگ کے متعلق سفراء نے ایک تجویز کی جس کو جرمن نے پسند کیا لہذا تصفیہ کی امید تازہ ہوئی -

چار ملین پونڈ (۶ کرور روپیہ) جو فنانشل کمیٹی نے تجویز کیا اوس کے لینے سے بابعالی نے قطعی انکار کردیا اس لئے کہ خرچہ اس سے کہین زیادہ ہوا ہے -

یکم اگست - سفیرمین نے صلحنامہ کے ابتدائی شرائط قلم بند کئے لیکن توفیق پاشانے چند ایسی ترمیمین تجویز کین جو باعث اختلاف سلاطین تھین -

۷- اگست - گورنمنٹ یونان کی طرف سے ایک یادداشت سلاطین کی خدمت مین روانہ ہوئی جس مین یہ تجویز پیش ہوئی کہ ٹرکی کو خرچہ جنگ دینے کے لئے کوئی شخص اوس کو دیدے

[illegible]

اور جس کے سبب سے حضرت اعلی موجودہ حالت مین مجھسے جائز استغاثہ فرماتے ہین اوسی کی رو سے میرا فرض ہے کہ مین آپکی ذاتی بہتری اور نیز یورپ کے شرائط پیش کردہ کے بنیاد پر آپ یونان کے ساتھ صلح کرلین لشکری ماہرین کی کمیشن کے ذریعہ سے جو سرحد تجویز ہوئی ہے وہ مطابق اوس اصول کے ہے جو باغراض جنگی مطلوب ہو - اور جسکو حضرت اعلی نے سیادی الحال مین تسلیم فرمالیا ہے اور یہی سرحد ترمیمی ہے جو بشمول دوسری شرائط صلح کے منتہاے گذاشت ہے - جسکو دول متفقہ یورپ بطور انصاف کے مقرر کرچکی ہین اور جسکی بنا پر یہ امر ظاہر کیا جارہا ہے کہ یورپ مین امن وامان کی حالت قایم رہنے کی یہی ایک معقول ضمانت ہے لہذا میری بھی استدعا ہے کہ حضرت اعلی میری اس صلاح نیک پر توجہ عاجلہ مبذول فرمائینگے - اسموقع پر مین تجدید اوس خاص دوستی اور اعلی احترام کا اظہار کرتا ہون جو مجھکو آپکی نسبت حاصل ہے -

قرض دے اور اس قرضہ کی ذمہ دار ایک ایسی کمیشن ہو جس مین قرض خواہون کی طرف سے اراکین مقرر کئے جائین جس سے دوسرے سلاطین کو یونان کی مالی حالت کے نگرانی کی کوئی ضرورت باقی نہین رہے گی۔

۱۰ اگست۔ گورنمنٹ یونان کی اس تجویز سے قرض دینے والون کو تشفی حاصل نہین ہوئی اس لیے گورنمنٹ یونان کو قرض لینے مین کامیابی کی امید نہین اور تھسلی کا ملک تب تک خالی نہ کیا جائیگا جب تک کہ یونان کی مالی حالت زیر نگرانی سلاطین یورپ نہو۔

۱۱ اگست۔ ٹائمز کے نامہ نگار نے ایتھنز پایتخت یونان سے اطلاع دی کہ خرچہ جنگ یونان سے نہ وصول ہونے کی وجہ سے دولت عثمانیہ نے صاف جواب دیدیا ہے کہ ہماری فوج ملک تھسلی خالی نہین کر سکتی۔ اگر دس لاکھ پونڈ کی پہلی قسط دیدی جاوے تو ترکی افواج تھسلی سے نکلنا شروع کرینگی۔ گورنمنٹ یونان نے سلاطین یورپ کو جواب دیا ہے کہ اگر وے باہر کے قرضداروں سے انتظام کرنے کے لئے اسکو اجازت دین تو وہ خود قرضہ نکالکر خرچہ جنگ ادا کر سکتا ہے اور اگر اونکی خواہش ہے کہ یونان کی مالی حالت اونکے زیر نگرانی رہے وہ اس امر مین مجبور رہے۔

جواد پاشا کی تقرری بعہدہ گورنری کریٹ

جواد پاشا سابق وزیر اعظم کی تقرری سے یورپ نے رضامندی ظاہر نہ کی۔ اخبار اسٹینڈرڈ نے لکھا کہ خوف ہے کہ "کریٹ مین انکی موجودگی سے برا اثر پیدا ہو" پاشا موصوف روانگی سے پہلے آستانہ علیہ مین حاضر ہو کر باریابی سے مشرف ہوئے تو اعلیٰ حضرت نے اسطرح ارشاد فرمایا۔ " ما بدولت تمپر ان صفات جلیلہ کے صلہ مین جو ما بدولت اور خود اپنی سلطنت کے لئے تمنے انجام دیے ہین کامل طور سے بھروسہ کرتے ہین۔ چونکہ تم تمام مسلمانون کی نظر مین محبوب اور عیسائیون کے نزدیک معزز شخص ہو اور نیز یورپ بھی تمپر اعتماد

کرتا ہوں لہذا ما بدولت اقبال تم کو کریٹ کی فوجی سپہ سالاری سے عزت بخشتے ہیں۔"

جواد پاشا کے رخصت ہو جانیکے بعد سلطانی فرمان صادر ہوا کہ شاکر پاشا برادر جواد پاشا فوجی کمشنر دارالامارۃ یلدیز کے ایک ممبر مقرر ہوں اور جواد پاشا کے داماد ظفر بے کو عثمانی تمغہ سے سرفراز کیا جاوے۔ ایک بیان کے موجب اہل کریٹ نے جواد پاشا کی گورنری پسند کی اور بابعالی کو اس پسندیدگی کی بابت تار بھیجا۔ ترکی سرکاری حلقوں میں جواد پاشا کی تقرری اس بناء پر مستحسن سمجھی گئی تاکہ گورنمنٹ شاہانہ اور سلاطین یورپ کے امیر البحروں میں اتحاد قائم ہو اور پاشا ے موصوف کو اوروں پر اس لئے ترجیح دی گئی کہ وہ کریٹ کے حالات سے بخوبی واقف وآگاہ ہیں آپکی انتظامی قابلیت مشہور عالم تھی

ٹمپس پیرس کے نامہ نگار سے ملاقات۔ نامہ نگار نے تقرری کے بعد الملاقات جزیرہ کی بابت استفسار کیا تو جواد پاشا نے کہا کہ پہلی مرتبہ جبکہ میں گورنر کریٹ مقرر کیا گیا تھا تو مقابلۃً جہاں سے وہاں کی حالت بہت بہتر تھی تاہم عرصہ قلیل میں تھوڑی سی فوج سے امن وامان قائم کردیا گیا اور زیادہ خونریزی نہ ہونے پائی۔ انہوں نے کہا کہ وہ جزیرہ میں پہنچتے ہی متحدہ دول کی امیر البحروں کو ان لازمی تدابیر کے عمل میں لانے کی جو امن قائم کرنے کیلئے ضروری ہیں اطلاع دینگے اور کہا کہ متحدہ دول کے امیر البحر دو سال قیام امن کے لئے ابتک کام میں لائے وہ بالکل ان تدابیر کے برعکس ہیں جو کہ چاہئے ہیں اور اگر وہی تدابیر کی جاتی رہینگی جو ابتک برتی جاری ہیں تو اسکا انجام بجز اسکے کہ جزیرہ ویران ہو جائے اور اسکی آبادی نیست و نابود ہو جائے اور کچھ نہ ہوگا۔ جواد پاشا نے جزیرہ میں پہونچکر تنخواہیں تقسیم کیں اور مسلمان اور عیسائیوں کے باہم اتحاد پیدا کرنے کی کوشش کی اور محصور مہاجرین کی خلاصی کا انتظام کیا۔

سوء قسمت۔ لارڈ سالسبری نے ایک تجویز سلاطین عظام کو پیش کی کہ یونان

کو اجازت دیجائے کہ وہ اخراجات جنگ کا روپیہ دولت عثمانیہ کو کسی سے قرض لیکر ادا کرے اور تمام سلاطین کی نگرانی اوسقدر محاصل یونان پر رہنی چاہیئے جس سے قرض کے روپیہ کا سود ادا ہو سکے۔ ۲۴ اگست۔ لارڈ سالسبری نے تسلی کو خالی کرنے اور اخراجات جنگ ادا کرنے کے لئے جو تجویز پیش کی سلاطین عظام نے اسکو پسند کیا اور یونانی گورنمنٹ سے دریافت کیا کہ اس قرض کو ادا کرنے کے لئے کسقدر محصول سے وہ دست بردار ہو سکے گی ۳۱ اگست۔ بجواب اس سوال کے گورنمنٹ یونان نے سلاطین کو اطلاع دی کہ خرچہ جنگ کے بالاقساط ادائیگی میں یونان محاصل ہٹانے سے سالانہ ایک کرور دس لاکھ درھم دے سکنے کے لئے موجود ہے۔ ۶ ستمبر۔ باب عالی نے سفراے دول کے نام ایک مراسلہ کے ذریعہ اطلاع دی کہ عہدۂ والی کریٹ پر ایک عثمانی شخص کا تقرر ہوگا اور ترکی فوج جزیرہ میں قایم رہے گی سفیروں نے اختتام صلحنامہ تک اسکا جواب دینا ملتوی رکھا۔ ۱۶ ستمبر سلاطین نے یونان کی درخواست قبول کی کہ اوسکے تجارتی تعلقات ترکی سے از سر نو قایم کرا دئے جائینگے۔ ۷ ستمبر گورنر کریٹ نے جانب باب العالی مجوزہ مشترکہ عدالت قایم کئے جانے پر اعتراض کیا جس سے سلطان المعظم کے شاہی حقوق میں نقص ہونیکا احتمال تھا۔ نیز متحدہ یورپین پولیس کے تقرر کی تردید کی۔ ۱۷ ستمبر بالآخر تصفیہ ہوگیا۔ سفراے دول قسطنطنیہ نے بالا عہدنامہ صلح مابین ترکی و یونان کے مسودہ میں یہی شرائط کو قطعی طور پر داخل کر لیا۔

دفعات مصالحت مندرجہ صلحنامہ مجوزہ دول یورپ و باب عالی

صلحنامہ

اخبار فرینکفرٹر زیٹنگ کے ایک نہایت واقفکار اور باخبر نامہ نگار نے قسطنطنیہ سے ابتدائی مجوزہ صلح یورپ و باب العالی کی تفصیل اسطرح پر لکھی۔ چونکہ طاقتوں نے یونان کے فوائد و اغراض اپنے ہاتھ میں لئے ہیں اور ترکی نے طاقتوں کی مداخلت اس بارہ میں منظور کی ہے

ذیل کی گیارہ دفعات سفیران دول یورپ نے بالعالی کے مشورہ سے تیار کی ہیں "

(۱) حد بندی سرحد روم و یونان کے نقشہ منسلکہ کے مطابق ہوگی اور اسکے مطابق حد بندی کی کارروائی ابتدائی عہدنامہ پر دستخط ہونے کے ۱۴ روز بعد شروع ہوگی اور ٹرکی اور یونان اور دول یورپ کے وکلاء اسکو سرانجام دینگے اور آخرالذکر بصورت پیش آنے کسی تنازعہ کے ثالثی کرینگے۔

(۲) یونان ٹرکی کو چالیس لاکھ پونڈ تاوان جنگ دیگا دول یورپ اس غرض سے تدابیر اختیار کرتے ہیں کہ یونانے قرضخواہوں کے استحقاق کو اور ٹرکی تاوان جنگ سے کوئی نقصان پہونچے اور اسواسطے وہ محاصل سلطنت کہ جنسے اور پرانے قرض ادا کئے جانے کے واسطے اپنے اہتمام اور نگرانی میں لیلینگے۔

(۳) جو حقوق اور فوائد یونان کو آغاز جنگ سے پہلے ٹرکی میں حاصل تھے وہ بدستور رہینگے۔

(۴) ابتدائی شرائط پر دستخط ہوجانے کے کم از کم ۱۴ روز بعد یونان کے خاص قاصد قسطنطنیہ آوینگے اور آخری عہدنامہ پر دستخط کرینگے۔ انہیں قیدیوں کا تبادلہ ہمیشہ کے واسطے صلح وامن کے بے سلوک بحری تجارت اور جہازات کی آمدورفت اور ان لوگونکو ہرجانوں کا دیا جانا طے ہوگا جنکی املاک کو جنگ سے نقصان پہونچاہو۔

(۵) مزید براں انہیں تین مدوں پر بھی ہوگی۔ (۱) تعلقات بین الاقوام (روم و یونان) کا عملدرآمد اور ماد ونکے ضوابط۔ (۲) قطعی طور پر یونانی سفیر متعینہ اور ٹرکی سیاست کے تعلقات کا فیصلہ (۳) تصفیہ متعلق ان جرایم کے جو ایک فریق کی سلطنت میں سرزد ہوں اور مرتکب دوسرے فریق کی عملداری میں بھاگ کر پناہ گزین ہو۔

(۶) ابتدائی شرائط پر معاً دستخط ہوجانیکے کے بعد روم و یونان میں لڑائی کی حالت بالکل معدوم سمجھی جائیگی ٹرکی فوجیں فوراً خط سلیسریا تک ہٹ آئینگی۔ اور ٹرکی کے مفید مطلب موقع جنگ کی عدد چوکیوں پر متصرف رہینگی جب تک کہ یونان کل تاوان جنگ نہ ادا کردے۔

(۷) ابتدائی شرائط پر معاً دستخط ہونے کے بعد دونوں ممالک میں بدستور سابق تعلقات

از سر نو تازہ ہو جائینگے۔ دونوں سلطنتوں کی رعایا ایک دوسرے کے ملک میں پوری آزادی کے ساتھ اپنے کاروبار انجام دے سکے گی۔

(۸) یونان کے سفیر اور باشندے سلطنت عثمانیہ میں اپنے اپنے کاروبار شروع کر دینگے۔

(۹) مقدمات جو جنگ چھڑ جانے کے باعث ملتوی ہو گئے تھے طریق سابق کے مطابق عدالتوں میں پیش ہو کر طے پائینگے اور نئے مقدمات قانون بین الاقوام اور نیز معاہدہ روم و یونان قرار یافتہ ۲۶۔ فروری و ۹ مئی ۱۸۹۶ع کے مطابق فیصل ہونگے۔

(۱۰) ٹرکی کو حق حاصل رہے گا کہ دول یورپ کے سامنے اس سلطانی فرمان کی ترمیم کی تجویز پیش کرے جو ۹ مئی ۱۸۵۵ع کے معاہدہ پر مبنی ہے۔

(۱۱) آخری مصالحت کے امور میں دول یورپ ثالث سمجھی جائے گی مذکورہ بالا شرائط کے واسطے ضروری ہے کہ انکے منظور کئے جانے کے بعد آٹھ روز کے اندر اندر حضرت سلطان المعظم انکو منظور فرمائیں۔

۱۸ ستمبر۔ مقام پیرا میں صلحنامہ روم و یونان پر دستخط ہو گئے۔ ۲۰ ستمبر ایم رالی وزیر یونان نے صلحنامہ کے لحاظ سے سلاطین کے رویہ کو یونان کے حق میں نہایت سخت اور خلاف امید بیان کیا اور یونانی اخبارات نہایت غیظ و غضب کے ساتھ شرائط صلح پر اعتراض کر کے اونکی تنسیخ کے طالب ہوئے۔ ۲۱ ستمبر (سلاطین کی طرف سے مبارکبادیں) بہت سے یورپین فرمانرواؤں نے سلطان المعظم کو سر انجام صلح پر مبارکبادوں کے تار روانہ کئے۔ شاہ بلجیم نے بھی ترکی سپاہ کے تازہ فتوحات پر سلطان کو مبارکباد دی اور نیز اسپین کی ملکہ بحیثیت سفیر ترکی کو اسی بارہ میں خوش لہجے مبارکباد دی۔ ۲۲ ستمبر حضور سلطان المعظم سے ابتدائی صلحنامہ کی تصدیق کر دی گئی اور اسی روز اسلامی علما نے غیر معمولی اجلاس منعقد کرکے تجویز کیا کہ تمام دنیا کے اسلامی سرگروہوں کو تکمیل صلحنامہ اور فتح یونان کی خوشخبری بھیجی جائے۔

۲۴ ستمبر۔ ایتھنز میں سخت جوش پھیلا ہوا تھا حتی کہ عوام کے ایک جم غفیر نے ان کے قت

جمع ہوکر صلحنامہ کا مسودہ جلا ڈالا۔ ۲۶ ستمبر شرائط کی نسبت جو جوش پھیلا ہوا تھا وہ فرو ہونے لگا۔ "زبردست کا ٹھینگا سر پر" گو شرائط کیسی ہی سخت ہوں مگر ماننے بغیر چارہ نہ تھا

یکم اکتوبر وزیر اعظم یونان کا استعفا۔ وزیر اعظم یونان نے مجلس کے سامنے ابتدائی شرائط معاہدہ صلح پیش کرتے وقت نہایت زبردست الفاظ میں اسپر اظہار ناپسندیدگی و ناراضی کیا۔ مگر یہ بھی کہا کہ میں طاقتوں کی مرضی منظور کرنے اور آخری مصالحت سرانجام دینے کو تیار ہوں۔ وزیر اعظم نے بیان کیا کہ جو کچھ کیا ہے جرمن نے یونان کے خلاف کیا ہے۔ اسکے بعد اونہوں نے مجلس سے خواہش کی کہ گورنمنٹ پر اظہار اعتماد کا ووٹ پاس کیا جاوے ۱۴۳ موافق اور ۴۹ مخالف تھے۔ ۱۰۳ وکلا نے کوئی رائے نہیں دی چنانچہ اس شکست پر موسیو رالی مستعفی ہو گئے۔ ۲ - اکتوبر نئی مجلس وزارت قایم ہوئی - ایم ایمیین اوسکے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ مقرر ہوئے۔ کرنیل اسمولینسکی وزیر اعظم اور ایم اسٹریٹ وزیر مال مقرر ہوئے۔

ابتدائی شرائط صلح پر پیوانٹ ہیرالڈ کی رائے

اخبار موصوف نے لکھا کہ ابتدائی شرائط پر دستخط ہو جانے سے جو عام طمانیت کا خیال پیدا ہو گیا ہے اوسکی نسبت مبالغہ کرنا بہت مشکل ہے اس معاہدہ کی تکمیل اسقدر مشکل تھی کہ اسکا خیال بھی اسسے پہلے کبھی نہ آیا تھا اور اسی لئے جن لوگوں کا اس سے تعلق تھا اونکو غایت درجہ کی احتیاط ہوشیاری اور تدبر سے کام لینا پڑا۔ انکی کوششوں میں گورنمنٹ عظمی ترکی کی مرضی سے بہت کچھ سہولت ہوئی۔ اور گورنمنٹ عظمی نے نہایت صداقت سے اس صلح پسندی اور امن طلبی کو قایم رکھا۔ حضرت سلطان المعظم کی بے نظیر پالیسی نے اس مصالحت کو منظور کرلیا ہے واقعات گذشتہ کا خیال کرکے ہرگز خلاف انصاف نہیں کہلائی جا سکتی۔ البتہ اس طریق عمل سے بالعمل نے ترکی فتوحات کو اور بھی درخشاں اور منور کردیا ہے تازہ فتح سے جیسا کہ قدیم دستور ہے سلطنت عثمانیہ کو نیا دبدبہ دیدیا۔ اسکا سکہ دلوں میں بیٹھ گیا۔ اب مصالحت کی مذہم حرارت

سے سلطنت عظمیٰ کی پولیٹیکل شان اور بھی بڑھ گئی کہ اس نے ظاہر کر دیا کہ اسپر کسی شر انگیز اور مفسدیت کا اثر نہیں ہے بلکہ اسکے عمال کا انتظام سخاوت آمیز کشادہ دلی پر مبنی ہے جسکی ثنا و صفت سے دنیا باز نہیں رہ سکتی۔ ہز ایکسلنسی صاحب سفیر دولت آسٹریا ہنگری نے اس امر کو نہایت خوبی اور مسرت کے ساتھ ابتدائی شرائط مصالحت پر دستخط کرتے وقت اپنی تقریر میں تسلیم کر لیا اور اسی طرز اور احسن طریق پر موسیو نیلیڈوف نے اسکی تائید کی۔

یہ موقع واقعی ایسا ہے کہ مبارکبادی کا طالب ہے جو کچھ ہوا ہے وہ ایک نہایت پیچیدہ اور ادق مسئلہ کا حل سرانجام ہوا ہے۔ اور اس خوفناک مشکل کا دور ہونا ایسی آسان

شرائط سے ایک امر واقع ہے جو نہ بجائے خود ترکی کے نسبت باعث

فخر و ناز ہے۔ بلکہ اس سے زمانہ آئندہ پر نہایت عمدہ

روشنی پڑتی ہے کہ وہ درخشاں ہے اور آثار نہایت

عمدہ ہیں اور ساتھ ہی اسکے آئندہ کے

واسطے اعتماد اور اعتبار کو تقویت

ملتی ہے

بفضلہ تعالیٰ

تکملۂ تاریخ

جنگ روم و یونان

(حصہ سوم)

مولفہ قاضی محمد جلال الدین مرادآبادی

جس میں بر سبیل اختصار وہ دلچسپ واقعات قلمبند کئے گئے ہیں جو کہ گو براہ راست نہیں
مگر بالواسطہ جنگ روم و یونان سے متعلق اور قابل اندراج تاریخ ہیں

سر ایلیس ایشمیڈ بارٹلیٹ ممبر پارلیمنٹ اور ایک مصری جہاز کی گرفتاری

یہ واقعات جنگ روم و یونان میں یونانی بحری طاقت کی بڑی بھاری کارروائی کے نمونے ہیں ایک تو مصری جہاز کا گرفتار کر لینا جس میں سو سے بھی کم عرب سپاہی تھے اور خدیو مصر کے کسی جزیرے کو جاتے تھے۔ دوسرے سر ایلیس کا نظر بند کر لینا جو ٹرکی کے دوست صادق ملنے جاتے ہیں۔ اوائل مئی میں بحالت نظر بندی وہ معہ اپنے بیٹے اور ٹرکی خادم کے پائریس بندرگاہ اتھنز میں پہونچے۔ جہاز پر وزیر اعظم یونان اونسے ملنے کو آئے۔ پہلی بات سر ایلیس نے جو اونسے کہی وہ یہ تھی کہ حتی الامکان اونکے خفیف کرنے کا جلد بندوبست کیا جاوے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ میں اس امر کا انتظام کرنے آیا ہوں اسکے بعد سر ایلیس کی درخواست پر اونکے اسلحہ واپس دیئے گئے مگر تین تین شنڈنگ والی بندوقیں جو اونہوں نے ٹرکیا میں خریدی تھیں واپس نہیں دی گئیں۔ سر ایلیس نے

کہا کہ مین ترکونکا دوست ہون لیکن یونانیونکا دشمن بھی نہین ہون اور باہم مصالحت کرا دینا چاہتا ہون۔ وزیر اعظم نے جواب دیا کہ آپنے ایسا کرنے مین دیر کی اور ابتدائی پیام شروع ہوگیا ہے پائیرس سے ریل مین سوار ہوکر سوا گیارہ بجے انتھنز دو بجے اور شاہ یونان کی ملاقات کے بعد ۶ مئی کی شب کو بارہ بجے اکرو سے گئے اور جہاز کے ذریعہ قسطنطنیہ کو روانہ ہوئے۔ اونہون نے اپنی مختصر کتاب (وار ان تھسلی) مین جو جنگ تھسلی کے متعلق تصنیف کی ہے۔ سلطان المعظم اور اعلیٰ حضرت کے خصائل کا جسقدر تذکرہ کیا ہے وہ ناظرین تاریخ ہذا کی دلچسپی سے خالی نہوگا اور اس لئے ہم اوسکے خلاصہ کو قلم انداز کرنا نامناسب سمجھکر اپنے ملک کے قابل قدر صحافیوں اور معتبر اخبار وکیل امرتسر سے بلفظہ نقل کرتے ہین۔

سلطان المعظم کی نسبت مسٹر ٹمیہ پارلیمنٹ کی تحریر

سلطان کی نسبت بہت فضول حکایات بیان کی گئی ہین۔ سلطان ہرگز سفاک اور ظالم نہین ہے اور ہرگز اوسکے ایما سے کشت و خون نہین ہوا سلطان در حقیقت بڑا قابل والی سلطنت ہے وہ ایک نہایت تجربہ کار مدبر ملک ہے اور ہمیشہ اور نیز مہربانی کرنے کے لئے تیار ہے سلطان کو بہت سی دقتین پیش آئی ہین اوسکو تمام یورپ نے دق کیا ہے مگر آخرین اوسی کو فتح نصیب ہوئی ہے۔ پرائیویٹ لحاظ سے سلطان المعظم نہایت معقول ہین انکو اپنے معشوقون اور اولاد سے بہت محبت ہے اور اونکو ہمیشہ اپنی رعیت اور سپاہ کے آرام کا بہت خیال ہے جن سپاہیوں کے جسم مین ماٹی نیگرو مین زخم آئے تھے یا جو ہلاک ہوگئے تھے اونکی خبرگیری سلطان نے قابل تعریف طرز پر کی ہے۔

سلطان نے نہایت فیاضی سے ییلدیز مین ایک ہسپتال بنایا ہے۔ اس مین ایک ہزار سے زیادہ زخمی سپاہی ہین۔ ہسپتال کی صفائی اور انتظام قابل تعریف ہے اور جا بجا بہت جلد

ہو جاتے ہین سلطنت عثمانیہ مین ہزارون قومین آباد ہین کہ جنکے مذہب اور عادات وغیرہ ایک
دوسرے سے مختلف ہین اور اگر حضرت جبرئیل بھی چاہین تو انمین امن قایم نہین کر سکتے۔
انگلنڈ کی طرف دیکھیئے کہ صرف ایک آئرلینڈ نے کیسا دق کر رکھا ہے یہان تو کئی آئرلینڈ ہین یعنی
گریک (یونانی) بلگرین اور آرمینی جنکی تین اقسام ہین ہر ایک ایک دوسرے کا دشمن ہے
کرد۔ ازبک۔ آزناٹ۔ دروش۔ شامی۔ یہود۔ نصاری۔ حبشی۔ عربی۔ قبطی۔ سو وغیرہ وغیرہ ہین
ان تمام قومون کو بطرز یورپ رام کرنا نہایت دشوار ہے۔ روس کی طرف دیکھیئے کہ وہ ترکون
سے بدرجہا زیادہ سختی غیر مذاہب اور قوم کی رعیت سے کرتا ہے اور اُسکا سلوک کہین زیادہ جابرانہ
ہے۔ پھر مصنف بیان کرتا ہے کہ کسطرح کل اختیارات سلطنت سلطان اپنے ہاتھ مین لیئے
ہوئے ہین سلطان کا یہ خیال تھا کہ پاشا اچھی طرح حکومت نہین کرتے۔ طمع اور ذاتی اغراض انکی
آنکھون پر پٹی باندھ دیتے ہین۔ اس لئے ۱۸۷۷ء کے روسی حملہ سے اونھون نے تجربہ حاصل کرکے
کل اختیارات اپنے ہاتھ مین لے لئے ہین اور جسطرح مناسب سمجھتے ہین اور جنکی معرفت وہ قرین
مصلحت تصور کرتے ہین۔ انتظام کراتے ہین۔ اب ترکی وہ ترکی نہین ہے جو ۱۸۷۷ء مین تھی
اب یہ بہت طاقتور ہے۔ اب سلطان نے مسلمانون کے دلون کو تسخیر کر لیا ہے۔ اب اس قوم نے
اپنی پہلی شجاعت پھر حاصل کر لی ہے اور باوصف بہت سی مخاصمت اور اندرونی اور بیرونی بکھیڑون
کے تمام دشمنون کے دانت کھٹے کر دئے ہین اور اپنا رنگ جما لیا ہے۔ سلطان ہرگز ویسا نہین
جیسا کہ انگریزی اخبارات اُسکو بیان کرتے ہین وہ ہرگز جابر اور سنگدل اور سخت گیر نہین ہے
وہ نسبتہً میانہ قامت۔ دبلا پتلا انسان ہے۔ وہ نہایت رحمدل اور خلیق ہین اور ہرگز کسی کو
آزار نہین دیتے۔ سلطان کی ناک لمبی اور کسیقدر خم شدہ ہے آنکھین روشن اور منور ہین اور پیشانی
بلند اور بالا ہے۔ سلطان المعظم کی صحت بہت اچھی ہے اور گزشتہ جنوری سے خوب ثابت ہی
اچھی ہے۔ سلطان یورپی لباس زیب تن کرتے ہین۔ کھلا فراک کوٹ پہنتے ہین اسکے نیچے زرین

ویسٹ کوٹ ہوتا ہے۔ ویسٹ کوٹ کے ساتھ ایک تمغہ ہوتا ہے۔
مجھسے سلطان المعظم نہایت مہربانی سے پیش آئے اور خیر عافیت پوچھی اور کہا کہ تمھارے لڑکے کے زخم کا کیا حال ہے؟ مین نے عرض کیا کہ جناب اب وہ اچھا ہے حضور والا کے ڈاکٹر صاحب نے بہت اچھی طرح سے زخم پر مرہم پٹی کی ہے۔ ٹرکی سرجنون (جراحون) نے اس خدمت کے عوض مین مجھسے کوئی فیس نہین لی۔ ٹرکی ڈاکٹر جراحی مین بہت استاد ہین۔ سلطان نے فرمایا کہ مجھے بھی اسی طرح ایک دفعہ سخت صدمہ گاڑی سے گرکر پہونچا تھا اور تیس منٹ تک بیہوش رہا تھا۔

سلطان نے پھر پوچھا کہ آپ سے یونانیون نے کیا برتاؤ کیا ہے۔ مین نے عرض کی کہ یونانی افسر اگرچہ تنگ کی ہین لیکن انہون نے مجھسے اچھا برتاؤ کیا ہے۔ پھر مین نے کہا کہ بہتر ہوگا جو حضور بمعقول مصارف جنگ لیکر صلح کرلین۔

سلطان نے فرمایا کہ مسلمانان کریٹ کے ساتھ نہایت خوفناک سختی ہوتی ہے اور اس سے ترک بہت ناراض ہین۔ مین نے اور ذریعون سے بھی سنا تھا کہ جسوقت تین سو تیرہ لڑکے مسلمان جنکے والدین عیسائی سنیدون نے قتل کردیئے تھے استنبول مین آئے تو ہر شخص انکو اپنا متبنی بنانے کے لئے دوڑا۔

مین نے کہا یہ سچ ہے مگر حضور والا نے فتح کرلیا ہے اور تمام دنیا مین حضور کی طاقت الم نشرح ہوگئی ہے اگر حضور اسوقت فیاضی کرین تو بعید از عنایت نہوگا۔ سلطان نے کہا کہ یونان کو شہرت کا خیال ہے مگر دیکھنا چاہیئے کہ ٹرکی مین بھی لوگون کے دلون مین کیا ہے اور کیونکر جوش اشتعال دیا گیا ہے۔ مین نے کہا حضور سچ کہتے ہین مگر مزید خونریزی اور خرچ مناسب نہین۔ ٹرکی کے یونان سے بڑھکر اور بھی طاقتور عدو ہین۔

شہزادہ بلگیریا کا قسطنطنیہ مین وارد ہونا

۱۰ اگست کو پرنس فرڈیننڈ والی بلگیریا وارنہ سے آتے ہوئے قسطنطنیہ مین اپنے شہنشاہ معظم

کی خدمت مین شرف اندوز ہونے کے لیے آئے - اعلی حضرت نے استقبال کے لیے شاکر پاشا اور احمد علی پاشا کو مقرر کیا تھا - پرنس مذکور فل ڈریس یونیفارم پہنے ہوے اعلیحضرت کی خدمت مین باریاب ہوے پرنس کا لباس اسوقت بالکل ایک عثمانی مشیر کے مانند تھا اور اونکے سینہ پر درجہ اول کا عثمانی تمغہ چمک رہا تھا - پرنس کے ہمراہ موسیو استوبیلوف وزیر اعظم بلگیریا بھی تھے - پرنس مذکور پر توجہات شاہانہ پوری طرح پر مبذول ہوئین اور اعلی حضرت نے اونپر نہایت عنایت فرمائی - پرنس کو اوس محل مین مقیم ہوے جس مین شہنشاہ جرمن ۱۸۹۸ء مین مقیم ہوئے تھے - ۱۰ اگست کو سلاملک یلدز مین اعلی حضرت اور پرنس مین بہت دیر تک ملاقات جاری رہی اور اسی اثنا مین جبکہ یہ ملاقات ہورہی تھی موسیو استوبیلوف اور خلیل رفعت پاشا وزیر اعظم مین جو اسی محل کے دوسرے کمرے مین تخلیہ ہوتا رہا - ایک پرتکلف ڈنر اعلی حضرت کی طرف سے پرنس کو دیا گیا جس مین وزیر اعظم اور کمانڈر انچیف اور میر مجلس لیسی سے اور نیز دیگر تمام معزز عہدہ دار اور موسیو مارکوف سفیر بلگیریا مقیم آستانہ شریک تھے ڈنر کے پیشتر پرنس اعلی حضرت کی خدمت مین باریاب ہوے اور اسی طرح ڈنر کے بعد مین بھی تھوڑی دیر تک باریابی رہی - غرض ان تمام گرمجوشیون کی جو اعلی حضرت کی طرف سے عمل مین آئین اور اس عمدہ استقبال کی جو پرنس سے دار الخلافہ مین عمل مین آئی پرنس نے نہایت شکرگزاری کی ہے اور اعلی حضرت کی خدمت مین چند نفیس جواہرات اور ایک بیش قیمت انگشتری نذر دی اعلی حضرت نے بھی موسیو استوبیلوف اور کرنل الیفانوف کو درجہ اول کا عثمانی تمغہ مرحمت فرمایا - پرنس نے بھی وزیر اعظم اور سرعسکر اور وزیر پولیس وغیرہ معزز عہدہ دارون کو مرصع تمغے دیے ہین جو اعلی حضرت کی طرف سے قبول کیے گئے -

پرنس کا قسطنطنیہ مین آنا بغیر کسی اطلاع کے تھا اور اسوجہ سے یورپین اخبارون نے اس ملاقات پر عجیب عجیب خامہ فرسائی کی تھی مگر ہم اسکو طول کے خیال سے ذکر نہین کرتے صرف

اخبار اقدام کی رائے نقل کردینا کافی سمجھتے ہیں۔ اخبار مذکور لکھتا ہے کہ :-

"یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کہ پرنس فرڈیننڈ جو ترکی کا باج گذار ہے قسطنطنیہ میں آئے اور اپنی حکومت کے متعلق جو کچھ عرض کرنا ہو کرے۔"

شہزادہ فرڈیننڈ کے ورود پر وزیر بلگیریا کا بیان

شاہزادہ مذکور نہایت مدبر زمانہ شناس اور معاملہ فہم شخص ہے اوسکا وزیر اعظم ڈاکٹر ستابلاف کا بیان ہے کہ شاہزادہ نے دیکھ لیا کہ سلطان المعظم کی ذات بابرکات کے طفیل سلطنت عثمانیہ کا آفتاب نحوست ادبار کے ظلمت سے نکلکر پھر طلوع ہونا شروع ہو گیا ہے چنانچہ وہ سابقہ تقصیرات کی معافی اور آیندہ کے لئے نوازشات شامل حال رہنے کی استدعا کے لئے فوراً پایہ عرش خلافت کو چومنے کے لئے آستانہ علیہ کو دوڑا آیا۔ شاہزادہ نے آسٹریا کو بھی آزمایا ہے اور روس کو بھی۔ اور انمین سے کسی سے اوسکی مراد حاصل نہین ہوئی۔ اوسے اب یقین ہو گیا ہے کہ میرا اور میرے ملک کا اسی مین بھلا ہے کہ اپنے شہنشاہ کی بارگاہ مین قرب حاصل کرون۔ بلگیریا کو مغربی تہذیب کا رنگ دینے کی بجائے شرقی تہذیب سے منور کردن اور خود ایک یورپین مذاق اور خیالات کا شہزادہ بننے کی بجائے مشرقی نائب سلطنت بننا اپنا مقصد ٹھیراؤن۔ یہ وہ پالیسی ہے جو شہزادہ کو قسطنطنیہ لے گئی جہان اس نے کل اقامت کے دوران مین باجگذار حیثیت سے تجاوز نکیا اسطرح سے اوس نے عثمانیہ قوم کو اپنا ہوا خواہ بنالیا ہے۔ اور سلطان المعظم سے یہ وعدہ حاصل کرلیا ہے کہ "مقدونیا کے متعلق بلگیریا کی خواہشون کو پورا کیا جائیگا۔"

ڈاکٹر ستابلاف وزیر بلگیریا دعوی سے کہتا ہے کہ شاہزادہ فرڈیننڈ سلطان المعظم کا وفادار باجگذار رہنے کی وجہ سے روسیا یا سرویا سے جنگ ہونے کی صورت مین فتحیاب ہوگا ترکی عظیم الشان اور کثیر التعداد فوج رکھتی ہے اور جنگ کے وقت بلگیریا اس مین ایک لاکھ بہادر اور شامل کرسکے گی۔ جہانتک یورپ کا تعلق ہے بلگریا اوسکے سلسلے مین اب بہم

ذلیل نہین ہوگا شاہزادہ فرڈیننڈ یورپ کے روبرو سرنیاز خم کرنے کی بجاے اپنے آقاے نعمت سلطان المعظم کے دست مبارک پر بوسہ دینے کو ترجیح دیتا ہے"

وزیر کی رائے پر پاونیر کا ریمارک

وزیر موصوف کی اس تقریر پر پاونیر کا نامہ نگار کمال حیرت کے ساتھ اپنی طرف سے ایزاد کرتا ہے کہ "فی الواقع قومون کی زندگی بھی افراد کی طرح زمانہ کی نیرنگیون سے خالی نہین بیس برس ہوئے روس بلگریا کے میدانون کو بظاہر اُسے ترکی جوے سے آزاد کرنے کے لئے اپنے ابناے وطن کے خون سے سیراب کر رہا تھا۔ آج اوسی ملک کا شہزادہ عبدالحمید کے قدمون پر گر کر اوسکے ہاتھون کو چوم رہا ہے اور اپنے آپ کو ترکی باجگذار پکارنے پر فخر کرتا ہے اور ادھر دوسری طرف عہدنامہ برلن کے (جسکے تمام دستخط کنندگان باستثناے معدودے چند اسوقت ٹرکی کے جانی دشمن تھے) اکثر دستخط کنندگان سلطان کی مدح سرائی مین مصروف ہین۔

سلطان المعظم کی نسبت پرنس بسمارک کی رائی

پرنس بسمارک کے اخبار نے لکھا کہ **خلافت** "سلطان روم کی ذات مین بہت بڑی طاقت ہی اور یورپین مدبرین وسفرا کو آگاہ رہنا چاہیئے کہ اب انکو ایسی ٹرکی سے سابقہ نہین جسکی کمزوری کی روایتین مشہور ہو رہی ہین۔"

عطیات سلطانی بہ سپہ سالاران ترک

جن سپہ سالاران عساکر عثمانیہ نے جنگ حال مین اپنی وفاداری اور بہادری کا اظہار کیا اسکے صلہ مین شمشیرہاے اعزازی جنرل ادھم پاشا و جنرل ہاے اردو نشاط پاشا۔ خیری پاشا۔ حمدی پاشا۔ حقی پاشا۔ ممدوح پاشا۔ عمر پاشا۔ رشدی پاشا۔ عثمان پاشا۔ ابراہیم پاشا و برگیڈیر جنرل حمید پاشا۔ و رضا پاشا کو تحفہ مین عطا کی گئین +

تلوار کے ایک طرف عبارت ذیل منقش کی گئی جسکا اردو مین یہ ترجمہ ہے

"بنام خدا ے رحیم منجلہ قوم عثمانیہ کی نظر مین یہ شمشیر ایک بڑا نشان فتح و نصرت کا ہوگا جسکو

اعلیٰ حضرت سلطان المعظم نے اُن فتوحات متکاثرہ کے اظہار شکریہ اور نمایان وفاداری

کے اعتراف مین عطا فرمایا ہے جو یونان کے مقابلہ مین بوقت جنگ ظہور مین آئے۔ یہ اُن لوگون

کی نسلون مین ایک موروثی ترکہ ہے جنکو یہ عطا ہوگی۔" اور بقول اقوام ترکی ایک

طرف یہ کندہ ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ؁ انا فتحنا لک فتحا مبینا ء بعنایت

اللہ تعالے ھذا السیف ھدیۃ لخلیفۃ الاعظم الی حضرت فلان ......

اسمین سے غازی ادھم پاشا سپہ سالار افواج کی شمشیر اعزازی کی قیمت پانچہزار پونڈ تخمینہ کیگئی ہے

ورثاے شہدا سے سلوک۔ سلطان المعظم نے علاوہ عطیات کے محاربہ یونان سے

شہدا کی جائدادون اور املاک کو جو انکی اولاد بیوگان یا ورثا کے نام منتقل ہون داخل

خارج اور دیگر سب قسم کے صرف محصولات سے بری کر دیا ہے۔

سپاہ پروری۔ سلطان المعظم کے حسب الحکم ان تمام ترکی سپاہیون مین سے ہر ایک کو

جو محاربہ روم و یونان مین زخمی ہوکر آئندہ کے لئے فوجی خدمات کے لئے ناقابل ہوگئے ہین

۴۴۹ پیاستر (۰ ۳ روپیہ) ماہوار تنخواہ ملا کرے گی۔

زخمیونکی صحت یابی پر مجلس سلطانی کا انعقاد اور عطاے انعامات

شفاخانہ یلدیز سراے کے زخمیونکی شفایاب ہوجانے پر اعلیٰ حضرت نے چاہا کہ ایک مجلس

اُن لوگون کو تمغے عطا ہونے کے لئے قرار دیجاے۔ چنانچہ ۲۱۔ اگست کو بڑی ہی

شان و شوکت سے جلسہ مذکور منعقد ہوا۔ جس مین خود اعلیٰ حضرت سلطان المعظم بنفس نفیس

شریک تھے۔ سب سے پہلے اعلیٰ حضرت سلطان المعظم کے تشریف لاتے ہی فوجون کا

ریویو ہوا اور موجودہ لشکر اعلی حضرت کے سامنے سے گذرا۔ اس کے بعد مجلس میں سرخ حریر کا بنا ہوا علم جو نئی فتحمندیوں کی یادگار میں بنایا گیا ہے اور جس پر کلمہ لا الہ الا اللہ سونے کے کاربوبی حرفوں میں منقش کیا گیا ہے۔ لایا گیا۔ تمام امرائے دولت اور وزیر جنگ اور دیگر عہدہ داران دولت علم مبارک کی جلو میں موجود تھے۔ یہ علم تمام دوسرے علموں کے آگے تھا۔ بلکہ خاص سلطانی جھنڈے کے بھی آگے لا کر جہاں سلطان تشریف فرما تھے رکھا گیا۔ اسکے بعد تحسین بے اید یکانک اعلی حضرت آگے بڑھے اور اعلی حضرت کی طرف سے اسپیچ پڑھی۔

عساکری و اولادی الاعزۃ

کان املنا المحافظۃ علے الصلح والسلم و عدم سفک الدماء لکن الیونان ابوا الا التجاوز علی بلادنا فنقضوا العہد فکان فرض عین علینا حفظ حقوقنا و ان لا ندعہم یطئوا ارضنا فاعتمدنا علی اللہ وشرعنا فی الحرب فالحمد والشکر اللہ ماتم الفتح فقد کنا نحن الغالبین وما ذلک الا بعون اللہ وعنایتہ وامداد روحانیۃ نبینا صلی اللہ تعالے علیہ وسلم فما اعظم ممنونیتی مما ابرزۃ عساکری فی ہذہ المحاربۃ من الغیرۃ والجسارۃ وما اکبر افتخاری واخص بالذکر ما ابدوہ من الحرکات الحسنۃ فی المحلات التی دخلوہا مظفرین فقد استحسنہا الناس اجمعین ۞ وانی ممنون مسرور من ذلک ایضا ۔ وقد امرت باعمال ہذہ الالیۃ لتکون تذکارا فخرا للمظفریات التی نلناہا فی حرب الیونان ہذہ وانی اعطی لکل سنکم واحدۃ ہذہ الالیۃ تحت ہذہ العلم المزین بکلمۃ اللہ لقد تحقق استقامتکم وصداقتکم وشجاعتکم ۞

عربی کا ترجمہ یہاں درج ہوتا ہے

ترجمہ - اے میرے بچو اور اے میرے عزیز بہادرو میرا مقصد امن قایم رکھنا اور خونریزی سے اجتناب کرنا تھا لیکن یونانیون نے ایک راہ ایسی چلی جو میرے اس ارادے کے مخالف تھی - کیونکہ اونہون نے ہمارے ملک پر حملہ کرنے کا قصد کیا اور وہ تمام عہدوپیمان جو ابتک قایم تھے توڑ ڈالے پس ہم کو بھی مجبوراً اپنے حقوق کی حمایت اور اپنے ملک کی حفاظت کرنی ضرور ہوئی - اور ہم نے بھی مقابلہ کیا - خدائے پاک کی تائید اور ہمارے اوسپر اعتماد کرنے کی وجہ سے ہم کو بھی فتح ہوئی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکی شفاعت کی برکت سے ہمنے یونانیون کو کامل طور سے شکست دیدی -

مین اپنی اس خوشی و مسرت کا اظہار نہین کرسکتا - جو مجکو تمہاری اس شجاعت اور بہادری اور خصوصاً تمہاری اس نیک روش سے ہے جو تمنے اس ملک مین کی جس مین تم فاتح بنکر داخل ہوئے تھے حاصل ہوئی ہے - تمہارے اس سلوک نے تمام دنیا کو متعجب اور متحیر کردیا ہے اور مین اس سے نہایت مسرور ہون اور آیندہ بھی ہمیشہ اسکی یاد سے نہایت ہی شادان رہونگا بہت سے مخصوص تمغے ان تمغون کی یادگار مین جو اس لڑائی مین حاصل ہوئے ہین تیار کیے گئے ہین اور مین تم مین سے ہر ایک کو ایک ایک تمغہ تمھاری استقامت اور بہادری اور امانت کی شہادت کے طور پر دیتا ہون - "

اس اسپیچ کے پڑھے جانے کے بعد دعا کے لئے ہاتھ اوٹھے جس مین خلیفہ المعظم کی طول حیات کی دعا مانگی گئی اور ختم دعا کے بعد اعلیحضرت کے روبرو تمغے اور فی سپاہی دو دو پونڈ جیب خاص سے دیے گئے - انعامات تقسیم ہونے کے بعد پھر امیرالمؤمنین کے لئے بصدق دل دعا مانگی گئی - اور فوج سربستہ آداب بجا لاتی ہوئی حضور انور کے سامنے سے گذر کر بارگون کو رخصت ہوگئے -

یونان کے حمایتی

جنگ موجودہ مین یونان کیطرف ۳۵۰۰ - اطالین ۱۸۷ - فرنچ ۹۶ - اسٹرین ۱۱ - روسی - سوئیڈی
ایک باشندہ ناروے (ہر درجہ) یونان کی حمایت مین والنٹیر بنکر آئے تھے انکے علاوہ
ممالک غیر سے یونانی قوم کے لوگ بتفصیل ذیل اپنے ملک کی مدد کو گئے -

قسطنطنیہ - رومیلیا - مجمع الجزائر اور جزائر سے ۳۵۸۲ - مشرقی رومیلیا سے ۱۶۰۰
سرویا - بلغاریہ سے ۱۴۲۵ - امریکا سے ۹۸۶ - اوڈیسہ (جنوبی روس کا بندرگاہ) سے
۲۸۷۳ - رومانیا سے ۲۳۸ - کوہ قاف سے ۶۹۴ - ملک فرانس سے ۱۲۱ -
آسٹریا سے ۱۳ - انگلستان سے ۱۳۱ - اٹلی سے ۲۵ - جرمنی سے ۱۲ - سوئزرلینڈ سے ۴ -
بلجیم سے ۲ - اور کلکتہ سے - پانچ -

شہنشاہ جرمن کا تار شکریہ

سپہ سالار ادہم پاشا کو شہنشاہ جرمن سے بذریعہ تار شکریہ ادا کیا کہ وقت جنگ نہایت
استقلال و جرأت مندی سے نمایان بہادری کیجو ہر دکھلائے اور فتح لاریسہ کے بعد یونان
انتظام مین نہایت اعلیٰ درجہ کی کوشش فرماکر انصاف اور عدالت کا سکہ بٹھایا - اس حسن
انتظام سے بدولت نہایت خوش ہین اور تحسین و آفرین فرماتے ہین -

آبنائی ڈارڈنیلز کی قلعبندی

آبنائے ڈارڈنیلز کے قلعہ جدید پر نارڈن فلٹ اور دیگر ساخت کی قلعہ شکن توپین ۱۰-۱۱-اور
۱۲ انچ قطر کی نال رکھنے والی نصب کی گئی ہین - ۲۰ - ستمبر کو ایک خاص کمیشن کے
سامنے جسمین مشیر آصف پاشا - وزیر سلطانی و ممبر جنگی کمیشن اعلیٰ وانسپکٹر قلعجات
آبنائے جنرل ظہر بیک کمانڈر ڈارڈنیلز - عبدالرحمن پاشا - امیر البحر حسن رومی پاشا سپہ سالار
افواج بحری اور کئی دیگر اعلیٰ عہدہ دار شامل تھے آزمایش کی گئی - باڈ ماری کا برج قلعہ سیادیہ

کے بالمقابل قلعہ قلب البحر کی پہاڑی کے ڈہال پر تہا - توپچی ایسے مشاق نکلے کہ ایک گولہ
بھی خطا نگیا - ۲۱ - کو اسی کمیشن کے روبرو قلعہ حمیدیہ کی نئی توپون کی آزمایش کی گئی -
یہ کروپ قسم کی ہاہین اور ۸ - ۱۰ - و ½ ۱۰ - انچہ قطر کی نال رکھتی ہین یعنی انمین اسقدر
قطر کے گولے پڑتے ہین - پہلے ساکت وسکون اشیا پر اور پھر متحرک اشیا پر گولہ
باری کی گئی - پچھلی قسم کی مشق ایک آہنی پرانے جہاز پر کی گئی - پہلے دو گولے خالی گئے
اور پھر تیسرا ٹھیک زد پر بیٹھا اور جہاز غرق ہوگیا - ان آزمایشون سے پہلے حسن رومی
پاشا اور جنرل مظہر پاشا نے خلیج بسیکا کے تمام کارآمد ناکون اور جزایر ٹینی ڈوس اور
امبروس کے سواحل کا معائنہ کرکے آصف پاشا کی معرفت گورنمنٹ کو رپورٹ ارسال کی تھی
ان قلعوں کے بعد قوم قلعہ سید البحر - ارخانیہ اور ارطغرل کے قلعون کی توپون کی آزمایش
ہوئی جہازوںکی توپون کی مشق اکتوبر کے پہلے ہفتہ مین شروع ہوگئی -

وجوہ ناراضی شہنشاہ جرمن

شہنشاہ جرمن کی یونان سے ناراضی کے دو وجوہ بیان کئے جاتے ہین - ایک تو یہ کہ
یونان نے جرمنی سے قرضہ لیکر واپس نہین دیا اور دینے کے راستے ہی پر نہین آتا اور
دوسرا یہ مشہور ہے کہ شہنشاہ کی بہن نے جو ولیعہد یونان کی بیگم ہین انکی مرضی کے خلاف
گریک چرچ کا مذہب اختیار کیا - لیکن اسکے سوا دو سبب اور بھی قایم کئے جاتے ہین -
شہنشاہ کی سلطان المعظم کے ساتھ دوستی جس مین تزلزل نہین آسکتا اور انگریزی سلطنت کے
ساتھ حسد جو کمی کی بجاے ترقی پکڑتا ہے - جرمنی اپنے دو پرانے اور ایک نئے دشمن یعنی
روس - فرانس اور انگلستان کے مقابلہ مین ضرورت کے وقت صرف ٹرکی کی امداد پر اعتماد
کرسکتا ہے اور وہ کبھی سلطان کا ساتھ نہین چھوڑ سکتا - تمام گزشتہ سالوں مین پرنس
بسمارک کے اس مقولے کو سچا دکھانے کی عملی طور پر اور نہایت سرگرمی سے کوشش کی

گئی ہے کہ ترک سپاہی اگر جرمنی افسران سے تعلیم پائیں اور وہ اونکے ہمراہ ہوں تو تمام دنیا کو فتح کر لینے کو کافی ہیں اور اب کچھ اس مقولہ کی صداقت بھی ظاہر ہو گئی۔

عثمانیہ بنک

عثمانیہ بنک نے (جو ایک عیسائی بنک ہے) میدان جنگ مین اپنے خرچ سے عثمانیہ مجروحین کے لئے جو فوجی ہسپتال قایم کیا تھا اوسکے کل مریض جو تعداد مین ۱۵۰ تھے اور پچاس مجروح لاریسہ کے دیگر فوجی ہسپتالون کے بنک کے خرچ سے بذریعہ دو دخانی جہاز روما پر سوار ہو کر ۱۱ - جون کو قسطنطنیہ پہونچ گئے۔ ڈاکٹر لادو سے مہتمم شفاخانہ اسی دن (جو جمعہ تھا) لوازم عبودیت بجالانے کے لئے اپنے اسٹاف کو ہمراہ لے کر جلوس سلاملق کے موقعے پر راستہ مین صف بند کھڑے ہوے۔ نماز سے فارغ ہونے پر اعلیحضرت امیرالمومنین نے امین بے کی معرفت ڈاکٹر موصوف کو سلام کہلا بھیجا اور اونکی خدمات کا شکریہ ادا کیا۔ بنک نے ابتداءً پچاس مجروحین کی تیمارداری کا ذمہ اوٹھا کر ۲۳ - اپریل کو اسٹاف و سامان قسطنطنیہ سے روانہ کیا۔ جو یکم کو لاریسہ پہونچ گیا اور جو ہسپتال اونکے سپرد کیا گیا اوس مین فوراً کام شروع کر دیا گیا۔ اس ہسپتال مین مجروحین کی تعداد بتدریج اڑہائی سو تک پہونچ گئی اور بنک نے کوئی عذر نہ کیا۔ اسکے علاوہ بنک مذکور نے ایک سکیبر فوجی ہسپتال بھی قایم کیا جو ڈموکوس اور فرسالا کی لڑائی مین بہت کارآمد ثابت ہوا۔ سکیبر ہسپتال کا یہ کام ہوتا ہے کہ عین لڑائی کے موقعے پر مجروحین کو گولیون اور گولون کی بوچھار مین اپنے ملازمون کی معرفت میدان جنگ سے اوٹھوا کر ہسپتال مین لائے اور وہان اونکے زخمون کی ابتدائی مرہم پٹی کر کے اونکو مستقل فوجی ہسپتال مین باقاعدہ معالجہ کے لئے بھیجدے۔

بنک کے فوجی ہسپتال مین بمقام لاریسہ کل ۵۶۶ مجروحین اور ۶۳ مریضون کا

علاج کیا گیا جس مین ۱۳ فوت ہوے - فرسالا کے سبکبیر ہسپتال نے ۸۲ مجروحین کا
خیمون مین اور ۱۵۴ کا خیمون سے باہر معالجہ کیا - ڈوموکوس کے میدان جنگ مین
۲۶۰ زخمی میدان جنگ سے اوٹھا کر اونکا معالجہ کیا - یعنی بنک کے ڈاکٹرون نے جملہ
۱۰۵۹ زخمی اور مریض سپاہیونکی تیمارداری کی - ہسپتال مین زخمیون کو حسب ذیل
خوراک ملتی تہی - یعنی ۷ بجے صبح دودہ - اور کوکو ص (شیرینا رجیل) ۱۱ بجے دوپہر پلاؤ
اور گوشت - ۵ بجے شام شوربا و چاول - گوشت و ترکاری - ناہز خوراک ہفتہ مین تین
دفعہ (شیر برنج) حلوا ہر جمعہ کو - دو قسم کے اندر ترکی کہانے ہفتہ مین دوبار -

بازار یلدیز سرای قسطنطنیہ

ترکی زخمیون اور مقتولین کی بیواؤن اور یتیم بچون کی امداد کے لئے بموجب اشارت سلطان
قسطنطنیہ مین ایک وسیع عارضی مینا بازار قایم کیا گیا - اسی کا نام بازار یلدیز سرای ہے
اسکی تعمیر کا کل خرچ سلطان المعظم نے اپنی جیب خاص سے عطا کیا
یہ خوبصورت عمارت ۵۰۰ مربع میتر بنائی گئی ہے اور قاعدہ مقرر کیا گیا کہ نمائشی چیزو
اور فروخت اشیا سے جو آمدنی ہوگی وہ ایتام و ارامل شہداے جنگ مین خرچ
کیجاوے - علاوہ صرف تعمیر کے بہت سے تحایف اور نادر چیزین واسطے فروخت
کے حضور سلطانی سے مرحمت کی گئین اور تمام ممالک محروسہ مین اسکی امداد کا جوش برقی
رفتار کے ساتھ پھیل گیا جس مین غازی مختار پاشا کی تحریک سے صوبہ مصر سب سے
زیادہ سرگرمی سے حصہ لیا - چھ مہینے کے اندر اندر پچاس لاکھ پیاسٹر سے زیادہ نقد جمع
ہوچکے تھے - اور اشیاے گران بہا و تحائف نادرہ اسکے علاوہ - جسکی تفصیل ایک
پوری کتاب مین بھی نہین سما سکتی - لہذا بسبیل اختصار نمونے کے طور پر امداد کی

ص ایک قسم کا دانہ دار [illegible] -

چند نقلیں بیاں اس تاریخ میں درج کرتے ہیں تاکہ معلوم ہو جاوے کہ سلطان روم کی خوشنودی کرنے والے اور اس کے نام پر دردمندانہ کے جلیل القدر اشخاص میں سے کون کون تھے۔ شہنشاہ روس و شہنشاہ جرمن نے تحائف گران بہا کے ساتھ ہمدردی کی۔ شہنشاہ آسٹریا نے کپڑے رکھنے کی الماری اور سنہری چوکھٹوں کی دو بیش بہا تصویریں اور دیگر تحائف عطا کئے۔ جو بہ صرف بیش قیمت بلکہ نادر الوجود بھی تھے۔

شاہ سرویا نے بازار ایلڈیز سرائے کے واسطے دو ہزار چندہ دیا۔ خدیو مصر کی بیگم نے ایک نہایت عجیب اور بیش قیمت گلدستہ بازار یلدیز سرائے کو پیش کیا۔ اس گلدستے کے پھول ریشم کے اسقدر نفاست سے بنائے گئے تھے اور اسقدر نازک کہ کم از کم ایک منٹ تک غور سے دیکھنے کے بعد یہ خیال ہوتا ہے کہ گلدستہ مذکور مصنوعی ہے اصلی نہیں۔ اس گلدستہ کے گرد ایک نہایت خوبصورت زریں لیس لپٹی ہوئی تھی جو فن زرگری کے کمال کا اعلیٰ نمونہ تھا۔ ہر ایک جگہ اور پھول کی سنکھڑی پر ہیرے اور موتی اس صنعت سے نصب تھے کہ شبنم حقیقی کو شرمندہ کرتے تھے۔

شاہ مظفرالدین ذاتی ایران نے ۴۰۰ پونڈ یلدیز سرائے کو مرحمت فرمائے۔ شاہزادہ بلگیریا نے بھی علاوہ بحیثیت شرکت سے عزت حاصل کی۔ اس بازار کے منتظم کمیٹی کے ممتاز ممبر سلیم آفندی اور سعادت لو دوالکفل پاشا اور پریزیڈنٹ رفیق بیگ مددگار وزیر خزانہ اور ابراہیم بے مددگار وزیر داخلیہ تھے۔ ان اراکین کے دو حصے کئے گئے تھے۔ ایک اراکین جسارہ دوسرے اراکین بلکیہ۔ صبح کے سات بجے سے دس بجے تک اور شام کے چار بجے سے دس بجے تک کا وقت اجلاس مجالس انتظامیہ کے لئے مقرر کیا گیا۔

دیگر اراکین سلطنت سینہ باشندگان یورپین روم و ایشیائے روم۔ عراق عرب۔ و عراق عجم۔ ممالک شام و صوبہ فلسطین و صوبجات حجاز و یمن و عمائدین۔ صوبہ مصر اور

طرابلس الغرب وغیرہ نے جس گرمجوشی سے اس بازار کی اعانت مین زرکثیر صرف کیا اوسکی تفصیل اس کتاب مین اسم وار درج کرنا ہمارے قابو سے باہر ہے۔

سلطان المعظم کے حکم سے مشتریان وچندہ دہندگان کے لئے تین قسم کے تمغے تیار کئے گئے ان مین سے ایک چندہ دہندہ فرمانرواؤن اور شاہزادگان کے لئے تہا اوسکا قطر آٹھ سینٹی میٹر (۱/۲ ۳ انچ) تہا دوسرا تمغہ جسکا قطر دو سینٹی میٹر تہا ہر ایک چندہ دہندہ کو اور تیسری قسم جسکا قطر ۱/۲ ۲ سینٹی میٹر (ایک انچ ہے) ہر ایک مشتری کو جو بازار سے کوئی چیز خریدکر لایا ملا۔

ان تمغون کے ایک طرف پھولون کی بیل اور اوسکے دور مین الفاظ "نشان انسانیت وشفقت" اور دوسری طرف بازار کی مہر کندہ تھی۔

ڈیوک آف اسپارٹا کا استقبال

ایک نامہ نگار جو ڈیوک آف اسپارٹا کے اسٹاف مین تہا لکھتا ہے کہ "جب ڈیوک موصوف ایتھنز مین پہونچے وہان کے امرا واعیان واکابر قوم نے بجائے خیر مقدم و تعریف و توصیف کے لعن طعن کرنا شروع کر دیا۔ اسپر شاہزادہ موصوف کو غصہ آیا اور چاہا کہ تمنچہ سے اپنا کام تمام کرے مگر دوسرے افسرون نے تمنچہ ہاتھ سے چھین لیا اور تھسلیس کی بعدہ شہزادہ کے قریب سے آلات حرب اوٹھا لئے گئے اور شاہ یونان نے حکم دیا کہ جتنے والنٹیر مختلف مقامات کے میدان جنگ مین آلات حرب سے آراستہ کرکے گئے تھے ان سب سے ہتھیار لیکر سرکاری سلحخانہ مین داخل کردے جاوین۔

زار روس کا شکریہ بحضور سلطان المعظم

ترکی سپہ سالارون کے عموماً یونانی سپاہیون کی تیمارداری اور آرام دہی مین مصروف

ہونے اور اونکے معالجہ اور دلدہی کرنے پر زار روس اور زارینہ نے حضرت سلطان المعظم کا بذریعہ تار برقی شکریہ ادا کیا۔

کمسن والنٹیرون کی بہادری

بقول ایک نامہ نگار کے ایک بہت بڑی تعداد والنٹیرون کی جنگ مین شریک ہونے کے واسطے آئی تھی جسمین البانیا والون کی تعداد زیادہ تھی۔ انمین نوعمر لڑکے بھی تھے مین ایک لڑکے سے ملا جسکی عمر صرف گیارہ سال کی تھی اسکے باپ اور بھائی اس سے پہلے شریک جنگ ہوچکے تھے مگر وہ نہین جانتا تھا کہ وہ کہان ہین۔ یہ لڑکا ایک ہنری مارٹینی بندوق مستعار لیکر کارتوسون کی پیٹی گلے مین ڈالکر جنگ کے واسطے تیار ہوگیا۔ اور ایک سوکھی روٹی کمر سے باندھکر میدان جنگ کو چلا گیا۔ یہ مقام موسیقہ دنیا مین قصبہ اساکہ مین واقع تھا۔ بھوک اور پیاس کی تکالیف اوٹھاکر فارسالا کی فوج مین شریک ہوا اور فارسالا کی چڑہائی مین سب سے پہلے حملآور رہا۔

ایک ساور یوہ مین جو ترکی علاقہ مین متعین تہا اور جس نے اسکے قبل سکرٹری کا کام سکار سٹ مین انجام دیاتہا اور پہلے سکرٹری واشنگٹن مقرر ہوا تہا۔ چاہتا تہا کہ اپنے مقام پر واپس جائے۔ اس لئے ایک ہفتہ کی رخصت لی اور اپنا لباس پہنے ہوئے سلونیکا کو چلا گیا جب سلونیکا مین آیا وہان گورنر سے والنٹیرون مین داخل ہونے کی کوشش کی مگر ادسمین وہ ناکامیاب رہا اسوجہ سے فی الفور سمندر کے راستے سے ایک انگریزی جہاز مین سوار ہوکر دولو پر اوتر پڑا۔ وہان سے بمشکل تمام فارسالا پہونچا۔ یہان آکر فیلڈ مارشل ادہم پاشا سے ملاقات کی درخواست کی۔ ادہم پاشا نے بڑے خلاق اور اسکی امید سے بہت خوشی کے ساتھ اس سے ملاقات کی اور ریلیہ کو بطلب ہدایت مناسب تار دیا جواب ملا کہ افسری کا کام اوسکو دیا جاوے جو حسین پاشا کے ماتحت رجمنٹ طرابزون التہ پہنا

جو حمیدی پاشا کے ڈویژن سے تھے اسیجوٹینٹ کپتان مقرر ہوا - یہان سے وہ
رجمنٹ کے ساتھ روانہ ہوا اور دوسرے روز پہلا شخص تھا جو بمقام فارسالا یونانیون پر
حملہ آور ہوکر نہایت زخمی ہوا۔

اس امر کا ثبوت کہ اہل تشیع ایران اور ترکان روم مین کسقدر رفع منافرت قلبی اور خلوص کلی پیدا ہو گئی ہے اور یہ کہ شکست یونانیون کی ہر بات باعث مسرت اہل اسلام نہین

فتح یونان سے عالی ظرف اہل اسلام عالم کو فخر کا مقام نہین اس لئے کہ ترکون کا جاہ و جلال
اپنے دشمن کے مرتبے سے کہین بالاتر تھا اور یونان ہرگز ہرگز اپنے قدیم حکمران نسل کے
مقابلے مین صحیح المخاطب نہ تھے - اور نہ اہل اسلام کو اسی ایک بنا پر کسی قسم کی خوشی
حاصل ہوئی ہے کہ یونانیون پر ترکون نے فتح پائی ہے ! مگر مسرت اس لحاظ سے ہے
کہ جو پیچیدگیان قبل از جنگ سلطان کو ایک سے زیادہ بادشاہون کے مقابلے
مین پڑی ہوئی تھین اور جن رکیک بنیادون پر ترک اپنی موروثی تخت حکمرانی پر چند روز
کے مہمان متصور ہوتے تھے وہ تحقیر آمیز بدگمانیان اس جنگ سے جاتی رہین - اور
ترکون کی معمولی اظہار شجاعت اور باہمردسامانی نے اس خوفناک گتھی کو جو رشتہ
حیات سلطنت ترکی مین بعد از جنگ روم و روس پڑ گئی تھی سلجھا دیا - جو مسلمان محض
اس خبر سے خوش ہوتا ہو کہ ترکون نے یونانیون کو شکست دی وہ اپنی لاعلمی سے
دوسری قومون کی نظر مین اور نیز اپنے کانشنس کے مقابلے مین حقارت کی بات کرتا ہے
کیا معنی کہ شیر کا بکری کو پچھاڑ کھانا اس کے لئے کوئی فخر و مباہات کی جگہ نہین اور

اسی لئے صرف ضعیف دشمن کی شکست پر اظہار جوش کرنا ہماری نظر میں اس سے زیادہ وقعت
نہیں رکھتا جیسا کہ جعفر زٹلی نے ایک زمین دوز پاپڑ توڑ ڈالے تھے چپاتی میں ہیک ضرب تیر سے شق
کر دئیے اور موزے پیر کو چاک کر ڈالے ہیں مقصود کیا ہے خواہ ملک مفقودہ کو خالی کر دینا پڑے پانچ چھ سے
پھر خوشی کس بات کی ہے؟ ان امور کی جو نتیجہ جنگ سے مرتب ہوئے ہیں یعنی سلطانی قوت کا ازسرنو
اظہار ہونا جو جہانگیری اور جہانداری کے حق میں سب سے اہم حکمت عملی ہے۔ مخالفین کے حوصلے پست
ہو جانا جو کئی سال سے سلطنت سنیہ کے حدود پر حملے کرتے ہوئے ہیں۔ چند سلاطین کا اپنے
فائدہ کی خاطر دل و جان سے طرف دار ہونا اور کھلم کھلا اظہار موافقت کرنا۔ سلطنت کے مسلمانوں کا
خصوصاً اور دیگر اہل اسلام کا عموماً خواب خرگوش سے بیدار ہونا اور یہ سمجھ لینا کہ دنیا میں ہم محض بیاتی
کیڑے نہیں ہیں بلکہ مقتضائے قدرت یہ ہے کہ مثل اور عروج یافتہ قوموں کے مسلمان بھی اپنے امور
دینی و دنیوی کی اصلاح پر لانے کا مساوی حق رکھتے ہیں۔ ترکوں کا دشمن کے توپ خانہ کے مقابلہ میں عالی
ہمتی کا اظہار کرنا ایک سبق ہو گیا ہے جس نے ہر مسلمان ذی شعور کو عالی حوصلہ، عالی ہمت، عالی ظرف
بنا دینے میں الہام ربانی کا کام دیا ہے۔ ترکی سپاہیوں کا اپنے حکام اور افسروں کی بے انتہا فرمانبرداری
کرنا جس نے ثابت کر دیا ہے کہ محکوم کو اپنے حاکم اور ماتحت کو اپنے افسر کی اطاعت کرنی اور جانبازی
سے کرتے رہنا ہی فتح و ظفر کی صرف ایک کنجی ہے اور یونانی سپاہیوں کی نافرمانی اور خود رائی نے
سکھا دیا کہ یہی ہر ایک قوم کے لئے بربادی اور تباہی کا وسیلہ ہے۔ ترکی افسروں اور کمانڈروں کا اطاعت
سلطانی سے باہر ہونا اور جنگ میں مستغرق رہنا ان مرتبہ اسے ثابت کر دیا کہ اب وہ وجود
اور اطاعت باقی نہیں رہی جنگی جسے جنگ عام درویش میں دشمن کو کامیابی کا موقع مل گیا۔ افواج سلطانی
کا جدید ترین اسلحہ و آلات حرب سے مسلح ہونا جنہیں فی زمانہ قیام سلطنت کا مدار ہے۔ سامان رسد کا کافی طور
سے مہیا کر دینے پر اقتدار کا ہونا جو جنگ کا ایک لازمی جزو ہے۔ سرعت تمام ضرورت سے زیادہ افواج کا
سرحد پر ڈال دینا جس کا بدروائی پر سب سلطنتوں کی نظر رہا کرتی ہے۔ زمانہ جنگ میں ایسی بیمار

مختلف الاقوام سلطنت مین کسی جگہ غدر کا نہونا سب سے زیادہ تعجب خیز امر ہے۔ تمام فرقہ ہاے اہل اسلام کا اس خلیفہ کے ساتھ متفق و یکدل ہونا اور اپنے فریقی تعصب اور بدگمانیونکا دور کر ڈالنا جو ہمیشہ باہمی بد مزگی اور خانہ جنگیونکا سبب ہا ہے اور سب سے بڑہکر خوشی یہ کہ اسلام کے دو قوی بازو دین یعنی اہل سنت والجماعت اور اہل تشیعہ ایران کا باہمی بغض و تعصب دور ہوکر یکدل ہو جانا ایسی خوشی ہے جسکا لطف قلب سے ٹپہکر زبان قلم تک نہین پہونچ سکتا چنانچہ عالی جناب میرزا محمد تقی خان کمال الدین سنجر طہرانی دام فیضہ جو قصائد امیر المومنین کی مدح مین تصنیف فرمائی ہین وہ کافی شہادت ہین اس امر کی کہ سلطان ابن السلطان عبدالحمید خان غازی سے ملک الشعراے ایران کو کسقدر محبت و الفت ہے اور جب ایسے بزرگ اور نامی شاعر یگانہ زمانہ کی یہ حالت ہے تو ایران کے خواص و عوام کو کس درجہ ترکون اور انکے شہنشاہ اعظم سے عقیدت ہوگی اور دیگر بلاد شرقی و ممالک عربی مین اس محبت کا کہانتک اثر پہونچا ہوگا چنانچہ ایک قصیدہ مین وہ اسطرح ارقام فرماتے ہین۔

در جہان فرمسلمانی و کار مسلمین | گرچہ بالا بود از تیغ تو بالاتر گرفت
شیعہ و سنی بعہد معدلت پیراے تو | بس عجب آمیزشی چون شیر با شکر گرفت
آن بدین قربان و این از شوق از جان نثار | قوم از تو طرز سلمان شیوہ بوذر گرفت
حالیا حسن حسین چرخ را کشابہ تیغ | ہمچو خیبر کو بشمشیر دو دم حیدر گرفت

اسی شاعر ہمیتان نے دوسرے قصیدہ مبارکباد مین سلطان کے دیگر القاب کے ساتھ الفاظ

امیر المسلمین کو بخط جلی لکھا ہے۔

نگر بشنیدہ گہ فتح یونان کردہ با حشمت | امیر المسلمین قوم شاہنشاہ جم جاہ کہ
معظم حضرت سلطان فرسی اجلال عثمانی | کہ باشد از دم تیغش روان دین پیغمبر
دلاور ارسلان عبدالحمید عادل غازی | کہ در روز وغا بازخم تیغش بر عدو اژدر
شہی کز صدق صدیق ست فاروق ست و در سطوت | بود عثمان و حلم و حیا روز غزا حیدر

دلاور ہمچو عمار ست مقداد ست در تقوی — مسلمان ہمچو سلمان ست و ایماندار چون بوذر
شہی کو خیطۂ اسلام را باشد نکو مرکز — شہی کو قطب ایمان ست نیکو محور لشکر
شہنشاہی کہ مار سور خوار فوج جرارش — تواند آتش افشاند بفرق خصم چون اژدر
شہنشاہی کہ یک گنبد آور ترک سپاہ وی — تواند آنکہ تسخیر جہانی کرد سرتاسر
غرض آن عروۃ الوثقای دین احمد مرسل — نمودہ فتح یونان با ہزاران مجد و کر و فر

پھر اسی قصیدے کے مطلع ثانی میں ارقام فرماتے ہیں جس سے خلافت تسلیم کر لینا ظاہر ہوتا ہے

خلافت دستگاہا دادخواہا آسمان جاہا — جہان روی فتح و نصرتک خوش زینت و زیور
سنک دست زر افشانک حبیب مسلم و مومن — سنک تیغ سر افشانک عدوی ملحد و کافر
افندم پادشاہم سیدم دولتلو سلطانم — خدا جاہ و جلالک ایلہ سون ہر لحظہ افزونتر
لوای ہمتک اورمش سن الحق بام گردونہ — سنک صمصام قہرک خصم کافرون آور کیفر
بد اندیش تو و بدخواہ جانت را بود دائم — یکی را درد در بالین یکی را مرگ در بستر

امیر نجد

ملک نجد کے امیر اعظم محمد بن عبد اللہ بن الرشید جو بر عرب کے پلہ کے مالک خود مختار اور صاحب سریر و علم ہیں اور جنہوں نے اظہار عقیدت کی غرض سے آغاز جنگ کے وقت کئی لاکھ مسلح بدووں کی فوج لیکر محاربہ میں درخواست شرکت کی تھی کسقدر گہری محبت اور سچی عقیدت اعلیٰ حضرت سے رکھتے ہیں۔ ذیل کے چند اشعار سے ظاہر ہوتی ہے جو اس مبارکبادی قصیدے میں سے بطور "مشتے نمونہ از خروارے" منتخب کئے ہیں جو امیر ممدوح نے خود تصنیف کر کے ماہین ہمایوں میں ارسال فرمایا تھا۔

فیا کعبۃ الآمال یا ہیبۃ العدا — فانک لا تسمع بنا قول کاذب
(پس اے کعبۂ امید ہا۔ اے ہیبت اعدا) — (مہربانی کر کے ہمیں متعلقہ اور مت سن ہماری نسبت جھوٹی بات)
اذا کنت یا فخر الخلافۃ راضیا — فلسنا نبالی عن محب و غاضب
(اے فخر خلافت اگر تو ہم سے راضی ہو) — (پس ہم کو کسی دوست یا دشمن کی پرواہ نہیں)

وان کنت سلماً فالحروب غنیمة ✣ ولو اخترمت نیرانها کل جانب

(اور اگر تیری طرف سے صلح وموافقت رہے تو باقی تمام لڑائیاں میرے لئے غنیمت ہیں ✣ خواہ اونکے شعلے ہر طرف سے بلند ہوتے ہوں)

قطعات تاریخ فتح یونان

اس فتح پر تمام شعراء نے اپنے اپنے خیالات کے بموجب بیشمار قطعات و نیز مادہ ہائے تاریخی تصنیف فرماکر شائع کئے لیکن بضرورت اختصار چند تاریخی مادّے ذیل میں دئے جاتے ہیں تاکہ کار آمد ہوں

(۱) سب سے زیادہ دلچسپ مادّہ تاریخ الدّین مظفر ہے (۱۳۱۵) یعنی شاہ مظفر الدین کجکلاہ کے نام ہی میں تاریخ فتح بلا کم و کاست موجود ہے جو شاہ موصوف کے تحائف کے جواب میں ایک زیرک ترکی شاعر نے دریافت کیا تھا۔

(۲) بعہد دولت سلطان ہمہ از صدق دل خواہان ✣ دوام ملک در سلطان خلود حق کند سبحانی
سعادت ہر زمان را افزون آل علاء شان اینچو ✣ بود باد در دنیا فزون زین فتح خندہ ہانی
سر یونان شدہ گفتہ زردی جہد تاریخش ✣ سر و شیم ادھم عاقل مظفر شد بہ یونانی

(۳) از جناب سید امیر احمد صاحب آمیر دکن

۱۳۱۵

فتح ادھم ز ہزیمت یونان ✣ جمع کن ہر دو یک فزود در آن

(۴) ایضاً از ادیب عنوان) انتصر الترک و انکسر الیونانی (۱۸۹۷)

(۵) از جناب منشی عبد الغفور صاحب سرنگری

سر زدہ را علای دین داد این بشارت ہاتفے ✣ لشکر اسلام شد در ملک یونان فتحیاب
۱۸۹۷

(۶) از جناب عبد الرحمن صاحب خطیب والمبارکی

چو شد فتح یونان سالش خطیب ✣ بگفتا ہے نصرت شاہ روم
۱۳ ۵۰ ۱۴

تمت



چند مختصر فہرست کارخانہ اے۔ ایم۔ زمان برادرس مرادآباد

جامع العلوم والفنون یعنی اردو انسائکلوپیڈیا موسومہ "عقل کل" مؤلفہ

ماسٹر محمد جلال الدین صاحب مرادآبادی

شگوفۂ صنعت (پہلی جلد) جسکی ۲۲ فصلوں میں ۴۵ مختلف صحیح و مجرب سہل الوصول صنعتیں درج ہیں جسکا خلاصہ
تعریف کے مجمل فہرست مضامین کافی ہے چنانچہ معدنیات۔ سونا چاندی تانبا سیسہ پارہ وغیرہ اور انکا کیمیا اور کچی دھاتیں اور انکے
خواص اور استعمالات۔ جنکی تفصیلی بیانات ملمع کاری یعنی گلٹ۔ سلیمانی نمک تیزاب روغن سازی۔ رنگسازی۔ رنگریزی۔ رنگھائی
... صابون۔ آتشبازی۔ بارود۔ الکحل رنگین۔ آئینہ پر قلعی۔ دواسازی اور فنیل بنانا۔ عطریات
اور خوشبودار روغن نکالنا۔ جواہرات اور قیمتی چیزوں کی شناخت۔ مسی منجن۔ غازہ خضاب وغیرہ۔ تمباکو۔ برف جمانا۔ دہی جمانا۔
... سوڈاواٹر ... شربت نمک اور ست نکالنا۔ چائے اور قہوہ کی خاصیت
اور فوائد۔ قیمتی چیزوں کی حفاظت۔ ... کیڑوں کا علاج۔ اور شناخت۔ دیگر متفرقات عجیب و غریب صنعتیں قیمت معہ محصول ۱ر

غنچۂ حرفت (دوسری جلد) یہ بینظیر کتاب شگوفہ سے بھی زیادہ قابل قدر ہے آہنی گھڑی سازی کا خوب مفصل معہ تصاویر
بیان ہے جس سے گھڑی کو درست کرلینا آسانی ہو سکتا ہے۔ یعنی کھولنا۔ بند کرنا۔ کمانی چڑھانا۔ عیب معلوم کرنا
گھڑی کے ہر پرزے درست کرنا۔ پھول بنانا۔ صاف کرنا۔ تیل دینا وغیرہ اور تمام پرزوں کے نام اور انکی تعریف۔ اسکے بعد
چمڑا اور چرمی کاغذ بنانا۔ مٹی اور چینی کے برتن۔ چینی روغن۔ شیشہ بنانا۔ ٹانکا لگا دینا۔ جلا دینا۔ بوتل اور مصنوعی جواہرات
بنانا۔ نگینہ تراشنا۔ عینکیں اور انکا استعمال آلات علمی کے لئے آئینہ بنانا۔ سنگ تراشی۔ قلم کی زبانیں ...
انلارجنگ یعنی فوٹو کی چھوٹی سے بڑی تصویر کھینچنا۔ پرنٹنگ یعنی فن طبع۔ ٹائپ کا چھاپہ خانہ۔ ٹائپ بنانا۔ روشنائی اور چھپائی کی
ترکیب۔ تانبے کا چھاپہ۔ پتھر کا چھاپہ۔ رنگین تصاویر چھاپنا۔ آلات طبع۔ دنیا کی عجیب و غریب گھڑیاں۔ علمی تماشے قیمت معہ محصول ۱ر

گلدستۂ حرفت (تیسری جلد) یہ نایاب کتاب پونے تین سو صنعتوں کا مجموعہ ہے۔ سمور اور سموری کپڑا بنانا۔ اون اور اسکی
تیاری۔ کپڑا بننا۔ اون رنگنا۔ ریشم اور اسکا رنگنا۔ ریشمی کپڑا۔ داغ چھڑانا۔ دھونا۔ ریشمی ...
صاف کرنا۔ چربی۔ موم۔ تیل۔ اسپرٹ۔ تیل مچھلی۔ موم جامہ۔ ... سینگ۔ ہڈی۔ ہاتھی دانت
پرندوں کے پر۔ انڈے۔ مشک کستوری وغیرہ۔ ایجاد روشنائیات۔ شیشے پر لکھنے کی روشنائی اور سب سے زیادہ پوشیدہ
... ربڑ کی مہر بنانیکا قاعدہ۔ وسامان معہ تصاویر۔ تختہ۔ ٹائپ۔ پریس۔ مصالحہ وغیرہ سانچہ اور مہر بنانا۔ ربڑ کا عمل
بیان۔ الاسٹک کپڑا بننا۔ گٹا پرچہ اور اسکی خواص۔ جادو کی لالٹین اور اسکے تماشے دکھلانیکا طریق۔ کارخانہ سوڈاواٹر اور اسکے متعلق ...
کی کل۔ سنگ ... کا مصالحہ۔ رنگ چڑھانا۔ فاسفورس نکالنا۔ سریش۔ سریش ماہی۔ جلاٹین۔ جو رنگنے سے روپیہ پیدا کرسکتے ہیں
جادو کا الٹا منجن۔ عطر انگریزی۔ سوڈا روغن۔ علمی تماشے۔ قیمت معہ محصول ۱ر

گلزار صنعت (چوتھی جلد) تقریباً دو سو صنعتیں تجارتی اشیاء نباتاتی۔ انکی ماہیت۔ عام فوائد گندم وغیرہ۔ طریق کاشت ...
کپاس۔ کھاد۔ آلات کاشتکاری۔ آبپاشی۔ جو دھان۔ چاول۔ مٹر نخود۔ ارہر۔ گنی کاسن۔ آرارو۔ نشاستہ۔ ... ساگودانہ
و مصالحہ دار درخت۔ دار چینی۔ جائفل۔ جاوتری۔ لونگ۔ سیاہ مرچ۔ سرخ مرچ۔ ادرک۔ سونٹھ۔ الائچی خورد و کلاں۔ ہلدی۔ ہینگ۔ اجوائن
زیرہ۔ پودینہ۔ سونف۔ رائی۔ پیاز۔ لہسن۔ متفرق۔ ربڑ کا درخت۔ کتھا بنانا۔ چھالی کا درخت وغیرہ۔ کاس کی ...
... وغیرہ کوک کوئلہ۔ کاربانک اسڈ۔ کاغذ سازی بذریعہ مشین و مختلف رنگ دینا۔ کاغذ کے ... ملکی کاغذ

چاندی کا کاغذ - واٹر پروف کاغذ - کاربن پیپر - عکس لینے کی ترکیب - کاغذی غبارے - وصلیاں - ابار - مٹی کے برتن
روغنیات باقاعدہ انگریزی - چنبیلی - بیلا - موتیا - گلاب - مولسری - لیموں - روغن موم - مالکنگنی - پست - بادام - اخروٹ
بیضہ مرغ وغیرہ - روغنیات طبی - روغن ہفت برگہ - بابونہ - سنبھالو - بید انجیر - اسپند - ریحان - چوب چینی - کدو - خیار
گندم کا ت - پنوار وغیرہ - مصنوعی اشیا - ہیرا - برف - سونا وغیرہ - دلچسپ شعبدے - قیمت ۱۲

بستان حرفت (پانچویں جلد) ۱۵۰ - بڑی صنعتوں کا مجموعہ - ہندوستانی اور انگریزی طریق شکر بنانے کا
شکر کا وزن متناسبہ - اور کیمیائی اجزا عجائبات شکر - تاریخ کاشت نیشکر - کولہو - کھیچی آب
گرفت - روپیہ کی تقسیم کا قاعدہ - مصری کوزہ - قند شیرہ - فوٹوگرافی کمرہ - لینس - فریم - وغیرہ
پازیٹو - نگیٹو - ترکیب - تصاویر چھاپنا - جواہرات - مروارید - مصنوعی موتی - الماس - دنیا کے مشہور بڑے بڑے
ہیرے - یاقوت - لعل - زمرد - زبرجد - فیروزہ - عقیق - لاجورد - یشب - ان سب کے مقامات پیدائش - افعال و خواص - طریق
شناخت - مینا کاری - موافق طریق اہل ہند و ایران - مینائے زرد - سرخ - سبز - سیاہ - بینجنی - کبود - نکاسا - تجار وغیرہ
خانہ داری کی ترکیبیں - خرید سامان - در و دیوار کی آرائش - پالش - جلا - چوبی اور آہنی اسباب کی صفائی - ہر قسم کے
دھبے دور کرنا - کاغذی سامان - ظروف نقرئی - رنگین کپڑے اور شیشیاں صاف کرنا - فرش اور مخملی سامان [illegible]
کرنا - [illegible] کتاب [illegible] دور کرنا - پودوں کو لگانا - دیسی جانوروں کے زہر کا علاج - دلچسپ چٹکلے - قیمت ۱۲

بستان صنعت (چھٹی جلد) اس جلد میں اول کی پانچ جلدوں کی طرح نرالی اور بالکل نئی ایجاد و دستکاریاں
صنعتیں درج کی گئی ہیں - کوئی صاحب یہ نہ سمجھیں کہ ایک جلد کا مضمون دوسری جلد میں
دوبارہ آیا ہے ایسا نہیں ہے بلکہ مطالعہ کیا جاتا ہے کہ مفصل کل کی بارہ جلدیں جو تیار ہو چکی ہیں ان میں
صنعت و حرفت اور علمی معلومات کا شمار دو ہزار سے زائد ہے - اس کتاب میں چقندر - بسیل اور آلو سے شکر بنانے کی
ترکیب - پیاز [illegible] - کوکو - اور چاکلیٹ کا تمام تفصیلی بیان اور ادویہ کے متعلق پچاس صنعتیں - ہر قسم کی برچی دھات
۳۴ طرح کی [illegible] - ۱۱ رنگتیں تانبا سنہری سفوف یعنی [illegible] اور سنہری روغن - رنگ برنگ کے پھول و تصاویر بنانا -
ہاتھی دانت کا بیان اس کا تراشنا - نرم کرنا - رنگنا وغیرہ معہ ۳۴ صنعتوں کے - دس طرح سے ہر قسم کے برش بنانے کی ترکیب
کوئلہ [illegible] - دفع عفونت ادویات - لکڑی کو [illegible] اور [illegible] کی ۱۹ ترکیبیں ۱۲ قسم کی نو ایجاد دستانیات
عجیبہ [illegible] قیمت ۱۲

جلد ۷ و ۸ زیر طبع

سیر الافلاک (نویں جلد) ارضیات کی سیر کا سفرنامہ ایک معمولی بات ہے لیکن آپ نے آسمانی سیر کا سفرنامہ کبھی نہ دیکھا
ہوگا - مصنف [illegible] نے آپ کے لئے یہ صنعت [illegible] اور سب احسن ترکیب سے افلاک کی سیر کی اور واپس آکر نہایت ہی
دلچسپ بیان میں اوس کا عجیب و غریب حال لکھا وہ ضرور داد کے قابل اور متحیر ہونے کی بات ہے - امریکہ سے خریدے ہوئے
بیرون کو لگا کر اوڑنا - پہلی منزل چاند پر پہونچنا - اور ایک ماہ قیام کرکے چاند کے عجیب مقامات کی سیر کرنا - دوسری منزل پر زہرہ اور
عطارد کی سیر کرتے ہوئے چوتھی منزل آفتاب تک پہونچنا اور وہاں کے عجائب و غرائب ملاحظہ کرنا - یہاں سے ہو کر مریخ اور
چھوٹے چھوٹے ستاروں تک پہونچنا چھٹی منزل مشتری میں کرنا - اور صنائع الٰہی مشاہدہ کرکے زحل میں وارد ہونا یہاں سے
[illegible] ستاروں اور فلک الافلاک کے نادر نظارہ دیکھ کر واپس آنا - معہ نقشہ جات و تصاویر
[illegible] نقشہ [illegible] - قیمت ۱۲

زندہ جادو (دسویں جلد) اس کتاب کا موضوع [illegible] کی چند [illegible] ایجادیں [illegible] کرکے عقل کل کا ایک حصہ پڑھ سکتے ہو۔ [illegible] مضامین کی کیفیت [illegible] مجموعہ ہے [illegible] شعبدوں اور طلسمات کا جو علم کیمیا۔ سیمیا۔ علم عناصر یعنی آگ [illegible] باتیں عجیب ترکیب ہر شخص سے آسانی عمل میں لاسکتا ہے مجرب [illegible] قیمت [illegible]

جامع المعلومات (دسویں جلد) اس عجیب و غریب کتاب میں علاوہ [illegible] پیٹ کا دھندا چلسکتا ہے [illegible] جن میں سے بہت سے کم لوگوں کے کانوں میں پڑتا ہوگا۔ اور [illegible] ملاقات کے قاعدے۔ قوموں کے آداب طرز معاشرت [illegible] خانگی معاملات [illegible] زرمیہ واقعات۔ [illegible] تاریخ عالم۔ جغرافیہ طب۔ ریاضی۔ نجوم۔ ہیئت۔ اخلاق حکمت۔ فلسفہ۔ [illegible] افواج بری و بحری۔ [illegible] کے متعلق [illegible] معلومات ہیں [illegible] بری اور بحری [illegible] اور تحسین اور [illegible] بوڑھے کے بعد جمع کی گئی ہیں۔ [illegible] قیمت [illegible]

ذخیرہ معلومات (ساتویں جلد) اس عجیب [illegible] معلومات [illegible] مصر و بیت المقدس۔ معلومات متعلق بہ جغرافیہ و تاریخ۔ [illegible] مختلف زبان بولنے والوں کی تعداد فہرست ممالک مقبوضہ [illegible] انگریزی [illegible] جنگہائے عظیم مع خرچہ و تعداد مقتولین تقسیم اقوام دنیا باعتبار رنگ۔ [illegible] بری و بحری فوج کی تعداد سلطانی انضباط اوقات۔ مفصل موجودہ حالات ایران۔ ترکی سلطنت [illegible] ممالک [illegible] حدود ملک معظمہ دریا پہاڑ۔ یورپی شہروں کا محصول۔ ریل کی رفتاری کے مد مقابل [illegible] ایشیا کا [illegible] متعلق بہ عمارات دہلی آگرہ بمبئی [illegible] قسطنطنیہ۔ مکہ معظمہ۔ مدینہ منورہ۔ مسجد اقصیٰ۔ [illegible] برکات قسطنطنیہ [illegible] پیرس۔ لندن۔ نیویارک۔ المپس۔ بنارس۔ قلعہ جات ہند۔ اہرام مصر۔ شام۔ بعلبک۔ [illegible] شہر مع آبادی و مقابلہ اوقات۔ قاعدہ استخراج اوقات۔ دنیا کی ۲۵ بڑی جھیلیں۔ [illegible] اور [illegible] بعض ہتھیار۔ غیر ملکوں کے سکے ہندی قیمت میں۔ قیمت۔ [illegible]

گنجینہ معلومات (چودھویں جلد) ضروریات زمانہ موجودہ کے [illegible] معلومات [illegible] کی وسعت سلطنت مع تاریخی و جغرافی حالات تمام ممالک و جزائر مقبوضہ تاج انگلستان [illegible] دریا ہائے اعظم ایشیا۔ یورپ و افریقہ۔ و امریکہ۔ آسٹریلیا مع [illegible] اور [illegible] عجائبات قطب شمالی۔ دنیا بھر کی کل چھوٹی بڑی سلطنتوں کا رقبہ آبادی۔ دارالسلطنت [illegible] حکمران مع [illegible] پیشوں کے اعتبار سے بنی انسان کی تقسیم۔ اسماء شاہان اسلام [illegible] شیخ ابن بطوطہ [illegible] مشہور اسلامی حکمران خاندانوں میں بزرگترین بادشاہوں کے نام خلیفہ ہارون الرشید کی وسعت سلطنت و خراج ممالک۔ فہرست ممالک [illegible] زمانہ حال مع حدود و اختیارات حکمرانان۔ اسلامی ریاست ہائے ہندوستان (تعدادی [illegible]) دنیا کے مشہور گرجا گھروں [illegible] مساجد اور تماشا گاہوں کی وسعت دنیا بھر میں زیادہ بلند عمارتوں اور یادگاروں کی بلندی روئے زمین پر کل اخبارات کی تعداد [illegible] نوامیس۔ علاوہ بریں علاصرہ مرحم [illegible] اختصار لکھی۔ پوری تفصیل اور تشریح [illegible] درج کیا گیا ہے [illegible]

طرز حکومت ربع مسکون ۔ کافور کی ساخت ۔ گیہوں کی فصل ۔ عجائبات آسٹریلیا ۔ ہندوستان پہلے سے زیادہ متمول ہے ۔ دنیا بھر میں گیہوں کی کاشت کی مقدار رقبہ ۔ قاعدہ شرح سود ممالک یورپ ۔ موت وحیات کا تخمینہ ۔ انگریزی عورتوں کے اشغال ۔ عہدہ دار سلطنت ٹرکی ۔ صدہا عجیب وغریب معلومات ۔ قیمت ۶ر

جنگ اجنادین

مولفہ ماسٹر محمد جلال الدین صاحب جسمین حضرت صدیق اکبر کے جنگی احکام ۔ لشکر اسلام کی ترتیب اونکی اول مرتبہ غیر ملکوں پر چڑھائی ۔ ہرقل سے لڑائی ۔ حضرت خالدؓ کے کارنامے ۔ اونکی غیر متزلزل ارادوں اور مستقل دلیری اور قومی ہمدردی کی مثالیں ۔ دمشق کی فتح ۔ قیمت ۶ر

ناول کشمکش

(مترجمہ ماسٹر صاحب موصوف) ۴۰ صفحہ واللہ یہ پھڑکتا ہوا ناول ہے جسکو مبتدی مرتبہ پڑھے اور سیقدر لطف اوٹھائے ۔ پارک کا دلچسپ سین ۔ دلچسپ نظارے ۔ ہمجولیوں کے سیر سپاٹے ۔ تحریک عشق ۔ جذبات الفت کی پھڑکتی ہوئی تصویر ۔ عشق ست وہزار بدگمانی کا سچا فوٹو ۔ یکایک اسباب میں شکوک کا پیدا ہو جانا ۔ دل میں سخت مضحکہ انگیز مشکلات میں مبتلا رہنا ۔ مشکل معاملہ کا رو با صلاح ہونا ۔ غرض اس چھوٹے اور نادر ناول کا لطف پڑھنے اور سننے سے تعلق رکھتا ہے عبارت مقفی ہے ۔ نتیجہ اسکا بدگمانی سے باز رکھنا ہے ۔۔ قیمت ۴ر

دلخراش

یونان کے مشہور حکیم فلیسوف کی سب سے زیادہ پر درد مگر دلچسپ مقبول عام کی تصنیف کا ترجمہ جسمین ایک یونان کے شاہی خاندان کا اتفاقات زمانہ سے قتل وغارت ہونا ۔ عبرتناک واقعات ۔ بادشاہ وقت کا ظلم وستم ۔ سلطنت پر دو حقیقی بھائیوں کا بالاتفاق حکومت کرنا بالآخر لڑکر مرجانا ۔ ایک غیر حقدار کا تخت غصب کر لینا ۔ اور مقتول بھائیوں میں سے ایک کی لاش کو بے پردہ بیچ میدان میں پھکوا دینا ۔ دلیر شاہزادی کا جو مقتول کی بہن تھی سخت پیچ وتاب کھانا ۔ بالآخر خاندانی عزت برقرار رکھنے کے شاہی حکم سے سرتابی کرنا ۔ بادشاہ کا اسکو ایک غار میں زندہ درگور کر دینا ۔ شاہزادہ ولیعہد کا جو شاہزادی پر عاشق تھا غار میں جاکر جان دینا ۔ ویسکی ماں کا خبر پاکر پھانسی لگا لینا ۔ رعایا کا بیزار ہوکر شاہ کو نظروں سے گرا دینا ۔ نہایت پر درد اور موثر قصہ ہے ۔ قیمت صرف ۶ر

شیطنت

ایک اطالین مصور کی دلچسپ سرگزشت جو لوگ بھوت پریت اور عالم جنات کے قائل نہیں ضرور اسے پڑھ کر لطف اوٹھائیں قیمت صرف ۲ر

شرارت

شرارت حصہ ۱ و ۲ ۔ اس دلچسپ کتاب میں جو بطور ناول لکھی گئی ہے ۔ لیڈن کے چالاک لوگوں کی وہ حیرت انگیز شرارتیں چھپی ہیں آتی ہیں جنکو پڑھکر رہ گئے ٹھٹے ہوجائیں قیمت ہر دو حصہ ۶ر

نعمت غیر مترقبہ

یعنی فالنامہ حضرت سیدی محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ جسمیں ہر سوال کا جواب آیات قرآنی سے نکلتا ہے مع استخراج قرعہ قیمت صرف ۴ر

آئینہ عالم

اس کتاب میں ۱۶ رنگین نقشے تمام دنیا اور اسکے حصوں کے درج ہیں نام اردو میں لکھے گئے ہیں ۔ نقشہ کرہ زمین ۔ یورپ ۔ جنوبی ووسطی یورپ ۔ جزائر برطانیہ ۔ ایشیا ۔ چین وجاپان ۔ فارس وافغانستان ۔ ہندوستان ۔ پنجاب وکشمیر وراجپوتانہ ۔ ممالک مغربی وشمالی بنگال وآسام ۔ جنوبی ہند ۔ افریقہ ۔ شمالی امریکہ ۔ آسٹریلیا ۔ جنوبی امریکہ ۔ قیمت مع محصول ۴ر

المشتہر ۔ اے ۔ ایم زمان برادرس مرادآباد